www.kitabmart.in

اہل بیت

کتاب وسنت کی روشنی میں

ترجمہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ

ناشر: تنظیم المکاتب

www.kitabmart.in

بسمہ تعالیٰ

اہلبیت علیہم السلام

کتاب و سنّت کی روشنی میں

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محمدی ری شہری

ترجمہ

علامہ السیّد ذیشان حیدر جوادی

ناشر

تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ۔ ۱۸

www.kitabmart.in

باسمہ سبحانہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

★ نام کتاب — اہلبیت علیہم السلام
★ تالیف — حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محمدی ری شہری
★ ترجمہ — علامہ السید ذیشان حیدر جوادی
★ کتابت — جعفر مرزا لکھنوی
★ پہلا اڈیشن — نومبر ۱۹۹۶ء
★ دوسرا اڈیشن — دسمبر ۲۰۰۷ء
★ تعداد — ایک ہزار
★ مطبوعہ — اے۔بی۔سی آفسیٹ پریس، دہلی
★ ناشر — تنظیم المکاتب لکھنؤ ۱۸ (ہندوستان)
★ قیمت
150
150

www.kitabmart.in

فہرست مضامین

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

قسم یازدہم - اہلبیتؑ پر ظلم

قسم دوازدہم - حکومت اہلبیتؑ

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

عرض تنظیم

عظمت اہلبیتؑ رسالت عالم اسلام کا ایک مسلم مسئلہ ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ عالم اسلام کی اکثریت آج تک اہلبیتؑ کی صحیح حیثیت اور ان کے واقعی مقام سے ناآشنا ہے ـــــ ورنہ ـــــ نہ اس طرح کے جہل اختلافات ہوتے جن میں بلاوجہ مسلمانوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور ان کی اجتماعی طاقت برباد ہو رہی ہے ـــــ اور نہ اس طرح کے بیجا سوالات اٹھتے کہ اہلبیتؑ اور اصحاب میں افضل کون ہے؟ ـــــ اور اہلبیتؑ کا ماننا ضروری بھی ہے یا نہیں؟

یہ سارے سوالات عالم اسلام کی جہالت اور ناواقفیت کی علامت ہیں۔ ورنہ اہلبیتؑ عظمت و جلالت کی اس منزل پر فائز ہیں جہاں انسان ان سے آشنا ہونے کے بعد کسی بھی قیمت پر ان سے الگ نہیں رہ سکتا ہے۔ تاریخ کے جس دور میں بھی ـــــ اور جس موڑ پر بھی ـــــ کسی شخص نے ان کی معرفت حاصل کر لی ہے ان کا کلمہ پڑھے بغیر نہیں رہ سکا ہے۔

حجر اسود سے لیکر سرزمین حل و حرم تک سب ان کی عظمت و جلالت سے باخبر ہیں اور اس کے معترف رہے ہیں۔ محروم معرفت رہا ہے تو صرف نادان انسان جس نے سیاسی مفادات کے لئے دین و مذہب کو بھی قربان کر دیا ہے اور عیش و عشرت کی خاطر ضمیر کے تقاضوں کو بھی پامال کر دیا ہے۔

www.kitabmart.in

اہلبیتؑ کی عظمت وجلالت کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور ہر دور میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اس طرح کا کام کبھی منظر عام پر نہیں آسکا ہے جس طرح کا کام سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین محمدی الری شہری نے انجام دیا ہے اور یہ آپ کا کمال توفیق ہے کہ قضادت کے سب سے بڑے عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود اپنی مصروفیات سے اتنا وقت نکال لیا کہ "میزان الحکمہ" جیسی مفصل کتاب تیار کردی اور پھر اس تسلسل میں تعارف اہلبیتؑ کے حوالہ سے زیر نظر کتاب کو مرتب کردیا۔

اس کتاب میں عظمت اہلبیتؑ سے متعلق ہزار سے زیادہ اقوال وارشادات کا ذکر کیا گیا ہے اور نہایت ہی سلیقہ سے کیا گیا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے نہایت آسانی سے حاصل کرسکتا ہے اور اس معرفت کے درجہ پر فائز ہو سکتا ہے جس کے بغیر سرکار دوعالمؐ کے الفاظ میں انسان کی موت جاہلیت کی موت بن جاتی ہے۔

کتاب کی تبویب وتصنیف بے مثال ولاجواب ہے اور اس سے مولف کے کمال فن کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

سیکڑوں کتابوں کا خلاصہ ایک کتاب میں جمع کردیا ہے اور بیشمار دریاؤں کو ایک کوزہ میں بند کردیا ہے۔

کتاب واقعاً اس بات کی حقدار تھی کہ اردو داں طبقہ اس کے معلومات سے بے خبر نہ رہے۔ علامہ جوادیؒ کی جو معرفت شناس نگاہوں نے اسے ترجمہ کے لئے منتخب کیا اور دو ماہ کی مختصر مدت نہ صرف ترجمہ مکمل کردیا بلکہ جا بجا تحقیقی تبصراتی نوٹ کے ذریعہ اس کی علمی تقدیر کو وقیع تر کردیا۔

علامہؒ کی دوسری تالیفات اور تراجم کی طرح ادارہ نے اس عظیم الشان

www.kitabmart.in

کتاب کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کیا۔

کتاب کی اشاعت ثانیہ آپ حضرات کے پیش نگاہ ۔ ہماری کوشش رہی ہے ہر اشاعت گذشتہ اشاعت کے بالمقابل زیادہ جاذب نظر ہو۔

امید ہے کہ یہ پیش کش تشنگان معرفت اہلبیتؑ کو سیراب کرے گی اور اہل علم و ذوق کے توقعات پر پوری اترے گی۔

والسلام

سید صفی حیدر

سکریٹری تنظیم المکاتب

۲۰ / جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ

www.kitabmart.in

حرف آغاز

دنیا کا کونسا باشعور مسلمان ہے جو لفظ اہلبیتؑ یا اس کے مصادیق کی عظمت سے باخبر نہ ہو۔ قرآن مجید نے اس لفظ کو متعدد بار استعمال کیا ہے اور ہر مرتبہ کسی نہ کسی عظمت و جلالت کے اظہار ہی کے لئے استعمال کیا ہے۔

جناب ابراہیمؑ کے تذکرہ میں یہ لفظ آیا ہے تو رحمت و برکت کا پیغام لے کر آیا ہے اور جناب موسیٰؑ کے حالات کے ذیل میں اس لفظ کا استعمال ہوا ہے تو اسے محافظ حیات نبوت و رسالت کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔

اس کے بعد یہ لفظ سرکار دو عالمؐ کے مخصوص اہل خاندان کے بارے میں استعمال ہوا ہے جس کا مقصد اعلان تطہیر و طہارت ہے لیکن اس کے باوجود اس میں جملہ خصوصیات و امتیازات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

اہلبیتؑ مرکز تطہیر و طہارت بھی ہیں اور محافظ حیات رسالت و نبوت بھی اہلبیتؑ کی زندگی میں رحمت و برکت بھی ہے اور انھیں مالک کائنات نے مستحق صلوات بھی قرار دیا ہے۔

عصمت و عظمت کا ہر عنوان لفظ اہلبیتؑ کے اندر پایا جاتا ہے اور پروردگار نے کسی بھی غلط اور ناقص انسان کو اس عظیم لقب سے نہیں نوازا ہے اور جب کسی انسان کے کردار پر تنقید کی ہے تو اسے اس کے گھر کا قرار دیا ہے ـــــــ نہ اپنے بیت کا اہل قرار دیا ہے اور نہ پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ میں شامل کیا ہے۔

www.kitabmart.in

بیت کی عظمت خود اس بات کا اشارہ ہے کہ اہلبیتؑ کن افراد کو ہونا چاہئے اور انھیں کن فضائل و کمالات کا مالک ہونا چاہئے۔ لیکن اس کے بعد بھی مالک کائنات نے آیت تطہیر کے ذریعہ ان کی عظمت و طہارت کا اعلان کر دیا تا کہ ہر کس و نا کس کو اس بیت کے حدود میں قدم رکھنے کی ہمت نہ ہو اور ہر ایک کو یہ محسوس ہو جائے کہ اس میں قدم رکھنے کے لئے ہر طرح کے رجس سے دور رہنا پڑے گا اور گناہ و معصیت کے ساتھ شک و ریب کی کثافت سے بھی پاک و پاکیزہ رہنا پڑے گا اور اس کے بعد اس منزل طہارت پر رہنا ہوگا جسے حق طہارت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس سے بالاتر کسی منزل طہارت کا امکان نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ لفظ تطہیر قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے اور دوبارہ اس کے استعمال کی نوبت نہیں آئی ہے کہ نبوت کے اہلبیتؑ کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے جسے حق طہارت کی منزل پر فائز کیا جا سکے اور یہ ان کی بلندئ کردار اور انفرادیت حیات کی بہترین علامت ہے جس میں خدائے وحدہ لاشریک نے کسی کو بھی شریک نہیں بنایا ہے اور رسول اکرمؐ نے بھی شرکت کی خواہش کرنے والوں کی خواہش کو صاف لفظوں میں مسترد کر دیا ہے اور گوشۂ چادر کو بھی کھینچ لیا ہے۔ اگرچہ جناب ام سلمہ کو انجام بخیر ہونے کی سند بھی دیدی ہے لیکن ضمناً اس حقیقت کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ جب انجام بخیر رکھنے والی خاتون اس منزل طہارت میں قدم نہیں رکھ سکتی ہے تو دوسری کسی عورت یا دوسرے کسی مرد کا کیا امکان رہ جاتا ہے۔

یہ عالم اسلام کی بد ذوقی کی انتہا رہے ہے کہ منزل تطہیر میں ان افراد کو بھی رکھنا چاہتے ہیں جن کا سابقہ عالم کفر سے رہ چکا ہے اور جن کی زندگی کا ایک حصہ کفر کے عالم میں گذر چکا ہے۔ کیا ایسا کوئی انسان اس ارادہ الٰہی کا مقصود ہو سکتا ہے

www.kitabmart.in

جس میں ہر رجس کو دور رکھنا بھی شامل ہے اور کمالِ طہارت وعصمت بھی شامل ہے۔

اہلبیتؑ رسالت سے مراد صرف پنجتن پاک اور ان کی اولاد ہے جن کی عظمت عالم اسلام میں مسلم ہے اور ان کے عہدہ و منصب کا انکار کرنے والوں نے بھی ان کی عظمت و جلالت اور ان کی عصمت و طہارت کا انکار نہیں کیا ہے اور انھیں ہر دور میں خمسہ نجباء یا پنجتن پاک کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور اسی بنیاد پر بعض اہل نظر کا عقیدہ ہے کہ اہلبیتؑ رسالت کے منصب کا انکار کرنے والا تو مسلمان رہ سکتا ہے کہ یہ عالم اسلام کا ایک اختلافی مسئلہ بن گیا ہے لیکن ان کی عظمت و جلالت کا انکار کرنے والا مسلمان بھی نہیں رہ سکتا ہے کہ یہ قرآن و حدیث کا مسلمہ ہے اور اس پر عالم اسلام کے تمام باشعور اور باضمیر افراد کا ہر دور میں اتفاق رہا ہے۔

اور یہ انداز فکر بھی معصومۂ عالم جناب فاطمہ زہراؑ کی ایک مزید عظمت کا اشارہ ہے کہ باقی افراد میں تو جہتِ اختلاف موجود بھی ہے کہ وہ صاحبان منصب ہیں اور منصب کا انکار ممکن ہو سکتا ہے ــــــ لیکن جناب فاطمہؑ کو مالک کائنات نے منصب و عہدہ سے بھی الگ رکھا ہے اور اس طرح آپ سے اختلاف کرنے کے ہر راستہ کو بند کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مباہلہ میں رسالت کو گواہی کی ضرورت پیش آئی تو آپ کو مکمل حجاب کے ساتھ میدان میں لے آئی اور خلافت میں امامت کو ضرورت پڑی تو آپ کو فدک کا مدعی بنا کر پیش کر دیا گیا تاکہ آپ کے بیان کو مسترد کر دینے والا اور آپ کی عصمت و طہارت کا انکار کرنے والا خود اپنے اسلام و ایمان کے بارے میں فیصلہ کرے۔

اسلامی روایات میں عظمت اہلبیتؑ کے حوالہ سے بے شمار اقوال و ارشادات پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت بڑی حد تک منتشر تھی اور اہلبیتؑ کے مکمل کردار اور ہمہ جہت کمالات کا اندازہ کرنے والے کو متعدد کتابوں کے مطالعہ کی ضرورت

www.kitabmart.in

پڑتی تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین محمد الری شہری دام ظلہ کو یہ توفیق حاصل ہوئی اور انھوں نے اس سلسلہ کی ہزاروں احادیث و روایات اور اس موضوع سے متعلق سیکڑوں بیانات و اعترافات کو ایک مرکز پر جمع کر دیا اور اب قرآن و سنت سے اہلبیتؑ کی عظمت کے پہچاننے والے کو طویل مشقت کی کوئی ضرورت نہیں رہ گئی ہے — اور صرف ایک کتاب ہی اس ضرورت کو پورا کر سکتی ہے۔

رب کریم سرکار موصوف کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور حقیر کو بھی ان خدمات کو اپنے ہمزبانوں کے سامنے پیش کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جوادی

۱۳ رجمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ روز وفات معصومۂ عالمؑ

www.kitabmart.in

مقدمہ

ساری تعریف خدائے رب العالمین کے لئے اور صلوات وسلام اس کے بندۂ منتخب حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آل طاہرینؑ اور ان کے نیک کردار اصحاب کرام کے لئے۔

اما بعد۔ یہ کتاب جو آپ حضرات کے سامنے ہے۔ یہ سیکڑوں کتابوں اور ہزاروں حدیثوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہے جسے ایک نئے انداز سے عالم حدیث اور دنیائے معارف اسلامیہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب درحقیقت برسہا برس کی تحقیق۔ تلاش اور جستجو کا نتیجہ ہے جو "میزان الحکمۃ" سے الگ مستقل شکل میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے مآخذ کی فہرست پر اجمالی نظر ڈالنے والا بھی یہ اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں کس قدر زحمت برداشت کی گئی ہے اور کتنی عرقریزی سے کام لیا گیا ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ ۱۳۶۶ھ ہجری شمسی میں "میزان الحکمۃ" کی مقبولیت نے بھی یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ اس انداز کی ایک جامع پیشکش عالم اسلام کے سامنے پیش کی جائے اور اس کام کے لئے مختلف فضلاء حوزہ قم کی امداد سے ۱۳۷۴ھ میں ایک "موسسہ دار الحدیث" قائم بھی ہوگیا تھا جس کے ذریعہ اس مفصل کتاب کا ایک بڑا حصہ منظر عام پر آچکا ہے اور امید ہے کہ فضل و کرم خداوندی سے بہت جلد یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

اس وقت چونکہ عالم اسلام کو اس جامع کتاب کے بہت سے موضوعات کی شدید ترین ضرورت ہے اور ان کی مستقل اشاعت ضروری ہے اس لئے ہم نے

www.kitabmart.in

مناسب خیال کیا کہ تدریجی طور پر ان موضوعات کو مستقل کتابوں کی شکل میں بھی پیش کر دیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب "دار الحدیث" کی طرف سے معرفت اہلبیتؑ کے عنوان سے پیش کی جا رہی ہے اور اس حقیر ہدیہ کو معصومہ عالم جناب فاطمہؑ کی بارگاہ میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ان کی دعاؤں کی برکت سے یہ ہدیہ بارگاہ الٰہی میں قابل قبول ہو جائے اور بعد موت کے منازل اور آخرت کے مراحل کیلئے ذخیرہ بن جائے اور دنیا میں بھی اس کے اثرات اہلبیتؑ کے تعارف اور امت اسلامیہ کے اتحاد کے سلسلہ میں ہماری توقعات سے زیادہ ہوں۔

آخر کلام میں ہمارا فرض ہے کہ ان تمام عزیزوں کا شکریہ ادا کریں جنھوں نے اس کتاب کی تالیف میں ہماری امداد کی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ فاضل عزیز السید رسول الموسوی ـــــ جنھوں نے اس میدان میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دی ہیں اور بے حد مشقت برداشت کی ہے۔

رب کریم انھیں اہلبیتؑ طاہرین علیہم السلام کی طرف سے دنیا و آخرت میں بہترین جزا عنایت فرمائے۔

محمدی الری شہری

شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

www.kitabmart.in

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (احزاب ۳۳)

کچھ آیت تطہیر سے متعلق

یہ آیت کریمہ سرکار دو عالمؐ کے آخر دور حیات میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب آپ جناب ام سلمہ کے گھر میں تھے اور اس کے بعد آپ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے ایک خیبری چادر اوڑھا دی اور بارگاہ احدیت میں عرض کی۔ خدایا یہی میرے اہلبیتؑ ہیں۔ تو ام سلمہ نے گذارش کی کہ حضور میری جگہ کہاں ہے؟ فرمایا تم منزل خیر پر ہو —— یا —— تمھارا انجام بخیر ہے۔

دوسری روایت کے مطابق ام سلمہ نے عرض کی کہ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں؟

تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔

ایک دوسری روایت کی بنا پر ام سلمہ نے گوشہ چادر اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو حضور نے اسے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔

مسلمان محدثین اور مورخین نے اس تاریخی عظیم الشان واقعہ کو اپنی کتابوں میں محفوظ کیا ہے اور بقول علامہ طباطبائی طاب ثراہ اس سلسلہ کی احادیث ستر سے زیادہ ہیں۔ جن میں سے اہلسنت کی حدیثیں شیعوں کی حدیثوں کے مقابلہ میں اکثریت میں ہیں ان حضرات نے حضرت ام سلمہ۔ عائشہ۔ ابو سعید خدری۔ واثلہ بن الاسقع، ابوالحمراء، ابن عباس، ثوبان (غلام پیغمبر اکرمؐ)

www.kitabmart.in

عبداللہ بن جعفر۔ حسنؑ بن علیؑ ۔ حسینؑ بن علیؑ سے تقریباً چالیس طریقوں سے نقل کی ہے جبکہ شیعہ حضرات نے امام علیؑ ۔ امام سجّاد ۔ امام باقرؑ ۔ امام صادقؑ امام رضاؑ ۔ ام سلمہ ۔ ابوذر ۔ ابولیلیٰ ۔ ابوالاسود دئلی ۔ عمر ابن میمون اودی اور سعد بن ابی وقاص سے تیس سے کچھ زیادہ طریقوں سے نقل کیا ہے ۔

(المیزان فی تفسیر القرآن ۱۶ / ۳۱۱)

مؤلف ۔ عنقریب آپ دیکھیں گے کہ ان تمام احادیث کو فریقین نے امام علیؑ ۔ امام حسنؑ ۔ امام زین العابدینؑ ۔ حضرت ام سلمہ ۔ عائشہ، ابوسعید خدری ابولیلیٰ انصاری ۔ جابر بن عبداللہ انصاری ۔ سعد بن ابی وقاص ۔ عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے اور اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ اہلسنتؑ نے امام حسینؑ ۔ ابو برندہ ۔ ابوالحمراء، انس بن مالک، براد بن عازب ۔ ثوبان ۔ زینب بنت ابی سلمہ، صبیح، عبداللہ بن جعفر، عمر بن ابی سلمہ اور واثلہ بن الاسقع سے نقل کیا ہے جس طرح کہ اہل تشیع سے امام باقرؑ ۔ امام صادقؑ ۔ امام رضاؑ سے نقل کیا ہے اور ان روایات کو بھی نقل کیا ہے جن سے اہلبیتؑ کے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے چاہے آیت تطہیر کے نزول کا ذکر ہو ۔

مختصر یہ ہے کہ یہ واقعہ سند کے اعتبار سے یقینی ہے اور دلالت کے اعتبار سے بالکل واضح ——— بالخصوص اسلام نے اہلبیتؑ کے موارد کی تعیین بھی کر دی ہے کہ اب اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے اور نہ عنوان اہلبیتؑ میں کوئی زوجہ داخل ہو سکتی ہے اور نہ اسے مشکوک بنایا جا سکتا ہے ۔

اس واقعہ کے بعد سرکار دوعالمؐ مسلسل مختلف مواقع اور مناسبات پر لفظ اہلبیتؑ کو انھیں قرابتداروں کے لئے استعمال کرتے رہے جن کا کوئی خاص

www.kitabmart.in

دخل ہدایت امت میں تھا اور اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں نظر آئیں گی۔

اس کے علاوہ سورہ احزاب کی آیت ۳۳ کا مضمون بھی ان تمام روایات کی تائید کرتا ہے جو شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور ان سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ اہلبیتؑ کے مصداق کے بارے میں شک و شبہ کسی طرح کی علمی قدر و قیمت کے مالک نہیں ہے۔

رمز عظمت مسلمین

زیر نظر کتاب میں اہلبیتؑ کی معرفت، ان کے خصائص و امتیازات، ان کے علوم و حقوق اور ان کی محبت و عداوت سے متعلق جن احادیث کا ذکر کیا گیا ہے —— ان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے انتہائی واضح اور بلیغ انداز سے اپنے بعض قرابتدار حضرات کو امت کا سیاسی، علمی اور اخلاقی قائد بنا دیا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ حقیقی اسلام سے وابستہ رہنے اور ہر طرح کے انحراف و ضلال سے بچنے کے لئے انھیں اہلبیتؑ سے وابستہ رہیں تا کہ واقعی توحید کی حکومت قائم کی جا سکے اور اپنی عزت و عظمت کو حاصل کیا جا سکے کہ اس عظیم منزل و منزلت تک پہنچنا قرآن و اہلبیتؑ سے تمسک کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

واضح رہے کہ آیت تطہیر کے اہلبیتؑ کی شان میں نازل ہونے اور اس سلسلہ میں اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات کی تفصیل جناب سید جعفر مرتضیٰ عاملی کی کتاب "اہل البیتؑ کی آیہ تطہیر" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے کہ انھوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث درج کر دی ہے۔

www.kitabmart.in

غالیوں سے برائت

واضح رہے کہ حقیقی شیعہ کسی دور میں بھی اہلبیتؑ کے بارے میں غلو کا شکار نہیں رہے ہیں اور انھوں نے ہر دور میں غالیوں سے برائت اور بیزاری کا اعلان کیا ہے۔

اہلبیتؑ علیہم السلام کی تقدیس وتمجید اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں ان کا عمل تمام تر آیات قرآنی اور معتبر احادیث کی بنیاد پر رہا ہے جس کے بارے میں ایک مستقل باب اس کتاب میں بھی درج کیا گیا ہے۔

داستان مصائب اہلبیتؑ

عالم اسلام کا سب سے زیادہ المناک باب یہ ہے کہ قرآن مجید کے ارشادات اور سرکار دو عالمؐ کے مسلسل تاکیدات کے باوجود اہلبیت علیہم السلام ہر دور میں ایسے ظلم وستم کا نشانہ رہے ہیں جن کے بیان سے زبان عاجز اور جن کے تحریر کرنے سے قلم درماندہ ہیں ——— بلکہ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر سرکار دو عالمؐ نے انھیں اذیت دینے کا حکم دیا ہوتا تو امت اس سے زیادہ ظلم نہیں کر سکتی تھی اور مختصر منظوم میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر غم والم ۔ رنج واندوہ کو مجسم کر دیا جائے تو اہلبیت علیہم السلام کی زندگی کا مرقع دیکھا جا سکتا ہے

یہ مصائب اس قابل ہیں کہ ان پر خون کے انسو بہائے جائیں

اور اگر ان کی مکمل وضاحت کر دی جائے تو صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن مجید کو نظر انداز کر دینے کا نتیجہ اور مسلمانوں کے انحطاط کا سبب اور راز کیا ہے

اور حقیقت امر یہ ہے کہ یہ داستان مصائب اہلبیتؑ کی داستان نہیں ہے

www.kitabmart.in

بلکہ ترک قرآن کی داستان ہے اور دستور اسلامی کو نظر انداز کر دینے کی حکایت ہے۔

اُمت اسلامیہ کی بیدار مغزی

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دور حاضر میں امت اسلامیہ کے تمام گذشتہ ادوار سے زیادہ بڑھتے ہوئے اسلامی شعور اور اسلامی انقلاب کے زیر اثر اسلامیات سے بڑھتی ہوئی دلچسپی نے وہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ امت علوم اہلبیت علیہم السلام کے چشموں سے سیراب ہو اور مسلمان کتاب و سنت اور تمسک بالثقلین کے زیر سایہ اپنے کلمہ کو متحد بنا لیں۔

قرآن و اہلبیتؑ کے نظر انداز کرنے کی داستان تمام ہو اور امت رنج و الم۔ غم و اندوہ کے بجائے سکون و اطمینان کی طرف قدم آگے بڑھائے جس کے لئے زیر نظر کتاب ایک پہلا قدم ہے اس کے بعد باقی ذمہ داری امت اسلامیہ اور اس کے علماء و زعماء کرام پر ہے۔!

www.kitabmart.in

قسم اوّل

مفہوم اہل البیتؑ

www.kitabmart.in

فصل اوّل

ازواج پیغمبرؐ اکرم اور مفہوم اہلبیتؑ

۱۔ ام سلمہؓ

۱۔ عطاء بن یسار نے جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ آیت "اِنّمَا یُرِیدُ اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔ میرے گھر میں نازل ہوئی ہے۔ جب رسول اکرمؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو طلب کر کے فرمایا کہ "خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

(مستدرک علی الصحیحین ۳ ص ۱۵۸ / ص ۴۷۰۵، سنن کبریٰ ۲ ص ۲۱۴ / ص ۲۸۶۱)

۲۔ عطاء بن یسار راوی ہیں کہ جناب ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آیت انّما یرید اللہ ...... میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جب رسولؐ اکرم نے علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو طلب کر کے فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

جس کے بعد ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا تم "اَھلِ خَیرٌ" ہو اور یہ اہلبیتؑ ہیں خدایا میرے اہل زیادہ حقدار ہیں۔

(یہ لفظ مستدرک میں اسی طرح وارد ہوا ہے حالانکہ بظاہر غلط ہے

www.kitabmart.in

اور اصل لفظ ہے "علیٰ خیر" جس طرح کہ دیگر روایات میں وارد ہوا ہے)

۳ ۔ ابو سعید خدری نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جس کے بعد میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کیا میں اہلبیت میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے اور تم ازواج رسولؐ میں ہو۔ (تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ص ۷۰، ص ۱۲۷، حالات امام حسینؑ ص ۷۳، ص ۱۰۶، تاریخ بغداد ص ۹ ص ۱۲۶، المعجم الکبیر ۳ ص ۵۲ / ۲۶۶۲)

۴ ۔ ابو سعید خدری جناب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو طلب کرکے ان کے سر پر ایک خیبری چادر اوڑھا دی اور فرمایا خدایا یہ ہیں میرے اہلبیتؑ لہٰذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور اس طرح پاک رکھنا جو تطہیر کا حق ہے۔ جس کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا میں ان میں سے نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے۔ (تفسیر طبری ۲۲ ص ۷)

۵ ۔ ابو سعید خدری نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ان کے گھر میں نازل ہوئی ہے اور میں دروازہ پر بیٹھی تھی۔ جب میں نے پوچھا کہ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں تو فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے اور تم ازواج رسولؐ میں ہو۔ اس وقت گھر میں رسولؐ اکرم، علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ تھے "رضی اللہ عنہم" (تفسیر طبری ۲۲ ص ۷)

۶ ۔ ابو ہریرہ نے جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ رسول اکرمؐ کے پاس ایک پتیلی لے کر آئیں جس میں عصیدہ (حلوہ) تھا اور اسے ایک سینی میں رکھے ہوئے تھیں۔ اور اسے رسول اکرمؐ کے سامنے رکھدیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے ابن عم اور دونوں فرزند کہاں ہیں؟ عرض کی

www.kitabmart.in

گھر ہیں فرمایا سب کو بلاؤ۔ تو فاطمہؑ نے گھر آکر علیؑ سے کہا کہ آپ کو اور آپ کے دونوں فرزندوں کو پیغمبر اکرمؐ نے طلب فرمایا ہے۔

جس کے بعد ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضور نے جیسے ہی سب کو آتے دیکھا بستر سے چادر اٹھا کر پھیلا دی اور اس پر سب کو بٹھا کر اطراف سے پکڑ کر اوڑھا دیا اور داہنے ہاتھ سے طرف پروردگار اشارہ کیا مالک یہ میرے اہلبیتؑ ہیں لہٰذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔ (تفسیر طبری ۲۲ ص۷)

۷۔ حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے جناب ام سلمہ کے سامنے علیؑ کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ آیت تطہیر انھیں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرمؐ میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا۔ اتنے میں فاطمہؑ آگئیں تو میں انھیں روک نہ سکی۔ پھر حسنؑ آگئے تو انھیں بھی نانا اور ماں کے پاس جانے سے روک نہ سکی۔ پھر حسینؑ آگئے تو انھیں بھی منع نہ کر سکی اور جب سب ایک فرش پر بیٹھ گئے تو حضور نے اپنی چادر سب کے سر پر ڈال دی اور کہا خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور میں؟ تو حضور نے ہاں نہیں کی اور فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے (تفسیر طبری ۲۲ ص۸)

۸۔ شہر بن حوشب جناب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ پر چادر اوڑھا دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ اور خواص ہیں لہٰذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔

www.kitabmart.in

جس پر میں نے عرض کی کہ کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ تو فرمایا کہ تمہارا انجام خیر ہے (مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۱۹۷ / ۲۶۶۵۹ - سنن ترمذی ۵ ص ۶۹۹ / ۳۸۷۱ - مسند ابویعلیٰ ۶ ص ۲۹۰ / ۶۹۸۵ - تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۶۲ / ص ۸۸، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۶۵ ص ۱۱۸،)

واضح رہے کہ ترمذی میں انا منہم کے بجائے انا معہم ؟ ہے اور آخری تین مدارک میں خاصتی کے بجائے حامتی ہے۔

۹ - شہر بن حوشب ام سلمہ سے راوی ہیں کہ فاطمہؑ بنت رسولؐ پیغمبر اکرم کے پاس حسنؑ و حسینؑ کو لے کر آئیں تو آپ کے ہاتھ میں حسنؑ کے واسطے ایک برمہ (پتھر کی ہانڈی) تھا جسے سامنے لا کر رکھ دیا تو حضورؐ نے دریافت کیا کہ ابوالحسنؑ کہاں ہیں۔ فاطمہؑ نے عرض کی کہ گھر میں ہیں! تو آپ نے انھیں بھی طلب کر لیا اور پانچوں حضرات بیٹھ کر کھانے لگے۔

جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضور نے آج مجھے شریک نہیں کیا جبکہ ہمیشہ شریک طعام فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد جب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضور نے سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیا اور دعا کی کہ خدایا ان کے دشمن سے دشمنی کرنا اور ان کے دوست سے دوستی فرمانا۔

(مسند ابویعلی ۶ ص ۲۶۴ / ۶۹۱۵ - مجمع الزوائد ۹ ص ۲۶۲ / ۱۴۹۷۱)

۱۰ - شہر بن حوشب نے جناب ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور فرزندوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے تو ان پر ایک فدک کے علاقہ کی چادر اوڑھا دی اور سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدایا یہ سب آل محمدؐ ہیں لہذا اپنی رحمت و برکات کو محمدؐ و آل محمدؐ کے حق

www.kitabmart.in

میں قرار دینا کہ تو قابل حمد اور مستحق مجد ہے۔

اس کے بعد میں نے چادر کو اٹھا کر داخل ہونا چاہا تو آپ نے میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا کہ تمھارا انجام بخیر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۲۲۸/ ۲۶۸۰۸۔ المعجم الکبیر ۳ ص ۵۳ / ۲۶۶۴۔ ۲۳ ص ۳۳۶/ ۷۷۹۔ تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۶۴ ص ۹۳، حالات امام حسنؑ ۶۵ ص ۱۱۶/ ۶۷ ص ۱۲۰، مسند ابو یعلیٰ ۶ ص ۲۴۸ / ۶۸۷۶

۱۱۔ شہر بن حوشب ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ میرے پاس تھے اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ بھی تھے۔ میں نے ان کے لئے غذا تیار کی اور سب کھا کر لیٹ گئے تو پیغمبرؐ اکرم نے ایک عبا یا چادر اوڑھا دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا۔ (تفسیر طبری ۲۲ ص ۶)

۱۲۔ زوجہ پیغمبرؐ جناب ام سلمہ کے غلام عبد اللہ بن مغیرہ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آیت تطہیر ان کے گھر میں نازل ہوئی جبکہ رسول اکرمؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو طلب کروں اور میں نے سب کو طلب کر لیا۔ آپ نے داہنا ہاتھ علیؑ کے گلے میں ڈال دیا اور بایاں ہاتھ حسنؑ کے گلے میں۔ حسینؑ کو گود میں بٹھایا اور فاطمہؑ کو سامنے۔ اس کے بعد دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہل اور میری عترت ہیں لہٰذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طریقہ سے پاک و پاکیزہ رکھنا ——— اور یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو میں نے عرض کی کہ پھر میں؟ تو فرمایا کہ انشاء اللہ تم خیر پر ہو۔ (امالی طوسیؒ ۲۶۳ / ۴۸۲۔ تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۶۷/ ۹۷ لیکن اس میں راوی کا نام عبد اللہ بن معین ہے جیسا کہ امالی کے

www.kitabmart.in

بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے)

۱۳۔ عطا ابن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جناب ام سلمہ کو یہ بیان کرتے سنا تھا کہ رسول اکرمؐ ان کے گھر میں تھے اور فاطمہؑ ایک برمہ (ہانڈی) لیکر آئیں جس میں ایک مخصوص غذا تھی اور رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں تو حضرت نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور بچوں کو بلاؤ اور جب سب آگئے اور کھانا کھا لیا تو ایک بستر پر لیٹ گئے جس پر خیبری چادر بچھی ہوئی تھی اور میں حجرہ میں مشغول نماز تھی تو آیت تطہیر نازل ہوئی اور آپ نے اس چادر کو سب کے اوپر ڈھانک دیا اور ایک ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ اور خواص ہیں۔ ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا۔ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا۔

ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے اس گھر میں سر ڈال کر گذارش کی کہ کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں یا رسول اللہؐ؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمھارا انجام خیر ہے۔ تمھارا انجام بخیر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۱۷۷/۲۶۵۷۰۔ فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۵۸۷/۹۹۴۔ تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۶۸ ص ۱۲۳۔ مناقب ابن مغازلی ۳۰۴/۳۴۸۔ مناقب امیر المومنین کوفی ۲ ص ۱۶۱/۶۳۸ بروایت ابویعلی کندی)

۱۴۔ عمرہ بنت افعی کہتی ہیں کہ میں نے جناب ام سلمہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی ہے جبکہ گھر میں سات افراد تھے۔

جبریل۔ میکائیل۔ رسول اللہؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ میں

www.kitabmart.in

گھر کے دروازہ پر تھی۔ میں نے عرض کی حضور کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو لیکن تم ازواج پیغمبرؐ میں ہو۔ اہلبیتؑ میں نہیں ہو (تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۶۹ ص ۱۰۲ ۶۸ ص ۱۰۱، در منثور ۶ ص ۶۰۴ از ابن مردویہ۔ خصال ۴۰۳/ ۱۱۳۔ امالی صدوقؒ ۳۸۱/ ۴ روضۃ الواعظین ص ۱۷۵ تفسیر فرات کوفی ۳۳۴/ ۴۵۴ از ابو سعید)

۱۵۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالہ سے امام زین العابدینؑ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جناب ام سلمہ نے فرمایا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں اس دن نازل ہوئی ہے جس دن میری باری تھی اور رسول اکرمؐ میرے گھر میں تھے۔ جب آپ نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور جبریل بھی آ گئے آپ نے اپنی خیبری چادر سب پر اوڑھا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور سے پاک و پاکیزہ رکھنا جس کے بعد جبریل نے عرض کی کہ میں بھی آپ سے ہوں؟ اور آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ہم سے ہو اے جبریل ـــــ اور پھر ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور میں بھی آپ کے اہلبیتؑ میں ہوں اور یہ کہہ کر چادر میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ تمھارا انجام بخیر ہے لیکن تم ازواج پیغمبرؐ میں ہو جس کے بعد جبریل نے کہا کہ یا محمدؐ! اس آیت کو پڑھو "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا" کہ یہ آیت نبیؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں ہے۔ (امالی طوسیؒ ۳۶۸/ ۷۸۳، از علی بن علی بن رزین)

www.kitabmart.in

۲ - عائشہ

۱۶ - صفیہ بنت شیبہ عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرمؐ ایک صبح گھر سے برآمد ہوئے جب آپ سیاہ بالوں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور راستے میں حسنؑ آگئے تو آپ نے انھیں بھی داخل کرلیا۔ پھر حسینؑ آگئے اور انھیں بھی لے لیا۔ پھر فاطمہؑ آگئیں تو انھیں بھی شامل کرلیا اور پھر علیؑ آگئے تو انھیں بھی داخل کرلیا۔ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی (صحیح مسلم ۴/۱۸۸۳ / ۲۴۲۴ - المستدرک ۳ صـ ۱۵۹ / ۴۷۰۷ - تفسیر طبری ۲۲ صـ ۶ اس روایت میں صرف امام حسنؑ کا ذکر ہے - السنن الکبریٰ ۲ صـ ۲۱۲ / ۲۸۵۸ - المصنف ابن ابی شیبہ، صـ ۵۰۲ / ۳۹ مسند اسحاق بن راہویہ ۳ صـ ۶۷۸ / ۱۲۷۱، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۶۳ / ۱۱۳)

۱۷ - عوام بن حوشب نے تمیمی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے یہ روایت بیان کی کہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ نے علیؑ - فاطمہؑ - حسنؑ - حسینؑ کو بلایا اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔

(امالی صدوقؒ ۵ صـ ۳۸۲)

۱۸ - جمیع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ بنت ابی بکر کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری والدہ نے سوال کیا کہ آپ فرمائیں رسول اکرمؐ کی محبت علیؑ کے ساتھ کیسی تھی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ وہ تمام مردوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ آپ نے انھیں اور فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو اپنی ردا میں داخل کرکے فرمایا

www.kitabmart.in

کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا

جس کے بعد میں نے چاہا کہ میں بھی چادر میں سر ڈال دوں تو آپ نے منع کر دیا تو میں نے عرض کی کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں؟ تو فرمایا کہ تم خیر پر ہو۔ بیشک تم خیر پر ہو۔ (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص ۱۶۴ - ۶۴۲ - شواہد التنزیل ۲ ص ۶۱ / ۶۸۲، ۶۸۴ العمدۃ ۴۰ / ۲۳، مجمع البیان ۸ / ۵۵۹)

واضح رہے کہ تاریخ دمشق میں راوی کا نام عمیر بن جمیع لکھا گیا ہے جو کہ تحریف ہے اور اصل جمیع بن عمیر ہے جیسا کہ دیگر تمام مصادر میں پایا جاتا ہے اور ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں تصریح کی ہے کہ جمیع بن عمیر التیمی الکوفی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ان سے عوام بن حوشب نے نقل کیا ہے۔!

www.kitabmart.in

آیہ تطہیر کا نزول

بیت ام سلمہؓ میں

آیت تطہیر کے نزول کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کا جائزہ لیا جائے تو صاف طور پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ آیت جناب ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے اور اس کا خود حضرت عائشہ نے بھی اقرار کیا ہے جیسا کہ ابوعبداللہ الحدبی سے نقل کیا گیا ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے سوال کیا کہ آیت " انما یرید اللہ " کہاں نازل ہوئی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ بیت ام سلمہ میں! (تفسیر فرات کوفی ۳۳۴/۴۵۵)

دوسری روایت میں جناب ام سلمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر خود عائشہ سے دریافت کروگے تو وہ بھی یہی کہیں گی کہ ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے۔

(تفسیر فرات الکوفی ۳۳۴)

شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان فرماتے ہیں کہ اصحاب حدیث نے روایت کی ہے کہ اس آیت کے بارے میں عمر سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ عائشہ سے دریافت کرو اور عائشہ نے فرمایا کہ میری بہن ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے لہذا انھیں اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ (الفصول المختارہ ص۵۳-۵۴)

www.kitabmart.in

مذکورہ بالا اور عبداللہؑ بن جعفر کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کے علاوہ عائشہ اور زینب جیسے افراد اس واقعہ کے عینی شاہد بھی ہیں اور انھوں نے ام سلمہ کی طرح چادر میں داخلہ کی درخواست بھی کی ہے اور حضورؐ نے انکار فرمادیا ہے لہذا بعض محدثین کا یہ احتمال دینا کہ یہ واقعہ متعدد بار مختلف مقامات پر پیش آیا ہے ۔ ایک بعید از قیاس مسئلہ ہے ۔

۱؎ ذخائر العقبیٰ ص۲۲ ۔ صواعق محرقہ ص۱۴۴ ، ینابیع المودۃ ا ص۳۲۳

www.kitabmart.in

فصل دوم

اصحاب پیغمبرؐ اور مفہوم اہلبیتؑ

۱۔ ابو سعید خدریؓ

۱۹ - عطیہ نے ابو سعید الخدری سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ یہ آیت پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے - میںؐ - علیؑ - فاطمہؑ حسنؑ - حسینؑ - (تفسیر طبری ۱۲ / ۶ ، در منثور ۶ ص۶۰۴ ، العمدة ۳۹ ص۲۱)

۲۰ - عطیہ نے ابو سعید خدری سے آیت تطہیر کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے علیؑ - فاطمہؑ - حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کر کے سب پر ایک چادر اوڑھا دی اور فرمایا کہ یہ میرے اہلبیتؑ ہیں - خدایا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا -

اس وقت ام سلمہ دروازہ پر تھیں اور انھوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا میں اہلبیتؑ میں نہیں ہوں ؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم خیر پر ہو - یا تمہارا انجام بخیر ہے - (تاریخ بغداد ۱۰ ص۲۷۸ ، شواہد التنزیل ۲ ص۳۸ / ۶۵۷ - ۲ ص۱۳۹ / ۷۷۴ ، تنبیہ الخواطر ۱ ص۲۳)

۲۱ - ابو ایوب الصیرفی کہتے ہیں کہ میں نے عطیہ کوفی کو یہ بیان کرتے ہوئے

www.kitabmart.in

سنا ہے کہ میں نے ابو سعید خدری سے دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ یہ آیت رسول اکرمؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (امالی طوسیؒ ۲۴۸/ ۴۳۸۔ المعجم الکبیر ۳ ص۵۶/ ۲۶۷۳، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۷۵/ ۱۰۸، اسباب نزول قرآن ۳۶۸/ ۶۹۶)

۲۔ ابو برزہ اسلمی

۲۲۔ ابو برزہ کا بیان ہے کہ میں نے ۷ مہینہ تک رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ اپنے گھر سے نکل کر فاطمہؑ کے دروازہ پر آتے تھے اور فرماتے تھے۔ نماز! خدا تم پر رحمت نازل کرے اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مجمع الزوائد ۹ ص۲۶۷/ ۱۴۹۸۶)

۳۔ ابو الحمراء

۲۳۔ ابو داؤد نے ابو الحمراء سے نقل کیا ہے کہ میں نے پیغمبر اسلامؐ کے دور میں سات مہینہ تک مدینہ میں حفاظتی فرض انجام دیا ہے اور میں دیکھتا تھا کہ حضورؐ طلوع فجر کے وقت علیؑ و فاطمہؑ کے دروازہ پر آکر فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ۔ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

(تفسیر طبری ۲۲ ص۶)

www.kitabmart.in

۴ - ابو لیلیٰ انصاری

۲۴ - عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد کے حوالہ سے پیغمبرؐ اسلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہوں گا اور اس کے بعد تم اور حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ —— خدایا یہ سب میرے اہل ہیں لہٰذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا۔ خدایا ان کی نگرانی اور حفاظت فرمانا۔ تو ان کا ہو جا۔ ان کی نصرت اور امداد فرما —— انھیں عزت عطا فرما اور یہ ذلیل نہ ہونے پائیں اور مجھے انھیں میں زندہ رکھنا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔
(امالی طوسیؒ ص ۳۵۲ / ۲۷، ۔ مناقب خوارزمی ۶۲ / ۳۱)

۵ - انس بن مالک

۲۵ - انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ ۶ ماہ تک فاطمہؑ کے دروازہ سے نماز صبح کے وقت گذرتے تھے۔ الصلوٰۃ یا اہل البیت —— اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے (سنن ترمذی ۵ ص ۳۵۲ / ۳۲۰۶، مسند احمد بن حنبل ۴ ص ۵۱۶ / ۳۰، ۱۳، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ / ۷۶۱ / ۱۳۴۰، مستدرک ۳ / ۱۷۲ / ۴۸، ۴۷، المعجم الکبیر ۳ / ۵۶ / ۲۶۷۱، المصنف ۷ / ۲۷، ۴، تفسیر طبری ۲۲ ص ۶ اس کتاب میں اذا خرج کے بجائے کلما خرج ہے کہ جب بھی نماز کے لئے نکلتے تھے)

www.kitabmart.in

۶- براء بن عازب

۲۶- براء بن عازب کا بیان ہے کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ رسول اکرمؐ کے دروازہ پر آئے تو آپ نے سب کو اپنی چادر اوڑھا دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میری عترت ہے (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲/۳۳/۴۳۷، ۹۴۴، شواہد التنزیل ۲/۲۶/۶۴۵)

۷- ثوبان

۲۷- سلیمان المبنہی نے غلام پیغمبرؐ اسلام ثوبان سے نقل کیا ہے کہ حضور جب بھی سفر فرماتے تھے تو سب سے آخر میں فاطمہؑ سے رخصت ہوتے تھے اور جب واپس آتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہؑ سے ملاقات کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس آئے تو دروازہ پر ایک پردہ دیکھا اور حسنؑ حسینؑ کے ہاتھوں میں چاندی کے کڑے ——— تو گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ جناب فاطمہؑ فوراً سمجھ گئیں اور پردہ کو اتار دیا اور بچوں کے کڑے بھی اتار لئے اور توڑ دیے۔ بچے روتے ہوئے پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دونوں سے لے لیا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے لے جا کر مدینہ کے فلاں گھر والوں کو دیدو کہ میں اپنے اہلبیتؑ کے بارے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ ان نعمتوں سے زندگانی دنیا میں استفادہ کریں۔ پھر فرمایا ثوبان جاؤ فاطمہؑ کے لئے ایک عصب (———) کا ہار اور بچوں کے لئے دو عاج (ہاتھی دانت) کے کڑے خرید کر لے آؤ (سنن

www.kitabmart.in

ابی داؤد ۴ / ۸۷ / ۴۲۱۳، مسند احمد بن حنبل ۸ / ۳۲۰ / ۲۲۴۲۶،
السنن الکبریٰ ۱ / ۴۱ / ۹۱، احقاق الحق ۱۰ / ۲۳۴ - ۲۹۱)

واضح رہے کہ روایت کے جملہ تفصیلات کی ذمہ داری راوی پر ہے۔ مصنف کا مقصد صرف لفظ اہلبیتؑ کا استعمال ہے۔ جوادی

۲۸ - ابوہریرہ اور ثوبان دونوں نے نقل کیا ہے کہ حضور اکرمؐ اپنے سفر کی ابتدا اور انتہا بیتِ فاطمہؑ پر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار کی خاطر ایک خیبری چادر کا پردہ ڈال دیا جسے دیکھ کر حضور آگے بڑھ گئے اور آپ کے چہرہ پر ناراضگی کے اثرات ظاہر ہوئے اور منبر کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ فاطمہؑ کو جیسے ہی معلوم ہوا انھوں نے ہار۔ بُندے اور کڑے سب اتار دیے اور پردہ بھی اتار کر بابا کی خدمت میں بھیج دیا اور عرض کی کہ اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے یہ دیکھ کر تین بار فرمایا۔ یہ کارنامہ ہے۔ فاطمہ پر ان کا باپ قربان۔ آل محمدؐ کو دنیا سے کیا تعلق ہے۔ یہ سب آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور دنیا دوسرے افراد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۳۴۳)

نوٹ: تفصیلات کے اعتبار کے لئے حضرت ابوہریرہ کا نام ہی کافی ہے۔ جوادی

۸ - جابر بن عبداللہ انصاری

۲۹ - ابن ابی عتیق نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے علیؑ۔ فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزندوں کو بلا کر ایک

www.kitabmart.in

چادر اوڑھادی اور فرمایا - خدایا یہ میرے اہل ہیں - یہ میرے اہل ہیں -
(شواہد التنزیل ۲ / ۲۹ / ۶۴۷، مجمع البیان ۸ ص ۵۶۰، احقاق الحق ۲ ص ۵۵ نقل از عوالم العلوم)

۳۰ - جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ کے گھر میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آیت تطہیر نازل ہوگئی اور آپ نے حسنؑ حسینؑ اور فاطمہؑ کو طلب کر کے اپنے سامنے بٹھایا اور علیؑ کو پس پشت بٹھایا اور فرمایا ــ خدایا یہ میرے اہلبیت ہیں - ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاکیزہ رکھنا -

ام سلمہ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟

فرمایا تمھارا انجام بخیر ہے

تو میں نے عرض کی - حضور! اللہ نے اس عترت طاہرہ اور ذرّیت طیبہ کو یہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ ان سے ہر رجس کو دور رکھا ہے؟ تو آپ نے فرمایا - جابر ایسا کیوں نہ ہوتا، یہ میری عترت ہیں اور ان کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے - یہ میرا بھائی سید الاولیاء ہے - اور یہ میرے فرزند بہترین فرزند ہیں اور یہ میری بیٹی تمام عورتوں کی سردار ہے اور یاد رکھو کہ مہدی بھی ہمیں میں سے ہوگا ـــــــ

(کفایۃ الاثر ص ۶۶)

۹ - زید بن ارقم

۳۱ - یزید بن حیان نے زید بن ارقم سے حدیث ثقلین کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ آخر یہ اہلبیتؑ کون ہیں - کیا یہ ازواج ہیں؟

صدوق ص۵۲۳/۶ از سلیمان بن مہران ۔ ص۴۴۵ از حسن بن علیؑ بن فضال، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۵۷/۲۱۰ ملوک فی الارض)

۲۱۳۔ ابن عباس راوی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کہ تم سب میرے اصحاب ہو اور علیؑ بن ابی طالب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ۔ وہ میرے علم کا دروازہ اور میرے وصی ہیں ۔ وہ ۔ فاطمہؑ ۔ حسنؑ اور حسینؑ سب اصل و شرف اور کرم کے اعتبار سے تمام اہل زمین سے افضل و برتر ہیں (ینابیع المودۃ ۲ ص۳۳۳/۹۷۳، مائۃ منقبہ ص۱۲۲، مقتل خوارزمی ا ص۶۰)

www.kitabmart.in

۲۱۴۔ امیرالمومنینؑ رسول اکرمؐ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی عترت بہترین عترت، آپ کا خاندان بہترین خاندان اور آپ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے (نہج البلاغہ خطبہ ۹۴)

۸۔ مباہلہ میں شرکت

۲۱۵۔ عبدالرحمن بن کثیر نے جعفر بن محمد، ان کے والد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسنؑ سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرمؐ نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا ۔ ابنائنا میں مجھے اور بھائی کو لیا ۔ نساءنا میں میری والدہ فاطمہؑ کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق نہیں قرار دیا لہٰذا ہمیں ان کے اہلبیتؑ گوشت و پوست اور خون و نفس ہیں ۔ ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں ۔ (امالیٔ طوسیؒ ۵۶۴/۱۱۷۴، ینابیع المودۃ ا ص۱۶۵/۱)

۲۱۶۔ جابر! رسول اکرمؐ کے پاس عاقب اور طیب (علماء نصاریٰ) وارد ہوئے

www.kitabmart.in

تو آپ نے علیؑ ۔ فاطمہؑ اور ان کے فرزندوں کو چادر میں لے کر فرمایا کہ خدایا یہی میرے اہل اور اہلبیتؑ ہیں ۔ (مستدرک ۳ ص ۱۵۹/ ۴۷۰۸، السنن الکبریٰ ۷، ص ۱۰۱/ ۱۳۳۹۱، تفسیر طبری ۲۲/ ۸، الدر المنثور ۶ ص ۶۰۵)

۳۵ ۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ میں منزل ذی طویٰ میں معاویہ کے پاس موجود تھا جب سعد بن وقاص نے وارد ہو کر سلام کیا اور معاویہ نے قوم سے خطاب کر کے کہا کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں جو علیؑ کے دوستوں میں ہیں اور قوم نے یہ سن کر سر جھکا لیا اور علیؑ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا ـــــ سعد رونے لگے تو معاویہ نے پوچھا کہ آخر رونے کا سبب کیا ہے؟ سعد نے کہا کہ میں کیونکر نہ روؤں ۔ رسول اکرمؐ کے ایک صحابی کو گالیاں دی جا رہی ہیں اور میری مجبوری ہے کہ میں روک بھی نہیں سکتا ہوں !

جبکہ علیؑ میں ایسے صفات تھے کہ اگر میرے پاس ایک بھی صفت ہوتی تو دنیا اور مافیہا سے بہتر سمجھتا ۔!

یہ کہہ کر اوصاف علیؑ کو شمار کرنا شروع کر دیا ـــــ اور کہا کہ پانچویں صفت یہ ہے کہ جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ ۔ حسنؑ ۔ حسینؑ اور فاطمہؑ کو بلا کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل ہیں ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا ۔

(امالی طوسیؒ ص ۵۹۸/ ۱۲۴۳)

۳۶ ۔ سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے انھیں امیر بنایا تو یہ سوال کیا کہ آخر تم ابو تراب کو گالیاں کیوں نہیں دیتے ہو؟ تو انھوں نے کہا کہ جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد رہیں گی جنھیں رسول اکرمؐ نے

www.kitabmart.in

فرمایا ہے۔ میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا ہوں اور اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جاتی تو سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتی ـــــــ

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضور نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل ہیں۔ (سنن ترمذی ۵ ص ۶۳۸ / ۳۷۲۴، خصائص امیر المومنینؑ للنسائی ۴۴/۹ شواہد التنزیل ۲ ۳۳/۳۶، تفسیر عیاشی ۱ ص ۱۷۷/۶۹)

۱۲۔ صبیح مولیٰ ام سلمہ

۳۷ - ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن صبیح مولیٰ ام سلمہ نے اپنے جد صبیح سے نقل کیا ہے کہ میں رسول اکرمؐ کے دروازہ پر حاضر تھا جب علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ آئے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم سب خیر پر ہو۔ اس کے بعد آپ نے اپنی خیبری چادر ان سب کو اوڑھا دی اور فرمایا کہ جو تم سے جنگ کرے میری اس سے جنگ ہے اور جو تم سے صلح کرے میری اس سے صلح ہے۔ (المعجم الاوسط ۳/ ۴۰۷ / ۲۸۵۴، اسد الغابہ ۳/ ۷ / ۲۴۸۱)

۱۳۔ عبد اللہ بن جعفر

۳۸ - اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے رحمت کو نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا میرے پاس بلاؤ میرے پاس بلاؤ ـــــ صفیہ نے کہا یا رسول اللہ کس کو بلانا ہے؟ فرمایا میرے اہلبیتؑ۔ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ۔

www.kitabmart.in

چنانچہ سب کو بلایا گیا اور آپ نے سب کو اپنی چادر اوڑھا دی اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدایا یہ میری آل ہے لہذا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اس کے بعد آیت تطہیر نازل ہو گئی۔ (مستدرک ۳ ص۱۶۰/ ۴۷۰۹۔ شواہد التنزیل ۲ ص۵۵/ ۶۷۵، اس روایت میں صفیہ کے بجائے زینب کا ذکر ہے)

۳۹۔ اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر طیار نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے جبریل کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا کہ میرے پاس کون بلا دے گا۔ میرے پاس کون بلا دے گا ــــــ؟

زینبؑ نے کہا کہ میں حاضر ہوں کسے بلانا ہے؟ فرمایا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلاؤ۔!

پھر آپ نے حسنؑ کو داہنی طرف، حسینؑ کو بائیں طرف اور علیؑ و فاطمہؑ کو سامنے بٹھا کر سب پر ایک چادر ڈال دی اور فرمایا خدایا ہر نبی کے اہل ہوتے ہیں اور میرے اہل یہ افراد ہیں جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہو گئی اور زینبؑ نے گذارش کی کہ میں چادر میں داخل نہیں ہو سکتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو انشاء اللہ تم خیر پر ہو۔ (شواہد التنزیل ۲ ص۵۳/ ۶۷۳، فرائد السمطین ۲/ ۱۸/ ۳۶۲، العمدۃ ۴۰/ ۲۴۔ احقاق الحق ۹ ص۵۲)

۱۴۔ عبداللہ بن عباس

۴۰۔ عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ نو افراد کی جماعت وارد ہو گئی اور ان لوگوں نے کہا کہ یا آپ ہمارے ساتھ چلیں یا یہیں تنہائی کا انتظام کریں؟ ابن عباس نے کہا کہ میں ہی تم لوگوں کے ساتھ چلا

www.kitabmart.in

رہا ہوں - اس زمانہ میں ان کی بینائی ٹھیک تھی اور نابینا نہیں ہوئے تھے - چنانچہ ساتھ گئے اور ان لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کر دی۔ مجھے گفتگو کی تفصیل تو نہیں معلوم ہے - البتہ ابن عباس دامن جھاڑتے ہوئے اور اُف اور تف کہتے ہوئے واپس آئے - افسوس یہ لوگ اس کے بارے میں برائیاں کر رہے ہیں جس کے پاس دس ایسے فضائل ہیں جو کسی کو حاصل نہیں ہیں۔

یہ اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں جس کے بارے میں رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ عنقریب اس شخص کو بھیجوں گا جسے خدا کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا اور وہ خدا و رسول کا چاہنے والا ہوگا ..... یہاں تک کہ یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ حضورؐ نے اپنی چادر علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ پر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی - (مستدرک ۳ / ۱۴۳/۴۶۵۲، مسند ابن حنبل ۱/ ۷۰۹/۳۰۶۲، خصائص نسائی ۷۰/ ۲۳، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۱/ ۱۸۹/۲۵۰

۴۱ - عمرو بن میمون نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے حسنؑ و حسینؑ اور علیؑ و فاطمہؑ کو بلا کر ان پر چادر ڈال دی اور فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ اور اقرباء ہیں - ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا - (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۱ ص ۱۸۴/ ۲۴۹، شواہد التنزیل ۲ ص ۵۰/ ۶۷۰، احقاق الحق ۱۵ ص ۶۲۸-۶۳۱)

۴۲ - سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ خدایا اگر تیرے کسی بھی نبی کے ورثہ اور اہلبیتؑ ہیں تو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ میرے اہلبیتؑ اور میرے سرمایہ ہیں لہٰذا ان سے

www.kitabmart.in

ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا۔

۴۳۔ سعید بن المسیب نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسول اکرمؐ تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ بھی تھے کہ آپ نے دعا فرمائی خدایا تجھے معلوم ہے کہ یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں اور مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں لہذا ان کے دوست سے محبت کرنا اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھنا۔ جو ان سے موالات رکھے تو اس سے محبت کرنا جو ان سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کرنا۔ ان کے مددگاروں کی مدد کرنا اور انھیں ہر رجس سے پاک رکھنا۔ یہ گناہ سے محفوظ رہیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کرتے رہنا۔

اس کے بعد آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور فرمایا خدایا میں تجھے گواہ کرکے کہہ رہا ہوں کہ میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ ان سے صلح رکھنے والے کی مجھ سے صلح ہے اور ان سے جنگ کرنے والے سے میری جنگ ہے۔ میں ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان کے دوستوں کا دوست ہوں۔

(امالی صدوقؒ ۳۹۳/۱۸، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۷۷)

۴۴۔ ابن عباس حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے عقد کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے دونوں کو سینہ سے لگا کر فرمایا کہ خدایا یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ——— خدایا جس طرح تو نے مجھ سے رجس کو دور رکھا ہے اور مجھے پاکیزہ بنایا ہے۔ اسی طرح انھیں بھی طیب و طاہر رکھنا۔ (معجم کبیر ۲۴ ص۱۳۴/ ۳۶۲ - ۲۲/ ۴۱۲/ ۱۰۲۲، المصنف عبدالرزاق ۵/ ۴۸۹/ ۹۷۸۲)

www.kitabmart.in

۱۵- عمر بن ابی سلمہ

۴۵- عطاء بن ابی ریاح نے عمر بن ابی سلمہ (پروردۂ رسالتمآب) سے نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر رسول اکرمؐ پر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے۔ جب آپ نے فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ کو طلب کیا اور سب پر ایک چادر اوڑھا دی اور علیؑ پس پشت بیٹھے تھے انھیں بھی چادر میں شامل کرلیا اور فرمایا خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ ان سے رجس کو دور رکھنا اور پاک و پاکیزہ رکھنا۔ جس کے بعد ام سلمہ نے فرمایا کہ یا نبی اللہ کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمھاری اپنی ایک جگہ ہے اور تمھارا انجام بخیر ہونے والا ہے۔ (سنن ترمذی) ۵/۶۶۳/۳۷۸۷، اسد الغابہ ۲/ ۱۷، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱/ ۱۰۴، تفسیر طبری ۲۲/ ۸، احقاق الحق ۳ ص ۵۲۸ ۲ ص ۵۱۰)

۱۶- عمر بن الخطاب

۴۶- عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک نے عمر بن الخطاب سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں آگے آگے جا رہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ یہ ایسا حوض ہے جس کی وسعت صنعاء سے بصریٰ کے برابر ہے اور اس میں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے ہوں گے اور جب تم لوگ وارد ہوگے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ یاد رکھو سبب اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک

www.kitabmart.in

سرا خدا کے پاس ہے اور ایک تمھارے پاس ہے۔ اس سے وابستہ رہنا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا اور دوسرا ثقل میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔ خدائے لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں حوض کوثر تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ آپ کی عترت کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا میرے اہلبیتؑ اولاد علیؑ و فاطمہؑ ہیں۔ جن میں سے ۹ حسینؑ کے صلب سے ہوں گے۔ یہ سب ائمہ ابرار ہوں گے اور یہی میری عترت ہے جو میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ (کفایۃ الاثر ص ۹۱، تفسیر برہان، ۱/ ۹ نقل از ابن بابویہ در کتاب النصوص علی الائمۃ)

۱۷۔ واثلہ بن الاسقع

۴۷۔ ابو عمار نے واثلہ بن الاسقع سے نقل کیا ہے کہ میں علیؑ کے پاس آیا اور انھیں نہ پاسکا تو فاطمہؑ نے فرمایا کہ وہ رسول اکرمؐ کے پاس انھیں مدعو کرنے گئے ہیں۔ اتنے میں دیکھا کہ حضورؐ کے ساتھ آرہے ہیں۔ دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ساتھ میں داخل ہوگیا۔ آپ نے حسنؑ وحسینؑ کو طلب کرکے اپنے زانو پر بٹھایا اور فاطمہؑ اور ان کے شوہر کو اپنے سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر ڈال دی اور آیت تطہیر کی تلاوت کرکے فرمایا کہ یہی میرے اہلبیتؑ ہیں۔ خدایا میرے اہلبیتؑ زیادہ حقدار ہیں۔ (مستدرک ۳/ ۱۵۹/ ۴۷۰۶ - ۴۵۱ / ۳۵۵۹)

۴۸۔ شداد ابو عمار ناقل ہیں کہ میں واثلہ بن الاسقع کے پاس وارد ہوا جبکہ ایک قوم وہاں موجود تھی۔ اچانک علیؑ کا ذکر آگیا اور سب نے انھیں برا

www.kitabmart.in

بھلا کہا تو میں نے بھی کہہ دیا۔ اس کے بعد جب تمام لوگ چلے گئے تو واثلہ نے پوچھا کہ تم نے کیوں گالیاں دیں۔ میں نے کہا کہ سب دے رہے تھے تو میں نے بھی دیدیں۔ واثلہ نے کہا کیا میں تمھیں بتاؤں کہ میں نے رسول اکرمؐ کے یہاں کیا منظر دیکھا ہے؟ میں نے اشتیاق ظاہر کیا —— تو فرمایا کہ میں فاطمہؑ کے گھر علیؑ کی تلاش میں گیا تو فرمایا کہ رسول اکرمؐ کے پاس گئے ہیں۔ میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ حضورؐ مع علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے تشریف لائے اور آپ دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے علیؑ و فاطمہؑ کو سامنے بٹھایا اور حسنؑ و حسینؑ کو زانو پر اور سب پر ایک چادر ڈال کر آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی اور دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں اور میرے اہلبیت زیادہ حقدار ہیں۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۵۷۷، مسند احمد بن حنبل ۶/ ص۴۵، المصنف ابن ابی شیبہ، العمدۃ ۴۰/ ۲۵، معجم کبیر ۳/ ص۴۹/ ۲۶۷۰ - ۲۶۶۹)

۴۹ - شداد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن الاسقع سے اس وقت سنا جب امام حسینؑ کا سر لایا گیا اور انھوں نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ہمیشہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ سے محبت کرتا رہوں گا کہ میں نے ام سلمہ کے مکان میں حضورؐ سے بہت سی باتیں سنی ہیں۔ اس کے بعد اس کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ میں ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا جب آپ ام سلمہ کے گھر میں تھے اتنے میں حسنؑ آگئے آپ نے انھیں داہنے زانو پر بٹھایا اور بوسہ دیا۔ پھر حسینؑ آگئے اور انھیں بائیں زانو پر بٹھا کر بوسہ دیا۔ پھر فاطمہ آگئیں انھیں سامنے بٹھایا اور پھر علیؑ کو طلب کیا اور اس کے بعد سب پر ایک خیبری چادر ڈال دی اور

www.kitabmart.in

آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی ——— تو میں نے واثلہ سے پوچھا کہ یہ رجس کیا ہے؟ فرمایا۔ خدا کے بارے میں شک۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲/۶۷۲/۱۱۴۹، اسد الغابہ ۲/۲۷، العمدۃ ۳۴/۱۵)

۵۰۔ ابو عمار الشداد واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے علیؑ کو داہنے بٹھایا اور فاطمہؑ کو بائیں۔ حسنؑ وحسینؑ کو سامنے بٹھایا اور سب پر ایک چادر اوڑھا کر دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور اہلبیتؑ کی بازگشت تیری طرف ہے نہ کہ جہنم کی طرف (مسند ابو یعلیٰ ۶/۴۷۹/۴۸، نثر الدرر ۱/۲۳۶، السنن الکبریٰ ۲/۲۱۷/۲۸۷۰)

۵۱۔ ابو الازہر واثلہ بن الاسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اکرمؐ نے علیؑ وفاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ کو چادر کے نیچے جمع کر لیا تو دعا کی کہ خدایا تو نے اپنی صلوات ورحمت ومغفرت ورضا کو ابراہیم اور آل ابراہیم کے لئے قرار دیا ہے اور یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں لہذا اپنی صلوات ورحمت ومغفرت ورضا کو میرے اور ان کے لئے بھی قرار دیدے۔

(مناقب خوارزمی ۳۲/۶۳، کنز العمال ۱۳/۶۰۳/۳۷۵۴۴، ۱۲/۱۰۱/۳۴۱۸۶)

www.kitabmart.in

فصل سوم

اہلبیتؑ اور مفہوم لفظ اہلبیتؑ

۵۲ - موسیٰ بن عبد ربہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کی زندگی میں امام حسینؑ کو مسجد پیغمبرؐ میں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ میرے اہلبیتؑ تم لوگوں کے لئے باعث امان ہیں لہٰذا ان سے میری وجہ سے محبت کرو اور ان سے متمسک ہو جاؤ تا کہ گمراہ نہ ہو سکو۔

پوچھا گیا یا رسولؐ اللہ آپ کے اہلبیتؑ کون ہیں؟ فرمایا کہ علیؑ اور میرے دونوں نواسے اور نو اولاد حسینؑ جو ائمہ معصوم اور امانتدار ہوں گے - آگاہ ہو جاؤ کہ یہی میرے اہلبیتؑ اور میری عترت ہیں جن کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے - (کفایۃ الاثر ص۱۷۱)

۵۳ - امام صادقؑ نے اپنے آباء کرام کے واسطہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں - یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اور اس حقیقت کو دو انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر واضح کیا - جس کے بعد جابر بن عبداللہ انصاری نے اٹھ کر دریافت کیا کہ حضورؐ آپ کی عترت کون ہے؟ فرمایا علیؑ، حسنؑ - حسینؑ اور قیامت تک اولاد حسینؑ کے امام (اکمال الدین ص۲۴۴

www.kitabmart.in

معانی الاخبار ۵/۹۱)

۵۴۔ امام صادقؑ سے ان کے آباء کرام کے واسطہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امیرالمومنینؑ سے رسول اکرمؐ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک عترت ——— تو عترت سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں، حسنؑ، حسینؑ، نو اولاد حسینؑ کے امام جن کا نواں مہدی اور قائم ہوگا۔ یہ سب کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے اور نہ کتاب خدا ان سے جدا ہوگی یہاں تک کہ رسول اکرمؐ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (کمال الدین ۲۴۰/۶۴، معانی الاخبار ۹۰/۴، عیون اخبار الرضا ا ص۵۷/۲۵

۵۵۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اکرم آرام فرما رہے تھے اور آپ نے اپنے پہلو میں مجھے اور میری زوجہ فاطمہؑ اور میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ کو بھی جگہ دیدی اور سب پر ایک عبا اوڑھا دی تو پروردگار نے آیت تطہیر نازل فرما دی اور جبریل نے گذارش کی کہ میں بھی آپ ہی حضرات سے ہوں جس کے بعد وہ چھٹے ہو گئے۔ (خصال صدوقؒ ا ص۵۸ بروایت مکحول)

۵۶۔ امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے اور فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو ام سلمہ کے گھر میں جمع کیا اور سب کو ایک چادر میں داخل کر لیا اس کے بعد دعا کی خدایا یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں لہٰذا ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا۔ جس کے بعد ام سلمہ نے گذارش کی کہ میں بھی شامل ہو جاؤں؟ تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں سے ہو اور خیر پر ہو اور اس بات کی تین مرتبہ تکرار فرمائی (شواہد التنزیل ۲ ص۵۲)

۵۷۔ امیر المومنینؑ ہی کا ارشاد ہے کہ میں رسول اکرمؐ کے پاس ام سلمہ کے گھر

www.kitabmart.in

میں وارد ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ یا علیؑ - یہ آیت تمھارے، میرے دونوں فرزند اور تمھاری اولاد کے ائمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے - (کفایۃ الاثر ص۱۵۶ از عیسی بن موسیٰ الہاشمی ...)

۵۸ - امام حسنؑ کا بیان ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت رسول اکرمؐ نے ہم سب کو جناب ام سلمہ کی خیبری چادر کے نیچے جمع فرمایا اور دعا کی کہ خدایا یہ سب میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں لہذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھنا - (مناقب ابن مغازلی ص۳۰۲، امالی طوسیؒ ۵۵۹ / ۱۱۷۳، مجمع البیان ۸ / ۵۶۰ بروایت زاذان)

۵۹ - امام صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار اور جد امجد کے واسطہ سے امام حسنؑ سے آیت تطہیر کی شان نزول اس طرح نقل کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے، میرے بھائی - والدہ اور والد کو جمع کیا اور جناب ام سلمہ کی خیبری چادر کے اندر لے لیا اور یہ دعا کی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں - یہ میری عترت اور میرے اہل ہیں - ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں حق طہارت کی منزل پر رکھنا - جس کے بعد جناب ام سلمہ نے گذارش کی کہ کیا میں بھی داخل ہو سکتی ہوں تو آپؐ نے فرمایا خدا تم پر رحمت نازل کرے - تم خیر پر ہو اور تمھارا انجام بخیر ہے لیکن یہ شرف صرف میرے اور ان افراد کے لئے ہے -

یہ واقعہ ام سلمہ کے گھر میں پیش آیا جس دن حضورؐ ان کے گھر میں تھے - (امالی طوسیؒ ۵۶۴ / ۱۱۷۴ بروایت عبدالرحمان بن کثیر، ینابیع المودہ ۳ / ۳۶۸)

www.kitabmart.in

میں خدا سے ڈرو - ہم تمہارے اسیر اور مہمان ہیں ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن کے بارے میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے ——— اور اس کے بعد اسقدر تفصیل سے خطبہ ارشاد فرمایا کہ ساری مسجد میں ہر شخص گریہ وزاری میں مشغول ہوگیا - معجم کبیر ۳ ص۹۶/ ۲۷۶۱، مناقب ابن مغازلی ۳۸۲/ ۴۳۱، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۱۸۰/ ۳۰۴ بروایت ابی جمیلہ)

۶۱ - امام حسینؑ نے مروان بن الحکم سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ دور ہو جا - تو رجس ہے اور ہم اہلبیتؑ مرکز طہارت ہیں - اللہ نے ہمارے بارے میں آیت تطہیر نازل کی ہے - (مقتل الحسینؑ خوارزمی ا ص۱۸۵، الفتوح ۵ ص۱۷)

۶۲ - ابو الدیلم کا بیان ہے کہ امام زین العابدینؑ نے ایک مرد شامی سے گفتگو کے دوران فرمایا کہ کیا تو نے سورۂ احزاب میں آیۂ تطہیر نہیں پڑھی ہے تو اس نے کہا کہ کیا آپ وہی ہیں؟ فرمایا بیشک - (تفسیر طبری ۲۲/ ۸)

۶۳ - ابو نعیم نے ایک جماعت کے حوالہ سے نقل کیا ہے جو کربلا کے اسیروں کے ساتھ تھی کہ جب ہم دمشق پہنچے اور عورتوں اور قیدیوں کو بے نقاب داخل کیا گیا تو اہل شام نے کہنا شروع کیا کہ ہم نے اتنے حسین قیدی نہیں دیکھے ہیں - تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو تو سکینہؑ بنت الحسینؑ نے فرمایا ہم آل محمدؐ کے قیدی ہیں - جس کے بعد سب کو مسجد کے زینہ پر کھڑا کر دیا گیا اور انھیں کے درمیان حضرت علیؑ بن الحسینؑ بھی تھے - آپ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور کہنے لگا - خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمھیں اور تمھارے گھر والوں کو قتل کر دیا اور فتنہ کی سینگ کاٹ دی، اور پھر یونہی برا بھلا کہتا رہا - یہاں تک کہ جب خاموش ہوا تو آپ نے فرمایا تو نے کتاب خدا پڑھی ہے؟ اس نے کہا بے شک پڑھی ہے! فرمایا کیا آیت مودت پڑھی

ہے؟ اس نے کہا بیشک! فرمایا ہم وہی قرابتدار ان پیغمبرؐ ہیں۔

فرمایا۔ کیا آیت "آت ذا القربیٰ حقہ" پڑھی ہے؟ کہا بیشک!۔

فرمایا ہم وہی اقربا ہیں۔

فرمایا کیا آیت تطہیر پڑھی ہے؟ اس نے کہا بیشک! فرمایا ہم وہی اہلبیتؑ ہیں۔

www.kitabmart.in

یہ سن کر شامی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور کہا خدایا میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور دشمنان آل محمدؐ سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے قاتلوں سے برائت کرتا ہوں۔ میں نے قرآن ضرور پڑھا تھا لیکن سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ حضرات وہی ہیں۔ (امالی صدوق ۳/ ۱۴۱ ، الاحتجاج ۲/ ۱۲۰ ، ملهوف/ ۱۷۶ ، مقتل خوارزمی ۲/ ۶۱)

۶۴۔ امام محمد باقرؑ نے آیت تطہیر کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ آیت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کا نزول ام سلمہ کے گھر میں ہوا ہے جب حضورؐ نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے ایک خیبری ردا کے اندر لے لیا اور خود بھی اس میں داخل ہو کر دعا کی کہ خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں جن کے بارے میں تو نے وعدہ کیا ہے لہٰذا اب ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں حق طہارت کی منزل پر فائز رکھنا۔ جس کے بعد ام سلمہ نے درخواست کی کہ مجھے بھی شامل فرمالیں؟ تو آپ نے فرمایا تمھارے لئے یہ بشارت ہے کہ تمھارا انجام خیر ہے۔

اور ابوالجارود نے جناب زید بن علیؑ بن الحسینؑ کا یہ قول نقل

www.kitabmart.in

ہوئی ہے حالانکہ یہ جھوٹ اور افترا ہے۔ اگر مقصود پروردگار ازواج ہوتیں تو آیت کے الفاظ "عنکن"، "یطھرکن" ہوتے اور کلام مونث کے انداز میں ہوتا جس طرح کہ دیگر الفاظ ایسے ہیں "واذکرن" "بیوتکن" "تبرجن" ——— "لستن" ——— ! (تفسیر قمی ۲/۱۹۳)

٦٥ - امام جعفر صادقؑ نے ایک طویل حدیث میں آیہ تطہیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے جنھیں رسول اکرمؐ نے ام سلمہ کے گھر میں ایک چادر میں جمع کیا اور فرمایا کہ خدایا ہر نبی کے اہل اور ثقل ہوتے ہیں اور میرے اہلبیتؑ اور میرا سرمایہ یہی افراد ہیں جس کے بعد ام سلمہ نے سوال کیا کہ کیا میں آپ کے اہل میں نہیں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ بس یہی میرے اہل اور میرا سرمایہ ہیں۔

(کافی ۱/۲۸۷ از ابوبصیر)

٦٦ - ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ آل محمدؐ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ذریت رسولؐ!

میں نے پوچھا کہ پھر اہلبیتؑ کون ہیں؟ فرمایا ائمہ اوصیاء۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ عترت کون ہیں؟ فرمایا اصحاب کساء۔ پھر عرض کی کہ امت کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جنھوں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور ثقلین سے تمسک کیا ہے یعنی کتاب خدا اور عترت واہلبیتؑ سے وابستہ رہے ہیں جن سے پروردگار نے رجس کو دور رکھا ہے اور انھیں پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔ یہی دونوں پیغمبرؐ کے بعد امت میں آپ کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ (امالی صدوقؒ ۲۰۰/۱۰، روضۃ الواعظین ص ۲۹۴)

٦٧ - عبدالرحمان بن کثیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت

www.kitabmart.in

کیا کہ آیت تطہیر سے مراد کون حضرات ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت رسول اکرمؐ۔ حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور حضرت حسنؑ و حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ رسول اکرمؐ کے بعد حضرت علیؑ۔ ان کے بعد امام حسنؑ۔ اس کے بعد امام حسینؑ۔ اس کے بعد تاویلی اعتبار سے تمام ائمہ جن میں سے امام زین العابدینؑ بھی امام تھے اور پھر ان کی اولاد میں اوصیاء کا سلسلہ رہا جن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت خدا کی نافرمانی ہے۔ (علل الشرائع ۲ ص۲۰۵، الامامۃ والتبصرۃ ۱۷۷/۲۹)

۶۸ - ریان بن الصلت کہتے ہیں کہ امام رضاؑ مرو میں مامون کے دربار میں تشریف لائے تو وہاں خراسان اور عراق والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ یہاں تک کہ مامون نے دریافت کیا کہ عترت طاہرہ سے مراد کون افراد ہیں؟

امام رضاؑ نے فرمایا کہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے اور رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت اور میرے اہلبیتؑ اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر نہ وارد ہو جائیں۔ دیکھو خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے اہل کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو اور انھیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں۔ درباری علماء نے سوال اٹھا دیا کہ ذرا یہ فرمائیں کہ یہ عترت آل رسولؐ ہے یا غیر آل رسول ہے؟ فرمایا یہ آل رسولؐ ہی ہے لوگوں نے کہا کہ رسولؐ اکرم سے تو یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ میری امت ہی میری آلؐ ہے اور

www.kitabmart.in

صحابہ کرام بھی یہی فرماتے رہے ہیں کہ آل محمدؐ امت پیغمبرؐ کا نام ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا ذرا یہ بتاؤ آل رسولؐ پر صدقہ حرام ہے یا نہیں؟

سب نے کہا بیشک!

فرمایا پھر کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے؟ عرض کی نہیں۔

فرمایا یہی دلیل ہے کہ امت اور ہے اور آل رسولؐ اور ہے۔

(امالی صدوقؒ ا ص ۴۲۲، عیون اخبار الرضاؑ ا ص ۲۲۹)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

اہلبیتؑ پر پیغمبر اکرمؐ کا سلام اور ان کے لئے مخصوص حکم نماز

۶۹ - ابو الحمراء خادم پیغمبر اسلامؐ کا بیان ہے کہ حضورؐ طلوع فجر کے وقت خانۂ علیؑ و فاطمہؑ کے پاس سے گذرتے تھے اور فرماتے تھے۔

"السلام علیکم اہل البیت" الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔ (اسد الغابہ ۶/۴/۷/۵۸۲۷)

اسی کتاب کے صفحہ ۶۶ پر اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے مدینہ میں قیام کے دوران چھ ماہ تک یہ منظر دیکھا ہے۔

۷۰ - ابو الحمراء خادم پیغمبر اکرمؐ کا بیان ہے کہ حضور ہر نماز صبح کے وقت دروازہ زہراؐ پر آکر فرماتے تھے "السلام علیکم یا اہل البیتؑ و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اور وہ حضرات اندر سے جواب دیتے تھے "وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اس کے بعد آپ فرماتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللہ اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو الحمراء سے پوچھا کہ اس گھر میں کون کون تھا؟ تو بتایا کہ علیؑ - فاطمہؑ - حسنؑ - حسینؑ - (شواہد التنزیل ۲/۴۴/۶۹۴)

www.kitabmart.in

۱۔ امام علیؑ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ ہر صبح ہمارے دروازہ پر آکر فرماتے تھے "نماز۔ خدا رحمت نازل کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیہ تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (امالی مفیدؒ ۴/۳۱۸، امالی طوسیؒ ۸۹/۱۳۸، بشارۃ المصطفیٰ صـ۲۶۴ بروایت حارث)

۲۔ امام صادقؑ نے اپنے والد اور جد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسنؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے معاویہ سے صلح کے موقع پر حالات سے بحث کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ رسول اکرمؐ آیۂ تطہیر کے نزول کے بعد تمام زندگی نماز صبح کے وقت ہمارے دروازہ پر آکر فرمایا کرتے تھے "نماز۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ انما یرید اللہ..... (امالی طوسیؒ ۵۶۵/۱۱۷۴ از عبدالرحمٰن بن کثیر۔ ینابیع المودۃ ۳ صـ۳۸۶)

ینابیع المودۃ میں یہ تذکرہ بھی ہے کہ یہ کام آیت "وامرا ھلک بالصلوٰۃ" کے نزول کے بعد ہوا کرتا تھا

۳۔ امام صادقؑ نے اپنے آبا و اجداد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ ہر صبح کے وقت دروازہ علیؑ و فاطمہؑ پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ " تمام تعریفیں احسان کرنے والے۔ کرم کرنے والے۔ نعمتیں نازل کرنے والے اور فضل و افضال کرنے والے پروردگار کے لئے ہیں جس کی نعمتوں ہی سے نیکیاں درجۂ کمال تک پہنچتی ہیں۔ وہ ہر ایک کی آواز سننے والا ہے اور سارا کام اس کی نعمتوں سے انجام پاتا ہے۔ اس کے احسانات ہمارے پاس بہت ہیں۔ ہم جہنم سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور صبح و شام یہی پناہ چاہتے ہیں۔ نماز اے اہلبیتؑ۔ خدا تم سے ہر رجس کو دور رکھنا چاہتا ہے اور تمھیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا چاہتا ہے۔ (امالی صدوق ۱۴/۱۲۴

www.kitabmart.in

از اسماعیل بن ابی زیاد السکونی)

۴۔ تفسیر علی بن ابراہیم میں آیت کریمہ " وامر اهلك بالصلوة " کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ پروردگار نے خصوصیت کے ساتھ اپنے اہل کو نماز کا حکم دینے کے لئے فرمایا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آل محمدؐ کی ایک مخصوص حیثیت ہے جو دوسرے افراد کو حاصل نہیں ہے۔

اس کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور ہر نماز صبح کے وقت دروازہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ پر آکر فرماتے تھے " السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ " اور اندر سے جواب آتا تھا " و علیک السلام یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

اس کے بعد آپ دروازہ کا بازو تھام کر فرمایا کرتے تھے " الصلوٰہ الصلوٰہ یرحمکم اللہ " اور یہ کہہ کر آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور یہ کام مدینہ کی زندگی میں تاحیات انجام دیتے رہے ۔

اور ابو الحمراء خادم پیغمبرؐ کا بیان ہے کہ میں اس عمل کا مستقل شاہد ہوں ۔ (تفسیر طبری ۲۲/ص۷ ، درمنثور ۶ ص۴۰۳ ، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص۶۰ ، مختصر تاریخ دمشق ۷/۱۱۹ ، کنز العمال ۱۳ ص۶۴۵ ، شواہد التنزیل ۲ ص۱۸ ، ینابیع المودۃ ۱ ص۲۲۹ ، مناقب خوارزمی ۶۰ فصل پنجم ، تفسیر فرات کوفی ص۳۳۱ ، کشف الغمہ ۱ ص۴۰ فصل تفسیر آل و اہل ، احقاق الحق ۲ ص۵۰۱ - ۵۶۲ ، ۳ ص۵۱۳ - ۵۳۱ ، ۹ ص۱/۶۹ ، ۱۴ ص۴۰ - ۱۰۵ ، ۱۸ ص۳۵۹ - ۳۸۲ ، بحار الانوار ۳۵ ص۲۰۶)

www.kitabmart.in

تحقیق احادیث سلام پیغمبر اسلام ؐ

کھلی ہوئی بات ہے کہ اس واقعہ کو اکابر محدثین نے مختلف شخصیات کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اس طرح یہ واقعہ تاریخی مسلمات میں شامل ہے جس میں کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں جن شخصیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان میں خود اہلبیت علیہم السلام شامل ہیں (امالی صدوقؒ ا ص ۴۲۹، عیون اخبار الرضا ا ص ۲۴۰، ینابیع المودۃ ۲ ص ۵۹، مقتل خوارزمی ا ص ۶۷، تفسیر فرات کوفی ص ۳۳۹

صحابہ کرام میں ابو سعید خدری ہیں۔ (درمنثور ۶ ص ۶۰۶، المعجم الکبیر ۳ ص ۵۶ / ۱/ ۲۶۷ ـ ۴ ، ۲۶۷، مناقب خوارزمی ۶۰ ص ۲۸۰، شواہد التنزیل ۲ ص ۴۶، مجمع البیان ۷، ص ۵۹)

انس بن مالک ہیں اور عبداللہ بن عباس ہیں:۔ (درمنثور ۶ ص ۶۰۶، احقاق الحق ۹ ص ۵۶)

اس کے بعد یہ مسئلہ کہ یہ واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا ہے۔؟ اس سلسلہ میں تین طرح کی روایات ہیں۔

قسم اول! وہ روایات جن میں روزانہ سرکار دوعالم ؐ کا یہ طرز عمل نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز صبح کے لئے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تھے تو علیؑ و فاطمہؑ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کرکے، آیت تطہیر کی تلاوت فرما کر انھیں قیام نماز کی دعوت دیا کرتے تھے۔

قسم دوم! وہ روایات ہیں جن میں راوی نے متعدد بار اس عمل کے مشاہدہ کا ذکر کیا ہے۔ (درمنثور ۶ ص ۶۰۶، تفسیر طبری ۲۲ / ۶، تاریخ کبیر ۸ ص ۲۵،

امالی طوسی ۲۵۱ — ۴۴۷، شواہد التنزیل ۲ ص۸۱/ ۷۰۰

قسم سوم: وہ روایات ہیں جن میں روزانہ کے معمول کا ذکر نہیں ہے بلکہ معینہ ایام کا ذکر ہے اور یہ بات قسم اول سے مختلف ہے۔ معینہ ایام کے بارے میں بھی بعض روایات میں ۴۰ دن کا ذکر ہے۔ (درمنثور ۶ ص۶۰۶، مناقب خوارزمی ص۶۰/ ۲۸، امالی صدوق ا ص۴۲۹/ ۶)

بعض روایات میں ایک ماہ کا ذکر ہے۔ (اسد الغابہ ۵ ص۳۸۱/ ۵۳۹۰، مسند ابوداؤد طیالسی ص۲۷۴)

www.kitabmart.in

بعض روایات میں چھ ماہ کا ذکر ہے۔ (تفسیر طبری ۲۲ ص۶، درمنثور ۶ ص۶۰۶، ینابیع المودۃ ۲ ص۱۱۹، ذخائر العقبیٰ ص۲۴، العمدہ ص۴۵)

بعض روایات میں سات ماہ کا ذکر ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۵ ص۳۲۱، تفسیر طبری ۲۲ ص۶)

بعض روایات میں آٹھ ماہ کا ذکر ہے۔ (درمنثور ۶ ص۶۰۶، کفایۃ الطالب ص۳۷۷)

بعض روایات میں ۹ ماہ کا ذکر ہے۔ (مناقب خوارزمی ۶۰/ ۲۹، مشکل الآثار ا ص۳۳۷، العمدۃ ۴۱/ ۲۷، ذخائر العقبیٰ ص۲۵، کفایۃ الطالب ص۳۷۶)

کھلی ہوئی بات ہے کہ پہلی اور دوسری قسم میں کسی طرح کا تضاد نہیں ہے اور انھیں دونوں قسموں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قسم سوم کی تمام روایات اگر اپنی اصلی حالت پر باقی ہیں اور ان میں کسی طرح کی تحریف نہیں ہوئی ہے تو ان کا مقصد بھی افراد کے مشاہدہ کا تذکرہ ہے۔ اعداد کا محدود کر دینا نہیں ہے جو بات عقل و منطق کے مطابق ہے کہ ہر شخص کا مشاہدہ الگ الگ ہوسکتا ہے۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ رسول اکرمؐ لفظ اہل البیتؑ اور لفظ اہل

www.kitabmart.in

کی وضاحت کے لئے ایک مدت تک روزانہ نماز صبح کے وقت درِ علیؑ و فاطمہؑ پر آکر انھیں اہل البیتؑ کہہ کر سلام کیا کرتے تھے اور آیت تطہیر کی تلاوت کر کے نماز کی دعوت دیا کرتے تھے اور دنوں کا اختلاف صرف راویوں کے مشاہدہ کا فرق ہے۔ اس سے اصل عدد کے انحصار کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

البتہ بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عمل کا آیت تطہیر سے نہیں بلکہ آیت "وامر اھلك بالصلوٰة" سے تعلق تھا جیسا کہ ابوسعید خدری سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور آیت نماز کے نزول کے بعد آٹھ ماہ تک درِ فاطمہؑ پر آکر فرمایا کرتے تھے "الصلوٰة رحمکم اللہ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (درمنثورہ ص ۶۱۳، اخراج ابن مردویہ، ابن عساکر، ابن النجار)

جس کے بارے میں علامہ طباطبائی نے فرمایا ہے کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیت "وامر اھلك بالصلوٰة" مدینہ میں نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ کہنے والا کوئی نہیں ہے لہذا واقعہ کا تعلق آیت تطہیر سے ہے آیت نماز سے نہیں ہے ـــــ مگر یہ کہ اس واقعہ کی اس طرح تاویل کی جائے کہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی لیکن حضورؐ نے عمل مدینہ میں کیا ہے جو یات الفاظ روایات سے کسی طرح بھی ہم آہنگ نہیں ہے۔

(تفسیر المیزان ۱۴ ص ۲۴۲)

www.kitabmart.in

فصل پنجم

عدد ائمہ اہلبیتؑ

۷۵۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولؐ اکرم سے جمعہ کے دن "رجم اسلمی کی شام" یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دین یونہی قائم رہے گا جب تک قیامت نہ آجائے یا تم پر میرے بارہ خلفاء نہ گذر جائیں جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ (صحیح مسلم ۳/۱۴۵۳، مسند ابن حنبل ۷/ ۴۱۰/ ۲۰۸۶۹، مسند ابو یعلیٰ ۶ ۴۷۳/ ۷۴۲۹۔ آخر الذکر دونوں روایات میں "یا" کے بجائے "اور" کا ذکر کیا گیا ہے۔

۷۶۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ امت کے بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں سُن نہیں سکا تو میرے والد نے فرمایا کہ وہ کلمہ یہ تھا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح بخاری ۶ ص۲۶۴۰/۶۷۹۶)

۷۷۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر دین یونہی چلتا رہے گا جب تک بارہ افراد کی حکومت رہے گی اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سن سکا تو والد سے دریافت کیا اور انھوں نے بتایا کہ "کلھم من قریش" فرمایا تھا۔ (صحیح مسلم ۳ ص۱۴۵۲ اخصال ۳۰/۴۷۳/۲۷

۷۸۔ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا اور قریب والے سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ "کلھم من قریش" کہا تھا۔ (سنن ترمذی ۴/ ۵۰۱

www.kitabmart.in

/۲۲۲۳، مسند ابن حنبل، ص۴۳۰ /۲۰۹۹۵)

۷۹ - جابر بن سمرہ ابیں نے رسول اکرمؐ کی زبان سے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء تک باعزت رہے گا - اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا تو والد سے دریافت کیا اور انھوں نے فرمایا کہ "کلھم من قریش" فرمایا تھا - (صحیح مسلم ۳ ص۱۴۵۳، مسند ابن حنبل، ص۴۱۲ /۲۰۸۸۲، سنن ابی داؤد ۴ ص۱۰۶ /۴۲۸۰)

۸۰ - ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں تھا جب آپ نے فرمایا کہ میرے امت کے امور درست رہیں گے یہاں تک کہ بارہ خلیفہ گذر جائیں - اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں نہ سن سکا تو میں نے چچا سے دریافت کیا جو میرے سامنے کھڑے تھے تو انھوں نے بتایا کہ کلھم من قریش فرمایا تھا - (مستدرک ۱۶/۷، ۶۵۸۹، المعجم الکبیر ۲۲ ص۱۲۰ /۳۰۸ - تاریخ کبیر ۸/ ص۴۱۱ /۳۵۲۰، امالی صدوق ۸/۲۵۵)

۸۱ - جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ یہ امر دین تمام نہ ہوگا جب تک بارہ خلیفہ نہ گذر جائیں - اس کے بعد کچھ اور فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا تو اپنے والد سے دریافت کیا اور انھوں نے بتایا کہ آپ نے کلھم من قریش فرمایا تھا - (تاریخ واسط ص۹۸، خصال ص۱۷۰)

۸۲ - جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرمؐ کے پاس تھا جب آپ سے یہ ارشاد سنا کہ میرے بارہ خلیفہ ہوں گے - اس کے بعد آپ کی آواز دھیمی ہوگئی اور میں نہ سن سکا تو بابا سے دریافت کیا کہ یہ دھیرے سے کیا فرمایا تھا تو انھوں نے بتایا کہ "کلھم من بنی ہاشم" فرمایا تھا - (ینابیع المودۃ ۳ ص۲۹۰، احقاق الحق ۱۳ ص۳۰)

۸۳ - مسروق کا بیان ہے کہ یہ سب عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے

اور وہ قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے دریافت کر لیا "یا ابا عبد الرحمٰن! کیا آپ نے کبھی حضور سے دریافت کیا ہے کہ اس امت میں کتنے خلفاء حکومت کریں گے! تو ابن مسعود نے کہا کہ جب سے میں عراق سے آیا ہوں آج تک کسی نے یہ سوال نہیں کیا لیکن تم نے پوچھ لیا ہے تو سنو! میں نے حضورؐ سے دریافت کیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا بارہ۔ جتنے بنی اسرائیل کے نقیب تھے۔ (مسند ابن حنبل ۲ ص ۵۵/ ۱، ۳۷۸۱، مستدرک ۴ ص ۵۴۶

www.kitabmart.in

/ ۸۵۲۹)

۸۴۔ ابو سعید نے امام باقرؑ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میری اولاد میں بارہ نقیب پیدا ہوں گے جو سب کے سب طیّب و طاہر اور خدا کی طرف سے صاحبان فہم اور محدّث ہوں گے۔ ان کا آخری حق کے ساتھ قیام کرنے والا ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (کافی ۱ ص ۵۳۴/ ۱۸)

۸۵۔ ابن عباس نے "والسماء ذات البروج" کی تفسیر میں رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ سماء میری ذات ہے اور بروج میرے اہلبیتؑ اور میری عترت کے ائمہ ہیں جن کے اول علیؑ ہیں اور آخر مہدی ہوں گے اور کل کے کل ۱۲ ہوں گے۔ (ینابیع المودۃ ۳ ص ۲۵۴)

۸۶۔ امام باقرؑ نے اپنے والد کے حوالہ سے امام حسینؑ سے نقل کیا ہے کہ میں اپنے برادر امام حسنؑ کے ساتھ جد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہم دونوں کو زانو پر بٹھا لیا اور بوسہ دے کر فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں تم جیسے صالح اماموں پر۔ خدا نے تمھیں میری اور علیؑ و فاطمہؑ کی نسل میں منتخب قرار دیا ہے اور اے حسینؑ تمھارے صلب سے نو اماموں کا انتخاب کیا ہے جن میں کا نواں قائم ہوگا اور سب کے سب فضل و منزلت میں پیش پروردگار ایک جیسے ہوں گے۔ (اکمال الدین ۲۶۹ / ۱۲ از

www.kitabmart.in

ابوحمزہ ثمالی)

۸۷ - امام باقرؑ ہی سے نقل کیا گیا ہے کہ آل محمدؐ کے بارہ امام سب کے سب وہ ہوں گے جن سے ملائکہ باتیں کریں گے اور سب اولاد رسولؐ اور اولاد علیؑ میں ہوں گے ۔ والدین سے مراد رسول اکرمؐ اور حضرت علیؑ ہی ہیں ۔

(کافی ۱ ص۵۲۵ ، من لایحضرہ الفقیہ ۴ ص۱۷۹ / ۵۴۰۶ ، خصال ص۴۶۶ ، عیون ۱خبار الرضا ص۴۰ ، امالی صدوقؒ ۹۷ - کمال الدین ص۲۰۶ ، ارشاد ۲ ص۳۴۵ ، کفایۃ الاثر ص۶۹ از انس بن مالک ص۱۴۳ از امام علیؑ ص۱۸۷ ازعائشہ ص۱۹۳ از جناب فاطمہؑ ص۱۸۰ از ام سلمہ ص۲۴۴ از امام باقرؑ ، اعلام الوریٰ ص۳۶۱ ، الغیبۃ طوسیؒ ص۹۲ ، احتجاج طبرسیؒ ۱ ص۱۶۹ ، کامل الزیارات ص۵۲ ، روضۃ الواعظین ص۱۱۵ ، کتاب سلیم بن قیس الہلالی ۲ ص۶۱۶ ، الیقین ابن طاؤس ص۲۴۴ ، فرائدالسمطین ۲ ص۳۲۹ ، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۹۲ ، اختصاص ص۲۳۳ ، جامع الاخبار ص۶۱ ، احقاق الحق ۲ ص۳۵۳ ۴ ص۹۴ ، ۳۵۶-۱۰۳ ، ۵ ص۴۹۳ ، ۷ ص۴۷۷ ، ۱۳ ص۱-۴۷ ، ۱۹ ص۶۲۸ ، ۲۰ ص۵۳۸)

www.kitabmart.in

تحقیق احادیث عدد ائمہؑ

ان احادیث کا مضمون ۷۵ سے ۸۳ تک اہل سنت کے مصادر سے نقل کیا گیا ہے اور انھیں احادیث کا تذکرہ شیعہ مصادر میں بھی پایا جاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے خصال میں اس مضمون کی ۳۲۔ احادیث کا تذکرہ کیا ہے جس طرح کہ مسند احمد بن ضبل میں جابر بن سمرہ سے تیس روایتیں نقل کی گئی ہیں اور اس طرح اصل مضمون متفق علیہ ہے اور تفصیلات کا اختلاف غالباً سیاسی مقاصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے۔

★ جہاں بعض روایات میں لفظ بعدی حذف کر دیا گیا ہے۔

★ بعض میں لفظ کو امیر سے بدل دیا گیا ہے۔

★ بعض میں خلیفہ کے بجائے قیمؔ یا ملک کہا گیا ہے۔ (معجم کبیر ۲ ص ۱۹۶ / ۱۷۹۴، خصال ص ۴۷۱ / ۱۹

★ بعض میں قیامت تک اسلام کے مسائل کو بارہ خلفاء سے مربوط کیا گیا ہے اور بعض میں قیامت کا ذکر نکال دیا گیا ہے۔

★ بعض میں مصالح امت کو خلفاء کی ولایت سے مربوط کیا گیا ہے اور بعض میں اس نکتہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

★ بعض روایات میں اسلامی سماج کے جملہ معاملات کو ان حضرات کی ولایت سے متعلق کیا گیا ہے اور بعض میں اس کے بیان سے پہلو تہی کی گئی ہے۔

اور اس طرح مختلف سیاسی حالات ... مختلف طرح کے تعبیر

www.kitabmart.in

کرادی ہے لیکن مجموعی طور پر دو باتوں پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۔ سرکار دو عالمؐ نے ان افراد کی تعیین کر دی ہے جو ایک طویل مدت تک اسلامی قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۲۔ جن ائمہ کی قیادت کو سرکار دو عالمؐ کی تائید حاصل ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔ نہ کم ہے اور نہ زیادہ۔

اور اس طرح روایات شیعہ کو دیکھنے کے بعد یہ حقیقت اور واضح تر ہو جاتی ہے کہ ان حضرات نے ائمہ کے اسماء گرامی اور ان کے جملہ صفات و کمالات کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کی وضاحت کا ایک تذکرہ ص۴۹ سے ۸۷ تک ہو چکا ہے اور ایک تذکرہ آئندہ فصل میں کیا جائے گا۔

اس کے بعد اس نکتہ کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالمؐ نے یہ بات حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائی ہے۔

(مسند ابن حنبل ۷، ص۴۰۵/۲۰۸۴۰)

اور میدان عرفات یا منیٰ میں فرمائی ہے یا دونوں جگہ تکرار فرمائی ہے۔

(مسند ابن حنبل ۷، ص۴۲۹/۲۰۹۹۱)

اور یہی وہ مواقع ہیں جہاں حدیث ثقلین کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ قریش سے مراد یہی ائمہ اہلبیتؑ ہیں جیسا کہ امیر المومنینؑ نے اپنے خطبہ ۱۴۴ میں فرمایا ہے کہ ائمہ قریش بنی ہاشم ہی میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کے علاوہ یہ منصب کسی کے لئے نہیں ہے اور نہ کسی قبیلہ میں ایسے صالح حکام پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ روایات میں ان خلفاء کے اوصاف و کمالات کے تذکرہ کا نظر انداز کر دینا صرف سیاسی مصالح کی بنیاد پر تھا جس کی وضاحت اس نکتہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ بارہ خلفاء ائمہ اہلبیتؑ کے علاوہ اور کسی مقام پر پیدا نہیں ہوئے ہیں اور اگر اس نکتہ کو بجد

تواتر نقل ہونے والی حدیث ثقلین سے جوڑ دیا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے اور مزید ثابت ہو جاتی ہے کہ سرکار دو عالم نے مستقبل کی قیادت کے جملہ علامات اور نشانات کا تذکرہ کر دیا تھا اور کسی طرح بھی مسئلہ کو مشتبہ نہیں رہنے دیا تھا۔

www.kitabmart.in

اور بعض علمار محققین نے اس حقیقت کو اس طرح بھی واضح کیا ہے کہ ائمہ قریش سے مراد "خلفاء راشدین" کو لیا جائے تو ان کی تعداد بارہ سے کم ہے اور ان میں خلفاء بنی امیہ کو جوڑ لیا جائے تو یہ عدد بارہ سے کہیں زیادہ ہو جاتا ہے اور ان میں خلافت کی صلاحیت بھی نہیں تھی کہ عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ سب ظالم اور نالائق تھے اور ایسا انسان خلیفۂ رسولؐ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا شمار بنی ہاشم میں نہیں ہوتا ہے اور بعض روایات میں بنی ہاشم کی تصریح موجود ہے۔

یہی حال اس وقت ہوگا جب ان خلفاء سے مراد خلفاء بنی عباس کو لے لیا جائے کہ ان کی تعداد بھی بارہ سے زیادہ ہے اور ان کے کردار میں بھی ظلم و ستم کی کوئی کمی نہیں ہے اور انھوں نے نہ آیت مودت کی کوئی پرواہ کی ہے اور نہ حدیث کساء کی۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ خلفاء قریش سے مراد صرف ائمہ اہلبیتؑ ہیں جو اپنے زمانہ میں سب سے اعلم۔ افضل۔ اکمل۔ اورع۔ اتقی۔ اکمل و اجمل تھے۔ نہ نسب میں کوئی ان کا جیسا بلند اور نہ حسب میں کوئی ان سے افضل و برتر۔ یہ خدا کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اور رسول اکرمؐ سے سب سے زیادہ قریب تر تھے۔

اس حقیقت کی تائید حدیث ثقلین اور دیگر احادیث صحیحہ سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

www.kitabmart.in

اہلسنّت کے صحاح اور اصول میں موجود ہے اور ان کی سندیں بھی مذکور ہیں اور ان کے علاوہ وہ صحاح و مسانید کی روایات بھی ہیں جن میں اس حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے کہ میرے بعد ائمہ میری عترت سے ہوں گے ۔ ان کی تعداد نقباء بنی اسرائیل کے برابر ہوگی اور نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے ۔ جنھیں پروردگار نے میرے علم و فہم کا وارث بنایا ہے اور ان کا نواں مہدی ہوگا ۔

اور پھر صحاح ستہ میں یہ روایات بھی ہیں کہ مہدی میری عترت میں اولاد فاطمہؑ میں ہوگا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب میں میرے اہلبیتؑ میں سے وہ شخص حکومت نہ کرے جس کا نام میرا نام ہوگا یا اگر عمر دنیا میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میری نسل سے اس شخص کو بھیج دے جس کا نام میرا نام ہوگا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ۔

چنانچہ شارح مشکوٰۃ نے بھی لکھا ہے کہ اس قسم کی روایات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ خلافت صرف قریش کا حصہ ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتی ہے اور یہ حکم رہتی دنیا تک جاری رہے گا چاہے دو ہی افراد باقی رہ جائیں ۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی عقل میں فتور اور آنکھ میں اندھا پن نہیں ہے تو وہ اس حقیقت کا بہر حال اعتراف کرے گا کہ رسول اکرمؐ کے بعد ان کے خلفاء یہی بارہ امام ہیں جو سب قریش سے ہیں ۔ انھیں سے دین کا قیام اور اسلام کا استحکام ہے اور یہ عدد اور یہ اوصاف و کمالات ائمہ اثنا عشر کے علاوہ کہیں نہیں پائے جاتے ہیں لہٰذا یہی سرکار دو عالمؐ کے خلفاء و اولیاء ہیں اور انھیں کا قیام دنیا تک رہنا ضروری ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی ہے ۔

www.kitabmart.in

فصل ششم

اسماء ائمہ اہلبیتؑ

۸۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ میں جناب فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس میں آپ کی اولاد کے اولیاء کے نام درج تھے چنانچہ میں نے کل بارہ نام دیکھے جن میں سے ایک قائمؑ تھا اور تین محمدؐ تھے اور چار علیؑ ۔ (الفقیہ ۴ ص۱۸۰/ ۵۴۰۸، کافی ۱ ص۵۳۲/ ۹، کمال الدین ۲۶۹/ ۱۳، ارشاد ۲/ ۳۴۶، فرائد السمطین ۲/ ۱۳۹) ان تمام روایات کے راوی ابوالجارود ہیں جنھوں نے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے اور کافی میں چار علیؑ کے بجائے تین کا ذکر ہے اور یہ اشتباہ ہے یا اس سے مراد اولاد فاطمہؑ کے علی ہیں کہ وہ بہرحال تین ہی ہیں ــــ اگرچہ اس طرح اولاد فاطمہؑ کے اولیاء بارہ نہیں ہیں بلکہ گیارہ ہی ہیں اور ایک مولائے کائنات ہیں واللہ اعلم ۔ جوادی

۸۹۔ جابر بن یزید الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کی زبان سے سنا ہے کہ جب آیت اولی الامر نازل ہوئی تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم نے خدا اور رسول کو پہچان بھی لیا اور ان کی اطاعت بھی کی تو یہ اولی الامر کون ہیں جن کی اطاعت کو آپ کی اطاعت کے ساتھ ملا دیا گیا ہے؟ تو فرمایا کہ جابر! یہ سب میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے ائمہ ہیں جن میں سے اول علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔ اس کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ جن کا نام توریت میں باقرؑ ہے اور اے جابر عنقریب تم ان سے

www.kitabmart.in

ملاقات کرو گے اور جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دینا ـــــ اس کے بعد جعفرؑ بن محمدؑ ـــــ پھر موسیٰ بن جعفرؑ۔ پھر علیؑ بن موسیٰؑ۔ پھر محمدؑ بن علیؑ۔ پھر علیؑ بن محمدؐ۔ پھر حسنؑ بن علیؑ پھر میرا ہمنام وہم کنیت جو زمین میں خدا کی حجت اور بندگان خدا میں بقیۃ اللہ ہوگا یعنی فرزند حسنؑ بن علیؑ ـــــ یہی وہ ہوگا جسے پروردگار مشرق ومغرب پر فتح عنایت کرے گا اور اپنے شیعوں سے اس طرح غائب رہے گا کہ اس غیبت میں ایمان پر صرف وہی افراد قائم رہ جائیں گے جن کے دل کا پروردگار نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہوگا۔ (کمال الدین ۲۵۳ / ۳، مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص۲۸۲، کفایۃ الاثر ص۵۳)

۹۰۔ جابر بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ جندل بن جنادہ بن جبیر الیہودی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طویل گفتگو کے دوران عرض کی کہ خدا کے رسولؐ ذرا اپنے اوصیاء کے بارے میں باخبر کریں تاکہ میں ان سے متمسک رہ سکوں ـــــ تو فرمایا کہ میرے اوصیا بارہ ہوں گے۔ جندل نے عرض کی کہ یہی تو میں نے توریت میں پڑھا ہے لیکن ذرا ان کے نام تو ارشاد فرمائیں؟

فرمایا اول سید الاوصیاء ابو الائمہ علیؑ اس کے بعد ان کے دو فرزند حسنؑ وحسینؑ ـــــ دیکھو ان سب سے متمسک رہنا اور خبردار تمھیں جاہلوں کا جہل دھوکہ میں نہ مبتلا کر دے۔ اس کے بعد جب علی بن الحسینؑ کی ولادت ہو گی تو تمھاری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمھاری آخری غذا دودھ ہو گی۔

جندل نے کہا کہ حضورؐ میں نے توریت میں ایلیا۔ شبر۔ شبیر پڑھا ہے۔ یہ تو علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ ہو گئے تو ان کے بعد والوں کے اسماء کیا ہیں؟ فرمایا حسینؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ جن کا لقب زین العابدینؑ

ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند محمدؑ جن کا لقب باقرؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ جن کا لقب صادقؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند موسیٰؑ جن کا لقب کاظمؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند علیؑ جن کا لقب رضاؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند محمدؑ جن کا لقب تقیؑ و زکی ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند علیؑ جن کا لقب نقیؑ اور ہادیؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند حسنؑ جن کا لقب عسکریؑ ہو گا۔ اس کے بعد ان کے فرزند محمدؑ جن کا لقب مہدیؑ۔ قائمؑ اور حجتؑ ہو گا۔ جو پہلے غائب ہوں گے پھر ظہور کریں گے اور ظہور کے بعد ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ خوشا بحال ان کا جو ان کی غیبت میں صبر کر سکیں اور ان کی محبت پر قائم رہ سکیں یہی وہ افراد ہیں جن کے بارے میں پروردگار کا ارشاد ہے کہ یہ حزب اللہ ہیں اور حزب اللہ کامیاب ہونے والا ہے اور یہی وہ متقین ہیں جو غیب پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ (ینابیع المودة ۳ ص۲۸۳ /۲)

۹۱۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک یہودی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جسے نعثل کہا جاتا تھا اور اس نے کہا کہ یا محمدؐ میرے دل میں کچھ شبہات ہیں۔ ان کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں ... ذرا یہ فرمائیے کہ آپ کا وصی کون ہو گا۔ اس لئے کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے جس طرح ہمارے پیغمبر موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو اپنا وصی نامزد کیا تھا۔؟ فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بعد میرا خلیفہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہو گا اور ان کے بعد میرے دو نواسے حسنؑ و حسینؑ ہوں گے۔ اس کے بعد صلب حسینؑ سے نو ائمہ ابرار ہوں گے۔

www.kitabmart.in

اس نے کہا یا محمد! ذرا ان کے نام بھی ارشاد فرمائیں؟ فرمایا کہ حسینؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ ــــ ان کے بعد ان کے فرزند محمدؑ۔ ان کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ ــــ جعفرؑ کے بعد ان کے فرزند موسیٰؑ ــــ موسیٰؑ کے بعد

www.kitabmart.in

ان کے فرزند علیؑ۔ علیؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ ——— محمدؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ ——— علیؑ کے بعد ان کے فرزند حسنؑ۔ اس کے بعد حجت بن الحسنؑ یہ کل بارہ امام ہیں جن کا عدد بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر ہے۔

اس نے دریافت کیا کہ ان سب کی جنت میں کیا جگہ ہو گی؟ فرمایا میرے ساتھ میرے درجہ میں۔ (فرائد السمطین ۲ ص۱۳۳، ۱۳۴/ ۴۳۰)

۹۲۔ نضر بن سوید نے عمرو بن ابی المقدام سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو میدان عرفات میں دیکھا کہ لوگوں کو بآواز بلند پکار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں ایہا الناس! رسول اکرمؐ قوم کے قائد تھے۔ ان کے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ تھے۔ اس کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ اور پھر میں ہوں اور یہ باتیں چاروں طرف رخ کر کے تین مرتبہ دہرائی۔ (کافی ا ص۲۸۶، عیون اخبار الرضا ا ص۴۰، الفقیہ ۴ ص۱۸۰/ ۵۴۰۸، کمال الدین ا ص۲۵۰ - ۲۸۵، الغیبۃ النعمانی ص۵۷، مناقب ابن المغازلی ص۳۰۴، احقاق الحق ۴ ص۸۳، ۱۳ ص۴۹، کفایۃ الاثر ص۱۴۹، ۱۵۰، ۱۷۷، ۲۶۴، ۳۰۰، ۳۰۶)

www.kitabmart.in

قسم دوم

معرفت اہلبیتؑ

www.kitabmart.in

فصل اوّل

قیمت معرفت اہلبیتؑ

۹۳ - رسول اکرمؐ - جس شخص کو پروردگار نے میرے اہلبیتؑ کی معرفت اور محبت کی توفیق دیدی گویا اس کے لئے تمام خیر جمع کر دیا - (امالی صدوقؒ ۳۸۳/ ۹ ، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۷۶)

۹۴ - رسول اکرمؐ - معرفت آل محمدؐ جہنم سے نجات کا وسیلہ ہے اور حب آل محمدؐ صراط سے گذرنے کا ذریعہ ہے اور ولایت آل محمدؐ عذاب الٰہی سے امان ہے - (ینابیع المودۃ ا ص۷۸/ ۱۶ ، فرائد السمطین ۲ ص۲۵۷ ، احقاق الحق ۱۸/ ۴۹۶ - ۹/ ۴۹۴)

۹۵ - سلمان فارسی : - میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ پروردگار نے ہر نبی اور رسول کے لئے بارہ نقیب معین فرمائے ہیں تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان - ان بارہ کی معرفت کا فائدہ کیا ہے ؟ فرمایا سلمان ! جس نے ان کی مکمل معرفت حاصل کرلی اور اقتدا کرلی کہ ان کے دوست سے محبت کی اور دشمن سے بیزاری اختیار کی وہ خدا کی قسم ہم سے ہوگا اور وہیں وارد ہوگا جہاں ہم وارد ہوں گے اور وہیں رہے گا جہاں ہم رہیں گے - (بحار الانوار ۵۳/ ۱۴۲ - ۱۶۲ ، ۲۵ ص۶ - ۹)

۹۶ - امیر المومنینؑ - خوش بخت ترین انسان وہ ہے جس نے ہمارے فضل کو پہچان لیا اور ہمارے ذریعہ خدا کا قرب اختیار کیا اور ہماری محبت میں اخلاص

www.kitabmart.in

پیدا کیا اور ہماری دعوت پر عمل کیا اور ہمارے روکنے سے رک گیا۔ یہی شخص ہم سے ہے اور جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ (غرر الحکم ص۳۲۹؎)

۹۷۔ امام صادقؑ کا بیان ہے کہ امام حسینؑ اپنے اصحاب کے مجمع میں آئے اور فرمایا کہ پروردگار نے بندوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ اسے پہچانیں اس کے بعد جب پہچان لیں گے تو عبادت بھی کریں گے اور جب اس کی عبادت کریں گے تو اغیار کی عبادت سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ معرفت خدا کا مفہوم اور وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا ہر زمانہ کا انسان اس دور کے اس امام کی معرفت حاصل کرے جس کی اطاعت واجب کی گئی ہے (اور اس کے ذریعہ پروردگار کی معرفت حاصل کرے) (علل الشرائع ۹/۱۱ از سلمہ بن عطار، کنز الفوائد ا ص۳۲۸، احقاق الحق ۱۱/۵۹۴)

۹۸۔ امام باقرؑ! خدا کو وہی شخص پہچان سکتا ہے اور اس کی عبادت کر سکتا ہے جو ہم اہلبیتؑ میں سے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کرلے۔
(کافی ۱/۱۸۱ از جابر)

۹۹۔ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ ذرا معرفت امام کے بارے میں فرمائیں کہ کیا یہ تمام مخلوقات پر واجب ہے؟ فرمایا کہ پروردگار نے حضرت محمدؐ کو تمام عالم انسانیت کے لئے رسول اور تمام مخلوقات کے لئے اپنی حجت بنا کر بھیجا ہے لہذا جو شخص بھی اللہ اور رسول اللہ پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق اور ان کا اتباع کرے اس پر امام اہلبیتؑ کی معرفت بہر حال واجب ہے۔ (کافی ا ص۱۸۰/۳)

۱۰۰۔ سالم! میں نے امام محمد باقرؑ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا "ہم نے اپنی کتاب کا وارث اپنے منتخب بندوں کو قرار دیا ہے جن میں سے

www.kitabmart.in

بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔ بعض درمیانی راہ پر چلنے والے ہیں اور بعض نیکیوں کے ساتھ سبقت کرنے والے ہیں" کہ ان سب سے مراد کون لوگ ہیں؟

فرمایا سبقت کرنے والا امام ہوتا ہے۔ درمیانی راہ پر چلنے والا اس کا عارف ہوتا ہے اور ظالم اس کی معرفت سے محروم شخص ہوتا ہے۔

(کافی ا ص ۲۱۴/۱)

۱۰۱۔ زرعہ! میں نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ معرفت کے بعد سب سے عظیم عمل کونسا ہے؟ فرمایا معرفت کے بعد نماز کے ہم پلہ کوئی عمل نہیں ہے اور معرفت و نماز کے بعد زکوٰۃ کے برابر کوئی کام نہیں ہے اور ان تینوں کے بعد روزہ جیسا کوئی عمل نہیں ہے اور روزہ کے بعد حج جیسا کوئی عمل نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ ان سب اعمال کا آغاز و انجام ہم اہلبیتؑ کی معرفت ہے اور اس کے بغیر کسی شے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(امالی طوسیؒ ۶۹۴/۱۴۷۸)

۱۰۲۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ ہم وہ ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے اور کسی شخص کو ہماری معرفت سے آزاد نہیں رکھا گیا ہے اور نہ اس جہالت میں معذور قرار دیا گیا ہے۔ ——— اگر کوئی شخص ہماری معرفت حاصل نہ کرے اور ہمارا انکار بھی نہ کرے تو بھی گمراہ رہے گا جب تک راہ راست پر واپس نہ آجائے اور ہماری اطاعت میں داخل نہ ہو جائے ورنہ اگر اسی ضلالت پر مرگیا تو پروردگار جو چاہے گا برتاؤ کرے گا۔ (کافی ا ص ۱۸۷/۱۱)

۱۰۳ امام صادقؑ نے آیت کریمہ "جسے حکمت دیدی گئی اسے خیر کثیر دیدیا گیا" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ حکمت سے مراد امام کی اطاعت اور اس کی

www.kitabmart.in

معرفت ہے۔ (کافی ا ص۱۸۵/۱۱۔ از ابو بصیر

۱۰۴۔ امام صادقؑ نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم کرائی۔ خدایا مجھے اپنی معرفت عطا فرما کہ اگر میں تجھے نہ پہچان سکا تو تیرے نبی کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کہ اگر انھیں نہ پہچان سکا تو تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کہ اگر اس سے محروم رہ گیا تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔ (کافی ا ص۳۳۷/۵ از زرارہ)

۱۰۵ امام رضاؑ ائمہ معصومین کی قبروں کی زیارت کے ذیل میں فرمایا کرتے تھے کہ سلام ہو ان پر جو معرفت خدا کا مرکز تھے ... جس نے ان کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جو ان کی معرفت سے جاہل رہ گیا وہ خدا سے بے خبر رہ گیا۔ (کافی ۴ ص۵۷۸/۲، کامل الزیارات ص۳۱۵ از علی بن حسّان)

www.kitabmart.in

فصل دوم

مقام اہلبیتؑ

۱۔ مثال سفینہ نوح

۱۰۶۔ حنش کنانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو درکعبہ پکڑ کر یہ کہتے ہوئے سنا ہے ـــــ کہ جس نے مجھے پہچان لیا وہ تو جانتا ہی ہے اور اگر کسی نے نہیں پہچانا تو پہچان لے میں ابوذر ہوں اور میں نے رسول اکرمؐ کی زبان سے سنا ہے کہ میرے اہلبیتؑ کی مثال سفینہ نوح کی مثال ہے کہ جو اس پر سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ ہوگیا وہ ڈوب مرا۔ (مستدرک ۳ ص۱۶۳ / ۲۰، ۴۷۲۰۔ فرائد السمطین ۲ ص۲۴۶ ـ ۵۱۹، ینابیع المودة ا ص۹۴ /۵ شرح الاخبار ۲ ص۵۰۱ / ۸۸۷، امالی طوسیؒ ۶ ص۸۸، ۷۳۳-۱۵۳۲، کمال الدین ص۲۳۹ / ۵۹، احتجاج ا ص۳۶۱، کتاب سلیم بن قیس ۲ ص۹۳۷، مناقب ابن مغازلی ص۱۳۲ ـ ۱۳۴، بشارة المصطفیٰ ص۸۸، رجال کشی ا ص۱۱۵ / ۵۲)

۱۰۷۔ رسولؐ اکرم کا ارشاد ہے کہ ہم سب سفینہ نجات ہیں جو ہم سے وابستہ ہوگیا نجات پا گیا اور جو الگ ہوگیا وہ ہلاک ہوگیا۔ جس کو اللہ سے کوئی حاجت طلب کرنا ہو وہ ہم اہلبیتؑ کے وسیلہ سے طلب کرے۔ (فرائد السمطین

www.kitabmart.in

اصـ۳۷ از ابو ہریرہ، احقاق الحق ۹ صـ۲۰۳ از ارجح المطالب)

۱۰۸- امام علیؑ نے کمیل سے فرمایا کہ کمیل رسول اکرمؐ نے ۱۵ ر رمضان کو عصر کے بعد مجھ سے یہ بات اس وقت فرمائی جب انصار و مہاجرین کا ایک گروہ سامنے تھا اور آپ منبر پر کھڑے تھے ——— یاد رکھو کہ علیؑ اور ان کے دونوں پاکیزہ کردار فرزند مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ سب سفینۂ نجات ہیں جو ان سے وابستہ ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ ہوگیا وہ بہک گیا۔ نجات پانے والے کی جگہ جنت ہے اور بھٹکنے والے کا ٹھکانا جہنم کے شعلے ہیں۔ (بشارۃ المصطفیٰ صـ۳۰ از بصیر بن زید بن ارطاۃ)

۱۰۹- امیر المومنینؑ نے اصحاب سے خطاب کر کے فرمایا خدا کی قسم میں نے کسی امر کی طرف اقدام نہیں کیا مگر یہ کہ میرے پاس رسول اکرمؐ کی ہدایت موجود تھی خوشا بحال ان کا جن کے دلوں میں ہماری محبت راسخ ہو جائے اور اس کے وسیلہ سے ایمان کوہ احد سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ہو جائے اور یاد رکھو جس کے دل میں ہماری محبت ثابت نہ ہوگی اس کا ایمان اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

خدا کی قسم۔ عالمین میں رسول اکرمؐ کے نزدیک میرے ذکر سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں تھی اور نہ کسی نے میری طرح دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ میں نے بلوغ سے پہلے سے نماز ادا کی ہے اور یہ فاطمہؑ بنت رسولؐ جو پارہ جگر پیغمبرؐ ہے یہ میری شریک حیات ہے اور اپنے دور میں مریم بنت عمران کی مثال ہے۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ حسنؑ و حسینؑ جو اس امت میں سبط رسولؐ ہیں اور پیغمبرؐ کے لئے دونوں آنکھوں کی حیثیت رکھتے ہیں جیسے طرح جسم

www.kitabmart.in

آپ کے لئے دونوں ہاتھوں کی جگہ پر تھا اور فاطمہؑ آپ کے وجود میں قلب کی حیثیت رکھتی تھیں۔ ہماری مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس پر سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو الگ رہ گیا وہ ڈوب مرا۔

(کتاب سلیم بن قیس ۲/۸۳۰)

۱۱۰۔ امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے کہ جس نے ہمارا اتباع کرلیا وہ نیکیوں کی طرف آگے بڑھ گیا اور جو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سفینہ پر سوار ہوگیا وہ غرق ہوگیا۔ (غرر الحکم ص ۷۸۹۴، ۷۸۹۳)

۱۱۱۔ امام زین العابدینؑ ـــــ ہم ہیں جو شدتوں کی گہرائیوں میں چلنے والے سفینوں کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہوگیا وہ محفوظ ہوگیا اور جس نے انھیں چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔ (ینابیع المودۃ ا ص ۷۶/۱۲)

۱۱۲۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن الحسینؑ زوال آفتاب کے وقت نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اور اس طرح صلوات بھیجتے تھے۔

"خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر اور رسالت کے مرکز تھے۔ ان کے گھر ملائکہ کی آمد و رفت تھی اور وہ علم کے خزانہ دار اور وحی کے اہلبیتؑ تھے۔ خدایا آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو شدتوں کے سمندروں میں نجات کے سفینے تھے کہ جو ان سے وابستہ ہوگیا وہ محفوظ ہوگیا اور جس نے انھیں چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔ ان سے آگے بڑھ جانے والا دین سے نکل جاتا ہے اور ان سے دور رہ جانے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ بس ان سے وابستہ ہو جانے والا ہی ان کے ساتھ رہتا ہے۔

(جمال الاسبوع ص ۲۵۱)

www.kitabmart.in

۲۔ مثال باب حطّہ

۱۱۳۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ تمھارے درمیان میرے اہلبیتؑ کی مثال بنی اسرائیل میں باب حطہ کی ہے کہ جو اس میں داخل ہوگیا اسے بخش دیا گیا۔ (المعجم الاوسط ۶ ص۸۵ / ۵۸۷۰، المعجم الصغیر ۲ ص۲۲، صواعق محرقہ ص۱۵۲، غیبت نعمانی ص۴۴)

۱۱۴۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو میرے دین کو اختیار کرے اور میرے راستہ پر رہے اور میری سنّت کا اتباع کرے اس کا فرض ہے کہ ائمہ اہلبیتؑ کو تمام امت پر مقدم رکھے کہ ان کی مثال اس امت میں بنی اسرائیل کے باب حطّہ جیسی ہے۔ (امالی صدوقؒ ۶۹ / ۶ تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۵۶)

۱۱۵۔ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو صلب حسینؑ سے ہوں گے اور نواں قائم ہوگا۔ یاد رکھو ان سب کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو الگ رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا اور ان کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص۲۹۵، کفایۃ الاثر ص۳۸ از ابوذر)

۱۱۶۔ عباد بن عبداللہ الاسدی کا بیان ہے کہ میں مقام رجبہ میں امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر اس آیت کے معنی دریافت کرے.. کیا وہ شخص جو پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہو اور اس کے ساتھ اس کا گواہ بھی ہو..... تو آپ نے فرمایا کہ قریش کے کسی شخص پر لمحات عقیقہ کا گذر نہیں ہوا مگر اس کے بارے میں قرآن میں کچھ نہ کچھ نازل ضرور ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ ہم اہلبیتؑ کے فضائل

www.kitabmart.in

اور رسول اکرمؐ کی زبان سے بیان ہونے والے مناقب کو سمجھ لیں تو یہ ہمارے لئے اس وادی رجبہ کے سونے چاندی سے بھر جانے سے زیادہ قیمتی ہے۔ خدا کی قسم اس امت میں ہماری مثال سفینہ نوحؑ کی ہے اور بنی اسرائیل کے باب حطہ کی ہے۔ (کنز العمال ۲ ص۴۳۴/ ۴۴۲۹، امالی مفید ۱۴۵/ ۵ شرح الاخبار ۲ ص۴۸۰/ ۸۴۳، تفسیر فرات کوفی ص۱۹۰/ ۲۴۳)

۱۱۷۔ ابو سعید خدری۔ رسول اکرمؐ نے نماز جماعت پڑھائی اور اس کے بعد قوم کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا۔ میرے صحابیو! میرے اہلبیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ اور باب حطہ کی ہے لہذا میرے بعد ان اہلبیتؑ اور میری ذریت کے ائمہ راشدین سے متمسک رہنا کہ اس طرح کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتے ہو۔

لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ، آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے؟

فرمایا کہ میرے اہلبیتؑ اور میری عترت میں بارہ امام ہوں گے۔

(کفایۃ الاثر ص۳۳-۳۴)

۱۱۸۔ امام علیؑ! ہم باب حطہ اور باب السلام ہیں۔ جو اس دروازہ میں داخل ہو جائے گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہ جائے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ (خصال ۶۲۶/ ۱۰ از ابو بصیر و محمد بن مسلم از امام صادقؑ، تفسیر فرات کوفی ۳۶۷/ ۴۹۹، غرر الحکم ۱۰۰۰۲)

۱۱۹۔ امام علیؑ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو علم لے کر آدم آئے تھے اور جو فضائل تمام انبیاء و مرسلین کو دیئے گئے ہیں وہ سب خاتم النبیینؐ کی عترت میں موجود ہیں تو تمھیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے اور تم کہاں چلے جا رہے ہو؟ اے اصحاب سفینہ کی اولاد۔ تمھارے درمیان وہ مثال موجود ہے کہ جس طرح اس سفینہ

پر سوار ہونے والے نجات پا گئے تھے اسی طرح عترت سے تمسک کرنے والے نجات پا جائیں گے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ویل ہے ان کے لئے جو ان سے الگ ہو جائیں۔ ان کی مثال اصحاب کہف اور باب حطہ جیسی ہے۔ یہ سب باب السلام ہیں لہذا سلم میں داخل ہو جاؤ اور خبردار شیطان کے اقدامات کی پیروی نہ کرنا۔ (تفسیر عیاشی ۱ ص۱۰۲ / ۳۰۰ از مسعدہ بن صدقہ، الغیبۃ نعمانی ص۴۴، ینابیع المودۃ ۱ ص۳۳۲ / ۴، المسترشد ص۴۰۶)

www.kitabmart.in

۱۲۰۔ امام محمد باقرؑ! ہم تمہارے لئے باب حطہ ہیں۔ (تفسیر عیاشی ۱ ص۴۷ از سلیمان جعفری از امام رضاؑ، مجمع البیان ۱ ص۲۴۷)

۴۔ مثال خانۂ خدا

۱۲۱۔ رسول اکرمؐ نے امام علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ تمہاری مثال بیت اللہ کی مثال ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا وہ عذاب الٰہی سے محفوظ ہو گیا اور اسی طرح جس نے تم سے محبت کی اور تمہاری ولایت کا اقرار کیا وہ عذاب جہنم سے محفوظ ہو گیا اور جس نے تم سے بغض رکھا وہ جہنم میں ڈال دیا گیا۔ یا علیؑ لوگوں کا فریضہ ہے کہ خانۂ خدا کا ارادہ کریں اگر ان میں استطاعت پائی جاتی ہے" لیکن اگر کوئی مجبور ہے تو اس کا عذر اس کے ساتھ ہے یا اگر فقیر ہے تو معذور ہے یا اگر مریض ہے تو معذور ہے لیکن تمہاری محبت اور ولایت میں کوتاہی کرنے والے کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا چاہے فقیر ہو یا غنی۔ بیمار ہو یا صحیح، اندھا ہو یا بصارت والا۔

(خصائص الائمہ ص۷۷ از عیسیٰ بن المنصور)

www.kitabmart.in

۴۔ مثال نجوم فلک

۱۲۲۔ رسول اکرمؐ! جس طرح ستارے اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے بچنے کا ذریعہ ہیں اسی طرح ہمارے اہلبیتؑ اختلاف سے بچنے کا وسیلہ ہیں لہذا جب بھی عرب کا کوئی قبیلہ ان سے اختلافات کرے گا وہ شیطان کے گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ (مستدرک ۳ ص ۱۶۲/ ۴۷۱۵)

۱۲۳۔ رسول اکرمؐ نے امام علیؑ سے فرمایا ——— یا علیؑ! تمھاری اور تمھاری اولاد کے ائمہ کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس سفینہ پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے الگ رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا اور پھر تمھاری مثال آسمان کے ستاروں کی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک جاری رہے گا۔ (امالی صدوقؒ ص ۲۲۲/ ۱۸، کمال الدین ص ۲۴۱/ ۶۵، بشارۃ المصطفیٰ ص ۳۲، جامع الاخبار ۵۹/ ۵۲، مائۃ منقبہ ص ۶۵، فرائد السمطین ۲ ص ۲۴۳/ ۵۱۷ از ابن عباس)

۱۲۴۔ رسول اکرمؐ! اہلبیتؑ کی مثال میری امت میں آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے یہ سب امام، ہادی اور مہدی ہیں۔ انھیں نہ کسی کا مکر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی کا انحراف بلکہ یہ کام انحراف کرنے والوں ہی کو نقصان پہنچائے گا۔ یہ سب زمین پر اللہ کی حجت ہیں اور اس کی مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں۔ جو ان کی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جو ان کی نافرمانی کرے گا اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ نہ یہ اس سے الگ ہوں گے ———

www.kitabmart.in

_____ اور نہ وہ ان سے الگ ہوگا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوجائیں - ان ائمہ میں سب سے پہلا میرا بھائی علیؑ ہے - اس کے بعد میرا فرزند حسنؑ - اس کے بعد میرا فرزند حسینؑ - اس کے بعد اولاد حسینؑ کے نو افراد - (الغیبۃ النعمانی ۸۴/۱۲، کتاب سلیم بن قیس ۶۸۶/۲ /۱۴، فضائل ابن شاذان ص۱۱۴، مشارق انوار الیقین ص۱۹۲)

۱۲۵ - امام علیؑ! آگاہ ہوجاؤ کہ آل محمدؐ کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب کوئی ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہوجاتا ہے -

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۰)

۱۲۶ - امام صادقؑ! کوئی عالم ہمارے علاوہ ایسا نہیں ہے جو دنیا سے جائے تو اپنا جیسا خلف چھوڑ جائے - البتہ ہم میں سے جب کوئی جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا اس کا جیسا موجود رہتا ہے کہ ہماری مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے - (جامع الاحادیث قمی ص۲۴۹ از حصین بن مخارق)

۵ - مثال دو چشم

۱۲۷ - رسول اکرمؐ! دیکھو میرے اہلبیتؑ کو اپنے درمیان وہی جگہ دو جو جسم میں سر کی اور سر میں دونوں آنکھوں کی ہوتی ہے کہ جسم سر کے بغیر اور سر آنکھوں کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا ہے - (امالی طوسیؒ ۴۸۲/۱۰۵۳، کشف الغمہ ۲ ص۳۵ از ابوذر، کفایۃ الاثر ص۱۱۱ از واثلہ بن الاسقع)

www.kitabmart.in

فصل سوم

آگاہی از عدم معرفت اہلبیتؑ

۱۲۸۔ رسول اکرمؐ۔ جو بغیر امام کے مرتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔
(مسند ابن حنبل ۶ ص ۲۲ / ۱۶۸۷۶، المعجم الکبیر ۱۹ ص ۳۸۸ / ۹۱۰، الملاحم والفتن ص ۱۵۳ از معاویہ، مسند ابوداؤد طیالسی ص ۲۵۹ از ابن عمر، تفسیر عیاشی ۲ ص ۳۰۳ / ۱۱۹ از عمار الساباطی، الاختصاص ص ۲۶۸ از عمر بن یزید از امام موسیٰ کاظمؑ)

۱۲۹۔ رسول اکرمؐ۔ جو اس حال میں مرجائے کہ اس کے سر پر کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (کافی ۱ ص ۳۹۷ / ۱ از سالم بن ابی حفصہ، ۸ ص ۱۴۶ / ۱۲۳ از بشیر کناسی، المعجم الاوسط ۶ ص ۷۰ / ۵۸۲۰، مسند ابویعلیٰ ۱۳ ص ۳۶۶ / ۷۳۷۵ از معاویہ، المعجم الکبیر ۱۰ ص ۲۸۹ / ۱۰۶۸۷ از ابن عباس)

۱۳۰۔ رسول اکرمؐ۔ جو امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (کافی ۲ ص ۲۰ / ۶، ثواب الاعمال ص ۲۴۴ / ۱، المحاسن ۱ ص ۲۵۲ / ۴۷۵ از عیسیٰ بن السری)

۱۳۱۔ رسول اکرمؐ۔ جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (صحیح مسلم ۳ ص ۱۴۷۸ / ۵۸، السنن الکبریٰ ۸ ص ۲۷۰ / ۱۶۶۱۲ از عبداللہ بن عمر، المعجم الکبیر ۱۹ ص ۳۳۴

www.kitabmart.in

۶۹/۷ ازمعاویہ)

۱۳۲۔ رسول اکرمؐ ! جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے پاس میری اولاد میں سے کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس نے جاہلیت یا اسلام میں جو کچھ کیا ہے سب کا حساب لیا جائے گا۔ (عیون اخبار الرضا ۲ ص ۵۸/۲۱۴ از ابو محمد الحسن بن عبداللہ الرازی التمیمی، کنز الفوائد ا ص ۳۲۷)

۱۳۳۔ ابان بن عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے سلمان ۔ ابوذر اور مقداد سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔

اس کے بعد اس حدیث کو جابر اور ابن عباس کے سامنے پیش کیا تو دونوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی سرکار دو عالمؐ سے سنا ہے اور سلمان نے تو حضورؐ سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ یہ امام کون ہوں گے ؟ تو فرمایا کہ میرے اوصیاء ہوں گے اور جو بھی میری امت میں ان کی معرفت کے بغیر مرجائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اب اگر ان سے بے خبر اور ان کا دشمن بھی ہوگا تو مشرکوں میں شمار ہوگا اور اگر صرف جاہل ہوگا نہ ان کا دشمن اور نہ ان کے دشمنوں کا دوست تو جاہل ہوگا لیکن مشرک نہ ہوگا۔ (کمال الدین ۴۱۳/ ۱۵)

۱۳۴۔ عیسیٰ بن السری کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ مجھے ارکان دین اسلام سے باخبر کریں تاکہ انھیں اختیار کرلوں تو میرا عمل پاکیزہ ہوجائے اور پھر باقی چیزوں کی جہالت نقصان

نہ پہنچا سکے ، تو فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ کی شہادت اور ان تمام چیزوں کا اقرار جنھیں پیغمبرؐ لے کر آئے تھے اور اموال سے زکوٰۃ ادا کرنا اور ولایت آل محمدؐ جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے صاف فرمایا ہے جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور مالک کائنات نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ " اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اولیا ر امر میں پہلے علیؑ اس کے بعد حسنؑ ، اس کے بعد حسینؑ ، اس کے بعد علیؑ بن الحسینؑ ، اس کے بعد محمدؑ بن علیؑ اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی ہے اور جو شخص بھی امام کی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا ۔

(کافی ۲ صـ۲۱ / ۹ ، تفسیر عیاشی ا صـ۲۵۲ / ۱۷۵ از یحییٰ بن السری)

۱۳۵ - امام محمد باقرؑ ! جو شخص بھی اس امت میں امام عادل کے بغیر زندہ رہے گا وہ گمراہ اور بھٹکا ہوا ہوگا اور اگر اسی حال میں مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا ۔ (کافی ا صـ۳۷۵ / ۲ از محمد بن مسلم)

www.kitabmart.in

۱۳۶ - امام صادقؑ ! رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا لہٰذا تمھارا فرض ہے کہ تم امام کی اطاعت کرو ۔ تم نے اصحاب علیؑ کو دیکھا ہے اور تم ایسے امام کے تابع ہو جس سے بے خبر رہنے میں کوئی شخص معذور نہیں ہے ۔ قرآن کے تمام مناقب ہمارے لئے ہیں ۔ ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے ۔ انفال اور منتخب اموال ہمارا ہی حصہ ہیں ۔

(محاسن ا صـ۲۵۱ / ۴۷۴ از بشیر الدہان)

۱۳۷- امام صادقؑ! جو شخص بھی اس حال میں مرجائے کہ اس کی گردن میں کسی امام کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(اعلام الدین ص ۴۵۹)

۱۳۸- امام موسی کاظمؑ! جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس سے جملہ اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۲۹۵ از ابو خالد)

۱۳۹- امام رضاؑ! جو شخص بھی ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت کے بغیر مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۱۲۲ / ۱۰۱ از فضل بن شاذان، الکافی ۱ ص ۳۷۶، محاسن ۱ ص ۲۵۱، بحار الانوار ۲۳ / ۷۶)

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

احادیث تنبیہ کی تحقیق

تمام مسلمانوں کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ امام کے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ قطعی طور پر سرکار دوعالم سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اور اعتبار پیدا کر چکا تھا کہ حکام ظلم وجور بھی اس کا انکار نہ کر سکے اور بدرجۂ مجبوری تحریف وترمیم پر اتر آئے۔ جیسا کہ علامہ امینی طاب ثراہ نے ان احادیث کو صحاح ومسانید سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ "یہ وہ حقیقت ہے جسے تمام صحاح اور مسانید نے محفوظ کیا ہے لہذا اس کے مضمون کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت میں نہ دورائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک وشبہ کا اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اس کے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے۔ جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت درحقیقت کفر والحاد کی موت ہے اور اس میں کسی اسلام کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ (الغدیر ۱۰ ص ۳۶۰)

رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہو سکتی

ہے قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرمؐ کے دور بعثت کو علم و ہدایت کا دور اور اس کے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اُس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بنا پر راہ ہدایت و ارشاد کا پالینا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں انسانی سماج میں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربہ کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کے مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انھیں اپنی خواہشات کے اشارہ پر چلایا جارہا تھا۔

www.kitabmart.in

لیکن اس کے بعد جب سرکار دو عالمؐ کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک مہربان باپ کی طرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کر دیا کہ میں تمھارے باپ جیسا ہوں اور تمھاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں (مسند ابن حنبل ۳ ص۵۳ / ۲۱۳، ۷، سنن نسائی ا ص۳۸، سنن ابن ماجہ ا ص۱۱۴ - ۳۱۳، الجامع الصغیر ا ص۳۹۴ / ۲۵۸۰)

آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمام تر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کر سکتے تھے کہ اس کا رابطہ عالم غیب سے ہے۔

آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کیا کرتے تھے کہ ...

www.kitabmart.in

منطق نے ٹھکرا دیا ہے۔ ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑیں۔ (سورہ اسراء آیت ۳۶)

اس تمہید سے یہ بات بکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت کی موت ہو جائے گی بلکہ دراصل یہ ایک اجتماعی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام کے سورج کے طلوع کے ساتھ جو علم و معرفت کا دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کرلیں۔

یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت ہی اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکار دو عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس ضمانت کے مفقود ہو جانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مر جائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ مسلمانو۔ دیکھو محمد اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اور اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ" گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور رسول اکرمؐ اس کا علاج معرفت امام کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے اور بار بار اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی دلدل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مر سکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصرؑ

www.kitabmart.in

سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

کس امام کی معرفت؟

اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کر لیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہو جائے گا کہ سرکار دو عالمؐ نے کس امام اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیا ہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتا ہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اس کا اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا دعویٰ کر دے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کر کے جاہلیت کی موت مر جائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دیتا ہے جو جہنم کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں؟

ائمہ جور نے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہے جسے اس حدیث کی سخت ضرورت تھی اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب روایت بیان کر دے گا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کر دیں گے اور اس طرح حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنا دیا جائے گا ـــــــ اگرچہ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ صرف لفظی بازی گری ہے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی

www.kitabmart.in

تعلق نہیں ہے اور نہ اسے خطائے اجتہادی کہا جا سکتا ہے اور نہ سو فہم بھلا کون یہ تصور کر سکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر کا بیعت امیرالمومنینؑ سے انکار کر دینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکر کی سطحیت کا نتیجہ تھا اور انھیں آپ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار میں جا کر عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کر لینا واقعاً اس احتیاط کی بنا پر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلا بیعت امام نہ گذر جائے اور ارشاد پیغمبرؐ کے مطابق جاہلیت کی موت نہ واقع ہو جائے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے پہلے حضرت علیؑ کی بیعت سے انکار کر دیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تاکہ اس کے ہاتھ خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلا بیعت امام گذر جائے جبکہ سرکار دو عالمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مر جائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اور حجاج نے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اسی پر بیعت کر لو۔ تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہو کہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائے (شرح نہج البلاغہ ۱۳ ص ۲۴۲)

کھلی ہوئی بات ہے کہ جو حضرت علیؑ کو امام تسلیم نہ کرے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہو سکتا ہے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت کی موت مار سکتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت

کے لئے بیعت کرلے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دیدے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسولؐ کے خون سے رنگین ہوں۔

www.kitabmart.in

مورخین کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے ۶۳ھ میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں واقعہ حرہ پیش آگیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نے اس انقلاب میں قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہو کر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نے ان کے لئے تکیہ لگوا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں بیٹھنے نہیں آیا ہوں۔ میں صرف یہ حدیث پیغمبرؐ سنانے آیا ہوں کہ اگر کسی کے ہاتھ اطاعت سے الگ ہو گئے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محشور ہو گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھے بغیر مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ (صحیح مسلم ۳/ ۱۴۷۸/ ۱۸۵۱)

ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ بالکل ایک متضاد جہت کی طرف موڑ دیا اور اسے یزید کی حکومت کی دلیل بنا دیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرمؐ نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا کہ لوگ ائمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ ہی بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنا لیا اور اس طرح اسلامی احادیث ہی کو اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنا دیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گذر گیا اور امت اسلامیہ ائمہ

www.kitabmart.in

طرف پلٹ گئی اور جاہلیت وکفر کی موت کا سلسلہ شروع ہو گیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپؐ امت کو اس امر سے آگاہ فرما رہے تھے کہ خبر دار ائمہ اہلبیتؑ کی امامت وقیادت سے غافل نہ ہو جانا اور اہلبیتؑ سے تمسک کو نظر انداز نہ کر دینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم وہدایت کا خاتمہ اور دور کفر وجاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کی طرف حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سینکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور ائمہ اہلبیتؑ سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔

www.kitabmart.in

فصل چہارم

روز قیامت منزلت اہلبیتؑ

۱۴۰۔ رسول اکرمؐ! سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیتؑ وارد ہوں گے اور امت میں میرے واقعی چاہنے والے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ۳۲۴/۴۸، ۷، کنز العمال ۱۲/۱۰۰/۸، ۳۴۱۷۸)

۱۴۱۔ رسول اکرمؐ! تم میں سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

(مستدرک ۳ ص۱۴۷/۴۶۶۲، تاریخ بغداد ۲ ص۸۱، مناقب ابن المغازلی ۱۶/۲۲، مناقب خوارزمی ۵۲/۱۵)

۱۴۲۔ امام علیؑ! میرے پاس رسول اکرمؐ تشریف لے آئے جب میں بستر پر تھا۔ آپ سے حسنؑ یا حسینؑ نے پانی مانگا اور آپ نے بکری کو دوہ کر دینا چاہا کہ دوسرا بھائی سامنے آیا۔ آپ نے اسے سامنے سے ہٹا دیا تو فاطمہ زہراؑ نے کہا کہ کیا وہ آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ اس نے پہلے تقاضا کیا ہے اور یاد رکھو کہ میں۔ تم اور بستر پر آرام کرنے والا سب روز قیامت ایک مقام پر ہوں گے۔ (مسند ابن حنبل ۱ ص۲۱۷/۷۹۲ از عبد الرحمٰن ازرق، المعجم الکبیر ۳ ص۴۱/۲۶۲۲ ازابی فاختہ، مسند ابوداؤد طیالسی ۲۶/۱۹۰، تاریخ دمشق حالات

www.kitabmart.in

امام حسنؑ ۱۱۰/ ۱۸۲-۱۱۸/ ۱۹۱، اسد الغابہ ۷/ ۲۲۰، السنۃ لابن ابی عاصم ۱۳۲۲/۵۸۴، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱۱۱ ۱۱۵، کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۷۳۲/ ۲۱)

۱۴۳- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے میں۔ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ داخل ہوں گے تو میں نے عرض کی اور ہمارے چاہنے والے؟ فرمایا تمھارے پیچھے پیچھے۔ (مستدرک ۳ ص ۱۶۴/ ۲۳، ۴ از عاصم بن ضمرہ، ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳، بشارۃ المصطفیٰ ص ۴۶)

۱۴۴- رسول اکرمؐ! ہم- علیؑ- فاطمہؑ- حسنؑ اور حسینؑ سب روز قیامت زیر عرش الٰہی ایک قبہ میں ہوں گے۔ (کنز العمال ۱۲ ص ۱۰۰/ ۳۴۱۶۷، مجمع الزوائد ۹ ص ۲۷۶/ ۱۵۰۲۲، شرح الاخبار ۳ ص ۴/ ۹۱۴ از ابوموسیٰ اشعری، مناقب خوارزمی ۳۰۳/ ۲۹۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۴۸۔

۱۴۵- رسول اکرمؐ! وسیلہ ایک درجہ ہے جس سے بالاتر کوئی درجہ نہیں ہے۔ پروردگار سے طلب کرو کہ وہ مجھے وسیلہ عنایت فرمادے۔ (مسند ابن حنبل ۴ ص ۱۶۵/ ۱۱۷۸۳ از ابوسعید خدری ۳ ص ۸۶/ ۶۱۰۱، ص ۲۹۲/ ۸۷۷۸ از ابوہریرہ ۲/ ۵۷۱/ ۶۵۷۹ از عبداللہ بن عمرو ابن العاص، صحیح بخاری ۱/ ۲۲۲/ ۵۸۹، صحیح مسلم ۱ ص ۲۸۹/ ۳۸۴، سنن ابی داؤد ۱ ص ۱۴۴/ ۵۲۳ ص ۱۴۶/ ۵۲۹، سنن ترمذی ۵ ص ۵۸۶/ ۳۶۱۲، سنن نسائی ۲ ص ۲۵/ ۶۷۱- ص ۲۷/ ۶۷۳، سنن ابن ماجہ ۱ ص ۲۳۹/ ۷۲۲)

۱۴۶- رسول اکرمؐ- جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے۔ اگر تمھیں اللہ سے کوئی سوال کرنا ہے تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس میں آپ کے ساتھ کون کون رہے گا؟ فرمایا علیؑ- فاطمہؑ- حسنؑ حسینؑ۔

www.kitabmart.in

(کنز العمال ۱۲ ص ۱۰۳/ ۳۴۱۹۵ - ۱۳ ص ۱۳۹/ ۳۷۶۱۶، تفسیر ابن کثیر ۲ ص ۶۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۷، معانی الاخبار ۱۱۶/ ۱، تفسیر قمی ۲ ص ۳۲۴، علل الشرائع ۱۶۴/ ۶، بصائر الدرجات ۴۱۶/ ۱۱، روضۃ الواعظین ص ۱۲۷)

۱۴۷۔ رسول اکرمؐ! جنت کا مرکزی علاقہ میرے اور میرے اہلبیتؑ کے لئے ہوگا۔

(عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۶۸/ ۳۱۴ از حسن بن عبداللہ التیمی)

۱۴۸۔ حذیفہ! میری والدہ نے پوچھا کہ تمھارا رسول اکرمؐ کا ساتھ کب سے ہے؟ میں نے عرض کی فلاں وقت سے! اس نے مجھے بُرا بھلا کہا تو میں نے کہا للہ خاموش ہوجائیے ۔ میں رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز مغرب کے لئے جا رہا ہوں ۔ نماز کے بعد ان سے درخواست کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔ یہ کہہ کر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ مغرب وعشاء کی نماز ادا کی ۔ اس کے بعد آپ جانے لگے تو میں ساتھ ہولیا ۔ راستہ میں ایک شخص مل گیا اس سے آپ نے باتیں کیں ۔ پھر روانہ ہوگئے اور میں پھر ساتھ چلا ۔ ایک مرتبہ میری آواز سن کر فرمایا کون؟ میں نے عرض کی حذیفہ

فرمایا کیوں آئے؟ میں نے ماجرا بیان کیا ۔ فرمایا خدا تمھیں اور تمھاری ماں کو بخش دے ۔ کیا تم نے راستہ میں ملنے والے کو بھی دیکھا ہے؟ عرض کی بیشک! فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے جو آج پہلی مرتبہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور یہ خدا سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنا چاہتا تھا اور یہ بشارت دینا چاہتا تھا کہ حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں ——— اور فاطمہؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور پروردگار ان سب سے راضی ہے ۔ (مسند احمد بن حنبل ۹ ص ۹۱/ ۲۳۳۸۹، سنن ترمذی

www.kitabmart.in

۵ ص۳۲۶ / ۳۸۷۰ ، خصائص نسائی ص۲۳۹ / ۱۳۰ ، مجمع الزوائد ۹ ص۳۲۴
/ ۱۵۱۹۲ ، حلیۃ الاولیاء ۴ / ۱۹۰ ، اسد الغابہ ، ص۳۰۴ / ۴۱۰۷ ،
المصنف لابن ابی شیبہ ، ص۱۶۴ ، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ا۵ ص۴۲ -
ص۴۳ ، ذخائر العقبیٰ ص۱۲۱ ، امالی مفیدؒ ۲۳ / ۴ ، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۷۷ ،
کمال الدین ص۲۶۳ / ۱۰ ، شرح الاخبار ۳ ص۶۵ / ۹۹۰ ص۶۷ / ۹۹۵)

۱۴۹- رسول اکرمؐ ! میں ایک شجر ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے اور علیؑ اس کا شگوفہ ہے اور حسنؑ و حسین اس کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں - اس شجر کی اصل جنّت عدن میں ہے اور باقی حصہ ساری جنّت میں پھیلا ہوا ہے - (مستدرک علی الصحیحین ۳ ص۱۷۴ / ۴۷۵۵ از عبدالرحمٰن بن عوف)

www.kitabmart.in

قسم سوم

خصائص اہلبیتؑ

فصل اول مختلف اہم ترین خصوصیات

فصل دوم جامع خصوصیات

www.kitabmart.in

فصل اول

اہم ترین خصوصیات

۱۔ طہارت

"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا"

۱۵۰۔ رسول اکرمؐ! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن سے خدا نے ہر برائی کو دور رکھا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ (الفردوس ۱ ص ۵۴ / ۱۴۴)

۱۵۱۔ رسول اکرمؐ! پروردگار نے مخلوقات کو دو قسموں پر تقسیم کیا اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کچھ اصحاب الیمین ہیں اور کچھ اصحاب الشمال۔ ہمارا تعلق اصحاب الیمین سے ہے اور میں ان میں بھی بہترین قسم میں ہوں۔

اس کے بعد اس نے دونوں قسموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان کے بہترین حصہ میں قرار دیا جس کی طرف اصحاب میمنہ کے ساتھ "السابقون السابقون" کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ہمارا شمار سابقین میں ہے اور میں ان میں بھی سب سے بہتر ہوں۔ اس کے بعد ان تینوں حصوں کو قبائل میں تقسیم کیا گیا اور مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا گیا جس کی طرف اس آیت

www.kitabmart.in

میں اشارہ کیا گیا ہے کہ پروردگار نے تمھیں شعوب اور قبائل میں تقسیم کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو اور تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔

میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ متقی اور پیش پروردگار مکرم ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ یہ مقام شکر ہے۔ اس کے بعد مالک نے قبائل کو خاندانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر میں قرار دیا جسکی طرف آیت تطہیر میں اشارہ کیا گیا ہے تو مجھے اور میرے اہلبیتؑ سب کو گناہوں سے پاک و پاکیزہ قرار دیا گیا ہے۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ۱ ص۱۷۰، البدایۃ والنہایۃ ۲ ص۲۵۷، الدر المنثور ۶ ص۶۰۵، مناقب امیر المومنینؑ الکوفی ۱ ص۱۲۷/ ۷۰، ص۴۰۶/ ۳۲۴، مجمع البیان ۹ ص۲۰۷، اعلام الوریٰ ص۱۶، المعجم الکبیر ۱۲ ص۸۱/ ۱۲۶۰۴، ۳ ص۵۷/ ۲۶۷۴، امالی الشجری ۱ ص۱۵۱، امالی صدوق ص۵۰۳/ تفسیر قمی ۲ ص۳۴۷)

۱۵۲۔ رسول اکرمؐ! میں اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور نو اولاد حسینؑ سب پاک و پاکیزہ اور معصوم قرار دیے گئے ہیں۔ (اکمال الدین ص۲۸۰/ ۲۸، عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص۶۴/ ۳۰، مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص۲۹۵ کفایۃ الاثر ص۱۹، الصراط المستقیم ۲ ص۱۱۱، ینابیع المودۃ ۳ ص۲۹۱/ ۹، فرائد السمطین ۲ ص۱۳۳/ ۴۳۰)

۱۵۳۔ رسول اکرمؐ! میرے بعد بارہ امام مثل نقباء بنی اسرائیل ہوں گے اور سب کے سب دین خدا کے امانتدار۔ پرہیزگار اور معصوم ہوں گے۔

(جامع الاخبار ۶۲/ ۸۰)

۱۵۴۔ رسول اکرمؐ! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جنھیں پروردگار نے پاکیزہ قرار دیا ہے۔ ہم

www.kitabmart.in

شجرۂ نبوت اور موضع رسالت ہیں۔ ہمارے گھر ملائکہ کی آمد و رفت رہتی ہے۔ ہمارا گھرانہ رحمت کا ہے اور ہم علم کا معدن ہیں۔

(الدر المنثور ۶ ص ۶۰۶ از ضحاک بن مزاحم)

۱۵۵۔ رسول اکرمؐ۔ جو شخص بھی اس سرخ لکڑی کو دیکھنا چاہتا ہے جسے مالک نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور اس سے متمسک رہنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ علیؑ اور ان کی اولاد کے ائمہ سے محبت کرے کہ یہ سب خدا کے منتخب اور پسندیدہ بندے ہیں اور ہر گناہ اور ہر خطا سے معصوم ہیں۔ (امالی صدوقؒ ص ۴۶۷/ ۲۶، عیون اخبار الرضا ۲ ص ۵۷/ ۲۱۱ از محمد بن علی التمیمی)

۱۵۶۔ امام علیؑ! پروردگار نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اس لئے کہ وہ معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں اس کے بعد اس نے اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں (خصال ص ۱۳۹/ ۱۵۸، علل الشرائع ص ۱۲۳، کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۸۸۴/ ۵۴)

۱۵۷۔ امام علیؑ۔ پروردگار نے ہم اہلبیتؑ کو فضیلت عنایت فرمائی ہے اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اس نے ہمارے بارے میں آیت تطہیر نازل کی ہے اور ہمیں تمام برائیوں سے پاکیزہ قرار دیا ہے۔ چاہے کھلی ہوئی ہوں یا مخفی ہوں۔ ہم ہی ہیں جو حق کے راستہ پر ہیں۔ (تاویل الآیات الظاہرہ ص ۴۵۰)

۱۵۸۔ امام حسنؑ۔ ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جنھیں مالک نے اطاعت کے ذریعہ محترم بنایا ہے اور ہمیں منتخب اور مصطفیٰ و مجتبیٰ قرار دیا ہے۔ ہم سے ہر رجس کو

دور رکھا ہے اور ہمیں مکمل طور پر پاکیزہ قرار دیا ہے۔ اور شک رجس ہے لہذا ہمیں خدا یا دین خدا کے بارے میں کبھی شک نہیں ہو سکتا ہے۔ اس نے ہمیں ہر طرح کے انحراف اور گمراہی سے پاکیزہ رکھا ہے۔

(امالی طوسیؒ ص۵۶۲/ ۱۱۷۴ از عبدالرحمٰن بن کثیر)

۱۵۹۔ امام باقرؑ! ہماری توصیف ممکن نہیں ہے۔ ان کی توصیف کون کرسکتا ہے جن سے اللہ نے ہر رجس اور شک کو دور رکھا ہے۔ (کافی ۲ ص۱۸۲/ ۱۶)

۱۶۰۔ امام صادقؑ! انبیاء اور اولیاء کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب معصوم اور مطہر ہوتے ہیں۔ (خصال ص۶۰۸/ ۹)

۱۶۱۔ امام صادقؑ! شک اور معصیت کی جگہ جہنم ہے اور ان کا تعلق کسی طرح بھی ہم سے نہیں ہے۔ (کافی ۲ ص۴۰۰/ ۵)

۱۶۲۔ امام صادقؑ! آیت تطہیر میں رجس سے مراد ہر طرح کا شک ہے۔

(معانی الاخبار ۱۳۸/ ۱)

www.kitabmart.in

۱۶۳۔ امام رضاؑ! امامت وہ مرتبہ ہے جسے پروردگار نے جناب ابراہیمؑ کو نبوت کے بعد عنایت فرمایا ہے اور تیسرا مرتبہ خلت کا ہے۔ امامت ہی کے ذریعہ انھیں مشرف کیا ہے اور اس ذریعہ سے ان کے ذکر کو محترم بنایا ہے۔ "انی جاعلك للناس اماما"

خلیل خدا نے اس مرتبہ کو پانے کے بعد کمال مسرت سے گذارش کی کہ خدایا اور میری ذریت؟ فرمایا یہ عہدہ ظالموں تک نہیں جا سکتا ہے لہذا آیت کریمہ نے قیامت تک کے ظالموں کی امامت کو باطل قرار دیدیا ہے اور یہ صرف منتخب افراد کا حصہ ہو گئی ہے۔ اس کے بعد پروردگار نے اسے ان کی اولاد کے پاکیزہ افراد کا حصہ قرار دیا ہے اور ارشاد

www.kitabmart.in

فرمایا ہے کہ "ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد عطا فرمائی ہے اور سب کو صالح قرار دیا ہے" ــــــ پھر ارشاد ہوا "ہم نے انھیں امام بنایا ہے کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیں اور ان کی طرف وحی کی ہے کہ نیکیاں انجام دیں۔ نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں اور یہ سب ہمارے عبادت گذار بندے تھے۔ (کافی ا ص ۱۹۹ / ۱، کمال الدین ص ۶۷۶ / ۳۱، امالی صدوقؒ ۵۳۷ / ۱، معانی الاخبار ۹۷ / ۲، عیون اخبار الرضاؑ ا ص ۲۱۷ از عبدالعزیز بن مسلم)

۱۶۴ - امام ہادیؑ! زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں۔ آپ حضرات سب ائمہ راشدین مہدی، معصوم اور مکرم ہیں۔ پروردگار نے آپ حضرات کو لغزش سے محفوظ رکھا ہے۔ فتنوں سے بچا کر رکھا ہے۔ برائیوں سے پاک رکھا ہے اور آپ سے ہر رجس کو دور کر کے پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب ۶ ص ۹۷ / ۱۷۷، الفقیہ ۲ ص ۶۱۱ / ۳۲۱۳، فرائد السمطین ۲ ص ۱۸۰، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۷۳، از موسیٰ بن عمران نخعی ـ غالباً یہ موسیٰ بن عبداللہ ہیں)

۲ - ہم پلۂ قرآن

۱۶۵ - زید بن ارقم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے مکہ و مدینہ کے درمیان خم نامی مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! میں بھی ایک بشر ہوں اور قریب ہے کہ میرے پاس داعی الٰہی آجائے اور میں اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا چلا جاؤں تو آگاہ رہنا کہ میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا جس میں نور اور ہدایت ہے اسے پکڑے رہو

www.kitabmart.in

اور اس سے وابستہ رہو۔ یہ کہہ کر اس کے بارے میں ترغیب و تنبیہ فرمائی اس کے بعد فرمایا کہ اور ایک میرے اہلبیتؑ ہیں جن کے بارے میں میں تمھیں خدا کو یاد دلا رہا ہوں اور اس جملہ کو تین مرتبہ دہرایا۔ (صحیح مسلم ۴/ ۱۸۷۳-۲۴۰۸، سنن دارمی ۲/ ۸۸۹/ ۳۱۹۸، مسند ابن حنبل ۷/ ۵/ ۱۹۲۸۵، سنن کبریٰ ۱۰ ص ۱۹۴/ ۲۰۳۳۵، تہذیب تاریخ دمشق ج۵ ص۴۳۹ فرائد السمطین ۲ ص ۲۳۴/ ۵۱۳)

www.kitabmart.in

۱۶۶۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں تمھارے درمیان وہ چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے اور وہ کتاب خدا ہے جو ایک ریسمان ہدایت ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور ایک میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں دیکھو اس کا خیال رکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ (سنن ترمذی ۵ ص ۶۶۳/ ۳۷۸۸ از زید بن ارقم)

۱۶۷۔ زید بن ارقم! جب رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے واپسی پر مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے درختوں کے نیچے زمین صاف کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ گویا میں داعی الٰہی کو لبیک کہنے جا رہا ہوں لہذا یاد رکھنا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ کتاب خدا اور میری عترت لہذا یہ خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اور یہ کہہ کر فرمایا کہ

www.kitabmart.in

کہ جس کا جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔ خدایا اسے دوست رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اسے اپنا دشمن قرار دیدینا جو اس سے دشمنی کرے۔ (مستدرک ۳ ص۱۱۸/۶، ۴۵۷۶، خصائص نسائی ۱۵۰/۷۹، کمال الدین ص۲۳۴/۲۵۰، الغدیر ۱ ص۳۰۲، ۳۴-۳۰)

۱۶۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو حج کے موقع پر روز عرفہ یہ خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا ہے کہ ایہا الناس! ———— میں تم میں انھیں چھوڑے جا رہا ہوں جن سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب خدا اور میرے عترت و اہلبیتؑ۔

(سنن ترمذی ۵ ص۶۶۲/۳۷۸۶)

۱۶۹۔ رسول اکرمؐ۔ ایہا الناس میں آگے آگے جا رہا ہوں اور تم سب کو میرے پاس حوض کوثر پر آنا ہے جہاں میں تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو۔ ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا پروردگار کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھوں میں ہے لہذا اس سے متمسک رہنا اور ہرگز نہ گمراہ ہونا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرنا۔ (تاریخ بغداد ۸ ص۴۴۲ از حذیفہ بن اسید)

۱۷۰۔ حذیفہ بن اسید الغفاری! جب رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر چلے تو آپ نے اصحاب کو منع کیا کہ درختوں کے نیچے پناہ نہ لیں اور اس جگہ کو صاف کرا کے آپ نے نماز ادا فرمائی اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ایہا الناس! مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کی زندگی اس سے پہلے والے سے نصف رہی ہے لہذا قریب ہے کہ

میں بلالیا جاؤں اور چلا جاؤں اور مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی اور اس راہ میں زحمت گوارا فرمائی اور ہمیں نصیحت فرمائی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا کیا اس بات کی گواہی نہ دو گے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں؟ اور جنت وجہنم برحق ہیں اور موت بھی برحق ہے اور موت کے بعد کی زندگی بھی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے اور خدا لوگوں کو قبروں سے نکالنے والا ہے؟

سب نے عرض کی بیشک ہم گواہی دیتے ہیں! فرمایا خدایا تو بھی گواہ رہنا۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد فرمایا کہ لوگو! خدا میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کے نفوس سے اولیٰ ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔ خدایا جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرنا اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی کرنا۔

پھر فرمایا ایہا الناس! میں آگے آگے جا رہا ہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ وہ حوض جس کی وسعت بصرہ اور صنعاء کی مسافت سے زیادہ ہے اور وہاں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے ہیں اور میں تمہارے وارد ہونے کے بعد تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ ان میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کا ایک سرا خدا کے

www.kitabmart.in

رہنا تاکہ گمراہ نہ ہو اور اس میں تبدیلی نہ کرنا۔ دوسرا ثقل میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔ خدائے لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کا سلسلہ ہرگز ختم نہ ہوگا جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ وارد ہو جائیں۔ (المعجم الکبیر ۳ ص۱۸۰/۳۵۲)

۱۷۱۔ معروف بن خربوذ نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے حوالہ سے حذیفہ بن اسید الغفاری سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ جحفہ پہنچ کر آپ نے اصحاب کو قیام کا حکم دیا اور سب اونٹوں سے اتر آئے پھر نماز کی اذان ہوئی اور آپ نے اصحاب کے ساتھ دو رکعت نماز (ظہر قصر) ادا فرمائی۔ اس کے بعد ان کی طرف رُخ کر کے فرمایا کہ مجھے خدائے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ مجھے بھی مرنا ہے اور تم سب کو مرنا ہے اور گویا کہ میں اب داعی الٰہی کو لبیک کہنے والا ہوں اور مجھ سے میری رسالت کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا اور کتاب خدا اور حجت الٰہی کو چھوڑے جا رہا ہوں اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم لوگ پروردگار کی بارگاہ میں کیا کہوگے؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ کی تبلیغ، کوشش اور نصیحت کی گواہی دیں گے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا کیا توحید الٰہی۔ میری رسالت، جنّت وجہنم اور حشر ونشر کے برحق ہونے کی گواہی نہ دوگے؟ عرض کی بیشک گواہی دیں گے۔ فرمایا خدایا تو بھی ان کے بیان پر گواہ رہنا۔

اچھا اب میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس امر کا گواہ ہوں کہ خدا میرا مولا ہے اور میں ہر مسلمان کا مولا ہوں اور مومنین سے ان کے نفس

www.kitabmart.in

کی بہ نسبت زیادہ اولیٰ ہوں کیا تم لوگ بھی اس کا اقرار کرتے ہو اور اس کی گواہی دیتے ہو؟

سب نے عرض کی۔ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں۔

فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ جس کا میں مولا ہوں۔ اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔

یہ کہہ کر علیؑ کو اس قدر بلند کیا کہ سفیدی بغل نمایاں ہوگئی اور فرمایا خدایا اس سے محبت کرنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے عداوت رکھنا جو اس سے دشمنی کرے۔ اس کی مدد کرنا جو اس کی مدد کرے اور اسے چھوڑ دینا جو اس سے الگ ہو جائے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں تم سے آگے آگے جا رہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ یہی کل میرا حوض ہوگا اور اس کی وسعت بصرہ سے صنعاء کے برابر ہوگی جس پر ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوں گے اور میں تم سے اس کے بارے میں سوال کروں گا جس کا آج گواہ بنا رہا ہوں اور پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ لہٰذا خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور میرے پاس کس طرح حاضر ہو گے۔

لوگوں نے عرض کی کہ حضور یہ ثقلین کیا ہیں؟ فرمایا ثقل اکبر کتاب خدا ہے جو ایک ریسمان ہدایت ہے جس کا ایک سرا تمھارے ہاتھوں میں ہے اور ایک پروردگار کے ہاتھوں میں ہے اس میں تمام

www.kitabmart.in

اور دوسرا ثقل قرآن کا حلیف یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔

معروف بن خربوز کہتے ہیں کہ میں نے اس کلام کو امام ابو جعفرؑ کے سامنے پیش کیا تو فرمایا کہ ابو الطفیل نے سچ کہا ہے۔ اس حدیث کو میں نے اسی طرح کتاب علیؑ میں پایا ہے اور ہم اسے پہچانتے ہیں۔

(خصال ص۶۵/ ۹۸)

۱۷۲۔ رسول اکرمؐ! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عترت، اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (مجمع الزوائد ۹ ص۲۵۶/ ۱۴۹۵۸، کمال الدین ص۲۳۵/ ۴۷ از ابوہریرہ۔ اس روایت میں کتاب اللہ کے ساتھ نسبی کے بجائے سنتی ہے)

۱۷۳۔ رسول اکرمؐ! میں نے تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑ دیا ہے جن میں ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے۔ کتاب خدا ہے جس کا سلسلہ آسمان سے زمین تک ہے اور میری عترت واہلبیتؑ ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (مسند ابن حنبل ۴ ص۵۴/ ۱۱۲۱ از ابوسعید خدری)

۱۷۴۔ ابوسعید خدری۔ رسول اکرمؐ نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ مرض الموت میں فرمایا تھا جب آپ حضرت علیؑ اور میمونہ پر تکیہ دیکر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ فرمایا کہ ایہا الناس۔ میں تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑے

www.kitabmart.in

جا رہا ہوں ـــــــ اور کہہ کر خاموش ہوئے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ ثقلین کون ہیں؟ جسے سنکر آپ کو غصہ آگیا اور چہرہ سُرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ میں تمھیں ثقلین کے بارے میں باخبر کرنا چاہتا تھا لیکن حالات نے اجازت نہیں دی تو اب سنو۔ ایک وہ ریسمان ہدایت ہے جس کا ایک سرا خدا سے ملتا ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے بارے میں اس اس طرح عمل کرنا ہوگا اور وہ قرآن حکیم ہے اور دوسرا ثقل میرے اہلبیتؑ ہیں۔ خدا کی قسم میں یہ بات کہہ رہا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ کفار کے اصلاب میں ایسے اشخاص موجود ہیں جن سے تم سے زیادہ امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں اور یاد رکھو خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی اہلبیتؑ سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیامت ایک نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں حوض کوثر پر وارد ہوگا اور جو ان سے دشمنی کرے گا پروردگار اپنے اور اس کے درمیان حجاب حائل کر دے گا۔

(امالی مفیدؒ ۱۳۵/۳)

۱۷۵۔ محمد بن عبد اللہ الشیبانی نے اپنے صحیح اسناد کے ذریعہ ثقہ سے ثقہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ مرض الموت کے دوران گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس کوئی نبی دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا ترکہ چھوڑا ہے اور میں بھی تمھارے درمیان ثقلین کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب خدا ہے اور ایک میرے اہلبیتؑ۔ یاد رکھو جس نے انھیں ضائع کر دیا خدا اسے برباد کر دے گا۔ (احتجاج ا ص ۱۷۱/۳۶)

۱۷۶۔ زید بن علیؑ نے اپنے آباء کرام کے حوالہ سے امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے

www.kitabmart.in

کہ جب رسول اللہ کا مرض الموت سنگین ہوگیا اور آپ کا گھر اصحاب سے بھر گیا تو آپ نے فرمایا کہ حسنؑ وحسینؑ کو بلاؤ۔ میں نے دونوں کو طلب کیا اور آپ نے دونوں کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ حضرت علیؑ نے دونوں کو سینہ سے اٹھالیا تو آپ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ انھیں رہنے دو تاکہ یہ مجھ سے سکون حاصل کریں اور میں ان سے سکون حاصل کروں۔ اس لئے کہ میرے بعد انھیں قوم کی بدنفسی کا سامنا کرنا ہے۔

پھر فرمایا ایہا الناس! میں نے تمھارے درمیان دو چیزوں کو چھوڑا ہے۔ کتاب خدا اور میری سنت وعترت واہلبیتؑ۔ کتاب خدا کو ضائع کرنے والا میری سنت کو برباد کرنے والا ہے اور سنت کو ضائع کرنے والا عترت کو ضائع کرنے والا ہے۔

یاد رکھو کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہانتک کہ میں حوض کوثر پر ملاقات کروں۔ (مسند زید ص ۴۰۴)

۱۷۷۔ سعد الاسکاف! میں نے امام ابو جعفرؑ سے اس قول رسولؐ کے بارے میں دریافت کیا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جا رہا ہوں ان سے وابستہ رہنا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں؟ تو حضرتؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا بھی ہمیشہ رہے گی اور ہم میں سے ایک رہنما بھی رہے گا جو اس کی طرف رہنمائی کرتا رہے گا یہانتک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔ (بصائر الدرجات ۶/۴۱۴)

۱۷۸۔ امام علیؑ نے جناب کمیل کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ کمیل ہم ثقل اصغر ہیں اور قرآن خدا ثقل اکبر ہے اور رسول اکرمؐ نے یہ بات قوم کو بار بار سنادی

www.kitabmart.in

ہے اور نماز جماعت کے بعد اس کا مسلسل اعلان فرما دیا ہے ۔ ایک دن آپ نے سارے مجمع کے سامنے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں خدا کی طرف سے یہ بات پہنچا رہا ہوں اور یہ میری ذاتی بات نہیں ہے لہٰذا جو تصدیق کرے گا وہ اللہ کیلئے کرے گا اور اسے صلہ میں جنت ملے گی اور جو تکذیب کرے گا وہ اللہ کی تکذیب کرے گا اور اس کا انجام جہنم ہوگا ۔

اس کے بعد حضرتؐ نے مجھے آواز دی اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور اپنے سینہ سے لگالیا اور حسنؑ و حسینؑ کو داہنے بائیں رکھ کر آواز دی ایہا الناس ۔ ! جبریل امین نے یہ حکم پروردگار پہنچایا ہے کہ میں تمھیں یہ بتا دوں کہ قرآن ثقل اکبر ثقل اصغر کی گواہی دیتا ہے اور ثقل اصغر ثقل اکبر کا شاہد ہے ۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور خدا کی بارگاہ میں حاضری کے وقت تک ساتھ رہیں گے اس کے بعد وہ ان دونوں اور بندوں کے درمیان اپنا فیصلہ سنائے گا ۔

(بشارۃ المصطفیٰ صـ۲۹)

۱۷۹- عمر بن ابی سلمہ ناقل ہیں کہ امیر المومنینؑ نے انصار و مہاجرین کی جماعت کے سامنے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے خدا کو گواہ کر کے دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمھیں یہ معلوم ہے کہ رسول اکرمؐ نے آخری خطبہ میں فرمایا تھا کہ ایہا الناس ! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے ۔ کتاب خدا اور میری عترت اہلبیتؑ ۔ خدائے لطیف و خبیر نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں ۔

www.kitabmart.in

لوگوں نے کہا بیشک ہمیں معلوم ہے اور حضورؐ نے ہمارے سامنے فرمایا ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۷۶۳)

۱۸۰۔ ہشام بن حسّان۔ ہیں نے امام حسنؑ کو بیعت خلافت کے بعد یہ خطبہ دیتے سنا ہے کہ ہم اللہ کے غالب آنے والے گروہ ہیں اور رسول اکرمؐ کی عترت واقربا ہیں۔ ہمیں ان کے اہلبیتؑ طیبین وطاہرین ہیں اور ثقلین کی ایک فرد ہیں جنھیں رسول اکرمؐ نے اپنی امت میں چھوڑا ہے اور دوسری شے کتاب خدا ہے جس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور باطل کا اس کی طرف کسی رخ سے گذر نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جانا چاہئے کہ ہم گمان سے بات نہیں کرتے ہیں بلکہ یقین سے بات کرتے ہیں اور اس کے حقائق کا یقین رکھتے ہیں۔ (امالی طوسیؒ ۱۲۱/۱۸۸۔ ۶۹۱/۱۴۶۹، امالی مفیدؒ ۴ ص ۳۴۹، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۰۶، ینابیع المودۃ ۱ ص ۷۴، الاحتجاج ۲ ص ۹۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۶۷)

۱۸۱۔ ثویر بن ابی فاختہ نے امام ابوجعفرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے عمرو بن ذرالقاص سے فرمایا کہ تم ان احادیث کے بارے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے جو تمھاری طرف ساقط ہوئی ہیں؟ ابن ذر نے کہا آپ فرمائیں۔ فرمایا انی تارك فیکم الثقلین ..... میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں ایک دوسرے سے عظیم تر ہے ایک کتاب اللہ ہے اور ایک میری عترت اور اہلبیتؑ جب تک ان دونوں سے وابستہ رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

دیکھو ابن ذر! کل جب رسول اکرمؐ سے ملاقات کروگے اور انھوں نے پوچھ لیا کہ ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے تو کیا جواب

www.kitabmart.in

دو گے؟ یہ سننا تھا کہ ابن ذر نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور کہا کہ ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اکبر کو پارہ پارہ کر دیا اور اصغر کو قتل کر دیا۔ (رجال کشی ۲ ص۴۸۴/ ۳۹۴)

۱۸۲۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ مولائے کائنات نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ آپ پر لعنت کر رہا ہے اور گالیاں دے رہا ہے اور آپ کے اصحاب کو قتل کر رہا ہے تو حمد و ثنائے الٰہی اور صلوات و سلام کے بعد اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کا یہ حکم نہ ہوتا کہ نعمت پروردگار کو بیان کرتے رہو تو میں اس وقت یہ خطبہ نہ دیتا لیکن اب حکم خدا کی تعمیل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پروردگار تیرا شکر ہے ان نعمتوں پر جن کا شمار نہیں اور اس فضل و کرم پر جو بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔

ایہا الناس! میں عمر کی ایک منزل تک پہنچ چکا ہوں اور قریب ہے کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے میرے معاملات کو نظر انداز کر دیا ہے اور میں تمھارے درمیان انھیں دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں جنھیں رسول اکرمؐ نے چھوڑا ہے یعنی کتاب اور میری عترت اور یہی عترت ہادی راہ نجات۔ خاتم الانبیاء، سید الانبیاء اور نبی مصطفیٰ کی بھی عترت ہے۔ (معانی الاخبار ۵۸/ ۹، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۲)

۱۸۳۔ امام علیؑ۔ پروردگار نے ہمیں پاک اور معصوم بنایا ہے اور ہمیں اپنی مخلوقات کا نگراں اور زمین کی حجت قرار دیا ہے۔ ہمیں قرآن کے ساتھ رکھا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ۔ نہ ہم اس سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ہم سے

www.kitabmart.in

جدا ہو سکتا ہے۔ (کافی ا ص ۱۹۱، کمال الدین ۲۴۰/۶۳، بصائر الدجات ۶/۸۳ از سلیم بن قیس الہلالی)

تحقیق حدیث ثقلین

۱۔ سند حدیث ثقلین

یہ حدیث ثقلین جس میں رسولؐ اسلام نے اہلبیتؑ کو قرآن مجید کا شریک اور ہم پلہ قرار دے کر امت اسلامیہ کو ان سے تمسک کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ ان متواتر احادیث میں ہے جس پر تمام رواۃ اور محدثین نے اتفاق کیا ہے اور قطعی طور پر ۳۳۔ اصحاب رسولؐ نے اسے نقل کیا ہے جن کے اسماء گرامی بالترتیب یہ ہیں۔

ابو ایوب انصاری۔ ابوذر غفاری۔ ابو رافع غلام رسول اکرمؐ ابو سعید الخدری۔ ابو شریح الخزاعی۔ ابو قدامہ الانصاری۔ ابو لیلیٰ انصاری۔ ابو الہیثم ابن التیہان۔ ابو ہریرہ۔ ام سلمہ۔ ام ہانی۔ انس بن مالک۔ البراء بن عازب۔ جابر بن عبداللہ الانصاری جبیر بن مطعم۔ حذیفہ بن اسید الغفاری، حذیفہ بن الیمان۔ خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین۔ زید بن ارقم ——— زید بن ثابت۔ سعد بن ابی وقاص۔ سلمان الفارسی۔ سہل بن سعد۔ ضمرہ الاسلمیؓ طلحہ بن عبیداللہ التمیمی۔ عامر بن لیلیٰ۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ عبداللہ بن حنطب۔ عبداللہ بن عباس۔ عدی بن حاتم۔ عقبہ بن عامر۔ عمر

www.kitabmart.in

بن الخطاب - عمرو بن العاص (صحیح مسلم ۴ ص۱۸۷۴، سنن ترمذی ۵/ ۶۶۲/ ۳۷۸۶/ ۳۷۸۸، سنن دارمی ۲/ ۸۸۹/ ۳۱۹۸، مسند ابن حنبل ۴ ص۳۰/ ۱۱۱۰۴ - ۳۶/ ۱۱۱۳۱ - ۵۴/ ۱۱۲۱۱، ۷ ص۹۴/ ۳۲ ۱۹۳، ۸ ص۱۳۵/ ۲۱۶۳۴ ص۱۵۴/ ۲۱۷۱۱ - ص۱۱۸/ ۱۱۵۶۱، مستدرک ۳ ص۱۱۸/ ۴۵۷۷، خصائص نسائی ص۱۵۰/ ۷۹، تاریخ بغداد ۸ ص۴۲۲، الطبقات الکبریٰ ۲ ص۱۹۶، المعجم الکبیر ۳ ص۶۵-۶۷/ ۲۶۷۸ - ۲۶۸۱ - ۲۶۸۳، الدر المنثور ۲ ص۶۰، کنز العمال ۱ ص۱۷۲، ینابیع المودۃ ۱ ص۹۵/ ۱۲۶، مجمع الزوائد ۹ ص۲۵۷، اسد الغابہ ۳/ ۱۳۶/ ۳۷۳۹ - ص۲۱۹/ ۲۹۰۷، الصواعق المحرقہ ص۲۲۶، البدایۃ والنہایہ ۷ ص۳۴۹، جامع الاصول ۹ ص۱۵۸، احقاق الحق ۹ ص۳۰۹ - ۳۷۵، نفحات الازہار خلاصہ عبقات الانوار ۲ ص۸۸، ۲۲۷، الخصال ۶۵/ ۹۷ - ۴۵۹/ ۲، امالی طوسیؒ ۱ ص۲۵۵، ۲ ص۴۹۰، کمال الدین ۲۳۴ - ۲۴۱، معانی الاخبار ۹۰/ ۳، امالی مفید ص۴۶/ ۶، امالی صدوق ص۳۳۸، ارشاد ۱/ ۲۳۳، کفایۃ الاثر ص۹۲ - ۱۲۸ - ۱۳۷

اس کے علاوہ صاحب عبقات الانوار کے بیان کے مطابق ۱۹- تابعین ہیں جنھوں نے اس حدیث شریف کو نقل کیا ہے اور تین سو سے زیادہ علماء و مشاہیر و حافظین احادیث ہیں جنھوں نے دوسری صدی سے چودھویں صدی تک اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ (نفحات الازہار ۲ ص۹)

واضح رہے کہ صاحب نہایۃ نے ثقلین کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ ان کا اختیار کرنا اور ان کے مطابق عمل کرنا بہت سنگین کام ہے اور اس کے علاوہ ہر گرانقدر چیز کو ثقل کہا جاتا ہے اور پیغمبر اکرمؐ نے انھیں ثقلین اسی

www.kitabmart.in

اعتبار سے قرار دیا ہے۔

نیز یہ بھی واضح رہے کہ صاحب عبقات کے بیان کے مطابق سخاوی نے "استجلاب ارتقاء الغرف" میں اور سہروردی نے "جواہر العقدین" میں بیس اصحاب کے روایت کرنے کا اعتراف کیا ہے حالانکہ درحقیقت ان کی تعداد ۳۳۔ ہے جیسا کہ گذشتہ سطروں میں تفصیلی تذکرہ کیا جا چکا ہے۔

صحابہ کرام۔ تابعین۔ علماء و محدثین کے علاوہ ائمہ اہلبیتؑ نے بھی اس حدیث مبارک کا مسلسل تذکرہ فرمایا ہے اور اس کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

جناب فاطمہؑ سے یہ حدیث ینابیع المودة ۱ ص ۱۲۳، نفحات الازہار ۲ ص ۲۳۶ میں نقل کی گئی ہے۔

★ امام حسنؑ سے ینابیع المودة ۱ ص ۷۴، کفایۃ الاثر ص ۱۶۲، نفحات الازہار ۲ ص ۲۲۷ میں نقل کی گئی ہے۔

★ امام حسینؑ سے کمال الدین ص ۲۴۰ ۶۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۶۷ میں نقل کی گئی ہے۔

★ امام محمد باقرؑ سے کافی ۳ ص ۴۳۲ امالی طوسیؒ ص ۱۶۳، روضۃ الواعظین ص ۳۰۰ میں نقل کی گئی۔

★ امام جعفر صادقؑ سے کافی ۱ ص ۲۹۴، کمال الدین ۱ ص ۲۴۴، تفسیر عیاشی ۱ ص ۵/۹ میں نقل کی گئی ہے۔

★ امام علی رضاؑ سے عیون الاخبار ۲ ص ۵۸ بحار ۱۰ ص ۳۶۹ میں نقل کی گئی ہے۔

★ امام علی نقیؑ سے تحف العقول ص ۴۵۸، الاحتجاج ۲ ص ۴۸۸ میں

www.kitabmart.in

نقل کی گئی ہے۔

ب۔ تاریخ صدور حدیث

حدیث مبارک کے صدور اور اس کی مناسبت کے بارے میں تحقیق کی جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضورؐ نے اس کی بار بار تکرار فرمائی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ امت اسلامیہ کا سماجی اور سیاسی مستقبل انھیں سے وابستہ ہے اور ان کے بغیر تباہی اور گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ذیل میں ان مقامات کی اجمالی نشاندہی کی جارہی ہے۔

۱۔ حجۃ الوداع کے موقع پر روز عرفہ (سنن ترمذی ۵/۶۶۲/۳۷۸۶)

۲۔ مسجد خیف میں — اس کے راوی سلیم بن قیس ہیں۔ (ینابیع المودۃ ا ص۱۰۹/۳۱)

۳۔ غدیر خم میں۔ اس کے راوی زید بن ارقم ہیں۔ (مستدرک ۳ ص۱۱۸/۴۵۷۶، ۳/۶۱۳/ ۲، ۶۲۷، خصائص نسائی ص۱۵۰، کمال الدین ص۲۳۴/۴۵۔ ص۲۳۸/۵۵)

واضح رہے کہ صاحب مستدرک نے دونوں مقامات پر اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس حدیث کی سند بخاری اور مسلم دونوں کے اصول پر صحیح ہے مگر ان حضرات نے اسے اپنی کتاب میں جگہ نہیں دی ہے۔

۴۔ مرض الموت کے دوران حجرہ کے اندر جب حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ یہ روایت جناب فاطمہؑ سے نقل کی گئی ہے۔ (ینابیع المودۃ

www.kitabmart.in

اصفحہ ۱۲۴، مسند زید صفحہ ۴۰۴)

نوٹ! صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۰ پر ابن حجر کا بیان ہے کہ حدیث تمسک کے مختلف طرق ہیں جن میں اس حدیث کو بیس سے زیادہ صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے اور بعض میں یہ تذکرہ ہے کہ حضورؐ نے اسے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں فرمایا ہے۔ بعض میں مدینہ میں حجرہ کے اندر کا ذکر ہے بعض روایات میں حج سے واپسی پر غدیر خم کا حوالہ ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ اس بات کا امکان بہر حال پایا جاتا ہے کہ حضورؐ نے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی ہو کہ کتاب عزیز اور عترت طاہرہ دونوں اس قابل ہیں کہ ان کے بارے میں تاکید اور اہتمام سے کام لیا جائے۔

۳۔ خلفاء اللہ

۱۸۴۔ کمیل بن زیاد راوی ہیں کہ امیر المومنینؑ میرا ہاتھ پکڑ کر صحرا کی طرف لے گئے اور وہاں جا کر ایک آہ سرد کھینچ کر فرمایا "بیشک زمین حجت خدا کو قائم رکھنے والے سے خالی نہیں ہو سکتی ہے چاہے ظاہر بظاہر ہو یا پردۂ غیب میں ہو تا کہ اللہ کے دلائل و بینات باطل نہ ہونے پائیں۔ مگر یہ کتنے ہیں اور کہاں ہیں؟ خدا کی قسم عدد کے اعتبار سے بہت تھوڑے ہیں اگرچہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت عظیم ہیں۔ انھیں کے ذریعہ پروردگار اپنے حجج و بینات کا تحفظ کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے امثال کے حوالہ کر دیں اور اپنے جیسے افراد کے دلوں میں ثابت کر دیں۔ انھیں علم نے حقیقت بصیرت تک پہنچا دیا ہے اور روح یقین ان کے اندر پیوست ہو گئی ہے۔ جسے دنیا دار سخت سمجھتے ہیں وہ ان کے لئے نرم ہے اور

www.kitabmart.in

جس سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اس سے انھیں انس حاصل ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں ان اجسام کے ساتھ زندہ رہتے ہیں جن کی روحیں عالم اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں۔

یہ زمین میں "خلفاء اللہ" اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ہائے مجھے کس قدر اشتیاق ہے انھیں دیکھنے کا۔

(نہج البلاغہ حکمت ص۱۴۷،

خصال ص۱۸۶/ ۲۵۷ کمال الدین ص۲۹۱، تاریخ یعقوبی ۲ ص۲۰۶، خصائص الائمہ ص۱۰۶، حلیۃ الاولیاء ا ص۷۹، کنز العمال ۱۰ ص۲۶۲ /۲۹۲۹۱، امالی الشجری ا ص۶۶، مناقب امیر المومنینؑ الکوفی ۲ ص۹۵)

۱۸۵۔ امام زین العابدینؑ دعائے عرفہ میں فرماتے ہیں۔ خدایا رحمت نازل فرما ان پاکیزہ کردار اہلبیتؑ پر جنھیں تونے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم کا خزانہ بنایا ہے اور اپنے دین کا محافظ قرار دیا ہے اور وہ زمین میں "تیرے خلفاء" اور بندوں پر تیری حجت ہیں۔ انھیں ہر رجس اور کثافت سے پاک بنایا ہے اور اپنی بارگاہ کے لئے وسیلہ اور اپنی جنت کے لئے سیدھا راستہ قرار دیا ہے۔ (صحیفہ سجادیہ دعا ص۴۷)

۱۸۶۔ امام رضاؑ۔ ائمہ زمین میں پروردگار کے خلفاء ہوتے ہیں۔ کافی ا ص۱۹۳)

۱۸۷۔ علی بن حسان! امام رضاؑ سے امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا اطراف قبر میں جس مسجد میں چاہو نماز ادا کرو اور زیارت کے لئے ہر مقام پر اسی قدر کافی ہے "سلام ہو اولیاء و اصفیاء پروردگار پر۔ سلام ہو امناء و احباء الہی پر۔ سلام ہو انصار و خلفاء اللہ پر۔ (الفقیہ ۲ ص۶۰۸، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۲۷۱، کامل الزیارات

www.kitabmart.in

ص۳۱۵ ، کافی ۴ ص۵۷۹)

واضح رہے کہ کافی کی روایت میں زیارت قبر امام حسینؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۸۸۔ امام علی نقیؑ نے زیارت جامعہ میں ارشاد فرمایا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات ائمہ راشدین وھدیین ہیں۔ خدا نے اپنی روح سے آپ حضرات کی تائید کی ہے اور آپ کو زمین پر اپنا خلیفہ انتخاب فرمایا ہے
(تہذیب ۶ ص۹۷ /۱۷۷)

۴۔ خلفاء النبیؐ

۱۸۹۔ رسول اکرمؐ! میرے خلفاء۔ اولیاء اور میرے بعد مخلوقات پہ رحجت پروردگار بارہ افراد ہوں گے۔ اول میرا برادر اور آخر میرا فرزند! سوال کیا گیا کہ یہ برادر کون ہیں؟ فرمایا علیؑ بن ابی طالب! اور فرزند کون ہے؟ فرمایا وہ مہدی جو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (اکمال الدین ص۲۸۰ / ۲۷، فرائد السمطین ۲ ص۳۱۲ / ۵۶۲ از عبداللہ بن عباس)

۱۹۰۔ امام علیؑ حضرت مہدیؑ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وہ حکمت کی زرہ سے آراستہ ہوگا اور اس کے تمام آداب پر عامل ہوگا کہ اس کی طرف متوجہ بھی ہوگا اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہوگا اور اس کے لئے اپنے کو فارغ رکھے گا۔ گویا یہ اس کا گمشدہ ہے جس کی تلاش جاری ہے اور ایک ضرورت ہے جس کے بارے میں جستجو کر رہا ہے۔ وہ اس وقت غریب و مسافر ہو جائے گا جب اسلام غربت کا شکار ہوگا اور تھکے ماندہ

www.kitabmart.in

اونٹ کی طرح سینہ زمین پر ٹیک دیا ہوگا اور دم مار رہا ہوگا ۔ وہ اللہ کی باقیماندہ حجتوں کا بقیہ ہے اور اس کے انبیاء کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے ۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۲)

۱۹۱ ۔ امیر المومنینؑ آل محمدؐ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ائمہ طاہرین اور عترت معصومین ہیں ۔ یہی ذریت محترم ہیں اور یہی خلفاء راشدین ہیں ۔ (مشارق انوار الیقین ص۱۱۸ از طارق بن شہاب)

۱۹۲ ۔ امام صادقؑ ۔ ائمہ، رسول اکرمؐ کی منزل میں ہوتے ہیں لیکن رسول نہیں ہوتے ہیں اور نہ ان کے لئے وہ چیزیں حلال ہیں جو صرف پیغمبرؐ کے لئے حلال ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ ہر مسئلہ میں رسول اکرمؐ کی منزل میں ہیں ۔ (کافی ا ص۲۷۰ از محمد بن مسلم)

۵ ۔ اوصیاء نبیؐ

۱۹۳ ۔ رسول اکرمؐ ! میں سید الانبیاء و المرسلین اور افضل از ملائکہ مقربین ہوں اور میرے اولیاء تمام انبیاء و مرسلین کے اوصیاء کے سردار ہیں ۔ (امالی صدوقؒ ص۲۴۵ ، بشارۃ المصطفیٰ ص۳۴)

۱۹۴ ۔ رسول اکرمؐ ! میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی بن ابی طالبؑ اوصیاء کے سردار ہیں اور میرے اوصیاء میرے بعد کل بارہ ہوں گے جن کے اول علیؑ بن ابی طالب ہوں گے اور آخری قائمؑ ۔ (اکمال الدین ص۲۸۰، عیون اخبار الرضا ا ص۶۴ ، فرائد السمطین ۲ ص۳۱۳ ،

۱۹۵ ۔ رسول اکرمؐ ! ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علیؑ میرا وصی اور وارث ہے (الفردوس ۳ ص۳۳۶)

www.kitabmart.in

تاریخ دمشق حالات امیر المومنینؑ ۳ ص۵/ ۱۰۲۱-۱۰۲۲، مناقب خوارزمی ۴۸/۴۷، مناقب ابن المغازلی ص۲۰۰/ ۲۳۸)

۱۹۶- سلمان! میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے تو آپ کا وصی کون ہے؟ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد جب مجھے دیکھا تو آواز دی۔ میں دوڑ کر حاضر ہوا۔ فرمایا تمھیں معلوم ہے کہ موسیٰؑ کا وصی کون ہے؟ میں نے عرض کی یوشع بن نون! فرمایا کیسے؟ عرض کی کہ وہ سب سے بہتر تھے۔ فرمایا تو میرا وصی اور میرے اس امر کا مرکز اور میری تمام امت میں سب سے بہتر میرے تمام وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کا ادا کرنے والا علیؑ بن ابی طالب ہوگا۔
(المعجم الکبیر ۶ ص۲۲۱/ ۶۰۶۳، کشف الغمہ ا ص۱۵۷)

۱۹۷- رسول اکرمؐ حدیث معراج میں فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی خدایا میرے اوصیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ اے محمدؐ! تمھارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس پر میرے ایک ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علیؑ بن ابی طالب تھے اور آخری مہدیؑ۔ میں نے عرض کی خدایا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں؟ ارشاد ہوا اے محمدؐ! یہی میرے اولیاء۔ احباء۔ اصفیاء اور تمھارے بعد مخلوقات پر میری حجت ہیں اور یہی تمھارے اوصیاء خلفاء اور تمھارے بعد بہترین مخلوقات ہیں۔ (علل الشرائع ۶ ص۱، عیون اخبار الرضاؑ ا ص۲۶۴، کمال الدین ص۲۵۶ از عبد السلام بن صالح الہروی از امام رضاؑ)

www.kitabmart.in

۱۹۸- رسول اکرمؐ کا وقت آخر تھا اور جناب فاطمہؑ فریاد کر رہی تھیں کہ آپ کے بعد میرے اور میری اولاد کے برباد ہو جانے کا خطرہ ہے۔ امت کے حالات آپ کی نگاہوں کے سامنے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ فاطمہؑ! کیا تمھیں نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے ہم اہلبیتؑ کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور تمام مخلوقات کے لئے فنا کو مقدر کر دیا ہے۔ اس نے ایک مرتبہ مخلوقات پر نگاہ انتخاب ڈالی تو تمھارے باپ کو منتخب کر کے نبی قرار دیا اور دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمھارے شوہر کا انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھارا عقد ان کے ساتھ کر دوں اور انھیں اپنا ولی اور وزیر قرار دیدوں اور امت میں اپنا خلیفہ نامزد کر دوں تو اب تمھارا باپ تمام انبیاء و مرسلین سے بہتر ہے اور تمھارا شوہر تمام اولیاء سے بہتر ہے اور تم سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو۔

اس کے بعد مالک نے تیسری نگاہ ڈالی تو تمھیں اور تمھارے دونوں فرزندوں کا انتخاب کیا۔ اب تم سردار نساء اہل جنّت ہو اور تمھارے دونوں فرزند سرداران جوانان اہل جنّت ہیں اور تمھاری اولاد میں قیامت تک میرے اوصیاء رہوں گے جو ہادیؑ اور مہدی ہوں گے۔ میرے اوصیاء میں سب سے پہلے میرے بھائی علیؑ ہیں۔ اس کے بعد حسنؑ۔ اس کے بعد حسینؑ اور اس کے بعد نو اولاد حسینؑ یہ سب کے سب میرے درجہ میں ہوں گے اور جنّت میں خدا کی بارگاہ میں میرے درجہ سے اور میرے باپ ابراہیم کے درجہ سے قریب تر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ (اکمال الدین ص ۲۶۳ از سلیم بن قیس الہلالی)

۱۹۹- امام حسینؑ! پروردگار عالم نے حضرت محمدؐ کو تمام مخلوقات میں منتخب قرار

www.kitabmart.in

دیا ہے۔ انھیں نبوت سے سرفراز کیا ہے۔ رسالت کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اس کے بعد جب انھیں واپس بلالیا۔ اس وقت جب وہ بندوں کو نصیحت کر چکے اور پیغام الٰہی کو پہنچا چکے تو ہم ان کے اہلبیتؑ اولیاء، اوصیاء، ورثہ اور تمام لوگوں سے زیادہ ان کی جگہ کے حقدار تھے لیکن قوم نے ہم پر زیادتی کی تو ہم خاموش ہو گئے اور ہم نے کوئی تفرقہ پسند نہیں کیا بلکہ عافیت کو ترجیح دی جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہم ان تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں جنھوں نے اس جگہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ (تاریخ طبری ۵ ص ۳۵۷ از ابو عثمان نہدی، البدایۃ والنہایۃ ۸ ص ۱۵۷)

۲۰۰۔ امام محمد باقرؑ! پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب تر۔ لوگوں سے سب سے اعلم اور مہربان حضرت محمدؐ اور ائمہ کرام ہیں لہذا جہاں یہ داخل ہوں سب داخل ہو جاؤ اور جس سے یہ الگ ہو جائیں سب الگ ہو جاؤ۔ حق انھیں میں ہے اور یہی اوصیاء ہیں اور یہی ائمہ ہیں۔ جہاں انھیں دیکھو ان کا اتباع شروع کر دو (کمال الدین ص ۳۲۸ از ابوحمزہ الثمالی)

۲۰۱۔ محمد بن مسلم! میں نے امام صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی کچھ مخصوص مخلوق ہے جسے اس نے اپنے نور اور اپنی رحمت سے پیدا کیا ہے۔ رحمت سے رحمت کے لئے۔ یہی خدا کی نگرانی کرنے والی آنکھیں اس کے سننے والے کان، اس کی اجازت سے بولنے والی زبان اور اس کے تمام احکام و بیانات کے امانتدار ہیں۔ انھیں کے ذریعہ وہ برائیوں کو محو کرتا ہے۔ ذلت کو دفع کرتا ہے۔ رحمت کو نازل کرتا ہے۔ مردہ کو زندہ کرتا ہے۔ زندہ کو مردہ بناتا ہے۔ لوگوں کی آزمائش کرتا ہے۔ مخلوقات میں اپنے فیصلے نافذ کرتا ہے۔

تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان - یہ کون حضرات ہیں -

فرمایا یہ اوصیاء ہیں - (التوحید ص۱۶۷، معانی الاخبار ص۱۶)

۲۰۲ - امام ہادیؑ نے زیارت جامعہ میں فرمایا کہ سلام ہو ان پر جو معرفت الٰہی کے مرکز - برکت الٰہی کے مسکن - حکمت الٰہی کے معدن، راز الٰہی کے محافظ، کتاب الٰہی کے حافظ - رسول اللہ کے اوصیاء اور ان کی ذریت ہیں انھیں پر رحمت اور انھیں پر برکات - (تہذیب ۶ ص۹۶/ ۱۷۷)

www.kitabmart.in

مولف! واضح رہے کہ ائمہ اہلبیتؑ کے اوصیاء رسولؐ ہونے کی روایات بہت زیادہ ہیں جن کے بارے میں ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی کا ارشاد ہے کہ قوی اسناد کے ساتھ صحیح اخبار میں اس حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے معاملات کی وصیت حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کو فرمائی اور انھوں نے امام حسنؑ کو ــــ اور انھوں نے امام حسینؑ کو ــــ اور انھوں نے علی بن الحسینؑ کو ــــ اور انھوں نے محمد بن علیؑ کو ــــ اور انھوں نے جعفر بن محمدؑ کو اور انھوں نے موسیٰ بن جعفرؑ کو ــــ اور انھوں نے علی بن موسیٰؑ کو ــــ اور انھوں نے محمد بن علیؑ کو ــــ اور انھوں علی بن محمدؑ کو ــــ اور انھوں نے حسنؑ بن علیؑ کو ــــ اور انھوں نے اپنے فرزند حجت قائمؑ کو فرمائی کہ اگر عمر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اس قدر طول دے گا کہ وہ منظر عام پر آکر ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں پروردگار کی صلوات ورحمت ان پر اور ان کے جملہ آباد طاہرین پر -

(الفقیہ ۴ ص۱۷۷)

www.kitabmart.in

۶۔ پیغمبرؐ اسلام کے محبوب ترین

۲۰۳۔ جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ ایک دن رسول اکرمؐ تشریف فرما تھے کہ اچانک فاطمہؑ ایک مخصوص غذا لے کر حاضر ہوگئیں۔ آپ نے فرمایا کہ علیؑ اور ان کے فرزند کہاں ہیں؟ جناب فاطمہؑ نے عرض کی کہ گھر میں ہیں۔
فرمایا انھیں طلب کرو! اتنے میں علیؑ و حسنؑ و حسینؑ آگئے اور آپ نے سب کو دیکھ کر اپنی خیبری چادر کو اٹھایا اور سب کو اوڑھا کر فرمایا خدایا یہ میرے اہلبیتؑ اور "تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب" ہیں۔ لہذا ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا جس کے بعد آیت تطہیر نازل ہوگئی۔ (کشف الغمہ ا ص۴۵)

۲۰۴۔ امام علیؑ! ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضورؐ سب سے زیادہ محبوب آپ کی نظر میں کون ہے؟ فرمایا کہ یہ (علیؑ) اور اس کے دونوں فرزند اور ان کی ماں (فاطمہؑ) یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ جنت میں میرے ساتھ اسی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں۔ (امالی طوسی ص۴۵۲ / ۱۰۰۰ از زید بن علیؑ)

۲۰۵۔ جمیع بن عمیر التیمی! میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور میری پھوپھی نے سوال کیا کہ رسول اکرمؐ کی سب سے زیادہ محبوب شخصیت کون تھی؟ تو انھوں نے فرمایا فاطمہؑ! پھوپھی نے پوچھا اور مردوں میں؟ فرمایا۔ ان کے شوہر۔ وہ ہمیشہ دن میں روزے رکھتے تھے اور رات بھر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (سنن ترمذی ۵ ص۷۰۱ / ۳۸۷۴)

۲۰۶۔ جمیع بن عمیر! میں ایک مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر

www.kitabmart.in

ہوا اور میری ماں نے یہی سوال تو انھوں نے فرمایا کہ تم محبوب ترین خلائق کے بارے میں دریافت کر رہی ہو تو وہ ان کی محبوب ترین بیٹی کا شوہر ہے۔ میں نے خود حضورؐ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے علیؑ۔ فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو جمع کر کے ان پر چادر اوڑھا کر یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں پاک پاکیزہ رکھنا۔ جس کے بعد میں بھی قریب گئی اور دریافت کیا ——— کیا میں بھی اہلبیتؑ میں شامل ہوں؟ تو فرمایا دور رہو تم خیر پر ہو۔ (مناقب امیر المومنینؑ الکوفی ۲ ص ۱۳۲ / ۶۱۷)

۷۔ افضل خلائق

۲۰۷۔ رسول اکرمؐ! تمھارے بزرگوں میں سب سے بہتر علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ تمھارے جوانوں میں سب سے افضل حسنؑ و حسینؑ ہیں اور تمھاری عورتوں میں سب سے بالاتر فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں۔

(تاریخ بغداد ۴/۳۹۲/۲۲۸۰)

۲۰۸۔ رسول اکرمؐ! میں اور میرے اہلبیتؑ سب اللہ کے مصطفیٰ اور تمام مخلوقات میں منتخب بندہ ہیں۔ (احقاق الحق ۹/۴۸۳)

۲۰۹۔ رسول اکرمؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔ فاطمہؑ! ہم اہلبیتؑ کو پروردگار نے وہ سات خصال عطا فرمائے ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کئے ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کرے گا۔ مجھے خاتم النبیین اور تمام مرسلین میں سب سے بزرگ تر اور تمام مخلوقات میں سب سے محبوب تر قرار دیا ہے میں تمھارا باپ ہوں اور میرا وصی جو تمام اوصیاء سے بہتر اور نگاہ پروردگار میں محبوب تر ہے وہ تمھارا شوہر ہے۔ ہمارا شہید بہترین شہداء ہے اور

www.kitabmart.in

خدا کے نزدیک محبوب ترین ہے جو تمھارے باپ اور شوہر کے چچا ہیں۔ ہمیں میں سے وہ شخصیت ہے جسے پروردگار نے فضائے جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے کے لئے دو سبز پر عنایت فرمادیے ہیں اور وہ تمھارے باپ کے ابن عم اور تمھارے شوہر کے حقیقی بھائی ہیں اور ہمیں میں سے اس امت کے سبطین ہیں یعنی تمھارے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں اور پروردگار کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کا باپ ان سے بھی بہتر ہے۔ فاطمہؑ! خدائے برحق کی قسم انھیں دونوں کی اولاد میں اس امت کا مہدی بھی ہوگا (المعجم الکبیر ۳ ص ۵۷ / ۲۶۷۵ از علی المکی الہلالی، امالی طوسیؒ ص ۱۵۴ / ۲۵۶، الخصال ص ۴۱۲ / ۱۶، الغیبۃ طوسیؒ ص ۱۹۱ / ۱۵۴، کشف الغمہ ا ص ۱۵۴، کفایۃ الاثر ص ۶۳)

۲۱۰۔ رسول اکرمؐ۔ میں سید النبیین ہوں علیؑ بن ابی طالبؑ سید الوصیین ہیں۔ حسنؑ و حسینؑ سردار جوانان جنت ہیں۔ ان کے بعد کے ائمہ سردار متقین ہیں۔ ہمارا دوست خدا کا دوست ہے اور ہمارا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ہماری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہی ہمارا ذمہ دار ہے (امالی صدوقؒ ص ۴۴۸)

۲۱۱۔ رسول اکرمؐ۔ علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد کے ائمہ سب اہل زمین کے سردار اور روز قیامت روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں۔

(امالی صدوقؒ ۴۶۶ / ۲۴ از عمر بن ابی سلمہ)

۲۱۲۔ رسول اکرمؐ! یا علیؑ! میں۔ تم اور تمھاری اولاد کے ائمہ سب دنیا کے سردار اور آخرت کے شہنشاہ ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کر دیا اس نے خدا کا انکار کر دیا۔ (امالی

www.kitabmart.in

صدوق ص۵۲۳/ ۶ از سلیمان بن مہران ـــ ص۴۴۵ از حسن بن علیؑ بن فضال، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۵۷/ ۲۱۰ ملوک فی الارض)

۲۱۳- ابن عباس راوی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ تم سب میرے اصحاب ہو اور علیؑ بن ابی طالب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں - وہ میرے علم کا دروازہ اور میرے وصی ہیں ـــ وہ - فاطمہؑ - حسنؑ اور حسینؑ سب اصل و شرف اور کرم کے اعتبار سے تمام اہل زمین سے افضل و برتر ہیں (ینابیع المودۃ ۲ ص۳۳۳/ ۹۷۳، مائۃ منقبہ ص۱۲۲، مقتل خوارزمی ا ص۶۰)

۲۱۴- امیر المومنینؑ رسول اکرمؐ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی عترت بہترین عترت، آپ کا خاندان بہترین خاندان اور آپ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے (نہج البلاغہ خطبہ ۹۴)

۸- مباہلہ میں شرکت

۲۱۵- عبدالرحمٰن بن کثیر نے جعفر بن محمد، ان کے والد بزرگوار کے واسطہ سے امام حسنؑ سے نقل کیا ہے کہ مباہلہ کے موقع پر آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اکرمؐ نے نفس کی جگہ میرے والد کو لیا - ابنائنا میں مجھے اور بھائی کو لیا - نساءنا میں میری والدہ فاطمہؑ کو لیا اور اس کے علاوہ کائنات میں کسی کو ان الفاظ کا مصداق نہیں قرار دیا لہذا ہمیں ان کے اہلبیتؑ گوشت و پوست اور خون و نفس ہیں - ہم ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں - (امالی طوسیؒ ۵۶۴/ ۱۱۷۴، ینابیع المودۃ ا ص۱۶۵/ ۱)

۲۱۶- جابر! رسول اکرمؐ کے پاس عاقب اور طیب (علماء نصاریٰ) وارد ہوئے

www.kitabmart.in

توآپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی - ان دونوں نے کہا کہ ہم تو پہلے ہی اسلام لا چکے ہیں - آپ نے فرمایا کہ بالکل جھوٹ ہے اور تم چاہو تو میں بتا سکتا ہوں کہ تمھارے لئے اسلام سے مانع کیا ہے ؟ ان لوگوں نے کہا فرمائیے ؟

فرمایا کہ صلیب کی محبّت ، شراب اور سور کا گوشت اور یہ کہہ کر آپ نے انھیں مباہلہ کی دعوت دیدی اور ان لوگوں نے صبح کو آنے کا وعدہ کر لیا - اب جو صبح ہوئی تو رسول ؐ اکرم نے علیؑ - فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو ساتھ لیا اور پھر ان دونوں کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کر دیا اور سپر انداختہ ہو گئے -

آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے کہ اگر ان لوگوں نے مباہلہ کر لیا ہوتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی - اس کے بعد جابر کا بیان ہے کہ انھیں حضرات کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے فقل تعالوندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ...

شعبی نے جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انفسنا میں رسول اکرمؐ تھے اور حضرت علیؑ - ابنائنا میں حسنؑ و حسینؑ تھے اور نسائنا میں فاطمہؑ

(دلائل النبوۃ ابونعیم ۲ ص ۳۹۳ / ۲۴۴ ، مناقب ابن المغازلی ص ۲۶۳ / ۳۱۰ ، العمدۃ ۱۹۰ / ۱۹۱ ، الطرائف ۴۶ / ۳۸)

۲۱۷ - زمخشری کا بیان ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے انھیں مباہلہ کی دعوت دی تو انھوں نے اپنے دانشور عاقب سے مشورہ کیا کہ آپ کا خیال کیا ہے ؟ اس نے کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور انھوں نے حضرت مسیحؑ کے بارے میں قول فیصل سنا دیا ہے اور خدا گواہ ہے کہ جب

بھی کسی قوم نے کسی نبی برحق سے مباہلہ کیا ہے تو نہ بوڑھے باقی رہ سکے ہیں اور نہ بچے پنپ سکے ہیں اور تمہارے لئے بھی ہلاکت کا خطرہ یقینی ہے لہذا مناسب ہے کہ مصالحت کرلو اور اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

www.kitabmart.in

دوسرے دن جب وہ لوگ رسول اکرمؐ کے پاس آئے تو آپ اس شان سے نکل چکے تھے کہ حسینؑ کو گود میں لئے تھے، حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فاطمہؑ آپ کے پیچھے چل رہی تھیں اور علیؑ ان کے پیچھے۔ اور آپ فرما رہے تھے کہ دیکھو جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

اسقف نجران نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہے تو ان کے کہنے سے ہٹا سکتا ہے۔ خبردار مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کوئی ایک عیسائی باقی نہ رہ جائے گا

چنانچہ ان لوگوں نے کہا یا ابا القاسم! ہماری رائے یہ ہے کہ ہم مباہلہ نہ کریں اور آپ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ نہیں چاہتے ہو تو اسلام قبول کر لو تاکہ مسلمانوں کے تمام حقوق و فرائض میں شریک ہو جاؤ!

ان لوگوں نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا ہے!

فرمایا پھر جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ —— کہا اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ البتہ اس بات پر صلح کر سکتے ہیں کہ آپ نہ جنگ کریں۔ نہ ہمیں خوفزدہ کریں۔ نہ دین سے الگ کریں۔ ہم ہر سال آپ کو دو ہزار حلّے دیتے رہیں گے۔ ایک ہزار صفر کے مہینہ میں اور ایک ہزار رجب کے مہینہ میں اور تیس عدد آہنی زرہیں!

www.kitabmart.in

چنانچہ آپ نے اس شرط سے صلح کرلی اور فرمایا کہ ہلاکت اس قوم پر منڈلا رہی تھی۔ اگر انھوں نے لعنت میں حصہ لے لیا ہوتا تو سب کے سب بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور پوری وادی آگ سے بھر جاتی اور اللہ اہل نجران کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا اور درختوں پر پرندہ تک نہ رہ جاتے اور ایک سال کے اندر سارے عیسائی تباہ ہو جاتے۔

اس کے بعد زمخشری نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ آیت شریف میں ابناء ونساء کو نفس پر مقدم کیا گیا ہے تاکہ ان کی عظیم منزلت اور ان کے بلند ترین مرتبہ کی وضاحت کردی جائے اور یہ بتا دیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جا سکتا ہے اور اس سے بالاتر اصحاب کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہو سکتی ہے۔ (تفسیر کشاف ا ص ۱۹۳، تفسیر طبری ۳ ص ۲۹۹، تفسیر فخر الدین رازی ۸ ص ۸۸، ارشاد ا ص ۱۶۶، مجمع البیان ۲ ص ۷۶۲، تفسیر قمی ا ص ۱۰۴)

واضح رہے کہ فخر رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریباً تمام اہل تفسیر و حدیث کا اتفاق و اجماع ہے۔!

۹۔ اولوالامر

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ (نساء آیت ۵۹)

۲۱۸۔ امام علیؑ! رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اولوالامر وہ افراد ہیں جنھیں خدا نے اطاعت میں اپنا اور میرا شریک قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب کسی امر میں اختلاف کا خوف ہو تو انھیں سب کی طرف رجوع کیا جائے ——

www.kitabmart.in

تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ کون افراد ہیں؟ فرمایا کہ ان میں سے پہلے تم ہو (شواہد التنزیل ۱ صہ ۱۸۹/ ۲۰۲، الاعتقادات ۵ صہ ۱۲۱، کتاب سلیم ۶ صہ ۶۲۶)

۲۱۹ - امیر المومنینؑ نے کوفہ میں وارد ہونے کے بعد فرمایا اہل کوفہ! تمھارا فرض ہے کہ تقوائے الٰہی اختیار کرو اور تمھارے پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ جو اللہ کے اطاعت گذار ہیں ان کی اطاعت کرو کہ یہ اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں۔ ان لوگوں کی بہ نسبت جو ان کے مقابلہ میں اطاعت کے دعویدار ہیں اور انھیں کی وجہ سے صاحبان فضیلت بن گئے ہیں اور پھر ہمارے فضل کا انکار کردیا ہے اور ہمارے حق میں ہم سے جھگڑا کر کے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں۔ انھیں اپنے کئے کا مزہ معلوم ہو چکا ہے اور عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ لیں گے۔ (امالی مفید ۱۲۷/ ۵، ارشاد ۱/ ۲۶۰)

۲۲۰ - ہشام بن حسان۔ امام حسنؑ نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ ہماری اطاعت کرو کہ یہ اطاعت تمھارا فریضہ ہے۔ یہ اطاعت خدا ورسول کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے " اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم"..... (امالی مفید صہ ۳۴۹، امالی طوسیؒ ۱۲۲/ ۱۸۸، احتجاج ۲ صہ ۹۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صہ ۶۷)

۲۲۱ - امام حسینؑ نے میدان کربلا میں فوج دشمن سے خطاب کر کے فرمایا "ایھا الناس" اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور حق کو اس کے اہل کے لئے پہچان لو تو اس میں رضائے خدا زیادہ ہے۔ دیکھو ہم پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ ہیں اور ان مدعیوں سے زیادہ امر رسالت کے حقدار ہیں جو ظلم و جور کا برتاؤ کر رہے ہیں اور اگر اب تم ہمیں ناپسند کر رہے ہو اور ہمارے حق کا انکار کر رہے ہو تو یہ تمھاری نئی رائے ہے۔ اس کے خلاف جو تمھارے خطوط میں درج

www.kitabmart.in

ہے اور جس کا اشارہ تمھارے رسائل نے دیا ہے اور اس بنیاد پر میں واپس بھی جا سکتا ہوں۔ (ارشاد ۲ ص۷۹، وقعۃ الطف ص۱۷۱، کامل ۲ ص۵۵۲)

۲۲۲۔ امام زین العابدینؑ اپنی دعا میں فرماتے ہیں، خدایا اپنی محبوب ترین مخلوق محمدؐ اور ان کی منتخب عترت پر رحمت نازل فرما جو پاکیزہ کردار ہیں اور ہمیں انکی باتوں کا سننے والا اور ان کی اطاعت کرنے والا قرار دیدے جس طرح تو نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ (صحیفہ سجادیہ دعا، ص۳۴، ینابیع المودۃ ۳ ص۴۱۷)

۲۲۳۔ امام محمد باقرؑ نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے ذیل میں فرمایا کہ اولی الامر صرف ہم لوگ ہیں جن کی اطاعت کا حکم قیامت تک کے صاحبان ایمان کو دیا گیا ہے۔ (الکافی ۱ ص۲۷۶/۱ از برید العجلی)

۲۲۴۔ ابو بصیر! میں نے آیت اطاعت کے بارے میں امام صادقؑ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے! میں نے عرض کی کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا نے ان کا نام کیوں نہیں لیا؟ فرمایا کہ جب خدا نے نماز کا حکم نازل کیا جب بھی تین رکعت اور چار رکعت کا نام نہیں لیا اور رسولؐ اکرم ہی نے اس کی تفسیر کی ہے۔ اسی طرح جب زکوٰۃ کا حکم نازل کیا تو چالیس میں ایک کا ذکر نہیں کیا اور رسول اکرمؐ نے اس کی تفسیر کی ہے۔ یہی حال حج کا ہے کہ اس میں طواف کے سات چکر کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات رسول اکرمؐ نے بتائی ہے تو جس طرح آپ نے تمام آیات کی تفسیر کی ہے۔ اسی طرح اولی الامر کی بھی تفسیر کردی ہے اور وقت نزول جو افراد موجود تھے ان کی نشاندہی کردی ہے۔

www.kitabmart.in

(الکافی ا ص۲۸۶، شواہد التنزیل ا ص۱۹۱ / ۲۰۳، تفسیر عیاشی ا ص۲۲۹ / ۱۶۹)

۲۲۵ - امام صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اولوالامر ائمہ اہلبیتؑ ہیں اور بس (ینابیع المودۃ ا ص۳۴۱ / ۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳/ ۱۵)

۲۲۶ - ابن ابی یعفور ! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کے پاس بہت سے اصحاب موجود تھے ..... تو آپ نے فرمایا - ابن ابی یعفور ! پروردگار نے اپنی، رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو اوصیائے رسول اکرمؐ ہیں - دیکھو ہم بندوں پر خدا کی حجت ہیں اور مخلوقات پر اس کی طرف سے نگراں ہیں - ہمیں زمین کے امین ہیں اور علم کے خزانہ دار - اس کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے - جس نے ہماری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی - (الزہد للحسین بن سعید ص۱۰۴ / ۲۸۶، الکافی ا ص۱۸۵، بحار الانوار ۲۳ / ۲۸۳، احقاق الحق ۳ ص۲۲۴، ۱۴ ص۳۴۸)

۱۰ - اہل الذکر

۲۲۷ - رسول اکرمؐ ! فاسئلوا اھل الذکر کے ذیل میں فرمایا کہ ذکر سے مراد میں ہوں اور اہل ذکر ائمہ ہیں (الکافی ا ص۲۱)

۲۲۸ - امام علیؑ ! ہم ہیں اہل ذکر - (ینابیع المودہ ا ص۳۵۷، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۹۸، العمدۃ ص۲۸۸ / ۴۶۸)

۲۲۹ - حارث ! میں نے امام علیؑ سے آیت اہل الذکر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم ہی اہل ذکر ہیں اور ہمیں اہل علم اور ہمیں

www.kitabmart.in

معدن تنزیل وتاویل ہیں ۔ میں نے خود رسول اکرمؐ کی زبان سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے ۔ جسے بھی علم لینا ہے اسے دروازہ سے آنا ہوگا ۔ (شواہد التنزیل ۱ ص ۴۳۲/۴۵۹، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۷۹)

۲۳۰ - امام علیؑ ! آگاہ ہوجاؤ کہ ذکر رسول اکرمؐ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں اور راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں ہدایت کے منارے اور تقویٰ کے پرچم ہیں اور ہمارے ہی لئے ساری مثالیں بیان کی گئی ہیں ۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۹۸)

۲۳۱ - امام محمد باقرؑ نے آیت اہل الذکر کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل ذکر ہم لوگ ہیں ۔ (تفسیر طبری ۱۰/۱۷، ا ص ۵، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۷۸، تفسیر فرات کوفی ص ۲۳۵، ۳۱۵، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۲۵۹، تفسیر قمی ۲ ص ۶۸)

۲۳۲ - امام باقرؑ - اہل ذکر عترت پیغمبرؐ کے ائمہ ہیں ۔ (شواہد التنزیل ۱ ص ۴۳۷/۴۶۶)

۲۳۳ - ہشام ۔ میں نے امام صادقؑ سے آیت اہل الذکر کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ یہ کون حضرات ہیں تو فرمایا کہ ہم لوگ ہیں

میں نے عرض کی تو ہم لوگوں کا فرض ہے کہ آپ سے دریافت کریں؟

فرمایا بیشک

تو پھر آپ کا فرض ہے کہ آپ جواب دیں؟ فرمایا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے ۔ (امالی طوسی ۶۶۴/۱۳۹۰، کافی ۱ ص ۲۱۱)

۲۳۴ - امام صادقؑ ! ذکر کے دو معنی ہیں ۔ قرآن اور رسول اکرمؐ اور ہم دونوں اعتبار سے اہل ذکر ہیں ۔ ذکر قرآن کے معنی میں سورہ نحل ۴۴ میں ہے

www.kitabmart.in

اور رسول اکرمؐ کے معنی میں سورہ طلاق ۱۰-۱۱ میں ہے۔

(ینابیع المودہ ۱ ص۳۵۷/۱۴)

۲۳۵ - امام صادقؑ! مالک کائنات کے ارشاد فاسئلوا اھل الذکر.....
میں کتاب ذکر ہے اور اہلبیتؑ وآل محمدؐ اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جاہلوں سے سوال کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

(کافی ۱ ص۲۹۵)

۲۳۶ - امام صادقؑ - ذکر قرآن ہے اور ہم اس کی قوم ہیں اور ہمیں سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (کافی ۱ ص۲۱۱، تفسیر قمی ۲ ص۲۸۶، بصائر الدرجات ۱ ص۳۷)

۲۳۷ - ابن بکیر نے حمزہ بن محمد الطیار سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے امام صادقؑ کے سامنے ان کے پدر بزرگوار کے بعض خطبوں کو پیش کیا تو ایک منزل پر پہنچ کر آپ نے فرمایا کہ اب خاموش رہو!

اس کے بعد فرمایا کہ جس بات کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو۔ مناسب یہی ہے کہ خاموش رہو اور تحقیق کرو اور آخر میں ائمہ ہدیٰ کے حوالہ کردو تاکہ وہ تمھیں صحیح راستہ پر چلائیں اور تاریکی کو دور کریں اور حق سے آگاہ کریں جیسا کہ آیت فاسئلوا اھل الذکر میں بتایا گیا ہے۔

(کافی ۱ ص۵۰، محاسن ۱ ص۳۴۱، تفسیر عیاشی ۲ ص۲۶۰)

۲۳۸ - امام صادقؑ نے اپنے اصحاب کے نام ایک خط لکھا - اے وہ گروہ جس پر خدا نے مہربانی کی ہے اور اسے کامیاب بنایا ہے - دیکھو! خدا نے تمھارے لئے خیر کو مکمل کر دیا ہے اور یہ بات امر الٰہی کے خلاف ہے کہ کوئی شخص دین میں خواہش - ذاتی خیال اور قیاس سے کام لے - خدا نے قرآن

www.kitabmart.in

کو نازل کر دیا ہے اور اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ پھر قرآن اور تعلیم قرآن کے اہل بھی مقرر کر دئے ہیں اور جنھیں اس کا اہل قرار دیا ہے انھیں بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس میں خواہش، رائے اور قیاس کا استعمال کریں اس لئے کہ اس نے علم قرآن دے کر اور مرکز قرآن بنا کر ان باتوں سے بے نیاز بنا دیا ہے یہ مالک کی مخصوص کرامت ہے جو انھیں دی گئی ہے اور وہی اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا امت کو حکم دیا گیا ہے (کافی ۸ ص۵ / ۱ ص۲۱۰، بحار ۲۳ ص۱۷۲، امالی طوسی ۶۶۴ / ۱۲۹۰، روضۃ الواعظین ص۲۲۴، بصائر الدرجات ۵ / ۳۷، ۱۰ ص۴۰، ۲۳ / ۵۱۱، کامل الزیارات ص۵۴، احقاق الحق ۲ ص۴۸۲ - ۴۸۳، ۱۴ ص۳۷۱ - ۳۷۵)

۱۱ - محافظین دین

۲۳۹ - رسول اکرمؐ نے امام علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ! میں، تم، تمھارے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ اور اولاد حسینؑ کے نو فرزند دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں۔ جو ہمارا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا اس کا انجام جہنم ہوگا۔ (امالی مفید ص۲۱۷، بشارۃ المصطفیٰ ص۴۹)

۲۴۰ - رسول اکرمؐ۔ میری امت کی ہر نسل میں میرے اہلبیتؑ کے عادل افراد رہیں گے جو اس دین سے غالیوں کی تحریف، اہل باطل کی تزویر اور جاہلوں کی تاویل کو رفع کرتے رہیں گے۔ دیکھو تمھارے ائمہ خدا کی بارگاہ کی طرف تمھارے قائد ہیں لہٰذا اس پر نگاہ رکھنا کہ تم اپنے دین اور نماز میں کس کی اقتدا کر رہے ہو۔ (کمال الدین ص۲۲۱، قرب الاسناد ۷۷ / ۲۵۰،

www.kitabmart.in

مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص۲۴۵ ، کنز الفوائد ۱ ص۳۳۰)

۲۴۱ - امام صادقؑ! علماء انبیاءؑ کے وارث ہوتے ہیں کہ انبیاء درہم و دینار جمع کر کے اس کا وارث نہیں بناتے ہیں بلکہ اپنی احادیث کا وارث بناتے ہیں لہٰذا جو شخص بھی اس میراث کا کوئی حصّہ لے گویا اس نے بڑا حصّہ حاصل کر لیا لہٰذا اپنے علم کے بارے میں دیکھتے رہو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو - ہمارے اہلبیتؑ میں سے ہر نسل میں ایسے عادل افراد رہیں گے جو دین سے غالیوں کی تحریف، باطل پرستوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی تاویل کو دفع کرتے رہیں گے - (کافی ۱ ص۳۲ ، بصائر الدرجات ۱/۱۰)

۲۴۲ - امام رضاؑ! امام بندگان خدا کو نصیحت کرنے والا اور دین خدا کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے - (کافی ۱ ص۲۰۲ از عبد العزیز بن مسلم)

۱۲ - ابواب اللہ

۲۴۳ - رسول اکرمؐ - ہم وہ خدائی دروازے ہیں جن کے ذریعہ خدا تک رسائی ہوتی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ سے طالبان ہدایت ہدایت پاتے ہیں -
(فضائل الشیعہ ۵۰/ ۷ ، تاویل الآیات الظاہرہ ص۴۹۸ از ابو سعید خدری)

۲۴۴ - امام علیؑ - ہمیں دین کے شعار اور اصحاب ہیں اور ہمیں علم کے خزانے اور ابواب ہیں اور گھروں میں دروازہ کے علاوہ کہیں سے داخلہ نہیں ہوتا اور جو دوسرے راستہ سے آتا ہے اسے چور شمار کیا جاتا ہے -

(نہج البلاغہ خطبہ ص۱۵۴)

۲۴۵ - امام علیؑ - پروردگار اگر چاہتا تو وہ براہ راست بھی بندوں کو اپنی معرفت

www.kitabmart.in

دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی معرفت کا دروازہ اور راستہ بنا دیا ہے اور ہمیں وہ چہرۂ حق ہیں جن کے ذریعہ اسے پہچانا جاتا ہے لہذا جو شخص بھی ہماری ولایت سے انحراف کرے گا یا غیروں کو ہم پر فضیلت دے گا وہ راہ حق سے بھکا ہوا ہوگا اور یاد رکھو کہ تمام وہ لوگ جن سے لوگ وابستہ ہوتے ہیں سب ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں بعض گندے چشمے کے مانند ہیں جو دوسروں کو بھی گندہ کر دیتے ہیں اور ہم وہ شفاف چشمے ہیں جو امر خدا سے جاری ہوتے ہیں اور ان کے ختم ہونے یا منقطع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ (کافی ا ص ۱۸۴، مختصر بصائر الدرجات ص ۵۵، تفسیر فرات کوفی ص ۱۴۲ / ۱۷۴)

۲۴۶۔ امام صادقؑ! اوصیاء پیغمبرؐ وہ دروازہ ہیں جن سے حق تک پہنچا جاتا ہے اور یہ حضرات نہ ہوتے تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا پروردگار نے انھیں کے ذریعہ مخلوقات پر حجت تمام کی ہے۔ (کافی ۱ / ۱۹۳ از ابی بصیر)

۱۳۔ عرفاء اللہ

۲۴۷۔ رسول اکرمؐ نے امام علیؑ سے فرمایا یہ تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ برحق ہیں۔ تم اور تمھارے بعد کے اوصیاء سب وہ عرفاء ہیں جن کے بغیر خدا کی معرفت ممکن نہیں ہے اور وہ عرفاء ہیں جن کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو انھیں پہچانتا ہوگا اور جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور یہی وہ عرفاء ہیں کہ جو ان کا انکار کر دے یا وہ اس کا انکار کر دیں اس کا انجام جہنم ہے۔

(خصال ۱۵۰ / ۱۸۳ از نصر العطار)

www.kitabmart.in

۲۴۸- رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ! تم اور تمھاری اولاد کے اوصیاء جنّت و جہنم کے درمیان اعراف کا درجہ رکھتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمھیں پہچانے اور تم اسے پہچانو اور جہنم میں وہی داخل ہوگا تو تمھارا انکار کرے اور تم اسے پہچاننے سے انکار کردو (دعائم الاسلام ۱ صـ۲۵، ارشاد القلوب صـ۲۹۸ از سلیم بن قیس، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صـ۲۳۳، تفسیر عیاشی ۲ صـ۱۸/۴۴ اس روایت میں اولاد کے بجائے تمھارے بعد کے اوصیاء کا لفظ ہے، ینابیع المودہ ۱ صـ۳۰۴/۳ از سلمان فارسی)

۲۴۹- امام علیؑ- ائمہ پروردگار کی طرف سے مخلوقات کے نگراں اور بندوں کیلئے عرفاء ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو انھیں پہچانے اور وہ اس کو پہچانیں اور جہنم میں صرف وہی جائے گا جو ان کا انکار کردے اور وہ اس کا انکار کردیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ صـ۱۵۲، غرر الحکم صـ۳۹۱۱)

۲۵۰- امام علیؑ قیامت کے حالات کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اوصیاء اصحاب صراط ہیں جو صراط پر کھڑے رہیں گے اور جنّت میں اسی کو داخل کریں گے جو انھیں پہچانے گا اور وہ اسے پہچانیں گے اور جہنم میں وہی جائے گا جو ان کا انکار کرے گا اور وہ اس کا انکار کریں گے۔ یہی عرفاء اللہ ہیں جنھیں خدا نے بندوں سے عہد لیتے وقت پیش کیا تھا اور انھیں کے بارے میں فرمایا ہے کہ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سبکو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔"

یہی تمام اولیاء کے گواہ ہوں گے اور رسول اکرم اُن کے گواہ ہوں گے (بصائر الدرجات صـ۴۹۸/۹ از زربن حبیش، مختصر بصائر الدرجات صـ۵۳)

۲۵۱- ہلقام! میں نے امام باقرؑ سے "علی الاعراف رجال" کے بارے میں دریافت

www.kitabmart.in

کیا کہ اس سے مراد کیا ہے؟ فرمایا کہ جس طرح قبائل میں عرفاء ہوتے ہیں جو ہر شخص کو پہچانتے ہیں اس طرح ہم عرفاء اللہ ہیں اور تمام لوگوں کو ان کے علامات سے پہچان لیتے ہیں۔ (تفسیر عیاشی ۲ ص۱۸/ ۴۳)

۲۵۲ - ابان بن عمر! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ سفیان بن مصعب العبدی حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میری جان قربان - آیتہ "علی الاعراف رجال" کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا یہ آل محمدؐ کے بارہ اوصیاء ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر خدا کا پہچاننا ناممکن ہے۔

عرض کی یہ اعراف کیا ہے؟ فرمایا یہ مشک کے ٹیلے ہوں گے جن پر رسول اکرمؐ اور ان کے اوصیاء ہوں گے اور یہ تمام لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ (بحار الانوار ۲۴/ ۲۵۳/ ۱۳، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۲۳۳)

۱۴ - ارکان زمین

۲۵۳ - امام باقرؑ۔ رسول اکرمؐ وہ دروازہ رحمت ہیں جس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے۔ وہ راہ ہدایت ہیں کہ جو اس پر چلا وہ خدا تک پہنچ گیا یہی کیفیت امیر المومنینؑ اور ان کے بعد کے جملہ ائمہ کی ہے - پروردگار نے انھیں زمین کا رکن بنایا ہے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور اسلام کا ستون قرار دیا ہے اور راہ ہدایت کا محافظ بنایا ہے۔ کوئی راہنما ان کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا ہے اور کوئی شخص اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتا ہے جب تک ان کے حق میں کوتاہی نہ کرے۔ یہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والے جملہ علوم - بشارتیں، انذار سب کے امانتدار ہیں اور اہل زمین پر اس کی حجت ہیں - ان کے آخر

www.kitabmart.in

کے لئے خدا کی طرف سے وہی ہے جو اول کے لئے ہے اور اس مرحلہ تک کوئی شخص امداد الٰہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (کافی ۱ ص۱۹۸ / ۳، اختصاص ص۲۱، بصائر الدرجات ۱۹۹ / ۱)

۲۵۴۔ امام باقرؑ نے امیر المومنینؑ کی زیارت میں فرمایا آپ اہلبیتؑ رحمت یستون دین۔ ارکان زمین اور شجرہ طیبہ ہیں۔ (تہذیب ۶ ص۲۸ / ۵۳ از موسیٰ بن ظبیان، الفقیہ ۲ ص۵۹۱ / ۳۱۹۷، کامل الزیارات ص۴۵)

۲۵۵۔ امام باقرؑ ہم زمین کی بنیادیں ہیں اور ہمارے شیعہ اسلام کے حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ (تفسیر عیاشی ۲ ص۲۴۳ / ۱۸۔ از ابو بصیر)

۱۵۔ ارکان عالم

۲۵۶۔ رسول اکرمؐ اولاد علیؑ کے ائمہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ سب میرے خلفاء۔ اوصیاء میری اولاد اور میری عترت ہیں انھیں کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور انھیں کے ذریعہ زمین اپنے باشندوں سمیت مرکز سے ہٹنے سے محفوظ ہے۔
(کمال الدین ۲۵۸ / ۳، احتجاج ۱ ص۱۶۸ / ۳۴، کفایۃ الاثر ص۱۴۵ از علی بن ابی حمزہ از امام صادقؑ)

۲۵۷۔ امام زین العابدینؑ! ہم مسلمانوں کے امام اور عالمین پر اللہ کی حجت ہیں، مومنین کے سردار اور روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں۔ ہمیں مومنین کے مولا ہیں اور ہمیں اہل زمین کے لئے باعث امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں ہمیں وہ ہیں جن کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے اور زمین کو اس کے باشندوں سمیت مرکز سے

www.kitabmart.in

کھسک جانے سے روکتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ باران رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے رحمت نشر کی جاتی ہے اور زمین کے برکات باہر آتے ہیں۔ اگر زمین کے برکات کا وسیلہ ہم نہ ہوتے تو یہ اہل زمین سمیت دھنس جاتی۔ (امالی صدوقؒ ۱۵۶/۱۵، کمال الدین ۲۲/۲۰۷، ینابیع المودة ۱ ص۷۵/۱۱، فرائد السمطین ۱ ص۴۵/۱۱ روایت اعمش از امام صادقؑ، روضۃ الواعظین ص۲۲۰ روایت عمرو بن دینار)

۲۵۸۔ امام علی نقیؑ زیارت جامعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ہمارے آقاؤ! ہم نہ تمھاری مدح وثنا کا احصار کرسکتے ہیں اور نہ تمھاری تعریف کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ تمھاری توصیف کی حدوں تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ تم نیک کرداروں کے لئے نمونہ، نیک انسانوں کے لئے رہنما، اور پروردگار کی طرف سے حجت ہو۔ تمھارے ہی ذریعہ آغاز ہوتا ہے اور تمھیں پر خاتمہ ہے۔ تمھارے ہی ذریعہ رحمت کا نزول ہوتا ہے اور تمھارے ہی ذریعہ پروردگار آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔

(تہذیب ۶ ص۹۹)

۱۶۔ امان اہل ارض

۲۵۹۔ رسول اکرمؐ! ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں کہ وہ ختم ہوجائیں تو اہل آسمان کا خاتمہ ہوجائے اور اسی طرح ہمارے اہلبیتؑ اہل زمین کیلئے امان ہیں کہ ان کا سلسلہ ختم ہوجائے تو سارے اہل زمین فنا ہوجائیں گے۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۶۷۱/۱۱۴۵، الفردوس ۴ ص۳۱۱/۶۹۱۳، ینابیع المودة ۱ ص۷۱/۱ بروایت امام علیؑ، امالی طوسیؒ ص۳۷۹/۸۱۲،

www.kitabmart.in

جامع الاحادیث قمی ص۲۵۹ بروایت ابن عباس - اس روایت میں اہل زمین کے بجائے امت کا لفظ ہے)

۲۶۰ - رسول اکرمؐ - ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور میرے اہلبیتؑ اہل زمین کے لئے امان ہیں - اگر اہلبیتؑ کا سلسلہ ختم ہو جائے تو وہ عذاب نازل ہو جائے جس کی وعید وارد ہوئی ہے - (ینابیع المودۃ ا ص۷۱/ ۲ بروایت انس، مستدرک ۲ ص۴۸۶/ ۳۶۷۶، مناقب کوفی ۲ ص۱۴۲/ ۶۲۳، علل الشرائع ص۱۲۳/ ۲)

۲۶۱ - امام علیؑ! ہم نبوت کے گھرانے والے اور حکمت کے معدن ہیں - اہل زمین کے لئے باعث امان اور طلبگار نجات کے لئے وجہ نجات ہیں -

(نثر الدرر ا ص۳۱۰)

۱۷ - معدن رسالت

۲۶۲ - رسول اکرمؐ! ہم شجرۂ نبوت کے اہلبیتؑ اور رسالت کے معدن ہیں - ہمارے اہلبیتؑ سے افضل ہمارے علاوہ کوئی نہیں ہے - (امالی الشجری ا ص۱۵۴ روایت امام علیؑ، احقاق الحق ۹ ص۳۷۸ نقل از مناقب ابن المغازلی)

۲۶۳ - امام حسینؑ نے عتبہ بن ابی سفیان سے فرمایا - ہم اہلبیتؑ کرامت، معدن رسالت، اور اعلام حق ہیں جن کے دلوں میں حق کو امانت رکھا گیا ہے اور وہ ہماری زبان سے بولتا ہے - (امالی صدوق ۱۳۰/ ۱ روایت عبداللہ بن منصور از امام صادقؑ)

۲۶۴ - امام حسینؑ نے والی مدینہ ولید سے فرمایا - اے حاکم - ہم لوگ نبوت کے اہلبیتؑ ہیں اور رسالت کے معدن، ملائکہ کی آمد و رفت ہمارے گھر رہتی

www.kitabmart.in

ہے اور رحمت کا نزول ہمارے یہاں ہوتا ہے۔ ہمارے ہی ذریعہ پروردگار نے شروع کیا ہے اور ہمیں پر ہر امر کا خاتمہ ہے۔ (مقتل خوارزمی ۱ ص۱۸۴، الملہوف ص۹۸)

۲۶۵۔ امام رضاؑ! ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے کتاب میں خود اپنی تعریف کی ہے اور رحمت خدا حضرت محمدؐ پر ہے جو خاتم الانبیاء اور بہترین خلائق ہیں اور پھر ان کی آل پر جو آل رحمت، شجرۂ نبوت، معدن رسالت اور مرکز رفت و آمد ملائکہ ہیں۔ (کافی ۵ ص۳۷۳/۷، عوالی اللئالی ۲ ص۲۹۷/۷۷ بروایت معاویہ بن حکیم)

۲۶۶۔ ابن عباس "فاسئلوا اھل الذکر" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں کہ یہی اہل ذکر و علم و عقل و بیان ہیں یہی نبوت کے اہلبیتؑ، رسالت کے معدن اور مرکز نزول ملائکہ ہیں۔ (احقاق الحق ۳ ص۴۸۲، الطرائف ۹۴/۱۳۱، نہج الحق ۲۱۰ بروایت حافظ محمد بن موسیٰ الشیرازی از علماء اہلسنت)

۲۶۷۔ ابن عباس! روز وفات پیغمبرؐ ملک الموت نے دروازہ فاطمہؑ پر کھڑے ہو کر کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ نبوت، معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ اور اس کے بعد اجازت طلب کی جس پر جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ بابا ملاقات نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ملک الموت نے تین مرتبہ اجازت لی اور رسول اکرمؐ نے التفات کر کے فرمایا کہ یہ ملک الموت ہیں۔

(احقاق الحق ۹ ص۲۰۲ از روضۃ الاحباب)

۲۶۸۔ امام علی نقیؑ زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں سلام ہو تم پر اے اہل بیت نبوت، معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ، منزل وحی الٰہی اور مصدر

www.kitabmart.in

رحمت پروردگار۔ (تہذیب ۶ ص۹۶ / ۱۷۷)

۱۸۔ ستون حق

۲۶۹۔ رسول اکرمؐ! یہ سب ائمہ ابرار ہیں۔ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ (کفایۃ الاثر ص۱۷۷ روایت عطاء از امام حسینؑ)

۲۷۰۔ امام علیؑ! آگاہ ہو جاؤ کہ پروردگار نے انھیں خیر کا اہل۔ حق کا ستون اور اطاعت کے لئے تحفظ قرار دیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۱۴)

۲۷۱۔ امام علیؑ! ہم حق کے داعی۔ خلق کے امام اور صداقت کی زبان ہیں۔ جس نے ہماری اطاعت کی سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے ہماری مخالفت کی وہ ہلاک ہو گیا۔ (غرر الحکم ۱۰۰۱)

۲۷۲۔ امام علیؑ! ہم نے ستون حق کو قائم کیا اور لشکر باطل کو شکست دی ہے۔ (غرر الحکم ۹۹۶۹)

۲۷۳۔ امام علیؑ! ہم خدا کے بندوں پر اس کے امین اور اس کے شہروں میں حق کے قائم کرنے والے ہیں۔ ہمارے ہی ذریعہ دوستوں کو نجات ملتی ہے اور دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم ۱۰۰۰۴)

۲۷۴۔ امام علیؑ! خبردار حق سے الگ نہ ہو جانا کہ جو شخص بھی ہم اہلبیتؑ کا بدل تلاش کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور دنیا و آخرت دونوں سے محروم ہو جائے گا۔ (غرر الحکم ۱۰۴۱۳، خصال ۶۲۶/ ۱۰ بروایت ابوبصیر و محمد بن مسلم)

۲۷۵۔ امام حسینؑ! ہم رسول اللہؐ کے اہلبیتؑ ہیں۔ حق ہمارے اندر رکھا گیا ہے اور ہماری زبانیں ہمیشہ حق کے ساتھ کلام کرتی ہیں۔ (الفتوح ۵ ص۱۷،

www.kitabmart.in

مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ ص۱۸۵)

۲۷۶۔ امام ہادی! اے ائمہ کرام! حق آپ کے ساتھ، آپ کے اندر، آپ سے اور آپ کی طرف ہے اور آپ ہی اس کے اہل اور معدن ہیں۔

(تہذیب ۶ ص۹۷/ ۱۷۷)

۱۹۔ امراء الکلام

۲۷۷۔ امام علیؑ! ہم کلام کے امراء ہیں۔ ہمارے ہی اندر اس کی جڑیں پیوست ہیں اور ہمارے ہی سر پر اس کی شاخیں سایہ افگن ہیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۳، غرر الحکم ص۲۷۷۴ اس روایت میں عروق و غصون کے بجائے فروع و اغصان کا لفظ وارد ہوا ہے)

۲۷۸۔ امام صادقؑ! پروردگار نے ائمہ طاہرینؑ کو مخلوقات کی زندگی، تاریکی کا چراغ اور کلام کی کلید قرار دیا ہے۔ (کافی ۱ ص۲۰۴/ ۲ روایت اسحاق بن غالب)

۲۰۔ صلح و جنگ پیغمبرؐ

۲۷۹۔ زید بن ارقم! رسول اکرمؐ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے خطاب کر کے فرمایا کہ جس سے تمہاری جنگ ہے اس سے میری جنگ ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری صلح ہے۔ (سنن ترمذی ۵ ص۶۹۹/ ۳۸۷۰، سنن ابن ماجہ ۱ ص۵۲/ ۱۴۵، مستدرک ۳ ص۱۶۱/ ۴۷۱۴، المعجم الکبیر ۳ ص۴۰/ ۲۶۱۹، مناقب کوفی ۲ ص۱۵۶/ ۶۳۴، بشارۃ المصطفیٰ ص۶۱، ص۶۴، کشف الغمہ ۲ ص۱۵۴)

www.kitabmart.in

۲۸۰ - زید بن ارقم! رسول اکرمؐ نے اپنے مرض الموت میں علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کی طرف جھک کر فرمایا کہ تم سے جنگ کرنے والے کی جنگ مجھ سے ہے اور تم سے صلح رکھنے والے کی صلح مجھ سے ہے۔ (تہذیب تاریخ دمشق ص۳۱۹، امالی طوسی ص۳۳۶ / ۶۸۰)

۲۸۱ - ابوہریرہ! رسول اکرمؐ نے علیؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ فاطمہؑ کو دیکھ کر فرمایا کہ جو تم سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے اور جو تم سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے۔ (مسند ابن حنبل ۳ ص۴۴۶ / ۹۷۰۴، مستدرک ۳ ص۱۶۱ / ۴۷۱۳، تاریخ بغداد، ص۱۳۷، المعجم الکبیر ۳ ص۴۰ / ۲۶۲۱، البدایۃ والنہایۃ ۸ ص۳۶، العمدہ ۵۱ / ۴۵، روضۃ الواعظین ص۱۷۵، الغدیر ۲ ص۱۵۴)

۲۸۲ - زید بن ارقم! ہم رسول اکرمؐ کی خدمت میں تھے۔ آپ حجرہ کے اندر تھے اور وحی کا نزول ہو رہا تھا اور ہم باہر انتظار کر رہے تھے۔ یہانتک کہ گرمی شدید ہوگئی اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ بھی آگئے اور سایہ دیوار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ اس کے بعد جب رسول اکرمؐ برآمد ہوئے تو ان حضرات کے پاس گئے اور سب کو ایک چادر اوڑھا کر جس کا ایک سرا آپ کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا علیؑ کے ہاتھ میں۔ ہمارے پاس آئے اور دعا کی خدایا میں انھیں دوست رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرمانا۔ میں ان سے صلح کرنے والے کا ساتھی ہوں اور ان سے جنگ کرنے والے کا دشمن ہوں ——— اور یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔
(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی ۳ ص۲۰۷)

۲۸۳ - رسول اکرمؐ نے مسلمانوں سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا۔ مسلمانو! جو اہل خیمہ

www.kitabmart.in

کے ساتھ صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے۔ میں ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ ان کا دوست صرف خوش نصیب اور حلال زادہ ہوتا ہے اور ان سے دشمنی صرف بدقسمت اور پست نسب انسان کرتا ہے۔

(مناقب خوارزمی ص۲۹۷ / ۲۹۱ روایت زید بن یثیع از ابی بکر)

واضح رہے کہ اس وقت خیمہ میں صرف علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ تھے اور بس۔

۲۸۴۔ امام زین العابدینؑ! ایک اور رسول اکرمؐ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے بشیر بنا کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر خدا کی نگاہ میں ہم سب سے زیادہ محبوب اور محترم کوئی نہیں ہے۔ پروردگار نے میرا نام اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور یا علیؑ تمھارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ علی اعلیٰ ہے اور تم علیؑ ہو اور اے حسنؑ! تمھارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ محسن ہے اور تم حسنؑ ہو اور اے حسینؑ! تمھارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ ذوالاحسان ہے اور تم حسینؑ ہو اور اے فاطمہؑ! تمھارا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا ہے کہ وہ فاطر ہے اور تم فاطمہؑ ہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے میں ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں۔ ان سے بغض رکھنے والے سے مجھے بغض ہے اور ان سے محبت کرنے والے سے میری محبت ہے۔ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (معانی الاخبا

www.kitabmart.in

۳/۵۵ روایت عبداللہ بن الفضل الہاشمی)

۲۱- آغاز و انجام دین

۲۸۵- رسول اکرمؐ! یا علیؑ! اللہ نے دین کا آغاز و انجام ہمیں کو قرار دیا ہے اور وہ ہمارے ہی ذریعہ بغض و عداوت کے بعد دلوں میں الفت پیدا کرتا ہے۔
(امالی مفید ۲۵۱/۴، امالی طوسی ۲۱/۲۴ روایت عمر بن علیؑ)

۲۸۶- امام علیؑ! رسول اکرمؐ نے اپنے بعد کے حوادث کا ذکر کرتے ہوئے مہدی کے بارے میں فرمایا تو میں نے عرض کی کہ وہ ہم میں سے ہوگا یا غیروں میں سے؟ فرمایا- ہمیں میں سے ہوگا۔ پروردگار نے ہمارے ہی ذریعہ دین کا آغاز کیا ہے اور ہمیں پر تمام کرے گا۔ ہمارے ہی ذریعہ شرک کے بعد دلوں میں الفت پیدا کی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ فتنہ کے بعد الفت پیدا کرے گا! تو میں نے عرض کی خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ فضل و شرف عنایت فرمایا ہے۔ (امالی طوسیؒ ۶۶/۹۶، امالی مفیدؒ ۹ ص ۲۹۰، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۹ ص ۲۰۶)

۲۸۷- عمر بن علیؑ نے امام علیؑ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ مہدی ہم میں ہوگا یا ہمارے غیر میں سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیں میں سے ہوگا اللہ ہمارے ہی ذریعہ دین کو مکمل کرے گا جس طرح ہمارے ہی ذریعہ آغاز کیا ہے اور لوگوں کو شرک سے نکالا ہے۔ اب فتنوں سے نکال کر دلوں میں الفت پیدا کرے گا جس طرح شرک کی عداوت کے بعد الفت پیدا کی ہے۔

میں نے عرض کی کہ یہ لوگ مومن ہوں گے یا کافر ــــــ؟ فرمایا کہ

www.kitabmart.in

فتنہ میں مبتلا اور کافر (المعجم الاوسط ا ص۵۷ / ۱۵۷، الحاوی الفتاوی ۲ ص۲۱۷)

۲۸۸ - امام علیؑ - رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ اس امر کا آغاز بھی تمھیں سے ہے اور اختتام بھی تمھیں پر ہوگا - صبر کرنا تمھارا فرض ہے کہ انجام کار بہر حال صاحبان تقویٰ کے ہاتھوں میں ہے -

(امالی مفید ۱۱۰ / ۹ روایت محمد بن عبد اللہ از امام رضاؑ)

۲۸۹ - امام علیؑ ! اللہ نے ہمیں سے اسلام کا افتتاح کیا ہے اور ہمیں پر اس کا اختتام کرے گا - (احتجاج ا ص۵۴۴ / ۱۳۱ روایت اصبغ بن نباتہ)

۲۹۰ - امام علیؑ - ہمیں سے اللہ افتتاح کرتا ہے اور ہمیں پر کام کا اختتام ہوتا ہے - (خصال ۶۲۶ / ۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم)

۲۹۱ - امام علیؑ ! ایھا النّاس ! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن سے خدا نے جھوٹ کو دور رکھا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ زمانہ کے شر سے نجات دیتا ہے - ہمارے ہی واسطہ سے تمھاری گردنوں سے ذلت کے پھندے کو جدا کرتا ہے اور ہمیں سے آغاز و اختتام ہوتا ہے - (کتاب سُلَیم بن قیس ۲ ص۷۱۱ / ۱۷)

۲۹۲ - امام باقرؑ ! ایھا النّاس ! تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور تمھیں کدھر لیجایا جا رہا ہے ؟ اللہ نے ہمارے ذریعہ تمھارے اول کو ہدایت دی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ آخر میں اختتام کرے گا - (کافی ا ص۴۷۱ / ۵، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۸۹ - ۱۹۰ روایت ابو بکر الحضرمی)

۲۹۳ - امام رضاؑ ! ہمارے ہی ذریعہ خدا نے دین کا آغاز کیا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ ختم کرے گا - (تفسیر قمی ۲ ص۱۰۴ از عبد اللہ بن جندب)

۲۹۴ - امام ہادیؑ ! زیارت جامعہ ـــــ آپ ہی حضرات کے ذریعہ خدا شروع

www.kitabmart.in

کرتا ہے اور آپ ہی پر خاتمہ کرتا ہے۔ (تہذیب ۶ ص ۹۹/ ۱۷۷، کامل الزیارات ص ۱۹۹، بحار الانوار ۲۳ ص ۲۱۸/ ۱۹، ۲۶ ص ۲۴۹/ ۱۸، احقاق الحق ۱۳ ص ۱۲۸، مجمع الزوائد ۷ ص ۶۱۶/ ۱۲۴۰۹۔ کنزالعمال ۴ ص ۵۹۸/ ۳۹۶۸۲)

۲۲۔ ان کا قیاس ممکن نہیں ہے

۲۹۵۔ رسول اکرمؐ۔ ہم اہل بیت وہ ہیں جن پر کسی کا قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ (الفردوس ۴ ص ۲۸۳/ ۶۸۳۸، فرائد السمطین ۱ ص ۴۵، ذخائر العقبیٰ ص ۱۷ روایت انس، ینابیع المودہ ۲ ص ۱۱۴/ ۳۲۲ روایت ابن عباس)

۲۹۶۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جن کا مقابلہ کسی شخص سے نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جو ہمارا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ (ارشاد القلوب ص ۴۰۴)

۲۹۷۔ امام علیؑ! آل محمدؐ پر اس امت میں سے کسی شخص کا قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے اور اُن کے برابر اسے نہیں قرار دیا جا سکتا ہے جس پر ہمیشہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ رہا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲، غرر الحکم ۱۰۹۰۲)

۲۹۸۔ امام علیؑ۔ ہم اہلبیتؑ ہیں۔ ہم پر کسی آدمی کا قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے یہاں رسالت کا معدن ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۶۶/ ۲۹۷، کشف الغمہ ۱ ص ۴۰)

۲۹۹۔ امام علیؑ! ہم نجیب افراد ہیں۔ ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہیں اور ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ ہمارا باغی گروہ شیطانی گروہ ہے اور جو ہمارے اور دشمن کے درمیان مساوات قائم کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۶۷۹/ ۱۱۶۰، تاریخ دمشق

www.kitabmart.in

حالات امام علیؑ ۳ ص ۱۴۴ / ۱۱۸۹، امالی طوسیؒ ۲۷۰ / ۵۰۲، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۲۸ روایت حبہ عرنی، مناقب امیر المومنینؑ کوفی ۲ ص ۱۰۷)

۳۰۰۔ حارث! امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ کا قیاس لوگوں پر نہیں کیا جاسکتا ہے ——— تو ایک شخص نے ابن عباس سے دریافت کیا۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ انھوں نے کہا بیشک! جس طرح پیغمبرؐ کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور علیؑ کے بارے میں تو صاف اعلان قدرت ہے" جن لوگوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا وہ بہترین مخلوقات ہیں۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۶۸ نقل از کتاب" ماانزل من القرآن فی علیؑ" ابونعیم اصفہانی)

۳۰۱۔ عباد بن صہیب! میں نے امام صادق سے دریافت کیا کہ ابوذر افضل ہیں یا آپ اہلبیتؑ؟ فرمایا ابن صہیب! سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں؟

میں نے عرض کی بارہ ——— فرمایا محترم کتنے ہیں؟

میں نے عرض کی چار

فرمایا کیا ماہ رمضان ان میں ہے؟ میں نے عرض کی نہیں

فرمایا پھر ماہ رمضان افضل ہے یا یہ چار؟

میں نے عرض کی ماہ رمضان

فرمایا اسی طرح ہم اہلبیتؑ ہیں کہ ہمارا قیاس کسی پر نہیں کیا جاسکتا ہے اور یاد رکھو کہ خود ابوذر اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جب اصحاب میں افضلِ اصحاب کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو ابوذر نے کہا کہ افضلِ اصحاب علیؑ بن ابی طالب ہیں۔ کہ وہی قسیم جنت ونار ہیں اور وہی صدیق وفاروق امت ہیں اور وہی قوم پر پروردگار کی

www.kitabmart.in

حجت ہیں ـــــــ جس پر ہر شخص نے منہ پھیر لیا اور ان کی تکذیب کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ابو امامہ باہلی نے رسول اکرمؐ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایسے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ صادق القول ہو۔

(علل الشرائع ۳/ ۱۷۷)

www.kitabmart.in

فصل دوم

جامع خصوصیات

۳۰۲۔ رسول اکرمؐ! پروردگار نے مجھ میں اور میرے اہلبیتؑ میں فضیلت، شرف، سخاوت، شجاعت، علم اور حلم سب کو جمع کر دیا ہے۔ ہمارے لئے آخرت ہے اور تمھارے لئے دنیا۔ (ینابیع المودة ۲ ص۳۰۲/۸۶۳ از ابن عمر، احقاق الحق ۱۸ ص۵۳۲ از مودة القربیٰ)

۳۰۳۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ کو سات فضائل دئے گئے ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دیئے گئے ہیں اور نہ ہمارے بعد دیئے جائیں گے۔ صباحت، فصاحت، سماحت، شجاعت، حلم، علم۔ خواتین کی قدر دانی و محبت (الجعفریات ص۱۸۲، نوادر راوندی ص۱۵، مناقب ابن مغازلی ۲۹۵/۳۳۷)

۳۰۴۔ رسول اکرمؐ! میں نے پروردگار سے دعا کی کہ علم و حکمت کو میری اولاد اور میری کشتِ حیات میں قرار دیدے تو میری دعا قبول ہوگئی۔
(ینابیع المودة ۱ ص۷۴/۹، کفایة الاثر ص۱۶۵ لفظ زرعی تک

۳۰۵۔ رسول اکرمؐ۔ پروردگار عالم نے ہم میں دس خصائل کو جمع کر دیا ہے جو نہ ہم سے پہلے کسی میں جمع ہوئے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہوں گے۔
حکمت۔ حلم۔ علم۔ نبوت۔ سماحت۔ شجاعت۔ میانہ روی۔ صداقت۔ عبادت، عفت ——— ہم کلمہ تقویٰ۔ سبیل ہدایت۔

www.kitabmart.in

مثل اعلیٰ۔ حجت عظمیٰ۔ عروۃ الوثقیٰ اور حبل المتین ہیں اور ہمیں وہ ہیں جن کی محبت کا حکم دیا گیا اور " ہدایت کے بعد ضلالت کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو تم لوگ کدھر لے جائے جا رہے ہو۔" (خصال ۴۳۲/۱۴ از عبد اللہ بن عباس، تفسیر فرات کوفی ۱۷۸/۲۰۳-۳۰۷/۴۱۲)

۳۰۶۔ رسول اکرمؐ! دربارۂ علیؑ! یہ سید الاوصیاء ہیں۔ ان سے ملحق ہو جانا سعادت ہے اور ان کی اطاعت پر مرنا شہادت ہے۔ ان کا نام توریت میں میرے نام کے ساتھ ہے اور ان کی زوجہ میری دختر صدیقہ کبریٰ ہے اور ان کے فرزند میرے فرزند سرداران جوانان جنت ہیں۔ یہ تینوں اور ان کے بعد کے تمام ائمہ انبیاء کے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں۔ یہ سب امت میں میرے علم کے دروازے ہیں۔ جو ان کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ان کی اقتدا کرے گا اسے صراط مستقیم کی ہدایت مل جائیگی۔ پروردگار نے کسی شخص کو ان کی محبت نہیں عطا فرمائی مگر یہ کہ وہ داخل جنت ہو گیا۔ (امالی صدوق ۲۸/۵، مشارق انوار الیقین ص۵۶، حلیۃ الابرار ا ص۲۳۵)

۳۰۷۔ امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ شجرۂ نبوت، محل رسالت، مرکز رفت و آمد ملائکہ، بیت رحمت اور معدن علم ہیں۔ (کافی ا ص۲۲۱، بصائر الدرجات ا ص۵۶)

۳۰۸۔ امام علیؑ! پروردگار نے ہمیں پانچ خصوصیات عنایت فرمائے ہیں فصاحت صباحت۔ بخشش، نجدہ (دلیری) عورتوں کے نزدیک محبت۔ (خصال ۲۸۶/۴۰۔ نثر الدرر ا ص۲۷۰)

۳۰۹۔ امام علیؑ! جب آپ سے قریش کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ بنو مخزوم گلِ قریش ہیں۔ ہم ان کے مردوں کی گفتگو کو پسند کرتے ہیں اور

www.kitabmart.in

ان کی عورتوں سے عقد کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں —— لیکن بنو عبد شمس انتہائی بے عقل اور بخیل ہیں اور ہم اہلبیتؑ اپنی دولت کے عطا کرنے والے ۔ ہنگام موت جان قربان کرنے والے ہیں ۔ بنو عبد شمس اکثریت میں ہیں لیکن مکار اور بدصورت ہیں اور ہم صاحبان فصاحت و نصیحت و صباحت ہیں ۔ (نہج البلاغہ حکمت نمبر ۱۲۰)

۳۱۰ ۔ امام علیؑ ! اہلبیتؑ ہی کے گھر میں قرآن کریم کی عظیم آیات ہیں اور یہی رحمان کے خزانے ہیں ۔ جب بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب چپ رہتے ہیں تب بھی کوئی ان سے آگے نہیں جا سکتا ہے ۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۵۴)

۳۱۱ ۔ امام علیؑ ! خدا کی قسم ہمیں تبلیغ رسالت ، ایفائے وعدہ اور تمام کلمات کا علم دیا گیا ہے ۔ ہمارے پاس حکم کے ابواب اور امر کی روشنی ہے ۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۲۰)

۳۱۲ ۔ امام علیؑ ہمارے ذریعہ تم نے تاریکیوں میں ہدایت پائی ہے اور بلندیوں کی منزل تک پہنچے ہو اور ہمارے ہی ذریعہ اندھیروں سے روشنی میں آئے ہو ۔ وہ کان بہرے ہیں جو حرف حق کو سن نہ سکیں اور ہلکی آواز کو وہ کیا محسوس کرے گا جسے شور و شغب نے بہرہ بنا دیا ہے مطمئن وہی دل ہے جو مسلسل دھڑکتا رہے ۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۴)

۳۱۳ ۔ امام علیؑ ! آگاہ ہو جاؤ کہ ہم اہلبیتؑ حکمت کے ابواب ، ظلمت کے نور ۔ اور امت کی روشنی ہیں ۔ (غرر الحکم ص ۲۷۸۶)

۳۱۴ ۔ امام علیؑ ! ہم زمین و آسمان کے انوار اور نجات کے سفینے ہیں ۔ ہمارے ہی پاس پوشیدہ ۔ اسرار علم ہیں اور ہماری ہی طرف امور کی بازگشت ہے ۔ ہمارے مہدی کے ذریعہ تمام دلائل کو قطع کیا جائے گا اور وہ خاتم الائمہ

www.kitabmart.in

ہوگا۔ وہی امت کو تباہی سے نکالنے والا ہوگا اور وہ نور کی انتہا، خدا کا راز سر بستہ ہوگا۔ خوش بخت ہے وہ جو ہم سے متمسک ہو جائے اور ہماری محبت پر محشور ہو۔ (تذکرۃ الخواص صنہ ۱۳۰، مروج الذہب ۱ صہ ۳۳)

۳۱۵۔ امام علیؑ! ایھا الناس۔ ہم حکمت کے دروازے، رحمت کی کلید، امت کے سردار۔ کتاب کے امین۔ حرف آخر کہنے والے ہیں ہمارے ہی وسیلہ سے ثواب ملتا ہے اور ہماری ہی مخالفت میں عذاب ملتا ہے۔

(مشارق انوار الیقین صہ ۵۱)

۳۱۶۔ ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ امیر المومنینؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ پروردگار نے حضرت محمدؐ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور وحی کے ذریعہ باخبر بنایا اور لوگوں میں درجہ کمال عنایت فرمایا۔ ہم اہلبیتؑ کے گھر میں علم کے مرکز، حکمت کے ابواب اور امور کی وضاحت ہے۔ جو ہم سے محبت کرے گا اس کا ایمان کارآمد ہوگا اور عمل بھی مقبول ہوگا اور جو ہم سے محبت نہ کرے گا اس کا ایمان بے فائدہ ہوگا اور عمل بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ (بصائر الدرجات ۳۶۵/۱۲)

۳۱۷۔ جناب فاطمہؑ! (خطبہ فدک کے ذیل میں) پروردگار نے ایمان کو لازم قرار دیا تاکہ تمھیں شرک سے پاک کرے اور ہماری اطاعت کو ملت کا نظام اور ہماری امامت کو تفرقہ سے امان کا ذریعہ قرار دیا۔ ہماری محبت عزت اسلام ہے۔ ہم ہمیشہ حکم دیتے رہے اور تم عمل کرتے رہے یہانتک کہ اسلام کی چکی ہماری بدولت چلنے لگی اور فوائد حاصل ہونے لگے شرک کا نعرہ دب گیا اور جنگ کی آگ بجھ گئی۔ ہنگاموں کی آواز دھیمی پڑگئی اور دین کا نظام مرتب ہوگیا۔ (بلاغات النساء صنہ ۳۰ روایت

www.kitabmart.in

زید بن علیؑ - احتجاج ا ص ۲۵۸، ۱/۲۷، کشف الغمہ ۲ ص ۱۰۹/۱۱۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۲۰۷، دلائل الامامۃ ۱۱۳/۳۶)

۳۱۸ - جناب فاطمہؑ! اللہ سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے - ہم مخلوقات میں اس کا وسیلہ اور اس کے خواص ہیں - ہم اس کی پاکیزگی کا مرکز اور غیب میں اس کی حجت ہیں اور ہمیں انبیاء کے وارث ہیں - (شرح نہج البلاغہ ۱۶ ص ۲۱۱ از کتاب ابوبکر احمد بن عبد العزیز الجوہری، دلائل الامامۃ ۱۱۳/۳۶)

۳۱۹ - امام حسینؑ بروز عاشور

ہم اس علیؑ کے فرزند ہیں جو بنی ہاشم میں سب سے افضل ہے
اور یہی ہمارے فخر کے واسطے کافی ہے -

ہمارا جد رسول اکرمؐ ہے جو روئے زمین پر قدرت کا روشن
چراغ ہے -

ہماری مادر گرامی فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں اور ہمارے چچا حضرت
جعفر طیار ہیں -

ہمارے ہی گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے ہی یہاں
ہدایت اور وحی کا مرکز ہے -

ہم مخلوقات کے لئے وجہ امان ہیں اور اس بات کا خفیہ و اعلانیہ
ہر طرح وجود پایا جاتا ہے -

ہم حوض کوثر کے مختار ہیں جہاں اپنے دوستوں کو رسول اکرمؐ کے
جام سے سیراب کریں گے -

ہمارے شیعہ بہترین شیعہ ہیں اور ہمارے دشمن روز قیامت خسارہ

www.kitabmart.in

میں رہیں گے ۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۸، احتجاج ۲ ص۲۵، ینابیع المودۃ ۳ ص۷۵، موسوعہ کلمات الامام الحسینؑ ۴۹۸/۲۸۶)

۳۲۰ - امام زین العابدینؑ (خطبہ دربار یزید)

ایھا النّاس ہمیں چھ کمالات دیئے گئے ہیں اور سات اعتبارات سے فضیلت دی گئی ہے ۔ ہمارے لئے قدرت کے عطایا علم ۔ حلم ۔ سماحت فصاحت، شجاعت اور مومنین کے دلوں میں محبت ہے اور ہماری فضیلت کے جہات یہ ہیں کہ رسولؐ مختار ہمیں میں سے ہیں ۔ صدیق (حضرت علیؑ) ہمیں میں سے ہیں ۔ طیار (جعفر) ہمیں میں سے ہیں ـــــ اسد اللہ و اسد الرسول (حمزہ) ہمیں میں سے ہیں و سیدۃ نساء العالمین فاطمہؑ بتول ہمیں میں سے ہیں ۔ سبطین امت سرداران جوانان اہل جنت ہمیں میں سے ہیں ۔ (مقتل الحسین خوارزمی ۲ ص۶۹)

واضح رہے کہ ساتویں فضیلت یہ ہے کہ ھدی امت بھی ہمارے ہی گھرانے کی ایک فرد ہے ۔ جوادی

۳۲۱ - امام زین العابدینؑ! اہلبیتؑ ایک مبارک شجرہ کی شاخیں ہیں اور ان منتخب افراد کی نسل ہیں جنھیں ہر رجس سے دور رکھا گیا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر رکھا گیا ہے ۔ اللہ نے انھیں تمام عیوب سے دور رکھا ہے اور ان کی مودت کو قرآن میں واجب قرار دیا ہے ۔ یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں اور یہی معدن تقویٰ ہیں ۔ بہترین ریسمان ہدایت اور مضبوط ترین وسیلۂ نجات (ینابیع المودۃ ۲ ص۳۶۷، کشف الغمہ ۲ ص۳۱۱، صواعق محرقہ ص۱۵۲)

۳۲۲ - امام باقرؑ! ہم حجت خدا ۔ باب اللہ ۔ لسان اللہ ۔ وجہ اللہ، عین اللہ

www.kitabmart.in

اور بندوں میں والی امرالٰہی ہیں۔ (کافی ا ص۱۴۵، بصائرالدرجات ا ص۶۱، بحارالانوار ۲۵ ص۳۸۴)

۳۲۳۔ امام محمد باقرؑ! ہم اہلبیتؑ رحمت، شجرۂ نبوت، معدن حکمت، محل نزول ملائکہ اور مرکز نزول وحی الٰہی ہیں۔ (ارشاد ۲ ص۱۶۸، مناقب ابن شہرآشوب ۴ ص۲۰۶، الخرائج والجرائح ۲ ص۸۹۲، بصائرالدرجات ۵ ص۵۷، حلیۃ الابرار ۲ ص۹۵)

۳۲۴۔ امام باقرؑ! ہم وہ ہیں جن سے آغاز ہوتا ہے اور ہم وہ ہیں جن پر اختتام ہوتا ہے۔ ہم ائمہ ہدیٰ اور تاریکیوں کے چراغ ہیں۔ ہمیں ہدایت کے منارے ہیں ہمیں سب سے سابق ہیں اور ہمیں سب سے آخر ہیں۔ (کمال الدین ص۲۰۶/۲۰، امالی طوسی ۶۵۴/۱۳۵۴، بصائرالدرجات ۶۳/۱۰، مناقب ابن شہرآشوب ۴ ص۲۰۶، ارشاد القلوب ص۴۱۸ روایت خثیمہ الجعفی)

۳۲۵۔ امام باقرؑ! ہم جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اسے حقیقت ایمان اور حقیقت نفاق دونوں کے ذریعہ پہچان لیتے ہیں۔ (کافی ا ص۲۳۸، عیون اخبارالرضا ۲ ص۲۲۷، اختصاص ص۲۷۸، مناقب ابن شہرآشوب ۴ ص۱۸۸، بصائرالدرجات ۵ ص۲۸۸)

۳۲۶۔ امام صادقؑ! ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے۔ انفال ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب اموال بھی ہمارا ہی حصہ ہیں ہمیں راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں وہ محسود ہیں جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کیا یہ لوگ ہمارے بندوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کر دیا ہے۔

www.kitabmart.in

(کافی ا ص۱۸۶، تہذیب ۴ ص۱۳۲، تفسیر عیاشی ا ص۲۴۷، بصائر الدرجات ص۲۰۲)

۳۲۷ - امام صادقؑ! ہم اہلبیتؑ ہیں ہمارے پاس علم کے مرکز - نبوت کے آثار، کتاب کا علم اور فیصلہ کی مکمل صلاحیت ہے - (اختصاص ص۳۰۹، بصائر الدرجات ۴ ص۳۶۳)

۳۲۸ - امام صادقؑ! پروردگار نے ہم اہلبیتؑ کے ذریعہ اپنے دین کی وضاحت کی ہے اور ہدایت کے راستہ کو روشن کیا ہے اور علم کے چشموں کو جاری کیا ہے - (کافی ا ص۲۰۳، الغیبتہ نعمانی ص۲۲۴)

۳۲۹ - امام صادقؑ! ہم شجرہ نبوت - بیت رحمت - مفاتیح حکمت - معدن علم - محل رسالت، مرکز آمد و رفت ملائکہ، موضع راز الٰہی - بندوں میں اللہ کی امانت، خدا کا حرم اکبر، مالک کا عہد و پیمان ہیں - جو ہمارے عہد کو وفا کرے گا اس نے عہد الٰہی کو وفا کیا ہے اور جس نے ہمارے عہد کی حفاظت کی اس نے عہد الٰہی کی حفاظت کی - اور جس نے اسے توڑ دیا اس نے عہد الٰہی کو توڑ دیا - (کافی ا ص۲۲۱، بصائر الدرجات ۵۷)

۳۳۰ - امام صادقؑ! ہم شجرہ نبوت، معدن رسالت، مرکز نزول ملائکہ - عہد الٰہی - امانت و حجت پروردگار ہیں - (تفسیر قمی ۲ ص۲۲۸)

۳۳۱ - امام صادقؑ! ہم شجرۂ علم اور اہل بیت النبیؐ ہیں - ہمارے گھر میں جبریل کا نزول ہوتا تھا - ہم علم کے خزانہ دار اور وحی الٰہی کے معاون ہیں - جس نے ہمارا اتباع کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے ہم سے علیحدگی اختیار کی وہ ہلاک ہو گیا اور یہ پروردگار کا عہد ہے - (امالی صدوقؒ ص۲۵۳، روضۃ الواعظین ص۲۹۹، بشارۃ المصطفیٰ ص۵۴)

www.kitabmart.in

۳۳۲ - امام صادقؑ ! ہم بندوں میں حجت پروردگار اور مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں - وحی کے امانتدار ہیں اور علم کے خزانہ دار - ہم وہ چہرہ الٰہی ہیں جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور مخلوقات میں اس کی چشم بینا - زبان گویا اور قلب واعی ہیں - ہمیں وہ باب ہیں جو اس تک پہنچاتا ہے اور اس کے امر کے جاننے والے - اس کی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں - ہمارے ہی ذریعہ سے خدا کو پہچانا گیا اور اس کی عبادت کی گئی ہے اور ہمیں اس کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں - ہم نہ ہوتے تو کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوتا -

(توحید ۱۵۲/۹)

۳۳۳ - امام صادقؑ ! ہم ہر خیر کی اصل ہیں اور ساری نیکیاں ہماری فروع ہیں - نیکیوں میں عقیدہ توحید - نماز - روزہ - غصہ کو ضبط کرنا ، خطاکار کو معاف کر دینا - فقیروں پر رحم کرنا - ہمسایہ کا خیال رکھنا - صاحبان فضل کے فضل کا اقرار کرنا سب شامل ہیں ——— ہمارے دشمن برائیوں کی جڑ ہیں اور ان کے فروع میں ہر برائی اور بدکاری شامل ہے جس میں سے جھوٹ ، بخل - چغلخوری - قطع رحم - سود خواری - مال یتیم کا کھا جانا ، حدود الٰہی سے تجاوز کرنا - فواحش کا ارتکاب - چوری اور اس کے جملہ امثال ہیں -

جھوٹا ہے وہ شخص جس کا خیال یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر ہمارے اغیار کے فروع سے وابستہ ہے -

(کافی ۸ ص ۲۴۲ ، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۲۲)

۳۳۴ - امام صادقؑ ! ہم کتاب خدا کی کلید ہیں ہمارے ہی ذریعہ اہل علم بولتے ہیں - ہم نہ ہوتے تو سب گونگے رہ جاتے - (اختصاص ص ۹ ، بروایت

www.kitabmart.in

حمید بن المثنی العجلی)

۳۳۵ - امام رضاؑ! ہم مخلوقات پر اللہ کی حجت اور بندوں میں اس کے خلیفہ ہیں۔ اس کے راز کے امانتدار - کلمہ تقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ ہیں۔

(کمال الدین ٦ صـ۲۰۲ ، ارشاد القلوب صـ۴۱۷)

۳۳٦ - امام رضاؑ! ہم آل محمدؐ جادۂ وسطیٰ ہیں - غالی ہم کو پا نہیں سکتا ہے اور پیچھے رہ جانے والا ہم سے آگے نہیں جا سکتا ہے۔

(کافی ا صـ۱۰۱ ، التوحید ۱۱۴/۱۳)

۳۳۷ - امام رضاؑ! ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جن کے بچے بزرگوں کے مکمل وارث ہوتے ہیں - (کافی ا صـ۳۲۰ ، ارشاد ۲ صـ۲۷٦ ، اختصاص صـ۲۷۹ ، بصائر الدرجات صـ۲۹٦) الخرائج والجرائح ۲ صـ۸۹۹/۴ روایت معمر بن خلاد)

۳۳۸ - امام رضاؑ! ہماری آنکھیں دوسرے لوگوں جیسی نہیں ہیں - ہم میں ایک ایسا نور پایا جاتا ہے جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں ہے - (امالی طوسیؒ صـ۲۴۵/۴۲۷ ، بصائر الدرجات صـ۴۱۹)

۳۳۹ - امام جوادؑ! ہم میں جو شخص بھی ہے وہ امر الٰہی کے ساتھ قیام کرنے والا اور دین خدا کی ہدایت دینے والا ہے۔

(کمال الدین ۳۷۸ ، احتجاج ۲ صـ۴۸۱)

۳۴۰ - امام جوادؑ! ہم خدا کے علم ، غیب اور حکمت کے خزانہ دار ہیں - ہمیں اس کے انبیاء کے اوصیا رہیں اور ہمیں قرآن مجید کے "عباد مکرمون" ہیں۔

(الثاقب فی المناقب ۵۲۲/۴۵۵)

۳۴۱ - امام جوادؑ! حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں اپنے نور اور اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا اور تمام

www.kitabmart.in

کائنات کے لئے اپنا امین بنا دیا۔ (دلائل الامامۃ ۳۸۴/۳۴۲ روایت محمد بن اسماعیل از عسکری، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۳۸۷)

۳۴۲۔ امام ہادیؑ! ہم وہ کلمات الٰہی ہیں جو تمام نہیں ہو سکتے اور ہمارے فضائل کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے۔ (اختصاص ص ۹۴، تحف العقول ص ۴۷۹ از موسی المبرقع، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۴۰۴، احتجاج ۲ ص ۴۹۹/۳۳۱ "بغیر اسناد")

۳۴۳۔ موسیٰ بن عبداللہ النخعی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقیؑ سے گذارش کی کہ مجھے ایک ایسے جامع اور بلیغ کلام کی تعلیم دیں جس کے ذریعہ آپ حضرات میں ہر ایک کی زیارت کر سکوں؟ فرمایا غسل کر کے حرم کے دروازہ پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور کلمہ شہادتین زبان پر جاری کر کے یوں کہو۔

"سلام ہو آپ حضرات پر اے اہلبیتِ نبوت اور معدن رسالت، ملائکہ کی رفت و آمد کے مرکز اور وحی کے نزول کی منزل۔ رحمت کے معدن اور علم کے خزانہ دار۔ حلم کی منزل آخر اور کرم کے اصول۔ امتوں کے قائد اور نعمتوں کے مالک۔ نیک بندوں کی اصل اور نیک کرداروں کے ستون۔ بندوں کے منتظم اور شہروں کے ارکان۔ ایمان کے ابواب اور رحمان کے امانتدار۔ انبیاء کی ذریت اور مرسلین کے منتخب روزگار اور رب العالمین کے پسندیدہ بندہ کی عترت ــــــ اور آپ ہی پر تمام رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ (تہذیب ۶ ص ۹۵/۱۷۷)

مولف! اس مقام پر اس مکمل زیارت کا مطالعہ ضروری ہے کہ اس سے تمام خصائص اہلبیتؑ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۳۴۴۔ امام عسکریؑ! ہم پناہ کے طلب گاروں کی جائے پناہ، روشنی حاصل

www.kitabmart.in

کرنے والوں کی روشنی، تحفظ چاہنے والوں کے لئے وسیلہ حفاظت ہیں۔ جو ہم سے محبت کرے گا ہمارے ساتھ بلند ترین منزل پر ہوگا اور جو ہم سے انحراف کرے گا اس کی جگہ جہنم ہوگی ۔ (رجال کشی ۲ ص۸۱۴/ ۱۰۱۸، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۴۳۵، الخرائج والجرائح ۲ ص۷۴۰/ ۵۴، کشف الغمہ ۳ ص۲۱۱ روایت محمد بن الحسن بن میمون)

۳۴۵ - امام ھدیٰ! اللہ نے انھیں اوصیاء کے ذریعہ دین کو زندہ رکھا۔ نور کو تمام کیا اور ان کے اور ان کے تمام برادران - ابناء عم - قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا کہ جس کے ذریعہ حجت کو اس سے جس پر حجت تمام کی جائے اور امام کو ماموم سے جدا کر دیا جائے ۔ انھیں گناہوں سے محفوظ اور عیوب سے پاکیزہ کر دیا۔ کثافت سے پاک رکھا اور شبہات سے منزہ قرار دیا۔ انھیں علم کا خزانہ دار، حکمت کا امانتدار اور اسرار کی منزل قرار دیا اور پھر دلائل سے ان کی تائید کی کہ ایسا نہ ہوتا تو تمام لوگ ایک جیسے ہو جاتے اور ہر شخص امر الٰہی کا دعویدار بن جاتا۔ نہ حق باطل سے الگ پہچانا جاتا اور نہ عالم و جاہل میں کوئی امتیاز ہوتا ۔ (الغیبۃ طوسیؒ ص۲۸۸/ ۲۴۶، احتجاج ۲ ص۵۴۰/ ۳۴۳ روایت احمد بن اسحاق)

www.kitabmart.in

قسمِ چہارم

علم اہلبیتؑ

فصل اوّل	خصائص علوم
فصل دوم	ابواب علوم
فصل سوم	مبادی علوم
فصل چہارم	صفت علوم

www.kitabmart.in

فصل اوّل

خصائص علوم اہلبیتؑ

ا۔ خزانہ دار علوم الٰہیہ

۳۴۷۔ رسول اکرمؐ! پروردگار نے اہلبیتؑ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ سب تمھارے بعد میرے علوم کے خزانہ دار ہیں۔ (کافی ا ص ۱۹۳ / ۴، بصائرالدرجات ۱۰۵ / ۱۲ روایت ابوحمزہ ثمالی از امام باقرؑ)

۳۴۸۔ امام باقرؑ! خدا کی قسم ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں لیکن اس کے خزانۂ علم ––– کے خزانہ دار نہ کہ سونے اور چاندی کے۔

(کافی ا ص ۱۹۲ / ۲)

۳۴۹۔ امام باقرؑ! ہم علم خدا کے خزانہ دار اور وحی الٰہی کے ترجمان ہیں۔ (کافی ا ص ۱۹۲ / ۳ روایت سدیر۔ ا ص ۲۶۹ / ۶۔ اس مقام پر وحی کے بجائے امر کا لفظ ہے۔ اعلام الوریٰ ص ۲۷۷ روایت سدیر)

۳۵۰۔ امام باقرؑ! پروردگار کے لئے ایک علم خاص ہے اور ایک علم عام۔ علم خاص وہ ہے جس کی اطلاع ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو بھی نہیں ہے اور علم عام وہ ہے جسے اس نے ملائکہ اور مرسلین کو عنایت فرمادیا ہے اور ہم تک یہ علم رسول اکرمؐ کے ذریعہ پہنچا ہے۔ (التوحید ۱۳۸ / ۱۴ روایت ابن

www.kitabmart.in

سنان از امام صادقؑ، بصائر الدرجات ۱۱۱/ ۱۲ روایت حنان کندی)

۳۵۱ - امام صادقؑ! ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہمارے پاس حضرت موسیٰ کا عصا ہے۔ ہم زمین میں پروردگار کے خزانہ دار ہیں لیکن سونے چاندی کے نہیں۔ (تفسیر فرات کوفی ۷، ۱۰/ ۱۰۱ - از ابراہیم)

۳۵۲ - امام صادقؑ! ہم علم کے شجر ہیں اور نبی کے اہلبیتؑ۔ ہمارے گھر میں جبریل کے نزول کی جگہ ہے اور ہم علم الٰہی کے خزانہ دار ہیں۔ ہم وحی خدا کے معدن ہیں اور جو ہمارا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ یہی پروردگار کا عہد ہے۔ (امالی صدوقؒ ۲۵۲/ ۱۵، بشارۃ المصطفیٰ ص۵۴ از ابو بصیر۔ روضۃ الواعظین ص۲۹۹، بصائر الدرجات ص۱۰۳ باب ۱۹)

۲ - ظرف علم الٰہی

۳۵۳ - امام زین العابدینؑ! ہم خدا کے ابواب ہیں اور ہمیں صراط مستقیم ہیں۔ ہمیں اس کے علم کے ظرف ہیں اور ہمیں اس کی وحی کے ترجمان۔ ہمیں توحید کے ارکان ہیں اور ہمیں اس کے اسرار کے مرکز (معانی الاخبار ۳۵/ ۵، ینابیع المودۃ ۳ ص۳۵۹/ ۱ روایت ثابت ثمالی)

۳۵۴ - امام صادقؑ! ہم امر الٰہی کے والی، علم الٰہی کے خزانہ دار اور وحی خدا کے ظروف ہیں۔ (کافی ۱ ص۱۹۲/ ۱، بصائر الدرجات ۶۱/ ۳، ۱۰۵/ ۸ روایت عبدالرحمان بن کثیر)

۳۵۵ - امام صادقؑ - پروردگار نے ہمیں اپنے لئے منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے۔ ہمیں وحی کا امین اور زمین میں اپنا خزانہ دار

www.kitabmart.in

بنایا ہے۔ ہمیں اس کے اسرار کے محل اور اس کے علم کے ظرف ہیں۔

(بصائر الدرجات ۶۲/ ۷ روایت عباد بن سلیمان)

۳۵۶۔ وہب بن منبہ راوی ہیں کہ پروردگار نے جناب موسیٰ کی طرف وحی کی کہ محمدؐ اور ان کے اوصیاء کے ذکر سے متمسک رہو کہ یہ سب میرے علم کے خزانہ دار۔ میری حکمت کے ظروف اور میرے نور کے معدن ہیں۔

(بحار ۵۱/ ص۱۴۹/ ۲۴)

۳۵۷۔ جناب فاطمہ صغریٰ نے واقعہ کربلا کے بعد اہل کوفہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔ اے اہل کوفہ! اے اہل مکاری و غداری و فریب کاری! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن کے ذریعہ پروردگار نے تمھارا امتحان لیا ہے اور بہترین امتحان لیا ہے۔ اس نے اپنے علم و فہم کا مرکز ہمیں بنایا ہے اور ہم اس کے علم کا ظرف۔ فہم و حکمت کا محل اور زمین میں بندوں پر اس کی حجت ہیں۔ اس نے ہمیں اپنی کرامت سے مکرم بنایا ہے اور اپنے نبیؐ کے ذریعہ تمام مخلوقات سے افضل قرار دیا ہے۔ (احتجاج ۲ ص۱۰۶، ملہوف ۱۹۵، مثیر الاحزان ۸۷ بغیر ذکر ظرف فہم)

۳۔ ورثہ علوم انبیاء

۳۵۸۔ رسول اکرمؐ۔ روئے زمین پر پہلے وصی جناب ہبۃ اللہ بن آدمؑ تھے۔ اس کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں تھا جس کا کوئی وصی نہ رہا ہو۔ جبکہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ۔

علی بن ابی طالب محمدؐ کے لئے ہبۃ اللہ تھے اور انھیں تمام اوصیاؑ

www.kitabmart.in

اور سابق کے اولیاء کا ورثہ ملا تھا جس طرح کہ محمدؐ تمام انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ (کافی ا صـ۲۲۴ /۲ از عبد الرحمٰن بن کثیر، بصائر الدرجات ۱۲۱/ ۱ - از عبد الرحمٰن بن بکیر، اعلام الدین صـ۴۶۴)

۳۵۹ - امام علیؑ! آگاہ ہو جاؤ کہ جو علوم لے کر آدمؑ آئے تھے اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء کو فضیلت حاصل ہوئی ہے سب کے سب خاتم النبیین کی عترت میں پائے جاتے ہیں تو آخر تم لوگ کدھر بھٹک رہے ہو اور کدھر چلے جا رہے ہو؟ (ارشاد ا صـ۲۳۲، تفسیر عیاشی ا صـ۱۰۲ /۳۰۰ از مسعدہ بن صدقہ، تفسیر قمی ا صـ۳۶۷ از ابن اذینہ)

۳۶۰ - امام صادقؑ! ہم سب انبیاء کے وارث ہیں، رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو زیر کساء لے کر ایک ہزار کلمات کی تعلیم دی اور ان پر ہر کلمہ سے ہزار کلمات روشن ہو گئے۔ (خصال صـ۶۵۱ /۴۹ از ذریح المحاربی)

۳۶۱ - امام باقرؑ! آدمؑ جو علم لے کر آئے تھے وہ واپس نہیں گیا بلکہ ہمیں اس کی وراثت چلتی رہی اور حضرت علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم میں سے کوئی عالم دنیا سے نہیں جاتا ہے مگر یہ کہ اپنا جیسا عالم چھوڑ کر جاتا ہے یا جیسا خدا چاہتا ہے۔ (کافی ا صـ۲۲۲ /۲ از زرارہ و فضیل، کمال الدین ۲۲۳/ ۱۴ از فضیل)

کمال الدین میں یہ اضافہ بھی ہے کہ علم وراثت میں چلتا رہتا ہے اور جو علم یا جو آثار انبیاء و مرسلین اس گھر کے باہر سے حاصل ہوں وہ سب باطل ہیں۔!

۳۶۲ - امام باقرؑ! ایھا النّاس - تمھارے پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ کو پروردگار نے اپنی کرامت سے مشرف کیا ہے اور اپنی ہدایت سے معزز بنا دیا ہے۔ اپنے

www.kitabmart.in

دین کے لئے مخصوص کیا ہے اور اپنے علم سے فضیلت عطا کی ہے۔ پھر اپنے علم کا محافظ اور امین قرار دیا ہے۔

اہلبیتؑ امام۔ داعی دین۔ قائد۔ ہادی، حاکم، قاضی، ستارۂ ہدایت، اسوۂ حسنہ، عترت طاہرہ، امت وسط، صراط واضح، سبیل مستقیم، زینت نجبار اور ورثہ انبیار ہیں۔ (تفسیر فرات کوفی ص۳۳۷ / ۴۶۰ از فضل بن یوسف القصبانی)

۳۶۳۔ ابو بصیر! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کیا آپ حضرات رسول اکرمؐ کے وارث ہیں؟ فرمایا بیشک میں نے عرض کی کہ رسول اکرمؐ تو تمام انبیار کے وارث اور ان کے علوم کے عالم تھے؟ فرمایا بیشک (ہم بھی ایسے ہی ہیں) (کافی ا ص۴۷۰ / ۳، رجال کشی ا ص۴۰۸ / ۲۹۸۔ بصائر الدرجات ۲۶۹ / ۱، دلائل الامامہ ۲۲۶ / ۱۵۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۸۴، الخرائج والجرائح ۲ ص۷۱۱ / ۸، فصول مہمہ ص۲۱۵)

۳۶۴۔ امام صادقؑ! حضرت علی عالم تھے اور علم ان کی وراثت میں چلتا رہتا ہے کہ جب کوئی عالم مرتا ہے تو اس کے بعد اسی علم کا وارث آجاتا ہے یا جو خدا چاہتا ہے۔ (کافی ا ص۲۲۱ / ۱، علل الشرائع ص۵۹۱ / ۴۰، بصائر الدرجات ۱۱۸ / ۲، الامامۃ والتبصرہ ص۲۲۵ / ۷۵ از محمد بن مسلم، کمال الدین ۲۲۳ / ۱۳)

۳۶۵۔ امام صادقؑ! جو علم حضرت آدمؑ کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں گیا اور کوئی بھی عالم مرتا ہے تو اس کے علم کا وارث موجود رہتا ہے۔ یہ زمین کسی وقت بھی عالم سے خالی نہیں ہوتی۔ (کافی ا ص۲۲۳ / ۸،

www.kitabmart.in

کمال الدین ۲۲۴/۱۹، بصائرالدرجات ۱۱۶/۹ از حارث بن المغیرہ)

۳۶۶ - امام صادقؑ! ہم ورثۂ انبیاء، ورثۂ کتاب خدا اور اس کے منتخب بندے ہیں۔ (مختصر بصائرالدرجات ۶۳ از عبدالغفار الجازی)

۳۶۷ - ضریس کناسی! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور ابوبصیر بھی موجود تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤدؑ علوم انبیاء کے وارث تھے اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث تھے اور حضرت محمدؐ سلیمانؑ کے وارث تھے اور ہم حضرت محمدؐ کے وارث ہیں۔ ہمارے پاس حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے اور حضرت موسیٰؑ کی تختیاں سب موجود ہیں۔

ابوبصیر نے عرض کی کہ حضور یہ تو واقعی علم ہے۔ فرمایا یہ علم نہیں ہے۔ علم وہ ہے جو روز و شب روزانہ اور ساعت بہ ساعت تازہ ہوتا رہتا ہے۔ (کافی ا ص ۲۲۵/۴، بصائرالدرجات ۱۳۵/۱)

۳۶۸ - امام ہادی! در زیارت جامعہ۔ سلام ہو ائمہ ہدیٰ پر جو تاریکیوں کے چراغ۔ ہدایت کے علم، صاحبان عقل، ارباب فکر۔ پناہ گاہِ خلائق، ورثہ انبیاء۔ مثل اعلیٰ، دعوتِ خیر اور دنیا و آخرت سب پر اللہ کی حجت ہیں اور انھیں پر رحمت و برکات ہوں۔ (تہذیب ۶ ص ۹۶/۱۷۷)

۴ - ان کی حدیث حدیث رسولؐ ہے

۳۶۹ - امام باقرؑ! سوال کیا گیا کہ اگر آپ کی حدیث کو بلاسند بیان کریں تو اس کی سند کیا ہے؟ فرمایا ایسی حدیث کی سند یہ ہے کہ میں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے اور آپ نے جبرئیل سے نقل کیا ہے۔ ارشاد

www.kitabmart.in

۲ ص۱۶۷ ، الخرائج والجرائح ۲ ص۸۹۳ ، روضۃ الواعظین ص۲۲۶)

۳۷۰ - امام باقرؑ! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جنھیں علم خدا سے عالم بنایا گیا ہے اور ہم نے اس کی حکمت سے حاصل کیا ہے اور قول صادق کو سنا ہے لہذا ہمارا اتباع کرو تاکہ ہدایت حاصل کرلو - (مختصر بصائر الدرجات ص۶۳ ، بصائر الدرجات ۳۴/۵۱۴ از جابر بن یزید)

۳۷۱ - امام باقرؑ! اگر ہم اپنی رائے سے حدیث بیان کرتے تو اسی طرح گمراہ ہوجاتے جس طرح پہلے والے گمراہ ہوگئے تھے - ہم اس دلیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جسے پروردگار نے اپنے پیغمبرؐ کو عطا کیا ہے اور انھوں نے ہم سے بیان کیا ہے - (اعلام الوریٰ ص۲۹۴ ، اختصاص ص۲۸۱ از فضیل بن یسار)

۳۷۲ - جابر! میں نے امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ جب آپ کوئی حدیث بیان کریں تو اس کی سند بھی بیان فرمادیں؟ فرمایا ہماری ہر حدیث کی سند، والد محترم جد بزرگوار - ان کے والد محترم، پیغمبرؐ اسلام اور آخر میں جبریل امین ہیں - (امالی مفید ۴۲/۱۰ ، حلیۃ الابرار ۲ ص۹۵)

۳۷۳ - امام صادقؑ - ہماری حدیث ہمارے والد کی حدیث ہے - ان کی حدیث ہمارے جد کی حدیث ہے - ان کی حدیث امام حسینؑ کی حدیث ہے - ان کی حدیث امام حسنؑ کی حدیث ہے - ان کی حدیث امیر المومنینؑ کی حدیث ہے - ان کی حدیث رسول اللہ کی حدیث ہے اور رسولؐ اللہ کی حدیث قول پروردگار ہے - (کافی ۱ ص۵۳ / ۱۴ از حماد بن عثمان ، روضۃ الواعظین ص۲۳۳)

۳۷۴ - امام صادقؑ! اللہ نے ہماری ولایت کو فرض قرار دیا ہے اور ہماری محبت کو واجب کیا ہے - خدا گواہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے ہیں

www.kitabmart.in

اور نہ اپنی رائے سے کام کرتے ہیں - ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار نے کہا ہے - (امالی مفید ۶۰/۴ از محمد بن شریح)

۳۷۵ - امام موسیٰ کاظمؑ نے خلف بن حماد کوفی کے سخت ترین سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں رسولؐ اکرم اور جبرئیل کے حوالہ سے بیان کر رہا ہوں - (کافی ۳ ص ۹۴/۱)

۳۷۶ - امام رضاؑ! ہم ہمیشہ اللہ اور رسولؐ کی طرف سے بیان کرتے ہیں - (رجال کشی ۲ ص ۴۹۰/۴۰۱ از یونس بن عبدالرحمٰن)

۵ - اعلم الناس

۳۷۷ - رسول اکرمؐ! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں - اگر تم ان دونوں کو اختیار کر لوگے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے - ایک کتاب خدا ہے اور ایک میری عترت اہلبیتؑ، ایھا الناس! میری بات سنو! میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ تم سب عنقریب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوگے تو میں سوال کروں گا کہ تم نے ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور یہ ثقلین کتاب خدا اور میرے اہلبیتؑ ہیں - خبردار ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ اور انھیں پڑھانے کی کوشش بھی نہ کرنا کہ یہ تم سب سے زیادہ علم والے ہیں - (کافی ۱ ص ۲۹۴/۳ از عبدالحمید بن ابی الدیلم از امام صادقؑ، تفسیر عیاشی ۱ ص ۲۵۰/۱۶۹ - از ابو بصیر)

۳۷۸ - رسول اکرمؐ! یاد رکھو کہ میری عترت کے نیک کردار اور میرے خاندان کے پاکیزہ نفس افراد بچوں میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بزرگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہوتے ہیں - خبردار انھیں تعلیم نہ دینا کہ یہ

www.kitabmart.in

تم سب سے اعلم ہیں۔ یہ نہ تمھیں ہدایت کے دروازہ سے باہر لے جائیں گے اور نہ گمراہی کے دروازہ میں داخل کریں گے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۱ صفحہ ۲۰۴/۱۷، احتجاج ۲ صفحہ ۲۳۶/ ۳۰۸، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۱ صفحہ ۲۷۶ از امام صادقؑ)

۳۷۹۔ امام علیؑ! یقیناً اصحاب پیغمبرؐ ہیں حافظان حدیث جانتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہلبیتؑ سب پاک و پاکیزہ ہیں۔ ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور ان کی مخالفت نہ کرنا کہ جاہل رہ جاؤ اور انھیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے اعلم ہیں اور بزرگی میں تمام لوگوں سے اعلم اور کمسنی میں تمام بچوں سے زیادہ ہوشمند ہوتے ہیں۔ تفسیر قمی ۱ صفحہ ۴، اثبات الہداۃ ۱ صفحہ ۶۳۱/ ۲۴۷)

۳۸۰۔ جابر بن یزید۔ ایک طویل حدیث کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اثنائے گفتگو امام محمد باقرؑ بھی آگئے۔ بچپنے کا زمانہ تھا اور سر پہ گیسو تھے لیکن جابر نے دیکھا تو کانپنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ غور سے دیکھنے کے بعد کہا فرزند! ذرا آگے بڑھو؟ آپ آگے بڑھے۔ پھر کہا ذرا پیچھے ہٹیں۔ آپ پیچھے ہٹے۔ جابر نے یہ دیکھ کر کہا کہ رب کعبہ کی قسم بالکل رسول اکرمؐ کا انداز ہے اور پھر سوال کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ —— فرمایا محمدؑ! کہا کس کے فرزند ہیں؟ —— فرمایا علی بن الحسینؑ۔ کہا فرزند! میری جان قربان۔ یقیناً آپ ہی باقرؑ ہیں؟ فرمایا بیشک تو اب اس امانت کو پہنچا دو جو رسولؐ اللہ نے تمھارے حوالہ کی ہے! جابر نے کہا مولا! حضور نے مجھے بشارت دی تھی کہ آپ کی ملاقات تک زندہ رہوں گا اور فرمایا تھا

www.kitabmart.in

کہ جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دینا لہذا پیغمبر اکرمؐ کا سلام لیلیں
امام باقرؑ نے فرمایا جابر! رسول اکرمؐ پر میرا سلام جب تک زمین و آسمان قائم رہیں اور تم پر بھی میرا سلام جس طرح تم نے میرا سلام پہنچایا ہے
اس کے بعد جابر برابر آپ کی خدمت میں آتے رہے اور آپ سے علم حاصل کرتے رہے - ایک مرتبہ آپ نے جابر سے کوئی سوال کیا تو جابر نے کہا کہ میں رسول اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا ہوں آپ نے خبر دی ہے کہ آپ اہلبیتؑ کے تمام ائمہ ہداۃ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہو کر سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ آپ حضرات کو تعلیم دے کہ آپ سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں -
امام باقرؑ نے فرمایا کہ میرے جد نے سچ فرمایا ہے - میں اس مسئلہ کو تم سے بہتر جانتا ہوں جو میں نے دریافت کیا ہے اور مجھے بچپنے ہی سے حکمت عطا کر دی گئی ہے اور یہ سب ہم اہلبیتؑ پر پروردگار کا فضل و کرم ہے - (اکمال الدین ۲۵۳ / ۳)

۳۸۱ - جبلہ بن المصفح نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا کہ اے برادر بنی عام جو چاہو مجھ سے سوال کرو کہ ہم اہلبیتؑ خدا و رسول کے ارشادات کو سب سے بہتر جانتے ہیں - (الطبقات الکبریٰ ۶ ص ۲۴۰)

۳۸۲ - امام علیؑ! ہمارے علم کی گہرائیوں پر غور کرنے والے کے علم کا آخری انجام جہالت ہے - (شرح نہج البلاغہ معتزلی ۲۰ ص ۳۰۷ / ۵۱۵)

۳۸۳ - امام باقرؑ نے سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ سے فرمایا کہ جاؤ مشرق و مغرب کے چکر لگاؤ کوئی علم صحیح ایسا نہ پاؤ گے جو ہم اہلبیتؑ کے گھر سے نہ نکلا ہو - (کافی ا ص ۲۹۹ / ۳، بصائر الدرجات ۱۰ - ابو مریم)

www.kitabmart.in

۳۸۴ - ابو بصیر ناقل ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ حکم بن عتیبہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے بارے میں ارشاد قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں - اس سے کہہ دو کہ جائے مشرق و مغرب کے چکر لگائے - خدا کی قسم کہیں علم نہ ملے گا مگر یہ کہ اسی گھر سے نکلا ہو گا جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے - (بصائر الدرجات ۹ ص۲، کافی ا ص۲۹۹ ۴ روایت مضمرہ)

۳۸۵ - امام باقرؑ! کسی شخص کے پاس نہ کوئی حرف حق ہے اور نہ حرف راست اور نہ کوئی صحیح فیصلہ کرنا جانتا ہے مگر یہ کہ وہ علم ہم اہلبیتؑ ہی کے گھر سے نکلا ہے اور جب بھی امور میں اختلاف نظر آئے تو سمجھ لو کہ غلطی قوم کی طرف سے ہے اور حرف راست حضرت علیؑ کی طرف سے ہے - (کافی ا ص۳۹۹ /۱، بصائر الدرجات ۵۱۹ /۱۲، المحاسن ا ص۲۴۳ / ۴۴۸، امالی مفید ۹۶ /۶ روایت محمد بن مسلم)

۳۸۶ - زرارہ! میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک مرد کوفی نے امیر المومنینؑ کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا کہ جو چاہو پوچھ لو - میں تمھیں بتا سکتا ہوں! فرمایا کہ بیشک کسی شخص کے پاس کوئی علم نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مصدر امیر المومنینؑ کا علم ہے - لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں بالآخر مصدر یہی گھر ثابت ہو گا - (کافی ا ص۳۹۹ /۲)

۳۸۷ - امام باقرؑ! جو علم بھی اس گھر سے نہ نکلا ہو سمجھ لو کہ باطل اور بیکار ہے - (مختصر بصائر الدرجات ۶۲، بصائر الدرجات ۱۱!۵ /۲۱ از فضیل بن یسار)

۳۸۸ - عبداللہ بن سلیمان! میں نے امام باقرؑ کو اس وقت فرماتے سنا ہے جب آپ کے پاس بصرہ کا عثمان اعمیٰ نامی شخص موجود تھا اور آپ نے فرمایا کہ

www.kitabmart.in

حسن بصری کا خیال ہے کہ جو لوگ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے ہیں ان کی بد بو سے اہل جہنم کو بھی اذیت ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آل فرعون بھی ہلاک ہو گیا حالانکہ جناب نوح کے زمانہ سے علم ہمیشہ پوشیدہ رہا ہے اور حسن بصری سے کہہ دو کہ داہنے بائیں ہر جگہ دیکھ لے اس گھر کے علاوہ کہیں علم نہ ملے گا۔ (کافی ا صا۵/۱۵، احتجاج ۲ ص۱۹۳/۲۱۲)

۳۸۹۔ ابوبصیر راوی ہیں نے امام باقرؑ سے سوال کیا کہ ولد الزنا کی گواہی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا نہیں ——— میں نے عرض کی کہ حکم بن عیبہ تو اسے جائز جانتا ہے؟ فرمایا۔ خدایا اس کے گناہ کو معاف نہ کرنا۔ پروردگار نے قرآن کو اس کے اور اس کی قوم کے لئے ذکر نہیں قرار دیا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ مشرق و مغرب سب دیکھ لے۔ علم صرف اس گھر میں ملے گا جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے۔ (کافی ا ص۴۰۰/۵)

۳۹۰۔ امام صادقؑ نے یونس سے فرمایا کہ اگر علم صحیح درکار ہے تو اہلبیتؑ سے حاصل کرو کہ اس کا علم ہمیں کو دیا گیا ہے اور ہمیں حکمت کی شرح اور حرف آخر عطا کیا گیا ہے۔ پروردگار نے ہمیں منتخب کیا ہے اور وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا ہے۔ (بحار الانوار ۲۶ ص۱۵۸/۵، الصراط المستقیم ۲ ص۱۵۷، اثبات الہداۃ ا ص۶۰۲ از یونس بن ظبیان)

۳۹۱۔ امام صادقؑ کے پاس ایک جماعت حاضر تھی جب آپ نے فرمایا کہ حیرت انگیز بات ہے کہ لوگوں نے رسول اکرمؐ سے علم حاصل کیا اور عالم بن گئے اور ہدایت یافتہ ہو گئے اور ان کا خیال ہے کہ اہلبیتؑ نے

www.kitabmart.in

حضور کا علم نہیں لیا ہے۔ حالانکہ ہم اہلبیتؑ ان کی ذریت ہیں اور وحی ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی ہے اور علم ہمارے ہی گھر سے نکل کر لوگوں تک گیا ہے! کیا ان کا خیال ہے کہ یہ سب عالم اور ہدایت یافتہ ہو گئے ہیں اور ہم جاہل اور گمراہ رہ گئے ہیں۔ یہ تو بالکل امر محال ہے (کافی ا ص۳۹۸ / ۱، امالی مفید ۱۲۲ / ۶، بصائر الدرجات ۱۲ / ۳ روایت یحیٰی بن عبداللہ)

۳۹۲۔ امام رضاؑ! انبیاء اور ائمہ وہ ہیں جنھیں پروردگار توفیق دیتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے خزانہ سے وہ سب کچھ عنایت کر دیتا ہے جو کسی کو نہیں دیتا ہے ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے بالاتر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے "کیا جو شخص حق کی ہدایت دیتا ہے وہ زیادہ پیروی کا حقدار ہے یا وہ شخص جو اس وقت تک ہدایت بھی نہیں پاتا ہے جب تک اسے ہدایت نہ دی جائے۔ آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیا فیصلہ کر رہے ہو" (یونس آیت ۳۵)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے "جسے حکمت دیدی جائے اسے خیر کثیر دیدیا گیا ہے — بقرہ آیت ۲۶۹

پھر جناب طالوت کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ "اللہ نے انھیں تم سب میں منتخب قرار دیا ہے اور علم و جسم کی طاقت میں وسعت عطا فرمائی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے ملک عنایت کرتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی ہے۔ بقرہ آیت ۲۴۷" کافی ا ص۲۰۲ / ۱، کمال الدین ۲۸۰ / ۳۱، امالی صدوق ۵۴۰ / ۱، عیون اخبار الرضاؑ ا ص۲۲۱ / ۱، معانی الاخبار ۱۰۰ / ۲، تحف العقول ص۴۴۱، احتجاج ۲ ص۴۴۵

www.kitabmart.in

۳۱۰/ روایت عبدالعزیز بن مسلم)

۶- راسخون فی العلم

۳۹۳- امام علیؑ! کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ ہمارے بجائے وہی "راسخون فی العلم" ہیں حالانکہ یہ صریحی جھوٹ ہے اور ہمارے اوپر ظلم ہے کہ خدا نے ہمیں بلند بنایا ہے اور انھیں پست قرار دیا ہے۔ ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور انھیں اس علم سے الگ رکھا ہے۔ ہمیں اپنی بارگاہ میں داخل کیا ہے اور انھیں دور رکھا ہے۔ ہمارے ہی ذریعہ ہدایت حاصل کی جاتی ہے اور تاریکیوں میں روشنی تلاش کی جاتی ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۴، مناقب ابن شہر آشوب ا ص۲۸۵، غرر الحکم ص۲۸۲۶)

۳۹۴- امام علیؑ! پروردگار نے امت پر اولیاء امر کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کے دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں جس طرح کہ اس نے رسولؐ کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے" اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" اس کے بعد ان اولیاء امر، کی منزلت کی وضاحت تاویل قرآن کے ذریعہ کی ہے" ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم" (نساء آیت ۸۳) اگر یہ لوگ مسائل کو رسول اور اولی الامر کی طرف پلٹا دیتے تو دیکھتے کہ یہ حضرات تمام امور کے استنباط کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہر شخص تاویل قرآن کے علم سے بے خبر ہے۔ اس لئے کہ یہی راسخون فی العلم ہیں اور انھیں کو تاویل قرآن کا امین بنایا گیا ہے" وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم" آل عمران آیت (بحار ۶۹ ص۷۹ / ۲۹)

www.kitabmart.in

۳۹۵- یزید بن معاویہ! میں نے امام محمد باقرؑ سے آیت کریمہ " وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ پورے قرآن کی تاویل کا راز خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ رسول اکرمؐ ان تمام افراد میں سب سے افضل ہیں کہ پروردگار نے انھیں تمام تنزیل اور تاویل کا علم عنایت فرمایا ہے اور کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل کا علم انھیں نہ دیا ہو اور پھر ان کے اوصیاء کو عنایت فرمایا گیا اور جب جاہلوں نے یہ سوال کیا کہ ہم کیا کریں؟ تو ارشاد ہوا یقولون "امنا بہ کل من عند ربنا" تمھاری شان یہ ہے کہ سب پر ایمان لے آؤ اور کہو کہ سب پروردگار کی طرف سے ہے۔

دیکھو قرآن میں خاص بھی ہے اور عام بھی۔ ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی۔ محکم بھی ہے اور متشابہ بھی اور راسخون فی العلم ان تمام امور کو بخوبی جانتے ہیں۔ (تفسیر عیاشی ا ص۱۶۴ / ۶، کافی ا ص۲۱۳ / ۲، تاویل الآیات الظاہرہ ص۱۰۷، بصائر الدرجات ص۲۰۴ / ۸، تفسیر قمی ا ص۹۶، مجمع البیان ۲ ص۷۰۱)

۳۹۶- امام صادقؑ! ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں تاویل قرآن کے جاننے والے ہیں۔ (کافی ا ص۲۱۳ / ۱، بصائر الدرجات ۵ ص۲۰۴، تفسیر عیاشی ا ص۱۶۴ / ۸، تاویل الآیات الظاہرہ ص۱۰۶ از ابوبصیر)

۳۹۷- امام صادقؑ! راسخون فی العلم امیر المومنینؑ ہیں اور ان کے بعد کے ائمہ۔ (کافی ا ص۲۱۳ / ۳ روایت عبدالرحمٰن بن کثیر)

www.kitabmart.in

۷۔ معدن العلم

۳۹۸۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ رحمت کی کلید، رسالت کا محل۔ ملائکہ کے نزول کی منزل اور علم کے معدن ہیں۔ (فرائد السمطین ا ص۴۴/ ۹ از ابن عباس)

۳۹۹۔ حمید بن عبداللہ بن یزید المدنی ناقل ہے کہ رسول اکرمؐ کے سامنے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا جو علیؑ بن ابی طالبؑ نے صادر کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم اہلبیتؑ کے گھر میں حکمت قرار دی ہے۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۶۵۴/ ۱۱۱۳، شرح الاخبار ۲ ص۳۰۹/ ۶۳۱)

۴۰۰۔ امام علیؑ! ہم شجرۂ نبوت، محل رسالت، منزل ملائکہ، معدن علم، چشمہ حکمت ہیں۔ ہمارا دوست اور مددگار ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور بغض رکھنے والا ہمیشہ عذاب کے انتظار میں رہتا ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ع۱۰۹، غرر الحکم ۱۰۰۰۵)

۴۰۱۔ امام علیؑ نے مدینہ میں ایک خطبہ کے دوران فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ! قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اگر تم لوگ علم کو اس کے معدن سے حاصل کرتے اور پانی کو اس کی شیرینی کے ساتھ پیتے اور خیر کا ذخیرہ اس کے مرکز سے حاصل کرتے اور واضح راستہ کو اختیار کرتے اور حق کے منہاج پر گامزن ہوتے تو تمھیں صحیح راستہ مل جاتا اور نشانیاں واضح ہو جاتیں اور اسلام روشن ہو جاتا۔ (کافی ۸ ص۳۲/ ۵)

۴۰۲۔ امام حسینؑ! میں نہیں جانتا کہ لوگ ہم سے کس بات پر عداوت رکھتے ہیں

www.kitabmart.in

جبکہ ہم رحمت کے گھر، نبوت کے شجر اور علم کے معدن ہیں۔

(نزہتہ الناظر ۸۵/۲۱)

۴۰۳۔ امام زین العابدینؑ! لوگ ہم سے کس بات پر بیزار ہیں۔ ہم تو خدا کی قسم نبوت کے شجرہ میں ہیں۔ رحمت کے گھر، حلم کے معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت کے مرکز ہیں۔ (کافی ا صـ۲۲۱ /ا روایت ابوالجارود، نزہتہ الناظر ۸۵/۲۱)

۴۰۴۔ امام باقرؑ! کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ کا علم ہمارے مہدی کے دل میں اسی طرح ظاہر ہوگا۔ جس طرح بہترین زمین پر زراعت کا ظہور ہوتا ہے لہذا جو شخص بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اور ان سے ملاقات کرے وہ سلام کرے۔ سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ رحمت و نبوت و معدن علم و مرکز رسالت! (کمال الدین صـ۶۰۳ /۱۸ روایت جابر، بحار الانوار ۵۲/۳۰۷/۱۶ نقل از العدد القویہ)

۴۰۵۔ امام باقرؑ! وہ درخت جس کی اصل رسولؐ اللہ ہیں اور فرع امیر المومنینؑ ڈالی جناب فاطمہؑ ہیں اور پھل حسنؑ و حسینؑ —— یہ نبوت کا شجر اور رحمت کی پیداوار ہے۔ یہ سب حکمت کی کلید۔ علم کا معدن۔ رسالت کا محل، ملائکہ کی منزل۔ اسرار الہیہ کے امانتدار۔ امانت پروردگار کے حامل۔ خدا کے حرم اکبر اور اس کے بیت العتیق اور حرم ہیں۔ (الیقین صـ۳۱۸، تفسیر فرات ۳۹۵/۵۲۷) اس میں نبت الرحمہ کے بجائے بیت الرحمہ ہے اور حرم کے بجائے ذمہ کی لفظ ہے اور روایت زیاد بن المنذر سے ہے)

۴۰۶۔ امام صادقؑ! امام علیؑ بن الحسینؑ زوال آفتاب کے بعد نماز ادا کر کے یہ دعا

www.kitabmart.in

پڑھا کرتے تھے "خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو نبوت کے شجر۔ رسالت کا محل۔ ملائکہ کی منزل۔ علم کا معدن اور وحی کے اہلبیتؑ ہیں۔

(جمال الاسبوع صنہ ۲۵، مصباح المتہجد صہ ۳۶۱)

نوٹ! اس موضوع کے ذیل میں احقاق الحق ۱۰ ص ۴۰۹ کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے جہاں امام صادقؑ، امام کاظمؑ اور امام رضاؑ کے حوالہ سے اس تعبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

۸۔ زندگانی علم

۴۰۷۔ امیر المومنینؑ آل محمدؐ کے صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ حضرات علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں۔ ان کا حلم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کے بارے میں بتائے گا اور ان کی خاموشی ان کے نطق کی حکمت کی دلیل ہے۔ یہ نہ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ اسلام کے ستون ہیں اور تحفظ کے وسائل۔ انھیں کے ذریعہ حق اپنی منزل پر واپس آیا ہے اور باطل اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے۔

اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی ہے۔ انھوں نے دین کو پورے شعور کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور صرف سماعت اور روایت پر بھروسہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ علم کی روایت کرنے والے بہت ہیں اور اور اس کی رعایت و حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۹، تحف العقول ۲۲)

۴۰۸۔ امام علیؑ! یاد رکھو کہ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے ہو جب تک

www.kitabmart.in

اسے چھوڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور میثاق کتاب کو اس وقت تک اختیار نہیں کر سکتے ہو جب تک اس عہد کے توڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور اس سے متمسک نہیں ہو سکتے ہو جب تک نظر انداز کرنے والوں کی معرفت نہ حاصل کر لو لہذا ہدایت کو اس کے اہل سے حاصل کرو کہ یہی لوگ علم کی زندگی ہیں اور جہالت کی موت۔ یہی وہ ہیں جن کا حکم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کی خاموشی ان کے تکلم کا پتہ دے گی۔ ان کا ظاہر ان کے باطن کی بہترین دلیل ہے۔ یہ نہ دین کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں یہ دین ان کے درمیان ایک سچا گواہ ہے اور ایک خاموش ترجمان ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۴۷، کافی ۸ ص ۳۹۰/ ۵۸۶ روایت محمد بن الحسین)

www.kitabmart.in

فصل دوم

ابواب علوم اہلبیتؑ

۱- علم الکتاب

۴۰۹ - ابوسعید خدری! میں نے رسول اکرمؐ سے آیت شریفہ "ومن عندہ علم الکتاب" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ اس سے میرا بھائی علیؑ بن ابی طالب مراد ہے۔ (شواہد التنزیل ا صنـ۴۰۰ /۴۲۲)

۴۱۰ - ابوسعید خدری! میں نے رسول اکرمؐ سے ارشاد احدیت "قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ میرے بھائی سلیمان بن داؤد کا وصی تھا۔ پھر دریافت کیا کہ "قل کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب" سے مراد کون ہے تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالب ہے۔ (امالی صدوق ۴۵۳/۳)

۴۱۱ - امام علیؑ نے آیت شریفہ ومن عندہ علم الکتاب کے ذیل میں فرمایا کہ میں وہ ہوں جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے۔ (بصائر الدرجات ۲۱۶/۲۱)

۴۱۲ - امام حسینؑ! ہم وہ ہیں جن کے پاس کل کتاب کا علم اور اس کا بیان موجود ہے اور ہمارے علاوہ ساری مخلوقات میں کوئی ایسا نہیں ہے اس لئے کہ ہم اسرار الہیہ کے اہل ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴/ ۵۲ از اصبغ

www.kitabmart.in

بن نباتہ)

۴۱۳ - عبداللہ بن عطاء! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ادھر سے عبداللہ بن سلام کے فرزند کا گذر ہوگیا - میں نے عرض کی کہ میری جان آپ پر قربان - کیا یہ مصداق "الذی عندہ علم الکتاب" کا فرزند ہے؟ فرمایا ہرگز نہیں - اس سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں جن کے بارے میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں - (مناقب ابن المغازلی ۳۱۴/۳۵۸، شواہد التنزیل ۱ ص۴۰۲/۴۲۵، ینابیع المودہ ۱ ص۳۰۵/۱، العمدۃ ص۲۹/۴،۶، تفسیر عیاشی ۲ ص۲۲۰/۷۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۲۹)

۴۱۴ - امام محمد باقرؑ! آیت شریفہ قل کفی کے ذیل میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں اور علیؑ ہمارے اول و افضل اور رسول اکرمؐ کے بعد سب سے بہتر ہیں - (کافی ۱ ص۲۲۹/۶، تفسیر عیاشی ۲ ص۲۲۰/۷۶، روایت برید بن معاویہ، بصائر الدرجات ۲۱۴/۷، روایت عبدالرحمٰن بن کثیر از امام صادقؑ)

۴۱۵ - عبدالرحمٰن بن کثیر نے امام صادقؑ سے آیت شریفہ "قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن کے پاس ساری کتاب کا علم ہے - (کافی ۱ ص۲۲۹/۵، ص۲۵۷/۳ از سدیر، بصائر الدرجات ۲۱/۲)

۴۱۶ - ابوالحسن محمد بن یحیٰی الفارسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابونواس نے امام رضاؑ کو مامون کے یہاں سے سواری پر نکلتے دیکھا تو قریب جاکر سلام عرض کیا اور کہا کہ فرزند رسولؐ میں نے آپ حضرات کے بارے میں کچھ شعر لکھے ہیں اور چاہتا ہوں کہ آپ سماعت فرمالیں - فرمایا سناؤ -

www.kitabmart.in

ابونواس نے اشعار پیش کئے۔

"یہ اہلبیتؑ وہ افراد ہیں جن کا لباس کردار بالکل پاک وصاف ہے اور ان کا ذکر جہاں بھی آتا ہے صلوات کے ساتھ آتا ہے۔

جو شخص بھی اپنی نسبت علیؑ سے نہ رکھتا ہو اس کے لئے زمانہ میں کوئی شے باعث فخر نہیں ہے۔

اے اہلبیتؑ! پروردگار نے جب مخلوقات کو خلق کیا ہے تو تمھیں کو منتخب اور مصطفی قرار دیا ہے۔

تمھیں ملاء اعلیٰ ہو اور تمھارے ہی پاس علم الکتاب ہے اور تمام سوروں کے مضامین ہیں"

یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ ایسے شعر تم سے پہلے کسی نے نہیں کہے ہیں۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۱۴۳/ ۱۰، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۳۶۶)

۲۔ تاویل قرآن

۴۱۷۔ رسول اکرمؐ! میرے بعد علیؑ ہی لوگوں کو تاویل قرآن کا علم دیں گے اور انھیں باخبر بنائیں گے۔ (شواہد التنزیل ۱ ص ۳۹/ ۲۸ از انس)

۴۱۸۔ امام علیؑ! مجھ سے کتاب الٰہی کے بارے میں جو چاہو دریافت کرلو کہ کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے یہ نہ معلوم ہو کہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں۔ صحرا میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر (الطبقات الکبریٰ ۲ ص ۳۳۸، تاریخ الخلفاء ص ۲۱۸، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ ص ۲۱/ ۱۰۳۹، تفسیر عیاشی ۲ ص ۲۸۳/ ۳۱ روایت ابوالطفیل، امالی

www.kitabmart.in

صدوقؒ ۲۲۷/ ۱۳، امالی مفید ۱۵۲/ ۳)

۴۱۹۔ امام علیؑ! مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں دریافت کرو۔ خدا کی قسم کوئی آیت دن میں یا رات میں۔ سفر میں یا حضر میں ایسی نازل نہیں ہوئی جسے رسول اکرمؐ نے مجھے سنایا نہ ہو اور اس کی تاویل نہ بتائی ہو۔

یہ سن کر ابن الکواء بول پڑا کہ بسا اوقات آپ موجود بھی نہ ہوتے تھے اور آیت نازل ہوتی تھی۔؟

فرمایا کہ رسول اکرمؐ اسے محفوظ رکھتے تھے یہاں تک کہ جب حاضر ہوتا تھا تو مجھے سنا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یا علیؑ! اللہ نے تمھارے بعد یہ آیات نازل کی ہیں اور ان کی یہ تاویل ہے اور مجھے تنزیل و تاویل دونوں سے باخبر فرما دیا کرتے تھے (امالی طوسیؒ ۵۲۳/ ۱۱۵۸، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۱۹ از مجاشعی از امام رضاؑ، الاحتجاج ۱ ص۶۱۷/ ۱۴۰ از امام صادقؑ، کتاب سلیم بن قیس ص۲۱۴)

۴۲۰۔ امام علیؑ! رسول اکرمؐ پر کوئی بھی آیت قرآن نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ مجھے سنا بھی دیا اور لکھا بھی دیا اور میں نے اپنے قلم سے لکھ لیا اور پھر مجھے اس کی تاویل و تفسیر سے بھی باخبر فرما دیا اور ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ اور خاص و عام بھی بتا دئے۔ (کافی ۱ ص۶۴/ ۱)، خصال ص۲۱۷/ ۱۳۱، کمال الدین ۲۸۴/ ۳۷، تفسیر عیاشی ۱ ص۲۵۳/ ۱۷۷ از کتاب سلیم بن قیس)

۴۲۱۔ عبداللہ بن مسعود! قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اور ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس ظاہر کا علم بھی ہے اور باطن کا علم بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱ ص۶۵، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ

www.kitabmart.in

۳ ص۲۵ / ۱۰۴۸، ینابیع المودہ ا ص۲۱۵ / ۲۴)

۴۲۲ - امام حسنؑ نے معاویہ کے دربار میں فرمایا کہ میں بہترین کنیز خدا اور سیدۃ النساء کا فرزند ہوں - مجھے رسول اکرمؐ نے علم خدا کی غذا دی ہے اور تاویل قرآن اور مشکلات احکام سے باخبر کیا ہے - ہمارے لئے غالب آنے والی عزت بلند ترین کلمہ اور فخر و نورانیت ہے - (احتجاج ۲ ص۴۷)

۴۲۳ - امام باقرؑ! کسی شخص کے امکان میں نہیں ہے کہ یہ دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس تمام قرآن کے ظاہر و باطن کا علم ہے - سوائے اوصیاء پیغمبر اسلام کے - (کافی ا ص۲۲۸ / ۲، بصائر الدرجات ۱۹۳ از جابر)

۴۲۴ - امام باقرؑ! جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ اس نے سارا قرآن تنزیل کے مطابق جمع کیا ہے وہ جھوٹا ہے ——— قرآن کو تنزیل کے مطابق صرف حضرت علیؑ بن ابی طالب نے جمع کیا ہے اور ان کی اولاد نے محفوظ رکھا ہے - (کافی ا ص۲۲۸ / ۱ از جابر)

۴۲۵ - فضیل بن یسار! میں نے امام باقرؑ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا کہ قرآن کی ہدایت میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی - آخر ظاہر و باطن سے مراد کیا ہے؟ فرمایا اس سے مراد تاویل قرآن ہے جس کا ایک حصہ گذر چکا ہے اور ایک حصہ مستقبل میں پیش آنے والا ہے - قرآن کا سلسلہ شمس و قمر کی طرح چلتا رہے گا اور جب کوئی واقعہ پیش آجائے گا قرآن منطبق ہو جائے گا - پروردگار نے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخون فی العلم کو ہے اور راسخون سے مراد ہم لوگ ہیں -
(تفسیر عیاشی ا ص۱۱ / ۵، بصائر الدرجات ۲۰۳ / ۲)

۴۲۶ - ابو الصباح! خدا کی قسم مجھ سے امام باقرؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبرؐ

www.kitabmart.in

کو تنزیل و تاویل دونوں کا علم دیا ہے اور انھوں نے سب علیؑ بن ابیطالبؑ کے حوالہ کر دیا ہے اور پھر یہ علم ہمیں دیا گیا ہے۔ (کافی، ص ۴۴۲ / ۱۵، تہذیب ۸ ص ۲۸۶ / ۱۰۵۲، تفسیر عیاشی ا ص ۱۷ / ۱۳)

۴۲۷۔ امام علی نقیؑ نے صاحب الامر کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ خدایا تمام ائمہ راشدین۔ قائدین ہادیین، سادات معصومینؑ، اتقیاء ابرار پر رحمت نازل فرما جو سکون و وقار کی منزل۔ علم کے خزانہ دار، حلم کی انتہاء، بندوں کے منتظم، شہروں کے ارکان، نیکی کے راہنما۔ صاحبان عقل و بزرگی، شریعت کے علماء۔ کردار کے زہاد، تاریکی کے چراغ، حکمت کے چشمے، نعمتوں کے مالک، امتوں کے محافظ۔ تنزیل کے ساتھی۔ تاویل کے امین و ولی۔ وحی کے ترجمان و دلائل تھے۔ (بحار الانوار ۱۰۲ / ۱۸۰)

۳۔ اسم اعظم

۴۲۸۔ امام علیؑ! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جاندار کو پیدا کیا کہ میں زمین و آسمان کے ملکوت میں وہ اختیارات رکھتا ہوں کہ اگر تمھیں اس کے ایک حصہ کا بھی علم ہو جائے تو تم برداشت نہیں کر سکتے ہو۔ پروردگار کے ۷۲ اسم اعظم ہیں جن میں سے آصف بن برخیا کو ایک معلوم تھا اور اس کے پڑھتے ہی زمینیں پست ہو گئیں اور انھوں نے ملک سبا سے تخت بلقیس اٹھا لیا اور پھر زمینیں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس کل ۷۲ اسماء کا علم ہے۔ صرف ایک نام ہے جسے خدا نے اپنے علم غیب کا حصہ بنا کر رکھا ہے۔ (بحار الانوار ۲۷ / ۳۷ / ۵، البرہان ۲ ص ۴۹۰ / ۲ روایت سلمان فارسی)

www.kitabmart.in

۴۲۹ - امام صادقؑ! جناب عیسیٰ بن مریم کو دو حرف عطا ہوئے تھے جن سے سارا کام کر رہے تھے اور جناب موسیٰ کو چار حرف عطا ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم کو ۸ - حرف ملے تھے اور حضرت نوح کو ۱۵ - حرف اور حضرت آدم کو ۲۵ - حرف اور اللہ نے حضرت محمدؐ کے لئے سب جمع کر دئے مالک کے ۷۳ - اسم اعظم ہیں جن میں سے ۷۲ - اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمائے ہیں اور ایک اپنی ذات کے لئے مخصوص کر لیا ہے - (کافی ۱ ص۲۳۰ / ۲) بصائر الدرجات ۲۰۸ / ۲ ، تاویل الآیات الظاہرہ ص۴۷۹ روایت ہارون بن الجہم)

۴۳۰ - امام ہادیؑ! اللہ کے اسم اعظم ۷۳ - ہیں - آصف بن برخیا کے پاس ایک تھا جس کا حوالہ دینے سے ملک سبا تک کی زمینیں پست ہو گئیں اور انہوں نے تخت بلقیس کو اٹھا کر جناب سلیمان کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے بعد پھر ایک لمحہ میں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس ان میں سے ۷۲ - ہیں - صرف ایک نام خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے - (کافی ۱ ص۲۳۰ / ۳ ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۴۰۶ ، اثبات الوصیہ ص۲۵۴ روایت علی بن محمد النوفلی)

۴ - جملہ لغات

۴۳۱ - امام علیؑ! یزدجرد کی بیٹی سے نام دریافت کرنے پر جب اس نے اپنا نام جہاں بانو بتایا تو فرمایا کہ نہیں شہر بانو اور یہ بات بھی فارسی زبان میں فرمائی - (مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۵۶)

۴۳۲ - سماعہ بن مہران نے بعض شیوخ کے حوالہ سے امام باقرؑ کے اس واقعہ

www.kitabmart.in

کو نقل کیا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دہلیز میں پہنچا تو سنا کہ آپ سریانی زبان میں کچھ پڑھ رہے ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں یہانتک کہ ہم لوگوں پر بھی گریہ طاری ہوگیا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۹۵)

۴۳۳۔ موسیٰ بن اکیل النمیری کا بیان ہے کہ ہم امام باقرؑ کے دروازہ پر اذن باریابی کے لئے حاضر ہوئے تو عبرانی زبان میں ایک دردناک آواز سنائی دی اور حاضری کے بعد ہم نے دریافت کیا کہ اس کا قاری کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایلیا کی مناجات یاد آگئی تو مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۹۵)

۴۳۴۔ احمد بن قابوس نے اپنے والد کے حوالہ سے امام صادقؑ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ کے پاس اہل خراسان کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو آپ نے بغیر کسی تمہید کے فرمایا کہ جو شخص بھی مال جس قدر جمع کرے گا اللہ اس پر اسی اعتبار سے عذاب کرے گا ـــــــ تو ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم عربی زبان نہیں جانتے ہیں تو آپ نے فارسی میں فرمایا،

ہر کہ درم اندوزد جزایش دوزخ باشد

۴۳۵۔ ابو بصیر ابیں نے حضرت ابو الحسنؑ سے عرض کی کہ میں آپ پر قربان۔ امام کی معرفت کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بہت سے اوصاف ہیں جنہیں پہلا وصف یہ ہے کہ اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے اس کے بارے میں اشارہ ہوتا ہے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہوجائے اور اس سے سوال کیا جائے اور وہ جواب دے اور اگر دریافت نہ کیا جائے تو خود ابتدا کرے اور مستقبل کے حالات سے بھی آگاہ کرے اور ہر زبان میں کلام کرسکے!

ابو محمد ابیں تمہارے اٹھنے سے پہلے تم کو ایک علامت دیدینا

www.kitabmart.in

چاہتا ہوں ــــــــ چنانچہ ابھی میں اٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ ایک مرد خراسانی وارد ہو گیا اور اس نے عربی میں کلام شروع تو آپ نے اسے فارسی میں جواب دیا۔

مرد خراسانی نے کہا کہ میں نے فارسی میں اس لئے کلام نہیں کیا کہ شائد آپ اسے نہ جانتے ہوں تو آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ! اگر میں تمہارا جواب نہ دے سکوں تو میری فضیلت ہی کیا ہے۔

دیکھو ابو محمد! امام پر کسی انسان، پرندہ، جانور اور ذی روح کا کلام مخفی نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی میں یہ کمالات نہ ہوں تو وہ امام نہیں ہے۔ (کافی ا ص ۲۸۵ / ۷، ارشاد ۲ ص ۲۲۴، دلائل الامامۃ ۳۳۷ / ۲۹۴، قرب الاسناد ۳۳۹ / ۱۲۲۴)

۴۳۶۔ ابو الصلت ہروی! امام رضاؑ تمام لوگوں سے ان کی زبان میں کلام فرماتے تھے اور سب سے زیادہ فصیح زبان بولتے تھے کہ سب سے زیادہ واقف لغات تھے۔ میں نے ایک دن عرض کیا یا بن رسول اللہ ؐ! مجھے آپ کے اس قدر زبانیں جاننے پر تعجب ہوتا ہے تو فرمایا کہ ابو الصلت! میں مخلوقات پر خدا کی حجت ہوں اور خدا کسی ایسے شخص کو حجت نہیں بنا سکتا ہے جو قوم کی زبان سے باخبر نہ ہو کیا تم نے امیر المومنین ؑ کا یہ کلام نہیں سنا ہے کہ ہمیں قول فیصل کا علم دیا گیا ہے اور قول فیصل معرفت لغات کے علاوہ اور کیا ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۲۸ / ۳)

۴۳۷۔ ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں تھا جب واثق باللہ کے زمانہ میں وہاں سے بغا کا گذر ہوا تو امام ابو الحسن نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو تاکہ میں دیکھوں کہ ان ترکوں نے کیا انتظام کر رکھا ہے ــــــــ ہم لوگ

www.kitabmart.in

حضرت کے ساتھ باہر نکلے تو اس کی فوجیں گذر رہی تھیں ۔ ایک ترکی سامنے سے گذرا تو آپ نے اس سے ترکی زبان میں کلام کیا ۔ وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور آپ کی سواری کے قدموں کو چومنے لگا ۔ ہم لوگوں نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ اس شخص نے کیا کہا ہے ؟ اس نے کہا کیا یہ نبی ہے ؟

ہم لوگوں نے کہا نہیں !

اس نے کہا کہ اس نے مجھے اس نام سے پکارا ہے جو میرے بچپنے میں میرے ملک میں رکھا گیا تھا اور اسے آج تک کوئی نہیں جانتا ہے ۔

(اعلام الوریٰ ص۳۴۳ ، الثاقب فی المناقب ۵۳۸/ ۴۷۸ ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۴۰۸)

۴۳۸ ۔ علی بن مہزیار نے امام ہادیؑ کے حالات میں نقل کیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فارسی میں کلام شروع کر دیا ۔

(بصائر الدرجات ۳۳۳/ ۱)

۴۳۹ ۔ علی بن مہزیار ۔ میں نے حضرت ابوالحسن ثالث (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں اپنے غلام کو بھیجا جو صقلابی (رومی) تھا ۔ وہ یہاں سے انتہائی حیرت زدہ واپس آیا ۔ میں نے پوچھا خیر تو ہے ؟ اس نے کہا کہ یہ تو مجھ سے صقلابی زبان کی طرح باتیں کر رہے تھے اور میں سمجھ گیا کہ مجھ سے اس زبان میں اس لئے باتیں کر رہے تھے کہ دوسرے غلام نہ سمجھنے پائیں ۔

(اختصاص ص۲۸۹ ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۴۰۸ ، کشف الغمہ ۳ ص۱۷۹)

۴۴۰ ۔ ابو حمزہ نصیر الخادم کا بیان ہے کہ میں نے امام عسکریؑ کو بارہا غلاموں سے ان کی زبان میں بات کرتے سنا ہے کبھی ترکی کبھی رومی کبھی صقلابی تو حیرت زدہ ہو کر کہا کہ آخر ان کی ولادت مدینہ میں ہوئی ہے اور امام نقیؑ کے

www.kitabmart.in

انتقال تک باہر بھی نہیں نکلے ہیں تو اس قدر زبانیں کس طرح جانتے ہیں؟

ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا پروردگار نے اپنی حجت کو ہر طریقہ سے واضح فرمایا ہے اور وہ اسے تمام لغات، اجل۔ حوادث سب کا علم عطا کرتا ہے ورنہ ایسا نہ ہوتا تو اس میں اور قوم میں فرق ہی کیا رہ جاتا۔ (کافی ا ص ۵۰۹/ ۱۱، روضۃ الواعظین ص ۲۷۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۴۲۸، الخرائج والجرائح ا ص ۴۳۶ /۱۴، کشف الغمہ ۳ ص ۲۰۲، اعلام الوریٰ ص ۲۵۶، بصائر الدرجات ص ۳۳۳)

۵۔ منطق الطیر

۴۴۱۔ امام علیؑ! ہمیں پرندوں کی زبان کا اسی طرح علم دیا گیا ہے جیسے سلیمان بن داؤد کو دیا گیا ہے اور ہم بر و بحر کے تمام جانوروں کی زبان جانتے ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۵۴، بصائر الدجات ۳۴۳ /۱۲ از زرارہ)

۴۴۲۔ امام علیؑ! ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا جو خدا کا عظیم فضل ہے۔ (اثبات الوصیۃ ص ۱۶۰، اختصاص ص ۱۹۳ از محمد بن مسلم)

۴۴۳۔ علی بن ابی حمزہ! حضرت ابوالحسن کے غلاموں میں سے ایک شخص نے آکر حضرت سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا نوش فرمائیں؟

حضرت اٹھے اور اٹھ کر اس کے ساتھ گھر تک گئے۔ وہاں ایک تخت رکھا تھا۔ اس پر بیٹھ گئے۔ اس کے نیچے کبوتر کا ایک جوڑا تھا۔ نر نے مادہ سے کچھ باتیں کیں۔ صاحب خانہ دانہ، کھانا لانے چلا گیا اور جب پلٹ کر آیا تو حضرت مسکرانے لگے۔ اس نے عرض کی حضور ہمیشہ

www.kitabmart.in

خوش رہیں اس وقت ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ یہ کبوتر کبوتری سے باتیں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو میری محبوبہ ہے اور مجھے کائنات میں اس شخص کے علاوہ تجھ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں ہے! اس نے کہا کیا حضور اس کی باتیں سمجھتے ہیں! فرمایا بیشک ہمیں پرندوں کی گفتگو اور دنیا کی ہر شے کا علم دیا گیا ہے۔ (بصائر الدرجات ۳۴۶/۲۵، مختصر بصائر الدرجات ص۱۱۴، الخرائج والجرائح ۲ ص۸۳۳/۴۹، اختصاص ص۲۹۳)

۴۴۴۔ علی بن اسباط! میں حضرت ابو جعفرؑ کے ساتھ کوفہ سے برآمد ہوا۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور ایک بھیڑوں کے گلے کے قریب سے گذرے تو ایک بکری گلہ سے الگ ہو کر دوڑتی ہوئی آپ کے پاس شور مچاتی ہوئی آئی۔ آپ ٹھہر گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے چرواہے کو بلاؤں میں نے اسے حاضر کر دیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ بکری تمھاری شکایت کر رہی ہے کہ اس میں دو آدمیوں کا حصہ ہے اور تو اس پر ظلم کر کے سارا دودھ دوہ لیتا ہے تو جب شام کو گھر واپس جائے گی تو مالک دیکھے گا کہ اس میں بالکل دودھ نہیں ہے اور اذیت کرے گا تو دیکھ خبردار آئندہ ایسا ظلم نہ کرنا ورنہ میں تیری بربادی کی بد دعا کر دوں گا؟

اس نے فوراً توحید و رسالت کی گواہی کے ساتھ امام کے وصی رسولؐ ہونے کا کلمہ پڑھ لیا اور عرض کیا کہ حضور کو یہ علم کہاں سے ملا ہے فرمایا ہم علم غیب و حکمت الٰہی کے خزانہ دار ہیں اور انبیاء کے وصی اور اللہ کے محترم بندے ہیں۔ (الثاقب فی المناقب ۵۲۲/۲۵۵)

۴۴۵۔ عبداللہ بن سعید! مجھ سے محمد بن علی بن عمر التنوخی نے بیان کیا کہ میں نے حضرتؑ

www.kitabmart.in

محمدؑ بن علیؑ کو ایک بیل سے بات کرتے دیکھا جب وہ سر ہلا رہا تھا تو میں نے کہا کہ میں اس طرح نہ مانوں گا جب تک اسے یہ حکم نہ دیں کہ وہ آپ سے کلام کرے؟

آپ نے فرمایا کہ ہمیں پرندوں کی گفتگو اور ہر شے کا علم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد بیل کو حکم دیا کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے اس نے فوراً کہہ دیا اور آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

(دلائل الامامۃ ۴۰/۳۵۶)

۶۔ ماضی و مستقبل

۴۴۶۔ امام علیؑ۔ اگر قرآن مجید میں یہ آیت نہ ہوتی کہ "اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔ تو میں تمھیں تمام گذشتہ اور آئندہ قیامت تک ہونے والے حالات سے باخبر کر دیتا۔ (التوحید ۳۰۵/۱، امالی صدوقؒ صفحہ ۲۸۰/۱، الاختصاص ص ۲۳۵، الاحتجاج ا ص ۶۱ بروایت اصبغ بن نباتہ، تفسیر عیاشی ۲ ص ۲۱۵/۵۹، قرب الاسناد ۳۵۴/۱۲۶۶)

۴۴۷۔ امام صادقؑ! اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام ماضی اور آئندہ کا علم دیا ہے اور انبیاءؑ کے علم کا وارث بنایا ہے۔ ہم پر تمام گذشتہ امتوں کا سلسلہ ختم کیا ہے اور ہمیں وصایت کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ (بصائر الدرجات ۱۲۹/۳ بروایت معاویہ بن وہب)

۴۴۸۔ معاویہ بن وہب! میں نے امام صادقؑ کے دروازہ پر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے کے بعد گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرتؑ مصلیٰ پر ہیں۔

www.kitabmart.in

میں ٹھہر گیا جب نماز تمام ہو گئی تو دیکھا کہ آپ نے مناجات شروع کر دی۔
"اے وہ پروردگار جس نے ہمیں مخصوص کرامت عطا فرمائی ہے اور وصیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ہم سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں تمام ماضی اور مستقبل کا علم عطا فرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکا دیا ہے۔ خدایا ہمیں اور ہمارے برادران ایمانی کو اور قبر حسینؑ کے تمام زائروں کو بخش دے۔ (کافی ۴ ص ۵۸۲/۱۱، کامل الزیارات ص ۱۱۶)

۴۴۹۔ سیف تمار! میں ایک جماعت کے ساتھ امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے تین مرتبہ خانہ کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے درمیان حاضر ہوتا تو دونوں کو بتاتا کہ میں ان سے بہتر جانتا ہوں اور وہ باتیں بتاتا جو ان کے پاس نہیں تھیں۔ اس لئے کہ موسیٰؑ اور خضر کو گذشتہ کا علم دیا گیا تھا۔ انھیں مستقبل اور قیامت تک کے حالات کا علم نہیں دیا گیا تھا اور ہمیں یہ سب رسول اللہؐ سے وراثت میں ملا ہے۔ (کافی ۱ ص ۲۶۰/۱، بصائر الدرجات ۱۲۹/۱۔ ۲۳۰/۴، دلائل الامامۃ ص ۲۸۰/۲۱۸)

۴۵۰۔ حارث بن المغیرہ امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آسمان و زمین کی تمام اشیاء، جنت و جہنم کی تمام اشیاء۔ ماضی اور مستقبل کی تمام اشیاء کا علم رکھتا ہوں۔ اور پھر یہ کہہ کر خاموش ہو گئے جیسے سننے والے کو یہ بات بری معلوم ہو رہی ہے اور اس کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ یہ سب مجھے کتاب خدا سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان پایا جاتا ہے۔ (کافی ۱ ص ۲۶۱/۲، بصائر الدرجات ۱۲۸/۵۔ ۱۲۸/۶، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۲۴۹)

۴۵۱۔ امام صادقؑ! ہم اولاد رسولؐ اس عالم میں پیدا ہوئے ہیں کہ ہمیں کتاب خدا،

ابتدائے آفرینش اور قیامت تک کے حالات کا علم تھا، اور اس کتاب میں آسمان و زمین، جنت و جہنم، ماضی و مستقبل سب کا علم موجود ہے اور ہمیں اس طرح معلوم ہے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی - پروردگار کا ارشاد ہے کہ اس قرآن میں ہر شے کا بیان موجود ہے - (کافی ۱ ص۶۱/ ۸، بصائر الدرجات ۱۹۷/ ۲، ینابیع المودة ۱/ ۸۰/ ۲۰ روایت عبدالاعلیٰ بن اعین، تفسیر عیاشی ۲ ص۲۶۶/ ۵۶)

www.kitabmart.in

۴۵۲ - امام رضاؑ! کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب کا اظہار صرف اپنے پسندیدہ بندوں پر کرتا ہے اور رسول اکرمؐ اس کے پسندیدہ بندہ تھے اور ہم سب انھیں کے وارث ہیں جن کو خدا نے اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے اور تمام ماضی اور مستقبل کا علم دیا ہے (الخرائج والجرائح ۱ ص۳۴۳ روایت محمد بن الفضل الہاشمی)

۴۵۳ - عبداللہ بن محمد الہاشمی! میں مامون کے دربار میں ایک دن حاضر ہوا تو اس نے مجھے روک لیا اور سب کو باہر نکال دیا - پھر کھانا منگوایا اور ہم دونوں نے کھایا - اور خوشبو لگائی - پھر ایک پردہ ڈال دیا اور مجھے حکم دیا کہ صاحب طوس کا مرثیہ سناؤ -

میں نے شعر پڑھا -

"خدا سرزمین طوس پر اور اس کے ساکن پر رحمت نازل کرے جو عترت مصطفیٰؐ میں تھا اور ہمیں رنج و غم دے کر رخصت ہو گیا"

مامون یہ سن کر رونے لگا اور مجھ سے کہا کہ عبداللہ! میرے اور تمہارے گھرانے والے مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ کو ولی عہد کیوں بنا دیا - سنو میں تم سے ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کر رہا ہوں - ایک دن میں نے

www.kitabmart.in

حضرت رضاؑ سے کہا کہ میں آپ پر قربان - آپ کے آباء و اجداد موسیٰ بن جعفرؑ - جعفر بن محمد - محمد بن علیؑ - علی بن الحسینؑ کے پاس تمام گذشتہ اور آئندہ قیامت تک کا علم تھا اور آپ انھیں کے وصی اور وارث ہیں اور آپ کے پاس انھیں کا علم ہے - اب مجھے ایک ضرورت ہے آپ اسے حل کریں -

فرمایا بتاؤ! میں نے کہا کہ یہ زاہریہ میرے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہے - میں اس پر کسی کنیز کو مقدم نہیں کر سکتا - لیکن یہ متعدد بار حاملہ ہو چکی ہے اور اس کا اسقاط ہو چکا ہے - اب پھر حاملہ ہے - اب مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں کہ اب اسقاط نہ ہونے پائے -

آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں - اس مرتبہ اسقاط نہیں ہوگا اور ایسا بچہ پیدا ہوگا جو بالکل اپنی ماں کی شبیہ ہوگا اور اس کی ایک انگلی داہنے ہاتھ میں زیادہ ہوگی اور ایک بائیں پیر میں -

میں نے اپنے دل میں کہا کہ بیشک خدا ہر شے پر قادر ہے -

اس کے بعد زاہریہ کے یہاں بالکل ویسا ہی بچہ پیدا ہوا جیسا حضرت رضاؑ نے فرمایا تھا تو بتاؤ اس علم و فضل کے بعد کس کو حق ہے کہ ان کو پرچم ہدایت قرار دینے پر میری ملامت کر سکے - (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۲۳ / ۴۳، الغیبۃ الطوسی ۷۴ / ۸۱ روایت محمد بن عبد اللہ بن الحسن الافطس، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۳۳۳)

۷ - اموات و آفات

۴۵۴ - امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جنھیں اموات، حوادث روزگار اور انساب کا علم عطا کیا گیا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی ایک کو بھی پل پر کھڑا کر دیا جائے اور

www.kitabmart.in

ساری امت کو گذار دیا جائے تو وہ ہر ایک کے نام اور نسب کو بتا سکتا ہے۔ (بصائر الدرجات ۲۶۸ / ۱۲ روایت اصبغ بن نباتہ)

۴۵۵ - امام زین العابدینؑ! ہمارے پاس جملہ اموات اور حوادث کا علم ہے۔ حرف آخر ہمارا ہے اور انساب عرب اور موالید اسلام سب ہمیں معلوم ہیں۔ (بصائر الدرجات ۲۶۶ / ۳ روایت عبدالرحمٰن بن ابی نجران عن الرضاؑ، ۲۶۷ / ۴ روایت عمار بن ہارون عن الباقرؑ، تفسیر فرات ۳۹۶ / ۵۲۷، الیقین ۳۱۸ / ۱۲۱ روایت زیاد بن المنذر عن الباقرؑ)

۴۵۶ - اسحاق بن عمار! میں نے عبد صالح کو اپنی موت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے سنا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ کیا یہ اپنے شیعوں کی موت کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔ آپ نے غضبناک انداز سے میری طرف دیکھا اور فرمایا اسحاق! رشید ہجری کو اموات اور حوادث کا علم تھا تو امام تو اس سے اولیٰ ہوتا ہے۔

اسحاق - دیکھو جو کچھ کرنا ہے کر لو کہ تمھاری زندگی تمام ہو رہی ہے اور تم دو سال کے اندر مر جاؤ گے اور تمھارے برادران اور اہل خانہ بھی تمھارے بعد چند ہی دنوں میں آپس میں منتشر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے خیانت کریں گے یہاں تک کہ دشمن طعنے دیں گے - یہ تمھارے دل میں کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ میں اپنے غلط خیالات کے بارے میں مالک کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔

اس کے بعد چند دن نہ گذرے تھے کہ اسحاق کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ بنی عمار نے لوگوں کے مال کے ساتھ قیام کیا اور آخر میں افلاس کا شکار ہو گئے۔ (کافی ا ص ۴۸۴

www.kitabmart.in

/۷، بصائر الدرجات ۲۶۵ / ۱۳، دلائل الامامة ۳۲۵ / ۲۷۷، الخرائج والجرائح ۲ صـ۷۱۲ / ۹)

۴۵۷ - امام رضاؑ نے عبداللہ بن جندب کے خط میں لکھا کہ حضرت محمدؐ اس دنیا میں پروردگار کے امین تھے - اس کے بعد جب ان کا انتقال ہوگیا تو ہم اہلبیتؑ ان کے وارث ہیں - ہم زمین خدا پر اس کے اسرار کے امانتدار ہیں اور ہمارے پاس تمام اموات اور حوادث روزگار اور انساب عرب اور موالید اسلام کا علم موجود ہے - (تفسیر قمی ۲ صـ۱۰۴، مختصر بصائر الدرجات ۱۷۴، بصائر الدرجات ۲۶۷ / ۵)

۸ - ارض وسماء

۴۵۸ - رسول اکرمؐ! فضا میں کوئی پرندہ پر نہیں مارتا ہے مگر ہمارے پاس اس کا علم ہوتا ہے - (عیون اخبار الرضاؑ ۲ صـ۳۲ / ۵۴ روایت داؤد بن سلیمان الفراء عن الرضاؑ، صحیفۃ الرضاؑ ۶۲ / ۱۰۰ روایت احمد بن عامر الطائی عن الرضاؑ)

۴۵۹ - ابو حمزہ! میں نے امام باقرؑ کی زبان سے یہ سنا ہے کہ حقیقی عالم جاہل نہیں ہوسکتا ہے کہ ایک شے کا عالم ہو اور ایک شے کا جاہل ——— پروردگار اس بات سے اجلّ وارفع ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت واجب کرے اور اسے آسمان وزمین کے علم سے محروم رکھے - یہ ہرگز نہیں ہوسکتا ہے - (کافی ا صـ۲۶۲ / ۶)

۴۶۰ - امام صادقؑ! پروردگار اس بات سے اجل واعلیٰ ہے کہ وہ کسی بندہ کو بندوں پر حجت قرار دے اور پھر آسمان وزمین کے اخبار کو پوشیدہ رکھے -

www.kitabmart.in

(بصائرالدرجات ۱۲۶/ ۶ روایت صفوان)

۴۶۱ - امام صادقؑ ! اللہ کی حکمت اور اس کے کرم کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ایسے بندہ کی اطاعت واجب قرار دے جس سے آسمان وزمین کے صبح وشام کو پوشیدہ رکھے ۔ (بصائرالدرجات ۱۲۵/ ۵ روایت مفضل بن عمر)

۹ - حوادث روز وشب

۴۶۲ - سلمہ بن محرز ! میں نے امام باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے علوم میں تفسیر قرآن واحکام قرآن ، علم تغیرات وحوادث زمانہ سب شامل ہیں پروردگار جب کسی قوم کے لئے خیر چاہتا ہے تو انھیں سنا دیتا ہے اور اگر کسی ایسے کو سنا دے جو سننا نہیں چاہتا ہے تو منھ پھیرلے گا جیسے کہ سنا ہی نہیں ہے ۔ یہ کہہ کر خاموش ہوگئے ۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا اگر مناسب ظرف اور مطمئن ماحول مل جاتا تو میں اور کچھ بیان کرتا لیکن فی الحال اللہ ہی سے طلب امداد کر رہا ہوں ۔

۴۶۳ - ضریس ۔ ہم اور ابو بصیر امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابو بصیر نے علم اہلبیتؑ کے بارے میں سوال کیا اور آپ نے فرمایا کہ ہمارا عالم خاص غیب کا علم نہیں رکھتا ہے اور اگر خدا اسے اس کے حوالہ کر دیتا تو تمھارا ہی جیسا ہوتا لیکن اسے دن کو رات کی باتیں بتا دی جاتی ہیں اور رات کو دن کے امور سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یونہی قیامت تک کے حالات سے باخبر کر دیا جاتا ہے ۔ (مختصر بصائرالدرجات ۱۱۳ ، بصائرالدرجات ۳۲۵/ ۲ ، الخرائج والجرائح ۲ ص ۸۳۱/ ۴۷)

۴۶۴ - حمران بن الحسین ! میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا ـــــ کیا آپ کے

www.kitabmart.in

پاس توریت، انجیل، زبور، صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کا بھی علم ہے؟

فرمایا بیشک!

میں نے عرض کیا کہ یہ تو بہت بڑا علم ہے۔ فرمایا حمران! شب و روز پیدا ہونے والے حوادث کا علم بھی ہمارے پاس ہے اور یہ اس سے عظیم تر ہے۔ وہ ماضی ہے اور یہ مستقبل۔ (بصائر الدرجات ۱۴۰/ ۵)

۴۶۵۔ محمد بن مسلم! میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ میں نے ابو الخطاب کی زبانی ایک بات سنی ہے؟

فرمایا وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کی۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ حضرات حلال و حرام اور قضایا کو فیصل کرنے کا علم رکھتے ہیں۔

آپ خاموش ہو گئے۔ پھر جب میں نے چلنے کا ارادہ کیا تو میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ دیکھو محمدؐ! یہ علم قرآن اور علم حلال و حرام اس علم کے پہلو بہ پہلو ہے جو ہمارے پاس حوادث روز و شب کے بارے میں ہے۔

(بصائر الدرجات ۳۹۴/ ۱۱۔ اختصاص ۳۱۴)

۴۶۶۔ امام صادقؑ! ہمارے یہاں کوئی رات ایسی نہیں آتی ہے جب ساری کائنات کا اور اس کے حوادث کا علم نہ ہو۔ ہمارے پاس جنات کا بھی علم اور ملائکہ کے خواہشات کا بھی علم ہے۔ (کامل الزیارات ۳۲۸ روایت عبداللہ بن بکر الارجانی)

www.kitabmart.in

فصل سوم

منشاء علوم

۱۔ تعلیم پیغمبر اسلامؐ

۴۶۷۔ امام علیؑ! میں جب رسول اکرمؐ سے کسی علم کا سوال کرتا تھا تو مجھے عطا فرما دیتے تھے اور اگر خاموش رہ جاتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔

(سنن ترمذی ۵ ص ۶۳۷ / ۳۷۲۲، ص ۶۴۰ / ۳۷۲۹، مستدرک حاکم ۳ ص ۱۳۵ / ۴۶۳۰، اسد الغابہ ۴ ص ۱۰۴، خصائص نسائی ۲۲۱ / ۱۱۹، امالی صدوقؒ ۲۰۲ / ۱۳ روایت عبداللہ بن عمرو بن ہند الجملی العمدۃ ۲۸۳ / ۴۶۱، کافی ا ص ۶۴ / ۱، احتجاج ا ص ۶۱۶ / ۱۳۹، روضۃ الواعظین ص ۳۰۸، غرر الحکم ۳۷۷۹، ۲۳۶۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۴۵)

۴۶۸۔ محمد بن عمر بن علیؑ! امام علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ تمام اصحاب میں سب سے زیادہ احادیث رسولؐ آپ کے پاس کیوں ہیں؟ تو فرمایا کہ میں جب حضرت سے سوال کرتا تھا تو مجھے باخبر کر دیا کرتے تھے اور جب چپ رہتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ۲ ص ۳۳۸، الصواعق المحرقہ ص ۱۲۳، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۲)

www.kitabmart.in

۴۶۹ - ام سلمہ ! جبریل امین جو کچھ رسول اکرمؐ کے حوالہ کرتے تھے حضرت اسے علیؑ کے حوالہ کر دیا کرتے تھے ۔ (مناقب ابن المغازلی ص۲۵۳/۳۰۲)

۴۷۰ - امام علیؑ ! اصحاب میں ہر ایک کو جرأت اور توفیق بھی نہ ہوتی تھی کہ رسول اکرمؐ سے کلام کر سکیں ۔ سب انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا مسافر آکر دریافت کرے تو وہ بھی سن لیں ۔ لیکن میرے سامنے جو مسئلہ بھی آتا تھا میں اس کے بارے میں سوال کر لیتا تھا اور اسے محفوظ کر لیتا تھا ۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر۲۱۰)

۴۷۱ - امام علیؑ ! جب بعض اصحاب نے کہا کہ کیا آپ کے پاس علم غیب بھی ہے؟ تو مسکرا کر اس مرد کلبی سے فرمایا کہ یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ صاحب علم سے استفادہ ہے ۔ علم غیب سے مراد قیامت کا علم ہے اور ان امور کا علم ہے جن کا ذکر سورۂ لقمان کی آیت نمبر۱۴ میں ہے ۔

" بیشک خدا کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش کے قطرے برساتا ہے اور وہی پیٹ کے اندر بچہ کے حالات جانتا ہے اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ کل کیا حاصل کرے گا اور نہ یہ معلوم ہے کہ کس سرزمین پر موت آئے گی "

پروردگار ان تفصیلات کو جانتا ہے کہ پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی ۔ پھر وہ حسین ہے یا بدصورت ، پھر سخی ہے یا بخیل ۔ پھر شقی ہے یا نیک بخت ۔ پھر جہنم کا کندہ بنے گا یا جنت میں انبیاء کا رفیق ۔ یہ وہ علم غیب ہے جسے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے ۔ اس کے علاوہ جس قدر بھی علم ہے اسے مالک نے اپنے نبی کو تعلیم کیا ہے اور انھوں نے میرے حوالہ کر دیا ہے اور میرے حق میں دعا کی ہے کہ میرے سینہ میں محفوظ ہو جائے

www.kitabmart.in

اور میرے پہلو سے نکل کر باہر نہ جانے پائے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۹)

۴۷۲- امام علیؑ! اہلبیتؑ پیغمبرؐ مالک کے راز کے محل، اس کے امر کی پناہ گاہ، اس کے علم کا ظرف، اس کے حکم کا مرجع، اس کی کتابوں کی آماجگاہ۔ اور اس کے دین کے پہاڑ ہیں۔ انھیں کے ذریعہ اس نے دین کی ہر کجی کو سیدھا کیا ہے اور اس کے جوڑ بند کے رعشہ کو دور کیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲)

۴۷۳- امام باقرؑ! ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جنھیں مالک کے علم سے علم ملا ہے اور اس کے حکم سے ہم نے اخذ کیا ہے اور قول صادق سے سنا ہے تو اگر ہمارا اتباع کروگے تو ہدایت پا جاؤگے۔ (مختصر بصائر الدرجات ص۶۳، بصائر الدرجات ۵۱۴/۳۴ روایت جابر بن یزید)

۴۷۴- امام صادقؑ! حضرت علیؑ بن ابی طالب کا علم رسول اللہؐ کے علم سے تھا اور ہم نے ان سے حاصل کیا ہے۔ (اختصاص ص۲۷۹، بصائر الدرجات ۲۹۵/۱ روایت ابو یعقوب الاحول)

۲- اصول علم

۴۷۵- امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ کے پاس علم کی کنجیاں، حکمت کے ابواب، مسائل کی روشنی اور حرف فیصل ہے۔ (محاسن ۱ ص۳۱۶/ ۶۲۹ روایت ابوالطفیل، بصائر الدرجات ۳۶۴/ ۱۰)

۴۷۶- امام باقرؑ! اگر ہم لوگوں کے درمیان ذاتی رائے اور خواہش سے فتویٰ دیتے تو ہم بھی ہلاک ہو جاتے۔ ہمارے فتاویٰ کی بنیاد آثار رسول اکرمؐ اور اصول علم ہیں جو ہم کو بزرگوں سے وراثت میں ملے ہیں اور ہم انھیں اس طرح

محفوظ کئے ہوئے ہیں جس طرح اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیروں کو محفوظ کرتے ہیں۔ (بصائر الدرجات ۳۰۰/۴ روایت جابر، الاختصاص

www.kitabmart.in

۲۸۰ روایت جابر بن یزید۔

۴۷۷۔ امام صادقؑ! اگر پروردگار نے ہماری اطاعت واجب نہ کی ہوتی اور ہماری مودت کا حکم نہ دیا ہوتا تو نہ ہم تم کو اپنے دروازہ پر کھڑا کرتے اور نہ گھر میں داخل ہونے دیتے۔ خدا گواہ ہے کہ ہم نہ اپنی خواہش سے بولتے ہیں اور نہ اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار نے کہا ہے اور جس کے اصول ہمارے پاس ہیں اور ہم نے انھیں ذخیرہ بنا کر رکھا ہے جس طرح یہ اہل دنیا سونے چاندی کے ذخیرے رکھتے ہیں۔ (بصائر الدرجات ۳۰۱/۱۰ روایت محمد بن شریح)

۴۷۸۔ محمد بن مسلم! امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اکرم نے لوگوں کو بہت کچھ عطا فرمایا ہے لیکن ہم اہلبیتؑ کے پاس تمام علوم کی اصل، ان کا سرا، ان کی روشنی اور ان کا وہ وسیلہ ہے جس سے علوم کو برباد ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ (اختصاص ص۳۰۸، بصائر الدرجات ۳۱۳/۶)

۳۔ کتب انبیاء

۴۷۹۔ امام صادقؑ! ہمارے پاس موسیٰ کی تختیاں اور ان کا عصا موجود ہے اور ہمیں تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ (کافی ا ص۲۳۱/۲، بصائر الدرجات ۱۸۳/۳۴، اعلام الوریٰ ص۲۷۷ روایت ابوحمزہ الثمالی)

۴۸۰۔ ابوبصیر! امام صادقؑ نے فرمایا کہ اے ابومحمد! پروردگار نے کسی نبی کو کوئی ایسی چیز نہیں دی ہے جو حضرت محمدؐ کو نہ دی ہو۔ انھیں تمام انبیاء

www.kitabmart.in

کے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمارے پاس وہ سارے صحیفے موجود ہیں جنھیں "صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ" کہا گیا ہے
میں نے عرض کی کیا یہ تختیاں ہیں؟ فرمایا بیشک۔
(کافی ۱ ص۲۲۵ / ۵، بصائر الدرجات ۱۳۶ / ۵)

۴۸۱ - امام کاظمؑ! بریہ سے گفتگو کرتے ہوئے جب اس نے سوال کیا کہ آپ کا توریت وانجیل اور کتب انبیاء سے کیا تعلق ہے؟ فرمایا وہ سب ہمارے پاس ان کی وراثت میں محفوظ ہیں اور ہم انھیں اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح ان انبیاء نے پڑھا تھا۔ پروردگار کسی ایسے شخص کو زمین میں اپنی حجت نہیں قرار دے سکتا جس سے سوال کیا جائے تو وہ جواب میں کہدے کہ مجھے نہیں معلوم ہے۔ (کافی ۱ ص۲۲۷ / ۲ روایت ہشام بن الحکم)

۴۸۲ - امام صادقؑ! رسول اکرمؐ تک صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ پہنچائے گئے تو آپ نے حضرت علیؑ کو ان کا امین بنا دیا اور انھوں نے حضرت حسنؑ کو بنایا اور انھوں نے حضرت حسینؑ کو بنایا اور انھوں نے حضرت علیؑ بن الحسینؑ کو بنایا — اور انھوں نے حضرت محمد بن علیؑ کو بنایا اور انھوں نے مجھے بنایا۔
چنانچہ وہ سب میرے پاس رہے یہاں تک کہ میں نے اپنے اس فرزند کو کمسنی ہی میں امانتدار بنا دیا اور وہ سب اس کے پاس محفوظ ہیں۔
(الغیبۃ النعمانی ۳۲۵ / ۲، رجال کشی ۲ ص۶۴۳ / ۶۶۳ روایت فیض بن مختار)

۴۸۳ - عبداللہ بن سنان نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کریمہ "لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر" کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ زبور اور ذکر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ ذکر اللہ کے پاس

www.kitabmart.in

ہے اور زبور وہ ہے جس کو داؤد پر نازل کیا گیا ہے اور ہر نازل ہونے والی کتاب اہل علم کے پاس محفوظ ہے اور ہم اہل علم ہیں۔ (کافی ا ص ۲۲۵/۶، بصائر الدرجات ۱۳۶/۶)

۴۔ کتاب امام علیؑ

۴۸۴۔ ام سلمہ! رسول اکرمؐ نے علیؑ کو اپنے گھر میں بٹھا کر ایک بکری کی کھال طلب کی اور علیؑ نے اس پر اول سے آخر تک لکھ لیا۔ (الامامۃ والتبصرہ ۱۷۴/۲۸، مدینۃ المعاجز ۲ ص ۲۴۸/۵۲۹، بصائر الدرجات ۱۶۳/۴)

۴۸۵۔ ام سلمہ! رسول اکرمؐ نے ایک کھال طلب کر کے علیؑ بن ابی طالب کو دی اور حضرت بولتے رہے اور علیؑ لکھتے رہے یہاں تک کہ کھال کا ظاہر، باطن، سب پُر ہو گیا۔ (ادب الاملاء والاستملاء سمعانی ص ۱۲)

۴۸۶۔ امام صادقؑ! رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو طلب کیا اور ایک دفتر منگوایا اور پھر سب کچھ لکھوا دیا۔ (الاختصاص ص ۲۷۵ روایت حنان بن سدیر)

۴۸۷۔ امام علیؑ! علم ہمارے گھر میں ہے اور ہم اس کے اہل ہیں اور وہ ہمارے پاس اول سے آخر تک سب موجود ہے اور قیامت تک کوئی ایسا حادثہ ہونے والا نہیں ہے جسے رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کے خط سے لکھوا نہ دیا ہو یہاں تک کہ خراش لگانے کا تاوان بھی مذکور ہے۔ (الاحتجاج ۲ ص ۶۳/۱۵۵ روایت ابن عباس)

۴۸۸۔ امام حسنؑ! جب آپ سے تجارت کے معاملہ میں خیار کے ذیل میں حضرت علیؑ کی رائے دریافت کی گئی تو آپ نے ایک زرد رنگ کا صحیفہ نکالا جس میں اس مسئلہ میں حضرت علیؑ کی رائے کا ذکر تھا۔ (العلل ابن حنبل ا ص ۳۴۶/۶۳۹)

www.kitabmart.in

۴۸۹ - امام باقرؑ! کتاب علیؑ میں ہر وہ شے موجود ہے جس کی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے - یہاں تک کہ خراش کا تاوان اور ارش کا ذکر بھی موجود ہے -

(بصائر الدرجات ۱۶۴/۵، روایت عبداللہ بن میمون)

۴۹۰ - امام محمد باقرؑ! رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ جو کچھ میں بول رہا ہوں تم لکھتے جاؤ ——— عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میرے بھول جانے کا خطرہ ہے؟ فرمایا تمھارے بارے میں نسیان کا کوئی خطرہ نہیں ہے - میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ تمھیں حافظہ عطا کرے اور نسیان سے محفوظ رکھے لیکن پھر بھی تم لکھو تاکہ تمھارے ساتھیوں کے کام آئے -

میں نے عرض کی حضور یہ میرے شرکاء اور ساتھی کون ہیں؟ فرمایا تمھاری اولاد کے ائمہ" جن کے ذریعہ سے میری امت پر بارش رحمت ہوگی اور ان کی دعا قبول کی جائے گی اور بلاؤں کو دفع کیا جائے گا اور آسمان سے رحمت کا نزول ہوگا - ان میں اول یہ حسنؑ ہیں - اس کے بعد حسینؑ اور پھر ان کی اولاد کے ائمہؑ (امالی صدوق ۳۲۷/۱، کمال الدین ۲۰۶/۲۱، بصائر الدرجات ۱۶۷/۲۲ روایات ابوالطفیل)

۴۹۱ - عذافر الصیرفی! میں حکم بن عتیبہ کے ساتھ امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا تو حکم نے حضرت سے سوالات شروع کر دیے اور وہ ان کا احترام کیا کرتے تھے ایک مسئلہ پر دونوں میں اختلاف ہو گیا تو آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ذرا کتاب علیؑ تو لے کر آؤ - وہ ایک لپٹی ہوئی عظیم کتاب لے آئے اور حضرت اسے کھول کر پڑھنے لگے - یہاں تک کہ وہ مسئلہ نکال لیا اور فرمایا یہ حضرت علیؑ کا خط ہے اور رسول اللہ کا املاء ہے -

اور پھر حکم کی طرف رخ کر کے فرمایا اے ابو محمد! تم یا سلمہ یا

www.kitabmart.in

ابوالمقدام جدھر چاہو مشرق و مغرب میں چلے جاؤ۔ خدا کی قسم اس قوم سے زیادہ محکم کہیں نہ پاؤ گے جس کے گھر میں جبریل کا نزول ہوتا تھا۔

(رجال نجاشی ۲ ص۲۶۱ / ۹۶۷)

۴۹۲۔ امام باقرؑ! ہم نے کتاب علیؑ میں رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد دیکھا ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ روک لیں گے تو زمین بھی اپنی برکتوں کو روک لے گی۔

(کافی ۳ ص۵۰۵ / ۱۷ روایت ابوحمزہ)

۴۹۳۔ محمد بن مسلم! مجھے حضرت امام باقرؑ نے وہ صحیفہ پڑھوایا جس میں میراث کے مسائل درج تھے اور اسے رسول اکرمؐ نے املاء کیا تھا اور حضرت علیؑ نے لکھا تھا اور اس میں یہ تصریح تھی کہ سہام میں عول واقع نہیں ہو سکتا ہے اور حصے اصل مال سے زیادہ نہیں ہو سکتے ہیں۔

(تہذیب ۹ ص۲۴۷ / ۹۵۹)

۴۹۴۔ ابوالجارود نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی دختر فاطمہ بنت الحسینؑ کو بلا کر ایک ملفوف کتاب اور ایک ظاہری وصیت عنایت کی اور اس وقت حضرت علی بن الحسینؑ شدید بیماری کے عالم میں تھے۔ اس لئے جناب فاطمہؑ نے بعد میں ان کے حوالہ کر دیا اور وہ بعد میں ہمارے پاس آگئی۔

میں نے عرض کی میں آپ پر قربان۔ آخر اس کتاب میں ہے کیا؟ فرمایا ہر وہ شے جس کی اولاد آدم کو ابتدائے خلقت سے فناء دنیا تک ضرورت ہو سکتی ہے۔ خدا کی قسم اس میں تمام حدود کا ذکر ہے یہانتک کہ خراش لگانے کا تاوان تک لکھ دیا گیا ہے۔ (کافی ۱ ص۳۰۳ / ۱، بصائر الدرجات ۱۴۸ / ۹، الامامۃ والتبصرہ ۱۹۷ / ۵۱، آخر الذکر دو کتابوں میں وصیت

www.kitabmart.in

ظاہر اور وصیت باطن کا ذکر ہے)

۴۹۵۔ عبدالملک! امام محمد باقرؑ نے اپنے فرزند امام صادقؑ سے کتاب علیؑ کا مطالبہ کیا تو حضرت جا کر لے آئے۔ وہ کافی ضخیم لپٹی ہوئی تھی اور اس میں لکھا بھی تھا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو اسے مرد کی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا ——— اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ واللہ اس کتاب کو حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور رسول اللہ نے املاء کیا ہے۔ (بصائر الدرجات ۱۶۵/۱۴)

۴۹۶۔ یعقوب بن میثم التمار (غلام امام زین العابدینؑ) کا بیان ہے کہ میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی ۔ فرزند رسولؐ! میں نے اپنے والد کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ امیرالمومنینؑ نے میرے والد میثم سے فرمایا تھا کہ میں نے محمد رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپ نے آیت مبارکہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية کے ذیل میں میری طرف رخ کر کے فرمایا تھا کہ یا علیؑ! یہ تم اور تمھارے شیعہ ہیں اور تم سب کا آخری موعد حوض کوثر ہے۔ جہاں سب روشن پیشانی کے ساتھ۔ سرمۂ نور لگائے۔ تاج کرامت سر پہ رکھے ہوئے حاضر ہوں گے۔
تو حضرت نے فرمایا کہ بیشک ایسا ہی کتاب علیؑ میں بھی لکھا ہے۔
(امالی طوسیؒ ۴۰۵/۹۰۹، تاویل الآیات الظاہرہ ص۸۰۸، البرہان ۴ ص۴۹۰/۲)

۴۹۷۔ امام صادقؑ! ہمارے پاس وہ علمی ذخیرہ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں اور تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ۔ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جسے رسول اکرمؐ نے املاء کیا ہے اور حضرت علیؑ نے لکھا ہے ۔ یہ وہ صحیفہ ہے

www.kitabmart.in

جس میں سارے حلال و حرام کا ذکر ہے اور تم ہمارے سامنے کوئی امر بھی لے آؤ۔ اگر تم نے لے لیا ہے تو ہمیں وہ بھی معلوم ہے اور اگر چھوڑ دیا ہے تو اس کا بھی علم ہے۔ (کافی ۱ ص ۲۴۱/ ۶ روایت بکر بن کرب الصیرفی)

۴۹۸۔ امام صادقؑ! رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو ایک صحیفہ عنایت فرمایا جس پر بارہ مہریں لگی ہوئی تھیں اور فرمایا کہ پہلی مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو پھر امام حسنؑ سے فرمایا کہ تم دوسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو۔ پھر حضرت حسینؑ سے فرمایا کہ تم تیسری مہر کو توڑو اور اس پر عمل کرو۔ پھر فرمایا کہ اولاد حسینؑ میں ہر ایک کا فرض ہے کہ ایک ایک کو توڑے اور اس پر عمل کرے۔ (الغیبۃ النعمانی ۵۴/ ۴ روایت یونس بن یعقوب)

۴۹۹۔ معلیٰ بن خنیس! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علیؑ آ گئے اور حضرت کو سلام کر کے چلے گئے تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے عرض کی حضور آج تو بالکل نئی بات دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا مجھے اس لئے رونا آ گیا کہ انھیں ایسے امر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو ان کا حق نہیں ہے۔ میں نے کتاب علیؑ میں ان کا ذکر نہ خلفاء میں دیکھا ہے اور نہ بادشاہوں میں۔ (کافی ۸ ص ۳۹۵ ۵۹۴، بصائر الدرجات ۱۶۸/ ۱) واضح رہے کہ بصائر میں ان کا نام محمد بن عبداللہ بن حسن درج کیا گیا ہے۔

۵۰۰۔ عبدالرحمان بن ابی عبداللہ! میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ اگر مرد و عورت دونوں کے جنازے جمع ہو جائیں تو کیا کرنا ہوگا؟ فرمایا کہ کتاب علیؑ میں یہ ہے کہ مرد کا جنازہ مقدم کیا جائے گا۔

(کافی ۳ ص ۱۷۵/ ۶، استبصار ۱ ص ۴۷۲/ ۱۸۲۶)

www.kitabmart.in

۵۰۱ - امام صادق! کتاب علیؑ میں اس امر کا ذکر ہے کہ کتے کی دیت ۴۰ درہم ہوتی ہے۔
(خصال ۵۳۹/۹ روایت عبد الاعلیٰ بن الحسین)

۵ - مصحف فاطمہؑ

۵۰۲ - ابو بصیر نے امام صادقؑ کی زبانی نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہؑ ہے اور تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایک صحیفہ ہے جو حجم میں اس قرآن کا تین گنا ہے اور اس قرآن کا کوئی حرف اس میں شامل نہیں ہے۔ (کافی ا ص ۲۳۹/۱)

۵۰۳ - امام صادقؑ! مصحف فاطمہؑ وہ ہے جس میں اس کتاب خدا کی کوئی شے نہیں ہے بلکہ یہ ایک صحیفہ ہے جس میں وہ الہامات الٰہیہ ہیں جو بعد وفات پیغمبرؐ جناب فاطمہؑ کو عنایت کئے گئے تھے۔

(بصائر الدرجات ۱۵۹/۲۷ روایت ابو حمزہ)

۵۰۴ - امام صادقؑ نے ولید بن صبیح سے فرمایا کہ ولید! میں نے مصحف فاطمہؑ کو دیکھا ہے۔ اس میں فلاں کی اولاد کے لئے جوتیوں کی گرد سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ (بصائر الدرجات ۱۶۱/۳۲)

۵۰۵ - حماد بن عثمان! میں نے امام صادقؑ سے سنا ہے کہ ۱۲۸ھ میں زندیقوں کا دور دورہ ہوگا اور یہ بات میں نے مصحف فاطمہؑ میں دیکھی ہے۔

میں نے عرض کی حضور یہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اکرمؐ کے انتقال کے بعد جناب فاطمہؑ بے حد محزون و مغموم تھیں اور اس غم کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جان سکتا تھا تو پروردگار عالم نے ایک ملک کو ان کی تسلی اور تسکین کے لئے بھیج دیا جو ان سے باتیں کیا کرتا تھا۔

www.kitabmart.in

انھوں نے اس امر کا ذکر امیر المومنینؑ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب جب کوئی آئے اور اس کی آواز سنائی دے تو مجھے مطلع کرنا ـــــ تو میں نے حضرت کو اطلاع دی اور آپ نے تمام آوازوں کو محفوظ کر لیا اور اس طرح ایک صحیفہ تیار ہو گیا ۔ پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کے مسائل نہیں ہیں بلکہ قیامت تک کے حالات کا ذکر ہے ۔ (کافی ا صنہ ۲۴۰ ۲/، بصائر الدرجات ۱۵۷ / ۱۸، کافی ا صنہ ۲۳۹ باب ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہؑ اور بصائر الدرجات، باب صحیفہ جامعہ و باب الکتب و باب اعطاء جفر و جامعہ و مصحف فاطمہؑ، بحار الانوار ۲۶ صنہ ۱۸ باب جہات علوم ائمہ و کتب ائمہ، روضۃ الواعظین صنہ ۲۳۲)

۶ - جامعہ

۵۰۶ - ابو بصیر امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد! ہمارے پاس جامعہ ہے اور تم کیا جانو کہ یہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور بتا دیں کہ کیا ہے؟

فرمایا کہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول رسول اکرمؐ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جسے حضرتؐ نے فرمایا ہے اور حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ۔ اس میں تمام حلال و حرام اور مسائل انسانیہ کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش کا تاوان تک درج ہے یہ کہہ کر میرے اوپر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اجازت ہے ۔ میں نے عرض کی میری جان قربان ۔ آپ کو اجازت کی کیا ضرورت ہے ۔! حضرت نے میرا ہاتھ دبایا اور فرمایا کہ اس عمل کا تاوان بھی اس کے اندر موجود ہے ۔

www.kitabmart.in

میں نے عرض کی حضور یہ تو واقعاً علم ہے!

فرمایا بیشک یہ علم ہے لیکن یہ وہ علم نہیں ہے؟

(کافی ا ص۲۳۹/۱ بصائر الدرجات ۱۴۳/۴)

۵۰۷ - ابوعبیدہ! ایک شخص نے امام صادقؑ سے علم جفر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بیل کی کھال ہے جس میں سارا علم بھرا ہوا ہے

عرض کی اور جامعہ؟

فرمایا یہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے۔ کھال پر لکھا گیا ہے اور اس میں لوگوں کے تمام مسائل حیات کا حل موجود ہے یہاں تک کہ خراش بدن کا تاوان تک لکھا ہوا ہے۔ (کافی ا ص۲۴۱/۵، بصائر الدرجات ۱۵۳/۶)

۵۰۸ - امام صادقؑ! جامعہ تک آکے ابن شبرمہ کا علم بھٹک گیا - یہ رسولؐ اللہ کا املاء ہے اور امیر المومنینؑ کی تحریر - جامعہ نے کسی شخص کے لئے مجال سخن نہیں چھوڑی ہے اور اس میں سارا حلال و حرام موجود ہے۔

مولف! مذکورہ روایات میں جامعہ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ یہی اوصاف روایات میں کتاب علیؑ کے بھی ہیں لہذا عین ممکن ہے کہ جامعہ کتاب علیؑ ہی کا دوسرا نام ہو۔

واللہ العالم۔

۷ - جفر

۵۰۹ - ابوبصیر! امام صادقؑ نے فرمایا کہ ہمارے پاس جفر ہے اور لوگ کیا جانیں

www.kitabmart.in

کہ جفر کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضورؑ! ارشاد فرمائیں فرمایا ایک کھال کا ظرف ہے جس میں تمام انبیاء و اوصیاء کے علوم ہیں اور بنی اسرائیل کے علماء کا علم بھی ہے؟

میں نے عرض کی حضورؑ یہ تو واقعاً علم ہے! فرمایا بیشک لیکن یہ وہ علم نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے۔ (کافی ا ص۲۳۹/۱)

۵۱۰۔ حسین بن ابی العلاء! میں نے امام صادقؑ سے سنا کہ ہمارے پاس جفر ابیض ہے۔!

تو میں نے عرض کی کہ حضورؑ! اس میں کیا ہے؟

فرمایا زبور داؤدؑ، توریت موسیٰؑ، انجیل عیسیٰؑ، صحف ابراہیمؑ اور جملہ حلال و حرام جو مصحف فاطمہؑ اور قرآن مجید نہیں ہیں۔ اس میں لوگوں کے ان تمام مسائل کا ذکر ہے جن میں لوگ ہمارے محتاج ہیں اور ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ اس میں کوڑا۔ نصف، ربع۔ خراش تک کا ذکر ہے۔ (کافی ا ص۲۴۰/۳، بصائر الدرجات ۱۵۰/۱)

۵۱۱۔ امام رضاؑ نے علامات امام کے ذیل میں فرمایا کہ امام کے پاس جفر اکبر و اصغر ہوتا ہے جو بکرے اور بھیڑ کی کھال پر ہے اور اس میں کائنات کے تمام علوم یہاں تک کہ خراش کے تاوان تک کا ذکر ہے اور کوڑے نصف، ربع کا بھی ذکر ہے اور امام کے پاس مصحف فاطمہؑ بھی ہوتا ہے۔

(الفقیہ ۴ ص۴۱۹/۵۹۱۴ روایت حسن بن فضال)

حقیقت جفر

علم جفر کی حقیقت اور اس کے مفہوم کے بارے میں علماء اعلام

www.kitabmart.in

ہیں بجید اختلاف پایا جاتا ہے اور ہر شخص نے ایک نئے انداز سے اسکی تشریح و تفسیر کی ہے جس کے تفصیلات کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خلاصۂ روایات یہ ہے کہ علم جفر اوصیاء، پیغمبرؐ اسلام کے علوم کی بنیادوں میں شمار ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ صندوق ہے جس میں تمام انبیاء سابقین کے صحیفے، رسول اکرمؐ، امیر المومنینؑ، جناب فاطمہؑ کے کتب و رسائل اور رسول اکرمؐ کے اسلحے محفوظ ہیں۔ اس کو جفر ابیض اور جفر احمر بھی کہا جاتا ہے اور درحقیقت یہ ایک کتب خانہ اور خزانہ ہے جو اہلبیتؑ کے خصوصیات میں ہے اور انھیں کو یکے بعد دیگرے وراثت میں ملتا ہے اور آج امام حجت العصرؑ کے پاس محفوظ ہے۔ (کافی ا ص ۲۴۰ / ۳، بحار ۲۶ ص ۱۸ / ۱ - ۲۶ / ۳۷ / ۶۸، ۴۷ ص ۲۶ / ۲۶، ۵۲ ص ۳۱۳ / ۷)

۸ - الہام

۵۱۲ - امام رضاؑ! پروردگار جب کسی بندہ کا انتخاب امور بندگان خدا کے لئے کرتا ہے تو اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اس کے دل میں حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے اور اسے ایک الہام عطا فرماتا ہے۔ جس کے بعد نہ کسی جواب سے عاجز ہوتا ہے اور نہ کسی امر صواب کے بارے میں متحیر ہوتا ہے اس کے علاوہ وہ معصوم ہوتا ہے جس کی تائید۔ تسدید اور توفیق پروردگار کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر خطا۔ لغزش اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور یہ کمال پروردگار اس لئے عنایت کرتا ہے کہ اسے بندوں پر اپنی حجت اور مخلوقات پر اپنا گواہ بنانا چاہتا ہے "ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم" (سورہ حدید ۲۱)

www.kitabmart.in

کافی ا صـــ۲۰۲ / ۱، عیون اخبار الرضا ا صـــ۲۲۱ / ۱، معانی الاخبار ۱۰۱ / ۲،
کمال الدین ۶۸۰ / ۳۱، احتجاج ۲ صـــ۴۴۶ روایت عبدالعزیز بن مسلم)

۵۱۳ - حارث بن مغیرہ نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کی کچھ اپنے علم کے بارے میں ارشاد فرمائیں - فرمایا یہ رسول اکرمؐ اور امیرالمومنینؑ کی وراثت ہے - میں نے عرض کی کہ ہمارے یہاں چرچا ہے کہ آپ کے دلوں پہ الہام ہوتا ہے اور آپ کے کانوں میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے؟ فرمایا اور یہ بھی ہے! (کافی ا صـــ۲۶۴ / ۲، بصائرالدرجات ۳۲۷ / ۵)

۵۱۴ - حارث نصری! میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ امام سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس کوئی مدرک نہ ہو تو اس کا علم کہاں سے لائے گا؟ فرمایا پروردگار اس کے دل میں ڈال دیتا ہے یا اس کے کانوں میں آواز غیب آنے لگتی ہے - (امالی طوسیؒ ۴۰۸ / ۹۱۶، بصائرالدرجات صـــ۳۱۶ / ۱)

۵۱۵ - ابوبصیر نے امام صادقؑ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ محدّث تھے اور سلمان بھی محدث تھے جن سے ملائکہ باتیں کرتے تھے -
میں نے عرض کی کہ محدّث کی علامت کیا ہے؟ فرمایا اس کے پاس ایک ملک آتا ہے جو اس کے دل پر ساری چیزیں القاء کر دیتا ہے (امالی طوسیؒ ۴۰۷ / ۹۱۴ - رجال کشی ا صـــ۶۴ / ۳۶، بصائرالدرجات ۳۲۲ / ۴، الخرائج والجرائح ۲ صـــ۸۳۰ / ۴۶)

۵۱۶ - برید عجلی! میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ رسول و نبی اور محدث کا فرق کیا ہے؟ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس ملائکہ آتے ہیں تو وہ انھیں

www.kitabmart.in

دیکھتا ہے اور وہ اس کے پاس پیغام الٰہی لے کر آتے ہیں ــــــ اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اگرچہ اس کا خواب بھی بالکل حقیقت ہوتا ہے۔

محدّث اسے کہا جاتا ہے جو صرف ملائکہ کا کلام سنتا ہے اور علم اس کے دل یا کان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (اختصاص ص۳۲۸، بصائر الدرجات ص۳۶۸/۱، الخرائج والجرائح ۲ ص۸۲۳/۴۷، تاویل الآیات الظاہرہ ص۳۴۲)

۵۱۷ - حارث بن مغیرہ! میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ آپ کے عالم کے علم کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا دل پر الہام ہوتا ہے اور کانوں میں آواز غیب آتی ہے ؟ جس طرح مادر موسیٰؑ کی طرف وحی کی گئی تھی۔

(اختصاص ص۲۸۶، بصائر الدرجات ۳۱۷/۱۰)

۵۱۸ - امام کاظمؑ! ہمارے علوم کی بنیادیں تین طرح کی ہیں۔ ماضی۔ غابر۔ حادث۔

ماضی وہ ہے جس کی تفسیر کی گئی ہے۔ غابر وہ ہے جسے درج کر دیا گیا ہے اور حادث وہ ہے جو برابر دل پر الہام یا کانوں میں آواز کی شکل میں آتا ہے اور یہی ہمارا واقعی علم ہے لیکن ہمارے نبی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبرؐ نہیں ہے۔ کافی ا ص۲۶۴/۱ روایت علی السائی ۸ ص۱۲۵/۹۵ روایت علی بن سوید، بصائر الدرجات ۳۱۹/۳ روایت علی السائی، دلائل الامامہ ۵۲۴/۴۲۵ روایت علی بن محمد السمری)

۵۱۹ - مفضل بن عمر! میں نے امام ابو الحسنؑ سے عرض کیا کہ امام صادقؑ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ ہمارا علم غابر، مزبور۔ نکت فی القلوب

www.kitabmart.in

اور نقر فی الاسماع ہے تو اس کا مفہوم کیا ہے! فرمایا غابر ہمارا گذشتہ علم ہے، مزبور آنے والا ہے۔ نکت فی القلوب الہام ہے اور نقر فی الاسماع ملک کی آواز ہے۔ (کافی ا ص ۲۶۴ / ۳، بصائر الدرجات ۳۱۸ / ۲ روایت محمد بن الفضیل)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو۔ کافی باب ذکر ارواح ائمہ، باب روح تسدید، باب حکم داؤد۔

بصائر الدرجات باب مایفعل بالامام۔ باب تفسیر الائمہ لوجوہ علوھم۔ باب ان المحدث کیف صفتہ۔ باب ارواح انبیاء و اوصیاء و مومنین باب ائمہ و روح القدس۔ باب مایسئل العالم عن العلم۔

(بحار الانوار باب الارواح و روح القدس۔ باب غرائب افعال الائمہ۔ باب علمہ ــــ ۲۳ ص ۱۹ / ۱۴ ــ ۲۶ ص ۵ / ۱، ۴۶ ص ۲۵۵ / ۵۴، ۴۷ ص ۳۳ / ۳۰، ۶۱ ص ۸۲ / ۴۴۔ اختصاص ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، امالی طوسی ص ۴۰۸ / ۹۱۵ - ۹۱۶، الخرائج والجرائح ا ص ۲۸۵ / ۲۲، ۲ ص ۸۹۴)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

کیفیت علوم اہلبیتؑ

۱۔ اذا شاؤ اعلموا

۵۲۰۔ امام صادقؑ! امام جب جس چیز کو جاننا چاہتا ہے جان لیتا ہے (کافی ۱ ص۲۵۸/۱، بصائر الدرجات ۳۱۵/۳ روایات ابو الربیع و روایت دوم از یزید بن فرقد النہدی)

۵۲۱۔ عمار الساباطی! میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پاس غیب کا علم ہوتا ہے؟ فرمایا جب وہ کسی شے کو جاننا چاہتا ہے تو پروردگار اسے علم عطا کر دیتا ہے۔ (کافی ۱ ص۲۱۷/۴، بصائر الدرجات ۳۱۵/۴، اختصاص ۲۸۶)

۵۲۲۔ امام ہادیؑ! پروردگار نے کسی شخص کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کیا مگر جس رسول کو اس نے پسند فرمالیا ــــ تو جو کچھ رسول اکرمؐ کے پاس تھا وہ بھی عالم (امام) کے پاس ہے اور جس پر پروردگار نے اسے مطلع کیا اس کی اطلاع بھی ان کے اوصیاء کے پاس ہے تاکہ زمین حجّت خدا سے خالی نہ رہے جس کا علم اس کے یہاں کی صداقت اور اس کی عدالت کے جواز کی دلیل ہے۔ (کشف الغمہ ۳ ص۱۷۷ روایت فتح بن یزید الجرجانی)

www.kitabmart.in

۲۔ بست وکشاد

۵۲۳۔ امام صادقؑ۔ ہمارے علم وعدم علم کی بنیاد خدائی بست وکشاد پر ہے وہ جب چاہتا ہے ہم جان لیتے ہیں اور وہ نہ چاہے تو نہیں جان سکتے ہیں۔ امام دوسرے افراد کی طرح پیدا بھی ہوتا ہے۔ صحتمند اور بیمار بھی ہوتا ہے۔ کھاتا پیتا بھی ہے۔ اس کے یہاں بول وبراز بھی ہوتا ہے۔ وہ خوش اور رنجیدہ بھی ہوتا ہے۔ وہ ہنستا اور روتا بھی ہے۔ وہ مرتا اور دفن بھی ہوتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کا امتیاز دو چیزوں میں ہے۔ ایک علم اور ایک قبولیت دعا۔ امام تمام حوادث کی ان کے وقوع سے پہلے اطلاع دے سکتا ہے کہ اس کے پاس رسول اکرمؐ کا عہد ہوتا ہے جو اسے وراثت میں ملتا ہے۔ (خصال ۵۲۸/۳)

۵۲۴۔ معمر بن خلاد! ایک مرد فارس نے امام ابوالحسنؑ سے دریافت کیا کہ کیا آپ حضرات غیب بھی جانتے ہیں؟ فرمایا خدا ہمارے لئے علم کو کشادہ کر دیتا ہے تو سب کچھ جان لیتے ہیں لیکن وہ روک دے تو کچھ نہیں جان سکتے ہیں۔ یہ ایک راز خدا ہے جو اس نے جبریل کے حوالہ کیا اور جبریل نے پیغمبر اسلامؐ تک پہنچا دیا اور انھوں نے جس کے چاہا حوالہ کر دیا۔

(کافی اص ۲۵۶/۱)

۳۔ اضافۂ علم

۵۲۵۔ زرارہ! میں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر پروردگار ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ کرتا رہتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا۔

www.kitabmart.in

میں نے عرض کی تو کیا آپ حضرات کو رسول اکرمؐ سے بھی زیادہ دیدیا جاتا ہے؟ فرمایا خدا جب بھی دینا چاہتا ہے تو پہلے رسول اکرمؐ پر پیش کرتا ہے اس کے بعد ائمہ کو ملتا ہے اور اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔ (کافی ا ۲۵۵/۳، اختصاص ص۳۱۲، بصائر الدرجات ۳۹۴/۸)

۵۲۶۔ ابو بصیر! میں نے امام صادقؑ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو اب تک خرچ ہو چکا ہوتا۔

میں نے عرض کی کہ کیا اس شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرمؐ کے پاس نہ تھی؟ فرمایا کہ جب خدا کو دینا تھا تو پہلے رسول اکرمؐ کو باخبر کیا۔ اس کے بعد حضرت علیؑ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے ائمہ کو۔ یہاں تک کہ معاملہ صاحب الامر تک پہنچ گیا۔ (امالی طوسی ۴۰۹/۹۲۰، اختصاص ص۳۱۳، بصائر الدرجات ۳۹۲/۲ روایات یونس بن عبدالرحمان)

۵۲۷۔ عبداللہ بن بکیر! میں نے امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ میں نے ابو بصیر کو آپ کی طرف سے یہ بیان کرتے سنا ہے کہ اگر خدا مسلسل ہمارے علم میں اضافہ نہ کرتا تو وہ بھی ختم ہو جاتا۔ فرمایا بیشک

میں نے عرض کی تو کیا کسی ایسی شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرمؐ کے پاس نہ تھی؟ فرمایا ہرگز نہیں۔ رسول اکرمؐ کو علم وحی کے ذریعہ دیا جاتا ہے اور ہمارے پاس بذریعہ حدیث آتا ہے۔

(امالی الطوسیؒ ۴۰۹/ ۹۱۹)

۵۲۸۔ امام صادقؑ! خدا کی بارگاہ سے جو چیز بھی نکلتی ہے پہلے رسول اکرمؐ کے پاس آتی ہے۔ اس کے بعد امیرالمومنینؑ کے پاس۔ اس کے بعد

www.kitabmart.in

یکے بعد دیگرے ائمہ کے پاس تاکہ ہمارا آخر اول سے اعلم نہ ہونے پائے۔ (کافی ا ص ۲۵۵ / ۴، اختصاص ص ۳۱۳، بصائر الدرجات ۲/۳۹۲ روایات یونس بن عبدالرحمان)

۵۲۹- سلیمان الدیلمی! میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ میں نے یہ فقرہ بار بار آپ سے سنا ہے کہ اگر ہمارے یہاں مسلسل اضافہ نہ ہوتا تو سب خرچ ہو گیا ہوتا تو سارا حلال و حرام تو رسول اکرمؐ پر نازل ہو چکا ہے۔ اب اضافہ کس شے میں ہوتا ہے؟ فرمایا حلال و حرام کے علاوہ ہر شے میں۔

میں نے عرض کی تو کیا ایسی شے کا اضافہ ہوتا ہے جو رسول اکرمؐ کے پاس نہ رہی ہو؟ فرمایا ہرگز نہیں۔ علم جب بھی خدا کے پاس سے نکلتا ہے تو پہلے ملک رسول اکرمؐ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اے محمدؐ! آپ کے پروردگار کا ایسا ایسا ارشاد ہے! اب آپ ہی اسے علیؑ کے حوالہ کردیں پھر علیؑ سے کہا جاتا ہے کہ حسنؑ کے حوالہ کردیں اور اسی طرح یکے بعد دیگرے ائمہ کے پاس آتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کسی امام کے پاس کوئی ایسا علم ہو جو رسول اکرمؐ یا سابق کے امام کے پاس نہ رہا ہو۔ (اختصاص ص ۳۱۳، بصائر الدرجات ۳۹۳ / ۵۔ کافی ا ص ۲۵۴، بحار الانوار ۲۶ ص ۸۶ باب ۳)

www.kitabmart.in

قسم پنجم

مذہب اہلبیتؑ

فصل اول ۔ دین کا مفہوم اہلبیتؑ کے نزدیک

فصل دوم ۔ شیعوں کے صفات

www.kitabmart.in

فصل اوّل

دین ــــ اہلبیتؑ کے نزدیک

۵۳۰۔ ابو الجارود! میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ۔! آپ کو تو معلوم ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا ۔صرف آپ سے وابستہ اور آپ کا غلام ہوں؟ فرمایا۔ بیشک!

میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک سوال کرنا ہے۔امید ہے کہ آپ جواب عنایت فرما دیں گے۔اس لئے کہ میں نابینا ہوں۔بہت کم چل سکتا ہوں۔ اور بار بار آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا ہوں۔

فرمایا بتاؤ کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی آپ اس دین سے باخبر کریں جس سے آپ اور آپ کے گھر والے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اس کو اختیار کر سکیں۔

فرمایا کہ تم نے سوال بہت مختصر کیا ہے مگر بڑا عظیم سوال کیا ہے خیر میں تمھیں اپنے اور اپنے گھر والوں کے مکمل دین سے آگاہ کئے دیتا ہوں دیکھو یہ دین ہے توحید الٰہی۔ رسالت رسول اللہ، ان کے تمام لائے ہوئے احکام کا اقرار۔ہمارے اولیاء سے محبت، ہمارے دشمنوں سے عداوت، ہمارے امر کے سامنے سراپا تسلیم ہو جانا، ہمارے قائمؑ کا انتظار کرنا اور اس راہ میں احتیاط کے ساتھ کوشش کرنا۔ (کافی ۲ ص۲۱/۱۰)

www.kitabmart.in

۵۳۱ - ابوبصیر! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے سلام نے عرض کیا کہ خیثمہ بن ابی خیثمہ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے بھی ہمارے قبلہ کا رخ کیا۔ ہماری شہادت کے مطابق گواہی دی۔ ہماری عبادتوں جیسی عبادت کی۔ ہمارے دوستوں سے محبت کی۔ ہمارے دشمنوں سے نفرت کی وہ مسلمان ہے۔

فرمایا خیثمہ نے بالکل صحیح بیان کیا ہے ــــــ میں نے عرض کی اور ایمان کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ خدا پر ایمان۔ اس کی کتاب کی تصدیق اور ان کی نافرمانی نہ کرنا ہی ایمان ہے۔ فرمایا بیشک خیثمہ نے سچ بیان کیا ہے۔ (کافی ۲ ص ۳۸/۵)

۵۳۲ - علی بن حمزہ نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوبصیر کو امام صادقؑ سے سوال کرتے سنا کہ حضور میں آپ پر قربان۔ یہ تو فرمائیں کہ وہ دین کیا ہے جسے پروردگار نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اور اس سے ناواقفیت کو معاف نہیں کیا ہے اور نہ اس کے علاوہ کوئی دین قبول کیا ہے؟

فرمایا۔ دوبارہ سوال کرو ــــــ انھوں نے دوبارہ سوال کو دہرایا تو فرمایا لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی۔ حج بیت اللہ استطاعت کے بعد۔ ماہ رمضان کے روزے۔

یہ کہہ کر آپ خاموش ہوگئے اور پھر دو مرتبہ فرمایا ولایت۔ ولایت (کافی ۲ ص ۲۲/۱۱)

www.kitabmart.in

۵۲۳- عمرو بن حریث! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر پر تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان! یہاں کیوں تشریف لے آئے؟ فرمایا ذرا لوگوں سے دور سکون کے ساتھ رہنے کے لئے۔

میں نے عرض کی میں آپ پر قربان کیا میں اپنا دین آپ سے بیان کر سکتا ہوں۔ فرمایا بیان کرو۔

میں نے کہا کہ میرا دین یہ ہے کہ میں لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اور پروردگار سب کو قبروں سے نکالے گا۔ اور یہ کہ نماز کا قیام۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ ماہ رمضان کے روزے۔ حج بیت اللہ۔ رسول اکرمؐ کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت، ان کے بعد امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ امام علیؑ بن الحسینؑ، امام محمدؑ بن علیؑ اور پھر آپ کی ولایت ضروری ہے۔ آپ ہی حضرات ہمارے امام ہیں۔ اسی عقیدہ پر جینا ہے اور اسی پر مرنا ہے اور اسی کو لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

فرمایا واللہ یہی دین میرا اور میرے آباء و اجداد کا ہے جسے ہم علی الاعلان اور پوشیدہ ہر منزل پر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

(کافی ۲ ص ۲۳/ ۱۴)

۵۲۴- معاذ بن مسلم! میں اپنے بھائی عمر کو لے کر امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ یہ میرا بھائی عمر ہے۔ یہ آپ کی زبان مبارک سے کچھ سننا چاہتا ہے۔ فرمایا دریافت کرو کیا دریافت کرنا ہے۔

www.kitabmart.in

کہا کہ وہ دین بتا دیجئے جس کے علاوہ کچھ قابل قبول نہ ہو اور جس سے ناواقفیت میں انسان معذور نہ ہو ـــــ فرمایا لاۤ الٰہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کی گواہی، پانچ نمازیں۔ ماہ رمضان کے روزے۔ غسل جنابت، حج بیت اللہ۔ جملہ احکام الٰہی کا اقرار اور ائمہ آل محمدؐ کی اقتداء ـــــ!

عمر نے کہا کہ حضور ان سب کے نام بھی بتا دیجئے؟ فرمایا امیر المومنینؑ علیؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ علی بن الحسینؑ۔ محمدؑ بن علیؑ اور یہ خیر خدا جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

عرض کی کہ آپ کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ امر امامت ہمارے اول و آخر سب کے لئے جاری و ساری ہے۔ (محاسن ا صنہ۴۵ / ۱۰۴۷، شرح الاخبار ا ص۲۲۴ / ۲۰۹۔ اس روایت میں غسل جنابت کے بجائے طہارت کا ذکر ہے)

۵۳۵۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ مامون نے فضل بن سہل ذوالریاستین کو امام رضا کی خدمت میں روانہ کیا اور اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ حلال و حرام، فرائض و سنن سب کو ایک مقام پر جامع طور پر پیش کر دیں کہ آپ مخلوقات پر پروردگار کی حجت اور علم کا معدن ہیں۔

آپ نے قلم و کاغذ طلب فرمایا اور فضل سے فرمایا کہ لکھو ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ وہ احد ہے۔ صمد ہے۔ اس کی کوئی زوجہ یا اولاد نہیں ہے وہ قیوم ہے۔ سمیع و بصیر ہے۔ قوی و قائم ہے۔ باقی اور نور ہے۔ عالم ہر شے اور قادر علیٰ کل شی ہے۔

www.kitabmart.in

ایسا غنی جو محتاج نہیں ہوتا ہے اور ایسا عادل جو ظلم نہیں کرتا ہے۔ ہر شے کا خالق ہے ۔ اس کا کوئی مثل نہیں ہے۔ اس کی شبیہ و نظیر اور ضد یا مثل نہیں ہے اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے۔

پھر اس بات کی گواہی دیں کہ محمدؐ اس کے بندہ، رسول، امین، منتخب روزگار۔ سید المرسلین، خاتم النبییّن، افضل العالمین ہیں۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ان کے نظام شریعت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ وہ جو کچھ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں سب حق ہے۔ ہم سب کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کے پہلے کے انبیاء و مرسلین اور حجج الٰہیہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی کتاب صادق کی بھی تصدیق کرتے ہیں جہاں تک باطل کا گذر نہ سامنے سے ہے اور نہ پیچھے سے۔ وہ خدائے حکیم وحمید کی تنزیل ہے۔ (فصلت ۴۲)

یہ کتاب تمام کتابوں کی محافظ اور اول سے آخر تک حق ہے۔ ہم اس کے محکم و متشابہ، خاص و عام، وعد و وعید، ناسخ و منسوخ، اور اخبار سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ کوئی شخص بھی اس کا مثل و نظیر نہیں لا سکتا ہے۔

اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کے بعد دلیل اور حجت خدا، امور مسلمین کے ذمہ دار۔ قرآن کے ترجمان۔ احکام الٰہیہ کے عالم ان کے بھائی، خلیفہ، وصی، صاحب منزلت ہارون علیؑ بن ابیطالب امیر المومنین، امام المتقین، قائد الغر المحجلین، یعسوب المومنین، افضل الوصیّین ہیں اور ان کے بعد حسنؑ و حسینؑ ہیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہ سب عترت رسولؐ اور اعلم بالکتاب والسنۃ ہیں

www.kitabmart.in

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے اور ہر زمانہ میں امامت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ۔ یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں اور یہی ائمہ ہدیٰ ہیں اور یہی اہل دنیا پر حجت پروردگار ہیں ۔ یہاں تک کہ زمین اور اہل زمین کی وراثت خدا تک پہنچ جائے کہ وہی کائنات کا وارث و مالک ہے اور جس نے بھی ان حضرات سے اختلاف کیا وہ گمراہ اور گمراہ کن ہے ۔ حق کو چھوڑنے والا اور ہدایت سے الگ ہو جانے والا ہے ۔ یہی قرآن کی تعبیر کرنے والے اور اس کے ترجمان ہیں ۔ جو ان کی معرفت کے بغیر اور نام بنام ان کی محبت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے ۔

(تحف العقول ص۴۱۵)

۵۳۶ ۔ عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی کا بیان ہے کہ میں امام علی نقیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر مرحبا کہا اور فرمایا کہ تم ہمارے حقیقی دوست ہو ۔

میں نے عرض کی کہ حضور میں آپ کے سامنے اپنا پورا دین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر صحیح ہے تو میں اسی پر قائم رہوں ؟

آپ نے فرمایا ضرور ۔ !

میں نے کہا کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ خدا ایک ہے ۔ اس کا کوئی مثل نہیں ہے ۔ وہ ابطال اور تشبیہ دونوں حدوں سے باہر ہے ۔ نہ جسم ہے نہ صورت ، نہ عرض ہے نہ جوہر —— تمام اجسام کو جسمیت دینے والا اور تمام صورتوں کا صورت گر ہے ، عرض و جوہر دونوں کا خالق ہر شے کا پروردگار ۔ مالک ۔ بنانے والا اور ایجاد کرنے والا ہے ۔

www.kitabmart.in

حضرت محمدؐ اس کے بندہ۔ رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور ان کی شریعت بھی آخری شریعت ہے جس کے بعد کوئی شریعت نہیں ہے۔

اور امام و خلیفہ و ولی امر آپ کے بعد امیرالمومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ اس کے بعد امام حسنؑ۔ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ پھر جعفر بن محمدؑ۔ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ۔ پھر علیؑ بن موسیٰؑ۔ پھر محمدؑ بن علیؑ —— پھر اس کے بعد آپ!

حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد میرا فرزند حسنؑ اور اس کے بعد ان کے نائب کے بارے میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ نظر نہ آئے گا اور اس کا نام لینا بھی جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ منظر عام پر آجائے اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی

میں نے عرض کی حضور میں نے اس کا بھی اقرار کرلیا اور اب یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ان کا دوست ہے وہی اپنا دوست ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہی اپنا بھی دشمن ہے۔ ان کی اطاعت اطاعت خدا اور ان کی معصیت معصیت خدا ہے۔

اور میرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ معراج حق ہے اور قبر کا سوال بھی حق ہے اور جنت و جہنم بھی حق ہے اور صراط و میزان بھی حق ہے اور قیامت بھی یقیناً آنے والی ہے اور خدا سب کو قبروں سے نکالنے والا ہے۔

اور میرا کہنا یہ بھی ہے کہ ولایت اہلبیتؑ کے بعد فرائض میں نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ جہاد۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر سب شامل ہیں حضرت نے فرمایا اے ابوالقاسم! خدا کی قسم یہی وہ دین ہے جسے خدا نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور تم اس پر قائم رہو۔ پروردگار تمھیں دنیا و آخرت میں اس پر ثابت قدم رکھے۔(امالی صدوقؒ ۲۷۸ / ۲۴، التوحید ۸۱ / ۳۷، کمال الدین ۳۷۹، روضۃ الواعظین ص۳۹، کفایۃ الاثر ص۲۸۲، ملاحظہ ہو صفات الشیعہ ۱۲۷ / ۶۸)

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

فصل دوم

صفات شیعہ

۵۳۷ - ہمارے شیعہ وہ ہیں جو راہ محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے، ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ہمارے دین کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی شان یہ ہے کہ غصہ آجائے تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے ہیں۔ اپنے ہمسایہ کے لئے برکت اور اپنے ساتھیوں کے لئے مجسمہ سلامتی ہوتے ہیں۔ (کافی ۲ ص ۲۳۶ / ۲۴ روایت ابو المقدام عن الباقرؑ، خصال ص ۳۹۷ / ۱۰۴، صفات الشیعہ ۹۱ / ۲۳، تحف العقول ص ۳۰۰، مشکوۃ الانوار ص ۶۰، التمحیص ۶۹ / ۱۶۸ / ۶۶، شرح الاخبار ۳ ص ۵۰۴ / ۱۴۴۹)

۵۳۸ - امام علیؑ! ہمارے شیعہ اللہ کی معرفت رکھنے والے۔ اس کے حکم پر عمل کرنے والے، صاحبان فضائل سچ بولنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا کھانا بقدر ضرورت، ان کا لباس درمیانی اور ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ دیکھنے میں مریض اور مدہوش نظر آتے ہیں حالانکہ ایسے ہوتے نہیں ہیں۔ انھیں عظمت پروردگار اور جلال سلطنت الٰہیہ ایسا بنا دیتی ہے کہ دل بے قرار ہو جاتے ہیں اور ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں۔ اس کے

بعد جب ہوش آتا ہے تو نیک اعمال کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ مختصر اعمال سے راضی نہیں ہوتے ہیں اور زیادہ اعمال کو کثیر نہیں سمجھتے ہیں۔
(مطالب السئول ص۵۴ روایت نوف البکالی)

www.kitabmart.in

۵۲۹۔ نوف بن عبداللہ البکالی! مجھ سے ایک دن امام علیؑ نے فرمایا کہ نوف! ہم ایک پاکیزہ طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ ہماری طینت سے پیدا ہوئے ہیں لہذا جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔

میں نے عرض کی حضور ذرا اپنے شیعوں کے اوصاف تو بیان فرمائیں؟ تو حضرت رونے لگے ——— اور پھر فرمایا۔ نوف! ہمارے شیعہ صاحبان عقل، خدا اور دین خدا کے عارف، اطاعت و امر الٰہی کے عامل۔ محبت الٰہی سے ہدایت یافتہ۔ عبادت گذار۔ زاہد مزاج، شب بیداری سے زرد چہرہ، گریہ سے دھنسی ہوئی آنکھیں، ذکر خدا سے خشک ہونٹ، فاقوں سے دھنسے ہوئے پیٹ، خدا شناسی ان کے چہروں سے نمودار اور خوف خدا ان کے بشرہ سے نمایاں۔ تاریکیوں کے چراغ اور بدترین ماحول کے لئے گل وگلزار ہوتے ہیں......

ان کی کمزوریاں پوشیدہ اور ان کے دل رنجیدہ، ان کے نفس عفیف اور ان کے ضروریات خفیف۔ ان کا نفس ہمیشہ رنج وتعب میں اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ راحت وآرام میں، صاحبان عقل وخرد، خالص شریف۔ اپنے دین کو بچا کر نکل جانے والے ہوتے ہیں۔ محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں تو کوئی انھیں پہچانتا نہیں ہے اور غائب ہو جاتے ہیں تو کوئی تلاش نہیں کرتا ہے۔ یہی ہمارے پاکیزہ [illegible]

www.kitabmart.in

برادر ہیں۔ ہائے میں ان کا کس قدر مشتاق ہوں۔ (امالی طوسیؒ ۱۸۹/۱۷۶)

۵۴۰۔ محمد بن الحنفیہ! امیرالمومنینؑ جنگ جمل کے بعد بصرہ واپس آئے تو احنف بن قیس نے آپ کو دعوت میں بلایا اور کھانا تیار کیا اور اصحاب کو بھی مدعو کیا۔ آپ تشریف لے آئے تو فرمایا۔ احنف! میرے اصحاب کو بلاؤ؟ احنف نے دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے جیسے

احنف نے عرض کی حضور! انھیں کیا ہو گیا ہے؟ انھیں کھانا نہیں ملا ہے یا جنگ کے خوف نے ایسا بنا دیا ہے

فرمایا احنف! ایسا کچھ نہیں ہے۔ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو دار دنیا میں اس طرح عبادت کرتے ہیں جیسے انھوں نے روز قیامت کے ہول کو دیکھ لیا ہے اور اپنے نفس کو اس کی زحمتوں پر آمادہ کر لیا ہے۔

(صفات الشیعہ ۱۱۸/۶۳)

۵۴۱۔ امام صادقؑ! ہمارے شیعوں کو تین طرح آزماؤ! اوقات نماز کی پابندی کس قدر کرتے ہیں۔ ہمارے اسرار کو دشمنوں سے کس طرح محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے اموال میں دوسرے بھائیوں سے کس قدر ہمدردی کرتے ہیں۔ (خصال ۱۰۳/۶۲، روضۃ الواعظین ص۳۲۱، مشکوٰۃ الانوار ص۷۸، قرب الاسناد ۷۸/۲۵۳)

۵۴۲۔ امام صادقؑ! یاد رکھو کہ جعفر بن محمدؑ کے شیعہ بس وہ ہیں جن کا شکم اور جنسی جذبہ عفیف ہو۔ محنت زیادہ کرتے ہوں۔ پروردگار کے لئے عمل کرتے ہوں اور اس کے ثواب کے امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں۔ اگر ایسے افراد نظر آجائیں تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ ہیں (صفات الشیعہ

www.kitabmart.in

۸۹/۲۱، کافی ۲ ص ۲۳۳ /۹، خصال ۲۹۶/ ۶۳ روایت مفضل بن عمر)

۵۴۳ - امام صادقؑ! ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کام کرتے ہوں - برے کاموں سے رک جاتے ہوں - ان کی نیکیاں ظاہر ہوں - مالک کی رحمت کے حصول کے لئے عمل خیر کی طرف سبقت کرتے ہوں - یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں - ان کی بازگشت ہماری طرف ہے اور ان کی جگہ ہماری منزل ہے ہم جہاں بھی رہیں - (صفات الشیعہ ۹۵/۳۲ روایت مسعدہ بن صدقہ)

۵۴۴ - امام صادقؑ! ہمارے شیعہ صاحبان تقویٰ واجتہاد ہوتے ہیں - اہل وفا و امانتدار ہوتے ہیں - اہل زہد و عبادت ہوتے ہیں - دن رات میں اکیاون رکعت نماز پڑھنے والے (۱۷ - رکعت فریضہ ۳۴ - رکعت نوافل) راتوں کو قیام کرنے والے - دن میں روزہ رکھنے والے - اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے والے - حج بیت اللہ انجام دینے والے اور ہر حرام سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں - (صفات الشیعہ ۸۱/ ۱ روایت ابوبصیر)

۵۴۵ - امام صادقؑ! ہمارے شیعہ مختلف خصلتوں سے پہچانے جاتے ہیں - سخاوت، برادران ایمان پر مال کا صرف کرنا - دن رات میں ۵۱ رکعت نماز -

(تحف العقول ص ۳۰۳)

۵۴۶ - امام صادقؑ! ہمارے شیعہ تین طرح کے ہیں ۱ - واقعی محبت کرنے والے - یہ ہم سے ہیں ۲ - ہمارے ذریعہ اپنی زینت کا انتظام کرنے والے - ان کے لئے ہم بہرحال باعث زینت ہیں ۳ - ہمارے ذریعہ مال دنیا کمانے والے - ایسے افراد ہمیشہ فقیر رہیں گے - (خصال ۱۰۳/ ۶۱، اعلام الدین ص ۱۳۰ روایت معاویہ بن وہب، روضۃ الواعظین ص ۳۲۱،

www.kitabmart.in

مشکوٰۃ الانوار ۷۸)

۵۴۷ ۔ امام صادقؑ! لوگ ہمارے سلسلہ میں تین حصوں میں تقسیم ہو گئے ہیں ۔ ایک جماعت ہم سے محبت کرتی ہے اور ہمارے قائم کا انتظار کرتی ہے تا کہ ہمارے ذریعہ دنیا حاصل کرے ۔ یہ لوگ ہمارے کلام کو محفوظ رکھتے ہیں لیکن ہمارے اعمال میں کوتاہی کرتے ہیں ۔ عنقریب خدا انھیں واصل جہنم کر دے گا

دوسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے ۔ ہماری بات سنتی ہے اور عمل میں بھی کوتاہی نہیں کرتی ہے لیکن مقصد مال دنیا ہی کا حصول ہے تو خدا ان کے پیٹ کو آتش جہنم سے بھر دے گا اور ان پر بھوک پیاس کو مسلط کر دے گا ۔

تیسری جماعت ہم سے محبت کرتی ہے ۔ ہمارے اقوال کو محفوظ رکھتی ہے ۔ ہمارے امر کی اطاعت کرتی ہے اور ہمارے اعمال کے خلاف نہیں کرتی ہے ۔ یہی لوگ ہیں جو ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں (تحف العقول ۵۱۴ روایت مفضل)

۵۴۸ ۔ امام صادقؑ! ایک شخص نے محبت اہلبیتؑ کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے کیسے دوستوں میں ہو ۔ وہ شخص خاموش ہو گیا تو سدیر نے کہا مولا ۔ آپ کے دوستوں کی کتنی قسمیں ہیں ؟ فرمایا ہمارے دوستوں کے تین طبقات ہیں ۔

۱ ۔ وہ طبقہ جو ہم سے بظاہر محبت کرتا ہے لیکن اندر سے محبت نہیں کرتا ہے ۔ ۲ ۔ وہ طبقہ جو اندر سے محبت کرتا ہے باہر سے اظہار نہیں کرتا ہے ۔ ۳ ۔ وہ طبقہ جو ہر حال میں ہم سے محبت کرتا ہے ۔ یہی تیسرا طبقہ قسم اعلیٰ ہے اور دوسرا طبقہ جو بظاہر محبت کرتا ہے لیکن

www.kitabmart.in

بادشاہوں کی سیرت پر عمل کرتا ہے کہ زبان ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور تلوار ہمارے خلاف اٹھتی ہے۔ یہ پست ترین طبقہ ہے اور تیسری قسم جہاں اندر سے محبت ہوتی ہے اگرچہ اس کا اظہار نہیں ہوتا ہے یہ درمیانی طبقہ کے چاہنے والے ہیں ——

میری جان کی قسم اگر یہ لوگ اندر سے ہمارے چاہنے والے ہیں اور صرف باہر سے اظہار نہیں کرتے ہیں تو یہ دن میں روزہ رکھنے والے۔ راتوں کو نماز پڑھنے والے ہوں گے۔ ترک دنیا داری کا اثر ان کے چہرہ سے ظاہر ہوگا اور مکمل طور پر تسلیم و اختیار والے ہوں گے۔

اس شخص نے عرض کی کہ میں تو ظاہر و باطن ہر اعتبار سے آپ کا چاہنے والا ہوں —— فرمایا ہمارے ایسے چاہنے والوں کی علامتیں معین ہیں۔ اس نے عرض کی وہ علامتیں کیا ہیں؟ فرمایا —— سب سے پہلی علامت یہ ہے کہ توحید پروردگار کی مکمل معرفت رکھتے ہیں اور اس کے نشانات کو محکم رکھتے ہیں۔ (تحف العقول ص ۳۲۵)

www.kitabmart.in

قسم ششم

اخلاق اہلبیتؑ

www.kitabmart.in

فصل اوّل

ایثار

" ویطعمون الطعام علیٰ حبه مسکینا ویتیما و اسیرا - انما نطعمکم لوجه اللہ لا نرید منکم جزاء اولا شکوراً" (سورہ دہر - ۸ - ۹)

" ویوثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصه ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون" (سورہ حشر ۹)

۵۴۹ - ابن عباس! حسنؑ وحسینؑ بیمار ہوئے تو رسول اکرمؐ ایک جماعت کے ساتھ عیادت کے لئے آئے اور فرمایا یا اباالحسن! اگر تم اپنے بچوں کے لئے کوئی نذر کر لیتے؟ یہ سن کر علیؑ، فاطمہؑ، فضہ (کنیز خانہ) سب نے نذر کر لی کہ اگر بچے صحتیاب ہو گئے تو تین دن روزہ رکھیں گے۔

خدا کے فضل سے بچے صحتیاب ہو گئے لیکن گھر میں روزہ کیلئے کوئی سامان نہ تھا تو حضرت علیؑ شمعون یہودی کے یہاں سے تین صباع جو قرض لے آئے اور فاطمہؑ نے ایک صاع پیس کر ۵ روٹیاں تیار کیں۔ ابھی افطار کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ ایک سائل نے آواز دی۔ اہلبیتِ محمدؐ! تم پر میرا سلام - میں مسلمانوں کے مساکین میں سے ایک مسکین ہوں - مجھے کھانا کھلاؤ - خدا تمھیں دسترخوان جنت سے سیر

www.kitabmart.in

کرے گا۔ سب نے ایثار کر کے روٹیاں اس کے حوالہ کر دیں اور پانی سے افطار کر لیا۔

دوسرے دن پھر روزہ رکھا اور اسی طرح افطار کے لئے بیٹھے تو ایک سائل نے سوال کر لیا اور روٹیاں اس کے حوالہ کر دیں۔ تیسرے دن پھر یہی صورت حال پیش آئی۔

اب جو چوتھے دن حضرت علیؑ بچوں کو لئے ہوئے پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ بچے بھوک کی شدت سے بچۂ پرند کی مانند کانپ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ کو سخت تکلیف ہوئی اور بچوں کو لے کر خانہ فاطمہؑ میں آئے۔ دیکھا کہ فاطمہؑ محراب عبادت میں ہیں لیکن فاقوں کی شدت سے شکم مبارک پیٹھ سے مل گیا ہے اور آنکھیں اندر کی طرف چلی گئی ہیں۔

یہ منظر دیکھ کر آپ کو مزید تکلیف ہوئی کہ جبریل امین آگئے اور سورہ دہر دیتے ہوئے کہا کہ یا محمدؐ! مبارک ہو۔ پروردگار نے تمھارے اہلبیتؑ کے لئے یہ تحفہ نازل فرمایا ہے۔ (کشاف ۴ ص ۱۶۹، کشف الغمہ ۱ ص ۳۰۲)

۵۵۰۔ امام صادقؑ! جناب فاطمہؑ کے پاس کچھ جَو تھا جس کا حلوہ تیار کیا اور جب سب گھر والے کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک مسکین آگیا اور اس نے کہا کہ خدا آپ حضرات پر رحمت نازل کرے۔ حضرت علیؑ نے ایک تہائی حلوہ اس کے حوالہ کر دیا۔ چند لمحوں میں ایک یتیم آگیا اور آپ نے ایک تہائی اس کے حوالہ کر دیا اس کے بعد ایک اسیر آگیا اور باقی ماندہ اس کے حوالہ کر دیا اور خود کچھ نہیں کھایا تو پروردگار نے ان کی شان میں یہ آیات نازل کر دیں۔ (مجمع البیان ۱۰ ص ۶۱۲، تفسیر قمی ۲ ص ۳۹۸ روایت عبداللہ بن میمون قداح)

www.kitabmart.in

نوٹ :- اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۂ دہر کے نزول کے بعد بھی اہلبیتؑ کا مستقل طریقہ رہا ہے کہ یتیم و مسکین و اسیر کو اپنے نفس پر مقدم کرتے رہے ہیں اور جب بھی یہ عمل انجام دیا ہے سرکار دو عالمؐ نے آیات دہر کی تلاوت فرمائی ہے نہ یہ کہ سورہ بار بار نازل ہوتا رہا ہے۔ (جوادی)

۵۵۱ - امام باقرؑ! سورۂ دہر کی شان نزول بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ "علی حبہ" سے مراد یہ ہے کہ انھیں خود بھی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود مسکین و یتیم و اسیر کو مقدم کر دیا اور خدا نے ان آیات کو نازل کر دیا اور یاد رکھو کہ "انما نطعمکم لوجہ اللہ (ہم صرف رضائے الٰہی کے لئے کھلاتے ہیں اور نہ اس کی کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ) یہ قول اہلبیتؑ نہیں ہے اور نہ ان کی زبان پر ایسے الفاظ آئے ہیں - یہ ان کے دل کی بات ہے جسے پروردگار نے اپنی طرف سے واضح کر دیا ہے اور ان کے ارادوں کی ترجمانی کر دی ہے کہ یہ نہ جزا کی زحمت دینا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ کی تعریف کے خواستگار ہیں - یہ اپنے عمل کے معاوضہ میں صرف رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے طلب گار ہیں اور بس! (امالی صدوقؒ روایت سلمہ بن خالد ص ۲۱۵)

۵۵۲ - ابن عباس! علیؑ بن ابی طالب نے ایک رات صبح تک باغ کی سینچائی کا کام انجام دیا اور معاوضہ میں کچھ جَو لے کر آئے جس کا ایک تہائی بیسا گیا اور حریرہ نام کی غذا تیار ہوئی کہ ایک مسکین نے آکر سوال کر دیا اور سب نے اٹھا کر اس کے حوالہ کر دیا - پھر دوسرے تہائی کا حریرہ تیار کیا اور اس کا یتیم نے سوال کر لیا اور اسے بھی دیدیا —— پھر تیسرے تہائی کا تیار

www.kitabmart.in

کیا اور اس کا اسیر نے سوال کرلیا تو اسے بھی اس کے حوالہ کردیا اور بھوک ہی کے عالم میں سارا دن گذار دیا۔ (مجمع البیان ۱۰ ص۶۱۲)

بظاہر یہ بھی سورۂ دہر کی ایک تطبیق ہے ورنہ تنزیل کی روایت ابن عباس ہی کی زبان سے اس سے پہلے نقل کی جا چکی ہے۔ جوادی

۵۵۳۔ ابن عباس! "یوثرون علیٰ انفسھم" کی آیت علیؑ وفاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (شواہد التنزیل ۲ ص۳۳۲/۹۷۳)

۵۵۴۔ ابوہریرہ! ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی۔ آپ نے ازواج کے گھر دریافت کرایا۔ سب نے کہہ دیا کہ یہاں کچھ نہیں ہے تو فرمایا کوئی ہے جو آج رات اسے سیر کرے؟ علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوں۔! اور یہ کہہ کر خانۂ زہراؑ میں آئے۔ فرمایا دختر پیغمبرؐ! آج گھر میں کیا ہے؟

فرمایا کہ بچوں کا کھانا ہے اور کچھ نہیں ہے ـــــ لیکن اس کے بعد بھی ہم ایثار کریں گے۔ چنانچہ بچوں کو سلا دیا۔ چراغ خانہ کو بجھا دیا اور آنے والے کو سارا کھانا کھلا دیا۔

صبح کو پیغمبرؐ اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا قصہ بیان کیا تو فوراً آیت کریمہ نازل ہوگئی "یوثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصہ (امالی الطوسیؒ ۱۸۵/۳۰۹۔ تاویل الآیات الظاہرہ ص۶۵۳، شواہد التنزیل ۲ ص۳۳۱/۹۷۲، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۷۴)

۵۵۵۔ امام باقرؑ! ایک دن رسول اکرمؐ تشریف فرما تھے اور آپ کے گرد اصحاب کا حلقہ تھا کہ حضرت علیؑ ایک بوسیدہ چادر اوڑھ کر آگئے اور رسول اکرمؐ

www.kitabmart.in

کے قریب بیٹھ گئے۔ آپ نے تھوڑی دیر ان کے چہرہ پر نگاہ کی اور اس کے بعد آیت ایثار کی تلاوت کر کے فرمایا کہ یا علیؑ تم ان ایثار کرنے والوں کے رئیس۔ امام اور سردار ہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ وہ لباس کیا ہو گیا جو میں نے تم کو دیا تھا؟ عرض کی اصحاب میں سے ایک فقیر آگیا اور اس نے برہنگی کا شکوہ کیا تو میں نے رحم کھا کر ایثار کیا اور لباس اس کے حوالہ کر دیا اور مجھے یقین تھا کہ پروردگار مجھے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا۔

فرمایا تم نے سچ کہا۔ ابھی جبریل نے یہ خبر دی ہے کہ پروردگار نے تمھارے لئے جنت میں ایک ریشم کا لباس تیار کرایا ہے جس پر یاقوت اور زمرد کا رنگ چڑھا ہوا ہے اور یہ تمھاری سخاوت کا بہترین صلہ ہے جو تمھارے پروردگار نے دیا ہے کہ تم نے اس پرانی چادر پر قناعت کی ہے اور بہترین لباس سائل کے حوالہ کر دیا ہے۔ یا علیؑ! یہ تحفۂ جنّت مبارک ہو۔

حضرت علیؑ یہ سن کر نہایت درجہ مسرور گھر واپس آگئے۔

(تاویل الآیات الظاہرہ ۲۵۵ روایت جابر بن یزید)

۵۵۶۔ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی کا بیان ہے کہ میں نے بعض کتب تفسیر میں دیکھا ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علیؑ کو مکہ میں یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ انھیں سرکار کے قرضے ادا کرنا ہیں اور لوگوں کی امانتوں کو واپس کرنا ہے ــــــ اور اس عالم میں چلے گئے کہ سارا گھر مشرکین سے گھرا ہوا تھا اور حضور کا حکم تھا کہ علیؑ چادر حضرمی اوڑھ کر بستر پر سو جائیں۔ انشاءاللہ پروردگار ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ آپ نے تعمیل ارشاد کی اور اُدھر پروردگار نے جبریل و میکائیل سے کہا کہ میں نے تم دونوں کے درمیان

برادری کا رشتہ قائم کر دیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے سے زیادہ کر دیا ہے۔ اب بتاؤ کون اپنی زیادہ عمر کو اپنے بھائی پر قربان کر سکتا ہے؟ جس پر دونوں نے زندہ رہنے کو پسند کیا تو پروردگار نے فرمایا کہ تم لوگ علیؑ جیسے کیوں نہیں ہو جاتے ہو۔ دیکھو میں نے ان کے اور محمدؐ کے درمیان برادری قائم کردی تو وہ کس طرح ان کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کر رہے ہیں اور ان کا تحفظ کر رہے ہیں۔ اچھا اب دونوں افراد جاؤ اور تم ان کا تحفظ کرو۔

www.kitabmart.in

چنانچہ دونوں فرشتے نازل ہوئے۔ جبریل سرہانے کھڑے ہوئے اور میکائیل پائینتی اور دونوں نے کہنا شروع کیا۔ مبارک ہو مبارک ہو ابوطالبؑ کے لال تمہارا مثل کون ہے کہ خدا تمہارے ذریعہ ملائکہ پر مباہات کر رہا ہے۔ اور راہ مدینہ میں رسول اکرمؐ پر یہ آیت کریمہ نازل کردی "من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ" بقرہ ۲۰۷ (اسد الغابہ ۴ ص ۹۸، العمدۃ ۲۳۹ / ۳۶۷، تذکرۃ الخواص ۳۵، شواہد التنزیل ۱ ص ۱۲۳ / ۱۳۲، ارشاد القلوب ص ۲۲۴ ینابیع المودۃ ۱ ص ۲۷۴ / ۳، الصراط المستقیم ۱ ص ۱۷۴، تنبیہ الخواطر ۱ ص ۱۷۳)

www.kitabmart.in

فصل دوم

تواضع اہلبیتؑ

۵۵۷۔ رسول اکرمؐ! میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کسی نبی کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ اس کے بعد آنے والا ہے اور اس کا نام اسرافیل ہے۔ اس نے آکر مجھے سلام کیا اور کہا کہ میں پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کو یہ اختیار دوں کہ چاہے پیغمبر بندگی بن کر رہیں یا ملوکانہ زندگی گذاریں تو میں نے جبریل کی طرف نظر کی اور انھوں نے تواضع کی طرف اشارہ کیا تو میں نے اس اشارۂ الوہیت کی بنیاد پر بندگی پروردگار کی زندگی کو ملوکانہ آن بان پر مقدم رکھا۔ (المعجم الکبیر ۱۲ ص ۲۶۷ / ۱۳۳۰۹ روایت ابن عمر)

۵۵۸۔ امام محمد باقرؑ! پیغمبر اکرمؐ کے پاس جبریل تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر تین مرتبہ حاضر ہوئے اور آپ کو خزانوں کا اختیار پیش کیا بغیر اس کے کہ اجر آخرت میں کسی طرح کی کمی واقع ہو لیکن آپ نے پرسکون زندگی پر تواضع کو مقدم رکھا۔ (کافی ۸ ص ۱۳۰ / ۱۰۰، امالی الطوسی ۶۹۲ / ۱۴۷۰ روایت محمد بن مسلم)

۵۵۹۔ امام صادقؑ! جبریل نے رسول اکرمؐ کے پاس حاضر ہو کر آپ کو سارا اختیار دے دیا لیکن آپ نے تواضع کو پسند فرمایا اور اسی بنیاد پر ہمیشہ غلاموں کی

www.kitabmart.in

طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور بارگاہ الٰہی میں تواضع کے اظہار کے لئے غلاموں ہی سے انداز سے بیٹھنا بھی پسند فرماتے تھے۔ (کافی ۸ ص ۱۳۱/۱۰۱ روایت علی بن المغیرہ، کافی ۶ ص ۲۷۰، المحاسن ۲ ص ۲۴۴)

۵۶۰۔ حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ۔ پیغمبر اسلام میں وہ خصلتیں پائی جاتی تھیں جن کا جمادوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کو جو سیاہ و سرخ آدمی مدعو کر لیتا تھا اس کی دعوت قبول کر لیتے تھے اور بعض اوقات راستہ میں خرمہ پڑا دیکھ لیتے تھے تو اسے اٹھا لیتے تھے صرف اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں صدقہ کا نہ ہو۔ سواری کرتے وقت زین وغیرہ کا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ا ص ۳۷۰)

۵۶۱۔ یزید بن عبداللہ بن قسیط! اہل صفہ پیغمبرؐ کے وہ اصحاب تھے جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور مسجد ہی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آرام کیا کرتے تھے رسول اکرمؐ رات کے وقت انھیں بلا کر اصحاب کے گھر بھیج دیا کرتے تھے تاکہ ان کے یہاں جا کر کھانا کھالیں اور بہت سے افراد کو خود اپنے ساتھ شریک طعام فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے اسلام کو مالدار بنا دیا۔ (طبقات کبریٰ ا ص ۲۵۵)

۵۶۲۔ ابوذر! رسول اکرمؐ اپنے اصحاب کے سامنے اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ باہر سے آنے والا یہی نہیں سمجھ پاتا تھا کہ ان میں پیغمبرؐ کون ہے۔ تو ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضورؐ کے لئے ایک جگہ معین کر دیں تاکہ مرد مسافر آپ سے سوال کر سکے چنانچہ ایک چبوترہ بنا دیا گیا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ (سنن نسائی ۸ ص ۱۰۱، مکارم الاخلاق ا ص ۴۸/۸)

www.kitabmart.in

۵۶۳ - ابو مسعود! رسول اکرمؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے گفتگو شروع کی تو اس کے جوڑ بند کانپ رہے تھے - آپ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں - میری والدہ گرامی بھی گوشت کے ٹکڑوں ہی پر گذارا کیا کرتی تھیں (سنن ابن ماجہ ۲ ص۱۱۰۱/ ۳۳۱۲، مکارم الاخلاق ۱ ص۴۸ / ۷)

۵۶۴ - مطرف! میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہمارے سید و سردار ہیں ——— فرمایا کہ مالک و مختار پروردگار ہے -

عرض کی کہ سرکار ہم سب سے افضل و برتر اور عظیم تر تو بہر حال ہیں - فرمایا کہ جو چاہو کہو لیکن خبردار شیطان تمھیں اپنے ساتھ نہ کھینچ لے جائے - (سنن ابی داؤد ۴ ص۲۵۴ / ۴۸۰۶، الادب المفرد ۲ / ۲۱۱، مسند ابن حنبل ۵ / ۴۹۸ / ۱۶۳۰۷ - ص۴۹۹ / ۱۶۳۱۱، کشف الخفاء ۱ ص۴۶۲ / ۱۵۱۴)

۵۶۵ - امام صادقؑ! پیغمبرؐ اکرم نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور آپ بادشاہوں سے مشابہت کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور ہم بھی ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں - (کافی ۶ ص۲۷۲ / ۸ روایت معلی بن خُنیس)

۵۶۶ - زاذان! میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ بازار میں کسی شخص کے جوتے کا تسمہ گر جاتا تھا تو اٹھا کر دیدیتے تھے - ہر بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے تھے اور مزدوروں کے سامان اٹھانے میں مدد فرمایا کرتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے " یہ دار آخرت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس دنیا میں بلندی اور فساد کے طلب گار نہیں ہیں اور آخرت تو بہر حال صاحبان تقویٰ

www.kitabmart.in

کے لئے ہے ۔ سورہ قصص ص۸۳)

اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت حکام اور صاحبان قدرت واختیار کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۶۲۱ /۱۰۶۴)

۵۶۷ - امام صادقؑ ! امیر المومنینؑ ایک دن سوار ہو کر نکلے تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ پیدل چلنے لگے ـــــــ فرمایا کیا تمھیں کوئی ضرورت ہے ؟

لوگوں نے عرض کی کہ آپ کی رکاب میں چلنا اچھا لگتا ہے

فرمایا کہ واپس جاؤ پیدل کا سوار کے ساتھ پیدل چلنا سوار کے لئے باعث فساد وغرور ہے اور پیدل کے لئے باعث ذلت واہانت ہے ۔ (کافی ۶ ص۵۴۰ /۱۶ روایت ہشام بن سالم، تحف العقول ص۲۰۹)

۵۶۸ - روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسنؑ مساکین کے پہلو میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے کہ خدا متکبر افراد کو دوست نہیں رکھتا ہے ۔ (تفسیر طبری ۱۴ ص۹۴ ، العمدة ص۴۰۰ / ۸۱۲)

۵۶۹ - روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسنؑ فقراء کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے ۔ وہ لوگ روٹی کے ٹکڑے کھا رہے تھے ۔ انھوں نے آپ کو مدعو کرلیا ۔ آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ خدا مستکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے ۔ آپ نے سب کے ساتھ کھانا کھالیا اور کھانے میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوئی ۔ اس کے بعد سب کو اپنے گھر بلا کر کھانا بھی کھلایا اور کپڑا بھی عنایت فرمایا ۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۳)

۵۷۰ - محمد بن عمرو بن حزم ! امام حسینؑ مساکین کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو صفہ میں بیٹھے کھا رہے تھے ۔ ان لوگوں نے آپ کو مدعو کرلیا ۔

www.kitabmart.in

آپ شریک طعام ہو گئے اور فرمایا کہ خدا متکبرین کو دوست نہیں رکھتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبول کرلی۔ اب تم میرے یہاں آؤ۔ وہ لوگ آگئے۔ آپ نے گھر کے اندر جاکر فرمایا رباب جو کچھ گھر میں ذخیرہ ہے سب ان لوگوں کے حوالہ کردو۔ (تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱۵۱/۱۹۶، تفسیر عیاشی ۲ ص ۲۵۷/۱۵)

۵۷۱۔ ابوبصیر! امام جعفر صادقؑ حمام میں داخل ہوئے تو صاحب حمام نے کہا کہ آپ کے لئے خاص انتظام کرادیا جائے اور اسے خالی کرادیا جائے؟ فرمایا کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مومن ان تکلفات سے سبکتر ہوتا ہے۔

(کافی ۶ ص ۵۰۳/۳۷)

۵۷۲۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام رضاؑ حمام میں داخل ہوئے تو ایک شخص نے پیٹھ رگڑنے کا مطالبہ کردیا۔ آپ نے شروع کردیا۔ ایک شخص نے اسے بتادیا تو وہ معذرت کرنے لگا لیکن آپ اس کی تالیف قلب اور خدمت میں لگے رہے کہ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۳۶۲)

www.kitabmart.in

فصل سوم

عفو اہلبیتؑ

۵۷۳۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ کی مروت کا تقاضا یہ ہے کہ جو ہم پر ظلم کرے اسے معاف کردیں اور جو ہمیں محروم رکھے اسے عطا کردیں۔
(تحف العقول ص ۳۸)

۵۷۴۔ ابو عبداللہ الجدلی! میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرمؐ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت کوئی فحش بات نہ کہتے تھے اور نہ کوئی ایسا کام کرتے تھے۔ بازاروں کی طرح شور مچانا بھی آپ کا کام نہیں تھا اور برائی کا بدلہ برائی سے بھی نہیں دیتے تھے بلکہ عفو اور درگذر سے کام لیا کرتے تھے۔ (سنن ترمذی ۴ ص ۳۶۹/ ۲۰۱۶، مسند ابن حنبل ۹ ص ۳۲/ ۲۵۴۷۲، ۱۰ ص ۷۵/ ۲۶۰۴۹ - ۹۴، ۲۶۱۵۰/)

۵۷۵۔ عبداللہ! میں نے پیغمبرؐ اسلام کا یہ پیغمبرانہ طریقہ دیکھا ہے کہ لوگوں نے آپ کو زخمی کردیا تو آپ چہرہ سے خون صاف کرتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ خدایا میری قوم کو معاف کردینا کہ یہ جاہل ہیں۔ (صحیح بخاری ۶ ص ۲۵۳۹/ ۶۵۳۰، ۳ ص ۱۲۸۲/ ۳۲۹۰، صحیح مسلم ۳ ص ۱۴۱۷/ ۱۷۹۲، سنن ابن ماجہ ۲ ص ۱۳۳۵/ ۴۰۲۵، مسند ابن حنبل ۲ ص ۱۲۵/ ۴۰۱۷)

www.kitabmart.in

۵۷۶ - امام باقرؑ! رسول اکرمؐ کے پاس اس یہودی عورت کو حاضر کیا گیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا ـــــــــ تو آپ نے دریافت کیا کہ آخر تو نے ایسا اقدام کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ نبی ہیں تو انھیں نقصان نہ ہوگا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آرام مل جائے گا۔!
یہ سن کر آپ نے اسے معاف کر دیا اور کوئی بدلہ نہیں لیا۔
(کافی ۲ ص۱۰۸/ ۹ روایت زرارہ)

۵۷۷ - معاذ بن عبداللہ تمیمی! خدا کی قسم میں نے اصحاب امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ وہ عائشہ کے اونٹ تک پہنچ گئے ہیں اور کسی نے آواز دی کہ اونٹ کے پیر کاٹ دیئے جائیں اور لوگوں نے کاٹ بھی دیئے اور اونٹ گر پڑا لیکن حضرت نے فوراً آواز بلند کر دی کہ جو اسلحہ رکھ دے گا وہ امان میں ہے اور جو میرے گھر میں آجائے گا وہ بھی امان میں ہے۔ خدا کی قسم میں نے ایسا کریم انسان نہیں دیکھا ہے۔ (الجمل ص۳۶۵، مروج الذہب ۲ ص۳۷۸، الاخبار الطوال ص۱۵۱، تاریخ یعقوبی ۲ ص۱۸۲، شرح الاخبار ۱ ص۳۹۵/ ۳۳۴)

۵۷۸ - بلاذری! امیر المومنینؑ نے جمل کا میدان فتح کرنے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، اے اہل بصرہ! میں نے تمھیں چھوڑ دیا ہے لیکن خبردار فتنہ برپا نہ کرنا تم وہ پہلی رعایا ہو جس نے عہد شکنی کی ہے اور امت میں تفرقہ پیدا کیا ہے۔ (انساب الاشراف ۲ ص۲۶۴/ ۳۳۷، ارشاد ۱ ص۲۵۷)

۵۷۹ - امام علیؑ! اہل بصرہ پر فتح پانے کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ بے شک پروردگار وسیع رحمت کا مالک اور دائمی مغفرت کا مختار ہے۔ اس کے پاس عظیم معافی بھی ہے اور دردناک عذاب بھی ـــــ اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کی رحمت و مغفرت و معافی

www.kitabmart.in

صاحبان اطاعت کیلئے ہے اور اس کی رحمت سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں ــــــ اور اس کا عذاب، غضب، عقاب سب اہل معصیت کے لئے ہے اور ہدایت و دلائل کے بعد کوئی گمراہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اہل بصرہ! اب تمھارا کیا خیال ہے جبکہ تم نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے خلاف دشمن کا ساتھ دیا ہے؛ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ہم تو اچھا ہی خیال رکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے میدان جیت لیا ہے۔ اب اگر سزا دیں گے تو ہم اس کے حقدار ہیں اور اگر معاف کر دیں گے تو یہ طریقہ پروردگار کو پسند ہے۔

فرمایا جاؤ میں نے معاف کر دیا لیکن خبردار اب فتنہ برپا نہ کرنا کہ تم نے عہد شکنی بھی کی ہے اور امت میں تفرقہ بھی پیدا کیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ (ارشاد ا ص ۲۵۷، الجمل ۴۰۷ روایت حارث بن سریع)

۵۸۰۔ امام زین العابدینؑ! میں مروان بن الحکم کے یہاں گیا تو کہنے لگا کہ میں نے تمھارے دادا سے زیادہ کریم کوئی انسان نہیں دیکھا کہ انھیں روز جمل ہم پر غلبہ حاصل ہو گیا لیکن انھوں نے منادی کرا دی کہ خبردار کسی بھاگنے والے کو قتل نہ کیا جائے اور کسی زخمی کا خاتمہ نہ کیا جائے۔ (السنن الکبریٰ ۸ ص ۲۱۴/ ۱۶۷۴۶ روایت ابراہیم بن محمد عن الصادقؑ، المبسوط ۷ ص ۲۶۴ عن الصادقؑ)

۵۸۱۔ ابن ابی الحدید! امیر المومنینؑ حلم و درگذر کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ معاف کرنے والے اور حلیم تھے جس کا صحیح مظاہرہ روز جمل ہوا

www.kitabmart.in

ہے جب آپ نے مروان بن الحکم پر قابو حاصل کرلیا جو آپ کا شدید ترین اور بدترین دشمن تھا لیکن اس کے باوجود اسے چھوڑ دیا۔

یہی حال عبداللہ بن زبیر کا تھا کہ برملا آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور روز جمل بھی اپنے خطبہ میں آپ کو لئیم اور ذلیل جیسے الفاظ سے یاد کیا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک یہ بدبخت جوان نہیں ہوا زبیر ہمارے ساتھ تھا اور اس کے بعد اس نے گمراہ کر دیا — لیکن اس کے باوجود جب قبضہ میں آگیا تو اسے معاف کر دیا اور فرمایا کہ میرے سامنے سے ہٹ جا۔ میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتا ہوں۔

یہی کیفیت جمل کے بعد سعید بن العاص کی تھی کہ جب وہ مکہ میں پکڑا گیا تو سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود آپ نے کچھ نہیں کہا اور اسے نظرانداز کر دیا۔ پھر عائشہ کے بارے میں تو آپ کا سلوک بالکل واضح ہے کہ آپ نے انھیں بیس عورتوں کے ساتھ مدینہ واپس کر دیا اور عورتوں کو سپاہیوں کا لباس پنہا دیا اور تلواریں ساتھ کر دیں۔ لیکن آپ راستہ میں بھی تنقید کرتی رہیں کہ ہمیں مردوں کے لشکر کے حوالہ کر دیا۔ یہ تو جب مدینہ پہنچ کر ان عورتوں نے فوجی لباس اتارا تو عائشہ کو علیؑ کے کرم کا اندازہ ہوا اور شرمندہ ہو گئیں۔

خود اہل بصرہ نے آپ سے جنگ کی۔ آپ کو اور آپ کی اولاد کو تلواروں کا نشانہ بنایا لیکن جب آپ نے فتح حاصل کر لی تو تلوار نہیں اٹھائی اور اعلان عام کرا دیا کہ خبردار کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی زخمی کو مارا نہ جائے۔ کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اسلحہ رکھدے یا میرے لشکر کی پناہ میں آجائے اسے پناہ دیدی جائے۔ مال غنیمت

www.kitabmart.in

پر قبضہ نہ کیا جائے ۔ بچوں کو اسیر نہ کیا جائے ۔۔۔ حالانکہ آپ کو یہ سب کچھ کرنے کا حق اور اختیار حاصل تھا لیکن آپ نے عفوو درگذر کے علاوہ کوئی اقدام نہیں کیا اور روز فتح مکہ پیغمبر اسلام کی سیرت کو زندہ کر دیا کہ آپ نے بھی عفوودرگذر سے کام لیا تھا حالانکہ عداوتیں سرد نہیں ہوئی تھیں اور زیادتیاں بھلائی نہیں جا سکی تھیں ۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱ ص ۲۲/ ۲۳)

۵۸۲ - امام حسنؑ! ابن ملجم کو گرفتار کر کے امیر المومنینؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے باقاعدہ کھانے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں خود صاحب اختیار ہوں چاہے معاف کروں یا بدلہ لوں ــــــ لیکن اگر میں نہ بچ سکا تو اسے بھی میرے پاس پہنچا دینا تاکہ خدا کی بارگاہ میں فیصلہ کرایا جا سکے ۔ (اسد الغابہ ۴ ص ۱۱۳، تاریخ دمشق حالات امام علی ۳ ص ۳۰۰/ ۱۴۰۰ روایت محمد بن سعد، انساب الاشراف ۲ ص ۴۹۵/ ۵۲۹، الامامۃ والسیاسۃ ۱ ص ۱۸۱)

۵۸۳ - امام باقرؑ! حضرت علیؑ نے زخمی ہونے کے بعد ابن ملجم کے بارے میں فرمایا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور اچھا برتاؤ کرو ۔ اس کے بعد میں زندہ رہ گیا تو میں اپنے خون کا حقدار ہوں چاہے معاف کروں یا بدلہ لوں اور اگر نہ رہ گیا اور تم نے اسے قتل کر دیا تو خبردار لاش کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا ۔ (السنن الکبریٰ ۸ ص ۳۱۷/ ۱۶۷۵۹ روایت ابراہیم بن محمد عن الصادق، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ ص ۲۹۷/ ۱۳۹۸ روایت ابن عیاض، استیعاب ۳ ص ۲۱۹، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۳۱۲، الجعفریات ص ۵۳، قرب الاسناد ص ۱۴۳/ ۵۱۵ روایت ابو البختری،

www.kitabmart.in

عن الصادقؑ)

۵۸۴ - روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام حسنؑ کے ایک غلام نے کوئی قابل سزا عمل انجام دیا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیدیا - اس نے فوراً آیت شریفہ پڑھی " والکاظمین الغیظ " صاحبان تقویٰ غصہ کو پی جاتے ہیں ؟

فرمایا میں نے ضبط کر لیا - اس نے کہا " والعافین عن الناس " اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں —— فرمایا میں نے معاف کر دیا -

اس نے تیسرا ٹکڑا پڑھ دیا " واللہ یحب المحسنین " اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ؟ فرمایا کہ میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا اور پہلے سے دگنا مال بھی دے رہا ہوں -

(الفرج بعد الشدة ا ص۱۰۱)

۵۸۵ - روز عاشور حر بن یزید نے امام حسینؑ کی خدمت میں آکر عرض کی - خدا مجھے آپ کا فدیہ بنا دے - فرزند رسولؐ ! میں وہی شخص ہوں جس نے آپ کا راستہ روکا تھا اور آپ کو ساتھ لے کر آیا تھا اور اس صحرائے بلاء میں روک دیا تھا - خدائے وحدہ لاشریک کی قسم مجھے نہیں معلوم تھا کہ قوم آپ کے مطالبہ کو ٹھکرا دے گی —— خیر - اب میں اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے قربان ہونا چاہتا ہوں -

فرمائیے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ؟ فرمایا بیشک خدا توبہ کا قبول کرنے والا ہے اور معاف کرنے والا ہے - تیرا نام کیا ہے ؟ حر نے کہا کہ میں حر بن یزید ہوں ! —— فرمایا تو واقعاً حر ہے جس طرح تیری ماں نے

تیرا نام رکھا ہے۔ واللہ تو دنیا و آخرت دونوں میں آزاد ہے! اب گھوڑے سے اتر آؤ۔ حر نے عرض کی کہ حضور اب اسی طرح جہاد کی اجازت دیدیں اور اترنے کے لئے نہ فرمائیں یہاں تک کہ گھوڑے سے گرایا جاؤں۔

آپ نے فرمایا تمھیں اختیار ہے۔ جو چاہو کرو خدا تم پر رحمت نازل کرے گا۔ (تاریخ طبری ۵ ص ۴۲۷، اعلام الوریٰ ص ۲۳۹)

۵۸۶۔ عبداللہ بن محمد! میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے سنا ہے کہ امام "زین العابدینؑ" وضو کی تیاری میں تھے اور ایک کنیز پانی انڈیل رہی تھی کہ لوٹا اس کے ہاتھ سے گر گیا اور حضرت کا چہرۂ مبارک زخمی ہو گیا۔ آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنا چاہا۔ اس نے فوراً قرآن مجید کے اس کلمہ کی تلاوت کر دی "والکاظمین الغیظ" ـــــ فرمایا میں نے غصہ کو ضبط کر لیا۔

www.kitabmart.in

اس نے دوسرا ٹکڑا پڑھا "والعافین عن الناس" ـــــ فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

اس نے کہا "واللہ یحب المحسنین" ـــــ فرمایا کہ جا۔ میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا۔

(تاریخ دمشق حالات امام زین العابدینؑ ۵۸ / ۸۹، امالی صدوقؒ ۱۶۸ / ۱۲، ارشاد ۲ ص ۱۴۶، مجمع البیان ۲ ص ۸۳۸، اعلام الوریٰ ص ۲۵۶، کشف الغمہ ۲ ص ۲۹۹ روایت زہری، شرح الاخبار ۳ ص ۲۵۹ / ۱۱۶۱، روضۃ الواعظین ص ۲۲۰، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۵۷)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

سیرت عبادت اہلبیتؑ

۱۔ اخلاص عبادت

۵۸۷۔ امام علیؑ! خدایا میں نے تیری عبادت نہ تیری جنت کی طمع میں کی ہے اور نہ تیرے جہنم کے خوف سے ــــ بلکہ تجھے عبادت کا اہل پایا ہے تو تیری عبادت کی ہے۔ (عوالی اللئالی ۱ ص۴۰۴ / ۶۳ - ۲ ص۱۱ / ۱۸، شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی ۵ ص۳۶۱، شرح مأتہ کلمہ ص۲۳۵)
واضح رہے کہ شرح نہج میں الفاظ اس طرح نقل ہوتے ہیں " ما عبدتك خوفا من عقابك ولا طمعًا فی ثوابك ..."

۵۸۸۔ امام علیؑ! ایک قوم نے اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کی ہے اور یہ تاجروں کی عبادت ہے۔ دوسری قوم نے خوف کی بنا پر کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے اس کی عبادت شکر نعمت کی بنیاد پر کی ہے۔ یہی آزاد اور شریف لوگوں کی عبادت ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۳۷، تحف العقول ص۲۴۶ عن الحسینؑ، تاریخ دمشق حالات امام زین العابدینؑ ص۱۱۱ / ۱۴۱، حلیۃ الاولیاء ۳ ص۱۳۴ روایت ابراہیم علوی از امام صادقؑ)

۵۸۹۔ امام صادقؑ! عبادت گذاروں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قوم نے خوف کی

www.kitabmart.in

بنیاد پر عبادت کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے ثواب کی خواہش میں عبادت کی ہے تو یہ مزدوروں کی عبادت ہے البتہ ایک قوم نے اس کی محبت میں عبادت کی ہے اور یہی آزاد مردوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔ (کافی ۲ ص ۸۴ / ۵ روایت ہارون بن خارجہ)

۵۹۰ - امام زین العابدینؑ! مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور اس کا مقصد ثواب کے علاوہ کچھ نہ ہو اور اس طرح ایک لالچی بندہ بن جاؤں کہ اسے طمع ہو تو عبادت کرے اور نہ ہو تو نہ کرے اور یہ بھی ناپسند ہے کہ میرا محرک صرف عذاب کا خوف ہو اور اس طرح بدترین بندہ بن جاؤں کہ خوف نہ ہو تو کام ہی نہ کرے۔

کسی نے دریافت کیا پھر آپ کیوں عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ اہل ہے اور اس کے انعامات میری گردن پر ہیں۔ (تفسیر منسوب بہ امام عسکریؑ ص ۳۲۸ / ۱۸۰)

۲ - مشقت عبادت

۵۹۱ - امام محمد باقرؑ! رسول اکرمؐ عائشہ کے حجرہ میں تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندۂ شکر گذار نہ بنوں! آپ پنجوں کے بل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے سورۂ طٰہٰ نازل فرمایا کہ "ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ (کافی ۲ ص ۹۵ / ۲ روایت ابوبصیر، احتجاج ا ص ۵۲۰)

www.kitabmart.in

۵۹۲ - عائشہ ! رسول اکرمؐ راتوں کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ پیر پھٹنے لگتے تھے تو میں نے عرض کی کہ آپ اس قدر زحمت کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام اول و آخر گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ فرمایا کیا میں بندہ شکرگذار بننا پسند نہ کروں ۔ (بخاری ۴ ص۱۸۳/ ۴۵۵۷، مسلم ۴ ص۲۱۷۲/ ۲۸۲۰ ، صحیح بخاری ا ص۳۸۰/ ۱۰۷۸، ۵ ص۲۳۷۵/ ۶۱۰۶، ۴ ص۱۸۳۰/ ۴۵۸۶ ، صحیح مسلم ۴ ص۲۱۷۱/ ۲۸۱۹ ، سنن ترمذی ۲ ص۲۶۸/ ۴۱۲ ، سنن ابن ماجہ ا ص۴۵۶/ ۱۴۱۹، سنن نسائی ۳ ص۲۱۹ ، مسند ابن حنبل ۶ ص۳۴۹/ ۱۸۳۶۶ ، الزہد ابن المبارک ۳۵ ص۱۰۷ ، عیون الاخبار ابن قتیبہ ۲ ص۲۹۸ ، السنن الکبریٰ ۳ ص۲۴/ ۴۷۳۱ روایت مغیرہ تاریخ بغداد ۴ ص۲۳۱ روایت انس ۔ ۷ ص۲۶۵ روایت ابوجحیفہ، فتح الابواب ص۱۷۰ روایت زہری)

۵۹۳ بکر بن عبداللہ ! عمر بن الخطاب پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت بیمار تھے اور کہنے لگے کہ آپ کس قدر اپنے کو تھکاتے ہیں ؟ فرمایا مجھے کون سی چیز مانع ہے کل شب میں تیس سوروں کی تلاوت کی ہے جن میں سور طوال بھی شامل تھے ۔

کہنے لگے کہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے اس کے بعد بھی اس قدر زحمت کرتے ہیں؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندہ شکرگذار نہ بنوں ۔ (امالی طوسیؒ ص۴۰۳/ ۹۰۳)

۵۹۴ - امام صادقؑ ! رسول اکرمؐ مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے ۔ (کافی ۳ ص۴۴۳/ ۳ ، تہذیب ۲ ص۴/ ۳، استبصار ا ص۲۱۸/ ۷۷۰، روایت فضیل بن یسار و فضل بن عبدالملک و بکیر)

www.kitabmart.in

۵۹۵ - عائشہ! رسول اکرمؐ لمبی راتوں میں بھی کبھی کھڑے ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اور کبھی بیٹھ کر۔ (صحیح مسلم ۱ ص ۵۰۴ / ۱۰۵، سنن ترمذی ۲ ص ۲۳ / ۳۷۵۱، سنن ابن ماجہ ۱ ص ۳۸۸ / ۱۲۲۸، سنن نسائی ۳ ص ۲۱۹، مسند ابن حنبل ۹ ص ۳۹۳ / ۲۴۷۲۳، ص ۳۹۷ / ۲۴۷۴۳، مستدرک ۱ ص ۳۹۷ / ۹۷۶)

۵۹۶ - عائشہ! آیت کریمہ "قم اللیل الا قلیلا" کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرمؐ بہت ہی کم آرام فرماتے تھے۔ (مسند ابویعلی ۴ ص ۴۶۶ / ۴۹۱۸)

۵۹۷ - عائشہ! رسول اکرمؐ ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔ (صحیح مسلم ۱ ص ۲۸۲ / ۱۱۷، سنن ترمذی ۵ ص ۴۶۳ / ۳۳۸۴، سنن ابی داؤد ۱ ص ۵ / ۱۸)

۵۹۸ - امام علیؑ! فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے خادمہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑی شے بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ سوتے وقت ۳۴ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر (دن بھر کی تمام تھکن دور ہو جائے گی) جس کے بعد میں نے کبھی اس تسبیح کو ترک نہیں کیا۔

ایک شخص نے کہا کہ صفین کی رات بھی؟ فرمایا ہاں صفین کی رات بھی۔ (صحیح بخاری ۵ ص ۲۰۵۱ / ۵۰۴۴، صحیح مسلم ۴ ص ۲۰۹۱ / ۲۷۲۷، مسند الحمیدی ۱ ص ۲۴ / ۴۳، تاریخ بغداد ۳ ص ۲۴ روایات عبدالرحمن بن ابی لیلی، مسند احمد ۱ ص ۳۳۲ / ۱۳۱۲ روایت ابن اعبد)

۵۹۹ - عروۃ بن الزبیر! ہم سب مسجد پیغمبرؐ میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو ابو درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے

www.kitabmart.in

اعتبار سے سب سے کمزور۔ تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ زحمت کرنے والا تھا —— لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا علیؑ بن ابی طالب (امالی الصدوقؒ ۲، ۹/، روضۃ الواعظین ص۱۲۵، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۱۲۴)

۶۰۰ ۔ حبہ عرنی! ہم اور نوف رحبۃ القصر میں سو رہے تھے کہ اچانک دیکھا امیرالمومنینؑ دیوار پر ہاتھ رکھے رات کے سناٹے میں ان فی خلق السماوات والارض..... کی تلاوت کر رہے ہیں اور اس کے بعد اسی عالم استغراق میں میری طرف رخ کر کے فرمایا کہ حبہ! جاگ رہے ہو یا سو رہے ہو؟

میں نے عرض کی کہ میں تو جاگ رہا ہوں لیکن جب آپ کی بیقراری کا یہ عالم ہے تو ہم گنہگاروں کا کیا حال ہوگا؟ یہ سن کر آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا —— اور فرمایا کہ حبہ! دیکھو ہمیں بھی پروردگار کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور اس سے کسی شخص کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ ہم سے اور تم سے رگ گردن سے زیادہ قریب تر ہے اور کوئی شے ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد نوف کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ نوف نے عرض کی یا امیرالمومنینؑ! ویسے تو میں بیدار ہوں لیکن آج کی شب آپ نے بہت رلایا —— فرمایا۔ نوف! اگر اس شب میں تمہارا گریہ خوف خدا سے تھا تو کل روز قیامت تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔

نوف! یاد رکھو خوف خدا میں جو ایک قطرۂ اشک آنکھوں سے

www.kitabmart.in

نکل آتا ہے وہ جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا سکتا ہے۔ پروردگار کی نگاہ میں اس سے عظیم تر کوئی انسان نہیں ہے جو روئے تو خوف خدا میں روئے اور محبت یا دشمنی کرے تو وہ بھی خدا کے لئے کرے۔ دیکھو جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے وہ اس کی محبت پر کسی محبت کو مقدم نہیں کرتا ہے اور جو برائے خدا دشمنی کرتا ہے اس کے دشمن کے لئے کوئی خیر نہیں ہے اور ایسی ہی محبت اور عداوت سے انسان کا ایمان کامل ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضرت نے دونوں افراد کو موعظہ فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہوشیار رہنا کہ میں نے تمھیں ہوشیار کر دیا ہے۔ اس کے بعد یہ مناجات کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ خدایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ غفلتوں کی حالت میں بھی تیری نگاہ کرم رہتی ہے یا تو منھ پھیر لیتا ہے؟ اور کاش مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ اس طویل نیند اور قلیل شکر کے بعد بھی تو نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو اب میرا کیا حال ہونے والا ہے۔

اس کے بعد اسی عالم میں آپ فریاد کرتے رہے یہاں تک طلوع فجر کا وقت آگیا۔ (فلاح السائل ص۲۶۶)

۶۰۱ - ابو صالح! ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے دربار میں وارد ہوئے تو اس نے کہا کہ ذرا علیؑ کے اوصاف تو بیان کرو؟ ضرار نے کہا مسلمانوں کے امیر! مجھے معاف کر دے تو بہتر ہے۔ معاویہ نے کہا ہرگز نہیں۔!

ضرار نے کہا کہ اگر بیان ضروری ہے تو سن! خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات اندھیری رات میں جب ستارے ڈوب چکے تھے یہ دیکھا ہے کہ علیؑ محراب عبادت میں داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے یوں

www.kitabmart.in

تڑپ رہے تھے جس طرح مار گزیدہ تڑپتا ہے اور پھر بیقراری کے ساتھ گریہ کر رہے تھے۔

ایسا لگتا ہے کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ وہ پروردگار کو رو رو کر پکار رہے ہیں اور پھر دنیا کو خطاب کر کے کہہ رہے ہیں۔ ——————————— اے دنیا! تیرا رخ میری طرف کیوں ہو گیا ہے۔ افسوس کہ تو بلاوجہ زحمت کر رہی ہے۔ جا کسی اور کو دھوکہ دینا۔ میں تجھے تین بار ٹھکرا چکا ہوں تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیری منزل بہت حقیر ہے اور تیرا خطرہ بہت عظیم ہے۔ آہ۔ آہ! زادِ سفر کس قدر کم ہے اور سفر کس قدر طولانی ہے اور راستہ بھی کس قدر وحشتناک ہے"

یہ سن کر معاویہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے اور اس نے آستینوں سے آنسوؤں کو پونچھنا شروع کر دیا اور سارے دربار پر گریہ طاری ہو گیا اور معاویہ نے کہا کہ یقیناً ابوالحسنؑ ایسے ہی تھے۔

ضرار اب علیؑ کے بعد تمہارا کیا حال ہے! ضرار نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے کہ نہ اس کے آنسو رک سکتے ہیں اور نہ اس کے دل کو سکون مل سکتا ہے۔ یہ کہہ کر اٹھے اور باہر نکل گئے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱ ص۸۴، الصواعق المحرقہ ص۱۳۱، مروج الذہب ۲ ص۴۳۳، الاستیعاب ۳ ص۲۰۹، خصائص الائمہ ص۷۰، کنز الفوائد ۲ ص۱۰۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۱۰۳، نہج البلاغہ حکمت ص۷۷، الفصول المہمہ ص۱۲۷)

www.kitabmart.in

۶۰۲- امام حسنؑ! میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا ہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع وسجود رہیں یہاں تک کہ فجر طالع ہوگئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین اور مومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق میں نہیں کہا۔

میں نے عرض کی کہ مادر گرامی! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹا۔ پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر۔ (دلائل الامامۃ ۱۵۲/۶۵، علل الشرائع ۱۸۱/۱، کشف الغمہ ۲ صـ۹۴، ضیافۃ الاخوان صـ۲۶۵ روایت فاطمہ صغری)

۶۰۳- حسن بصری! اس امت میں فاطمہؑ زہرا سے زیادہ عبادت گذار کوئی نہیں گذرا ہے۔ وہ رات بھر مصلیٰ پر کھڑی رہتی تھیں یہاں تک کہ پیروں پر ورم آجاتا تھا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۳ صـ۳۴۱، ربیع الابرار ۲ صـ۱۰۴)

۶۰۴- عبداللہ بن زبیر نے شہادت امام حسینؑ کی خبر سن کر یہ کلمات زبان پر جاری کئے۔ خدا کی قسم تم نے اسے مارا ہے جو راتوں کو اکثر قیام کیا کرتا تھا اور دنوں میں اکثر روزے رکھا کرتا تھا۔ (تاریخ طبری ۵ صـ۴۷۵، مقتل ابو مخنف صـ۲۴۷ روایت عبدالملک بن نوفل)

۶۰۵- امام زین العابدینؑ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے والد محترم کی اولاد اس قدر کم کیوں ہے؟ فرمایا مجھے تو اتنی اولاد پر بھی تعجب ہے کہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے تو انھیں گھر والوں کے ساتھ رہنے کا موقع کب ملتا تھا۔ (تاریخ یعقوبی ۲ صـ۲۴۷، العقد الفرید ۲ صـ۲۴۳، فلاح السائل صـ۲۶۹)

۶۰۶- امام صادقؑ! حضرت علیؑ بن الحسینؑ عبادات میں بے حد زحمت برداشت

www.kitabmart.in

کیا کرتے تھے۔ دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بیمار ہو گئے تو میں نے عرض کی بابا! کب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا؟ فرمایا میں اپنے پروردگار سے قربت چاہتا ہوں شائد وہ اس طرح اپنی بارگاہ میں جگہ دیدے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۵۵ روایت معتب)

۶۰۷۔ امام صادقؑ۔ حضرت علیؑ بن الحسینؑ جب حضرت علیؑ کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتا ہے۔ یہ کس کے بس کی بات ہے۔ اس کے بعد پھر عمل شروع کر دیتے تھے۔ مصلیٰ پر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیرالمومنینؑ جیسی عبادت ان کے گھرانہ میں بھی حضرت علیؑ بن الحسینؑ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکا۔ (کافی ۸ ص۱۶۳/ ۱۷۲ روایت سلمہ بیاع السابری)

۶۰۸۔ عمرو بن عبداللہ بن ہند الجملی۔ امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ بنت علیؑ نے اپنے بھتیجے زین العابدینؑ کو اس شدت اور کثرت سے عبادت کرتے دیکھا تو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حزام انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا کہ تم صحابی رسولؐ ہو۔ ہمارے تمہارے اوپر حقوق ہیں اور ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو زحمت و مشقت سے ہلاک ہوتے دیکھو تو اس کی زندگی کا بندوبست کرو۔ دیکھو یہ علیؑ بن الحسینؑ جو اپنے باپ کی تنہا یادگار ہیں۔ اس قدر عبادت کر رہے ہیں کہ پیشانی۔ ہتھیلی اور گھٹنوں پر گھٹے پڑ گئے ہیں اور اس کے بعد بھی مسلسل نمازیں پڑھتے چلے جا رہے ہیں؟

www.kitabmart.in

جابر بن عبد اللہ یہ سن کر امام زین العابدینؑ کے دروازہ پر آئے اور وہاں امام باقرؑ کو بنی ہاشم کے نوجوانوں کے ساتھ دیکھا جابر نے انھیں آگے بڑھتے دیکھا تو کہا کہ واللہ یہ بالکل رسول اکرمؐ کی رفتار ہے ـــــ اور پوچھا کہ فرزند آپ کون ہیں؟

فرمایا میں محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ ہوں! یہ سن جابر رونے لگے اور کہا کہ واللہ آپ ہی علوم کی باریکیاں ظاہر کرنے والے باقرؑ ہیں۔ ذرا میرے قریب آیئے میرے ماں باپ آپ پر قربان! حضرت آگے بڑھے۔ جابر نے بند پیراہن کھولے۔ سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سینہ مبارک کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار اور چہرہ جسم مبارک سے مس کیا اور کہا کہ میں آپ کو آپ کے جد رسول اکرمؐ کا سلام پہنچا رہا ہوں اور میں نے وہی سب کچھ کیا ہے جس کا حضرت نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم اس دنیا میں اس وقت تک زندہ رہو گے کہ میرے ایک فرزند محمدؐ سے ملاقات کرو گے جو علمی موشگافیاں کرنے والا ہو گا ـــــ اور دیکھو تم نابینا ہو جاؤ گے تو وہ تمھاری بصارت کا انتظام کر دے گا۔

یہ کہہ کر امام سجادؑ کی خدمت میں حاضری کی درخواست کی۔ آپ گھر کے اندر گئے اور بابا کو اطلاع دی کہ ایک بزرگ دروازہ پر ہیں اور انھوں نے میرے ساتھ اس انداز کا برتاؤ کیا ہے۔ فرمایا فرزند یہ جابر بن عبد اللہ ہیں اور یہ سارے اعمال کیا انھوں نے خاندان کے بچوں کے سامنے انجام دئے ہیں اور یہ ساری باتیں سب کے سامنے کی ہیں ـــــ؟ عرض کی جی ہاں ـــــ فرمایا انا للہ... انھوں نے کوئی برا قصد نہیں کیا لیکن تمھاری زندگی کو خطرہ میں ڈال دیا۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد جابر کو داخلہ کی اجازت دیدی اور جب جابر گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں اور جسم انتہائی لاغر ہو چکا ہے آپ نے اٹھ کر نحیف آواز میں جابر سے خیریت دریافت کی اور اپنے پہلو میں بٹھالیا۔

جابر نے گذارش شروع کی۔ فرزند رسولؐ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے جنت کو آپ ہی حضرات کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو آپ کے دشمنوں ہی کے لئے بنایا ہے تو آخر اس قدر زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

فرمایا اے صحابی رسولؐ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے میرے جد رسول اکرمؐ کے جملہ محاسبات کو بخش دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی انھوں نے عبادت کی مشقت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس قدر عبادت کی کہ پیروں پر ورم آگیا اور جب ان سے یہی گذارش کی گئی کہ آپ کو عبادت کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا کہ کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

جابر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت زین العابدینؑ پر میری بات کا اثر ہونے والا نہیں ہے اور وہ عبادات میں تخفیف کرنے والے نہیں ہیں تو عرض کی کہ فرزند رسولؐ! اپنی زندگی کا خیال رکھیں کہ آپ ہی حضرات کے ذریعہ امت کی بلائیں دفع ہوتی ہے۔ مصیبتوں سے نجات ملتی ہے آسمان سے بارش ہوتی ہے؟

فرمایا۔ جابر! میں اس وقت تک اپنے اب وجد کے راستہ پر گامزن رہوں گا جب تک مالک کی بارگاہ میں نہ پہنچ جاؤں! جابر نے حاضرین

www.kitabmart.in

کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے اولاد انبیاء میں یوسف بن یعقوب کے علاوہ علیؑ ابن الحسینؑ جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ علیؑ ابن الحسینؑ کی ذریت یوسف کی ذریت سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا

(امالی طوسیؒ ص۶۳۶ / ۱۳۱۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۴۸، بشارۃ المصطفیٰ ص۶۶)

۶۰۹۔ امام صادقؑ! میرے پدر بزرگوار تاریکی شب میں نمازیں پڑھتے پڑھتے جب سجدہ میں طول دیتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نیند آگئی ہو۔

(قرب الاسناد ۵ ص۱۵ روایت مسعدہ بن صدقہ)

۶۱۰۔ امام صادقؑ! میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھا کر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرما لیتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا۔ ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہوگئی تو آپ کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا۔ دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدۂ پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب کے عالم میں مناجات کر رہے ہیں ”خدایا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے۔ میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبدیت کے اقرار کے لئے کیا ہے۔ خدایا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاعف کر دے۔ خدایا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائیگا اور میری توبہ کو قبول کر لینا کہ تو توبہ کا قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

(کافی ۳ ص۳۲۳ / ۹ از اسحاق بن عمار)

۶۱۱۔ امام صادقؑ۔ میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکر خدا کیا کرتے تھے اور میں

www.kitabmart.in

دیکھتا تھا - حد یہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکر خدا سے غافل نہیں بنا سکتی تھی - میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الٰہ الا اللہ کہتے رہتے تھے - ہم سب کو جمع کرکے طلوع آفتاب تک ذکر خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکر خدا کا امر فرمایا کرتے تھے -

(کافی ۲ ص ۴۹۹ / ۱ از ابن القدّاح)

۶۱۲ - یحییٰ العلوی! حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ کو ان کی کثرت عبادت کی بنا پر عبد صالح کہا جاتا تھا اور ہمارے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ انھوں نے مسجد پیغمبرؐ میں جاکر اول شب میں سجدہ شروع کیا اور اس میں یہ مناجات شروع کی کہ خدایا تیرے بندہ کا گناہ عظیم ہے تو تیری معافی کو بھی عظیم ہونا چاہئے - اے صاحب تقویٰ - اے صاحب مغفرت! اور اس طرح صبح تک دہراتے رہے - (تاریخ بغداد ۱۳ ص ۲۷)

۶۱۳ - حفص! میں نے حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور نہ اس کی رحمت کا امیدوار دیکھا ہے - آپ کی تلاوت کا انداز بھی حزنیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کر رہے ہو - (کافی ۲ ص ۶۰۶ / ۱۰)

۶۱۴ - ثوبانی! حضرت موسیٰؑ ابن جعفرؑ چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی —— بلندی پر جاکر قید خانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ ہی میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا کہ اے ربیع (داروغہ زندان) یہ کپڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین!

www.kitabmart.in

یہ کپڑا نہیں ہے۔ یہ موسیٰؑ بن جعفرؑ ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدۂ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔

ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنی ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انھیں اس تنگی زنداں میں کیوں رکھا ہے؟ تو کہتا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص۹۵، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۳۱۸ از یونائی)

۶۱۵۔ عبدالسلام بن صالح الہروی راوی ہے کہ میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضاؑ کو قید رکھا گیا تھا اور میں نے نگرانِ زنداں سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۸۳/ ۶)

۳۔ نماز اہلبیتؑ

۶۱۶۔ رسول اکرمؐ! میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے (تاریخ بغداد ۱۲ ص۳۷۲ از انس بن مالک، المعجم الکبیر ۲۰ ص۴۲۰/ ۱۰۱۲ از مغیرہ)

۶۱۷۔ عبداللہ بن مسعود! رسول اکرمؐ تمام ذکر کرنے والوں میں نمایاں ذکر کرنے والے تھے اور تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ نماز ادا کرنے والے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۷ ص۱۱۲، تاریخ بغداد ۱۰/ ۹۴)

۶۱۸۔ فضالہ بن عبید! رسول اکرمؐ جب کسی منزل پر وارد ہوتے تھے یا گھر

www.kitabmart.in

میں داخل ہوتے تھے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیا ر ۵ ص۱۴۸)

۶۱۹۔ عائشہ! رسول اکرمؐ ہمارے ساتھ مصروف گفتگو رہتے تھے لیکن جیسے ہی نماز کا وقت آجاتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے۔ (عدۃ الداعی ص۱۳۹، عوالی اللئالی ا ص۳۲۴/ ۶۱)

۶۲۰۔ مطرّف بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور شدت خوف خدا سے اس طرح لرز رہے ہیں جیسے پتیلی میں پانی کھول رہا ہو۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۲۹۹، خصال ص۲۸۳، احتجاج ا ص۵۱۹ / ۱۲۷، فلاح السائل ص۱۶۱)

۶۲۱۔ جعفر بن علی القمی۔ کتاب زہد النبیؐ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ جب نماز کے لئے آمادہ ہوتے تھے تو اس طرح ساکت و ساکن نظر آتے تھے جیسے کوئی کپڑا زمین پر پڑا ہو۔ (فلاح السائل ص۱۶۱)

۶۲۲۔ جابر بن عبداللہ! رسول اکرمؐ کھانے یا کسی دوسرے کام کے لئے نماز میں ہرگز تاخیر نہیں فرماتے تھے۔ (السنن الکبریٰ ۳ ص۱۰۵/ ۵۰۴۳)

۶۲۳۔ امام صادقؑ! رسول اکرمؐ غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں فرماتے تھے۔ (علل الشرائع ص۳۵۰ / ۵ تنبیہ الخواطر ۲ ص۷۵)

۶۲۴۔ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر! میں نے اور عمران بن حصین نے کوفہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع و سجود کے موقع پر اس انداز سے تکبیر کہی کہ مجھ سے عمران نے کہا کہ میں نے اس نماز سے زیادہ کوئی نماز رسول اکرمؐ کی نماز سے مشابہ نہیں دیکھی ہے۔ (مسند

www.kitabmart.in

ابن حنبل، ص۲۰۰/ ۱۹۸۸۱)

۶۲۵۔ امام علیؑ میدان صفین میں مسلسل جہاد فرما رہے تھے اور آپ کی نگاہیں طرف آفتاب تھیں۔ ابن عباس نے کہا کہ یا علیؑ! یہ کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہ وقت نماز دیکھ رہا ہوں تاکہ اوّل زوال نماز ادا کرلوں!

ابن عباس نے کہا کہ کیا یہ وقت نماز ہے جب کہ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے؟ فرمایا کہ ہم کس چیز کے لئے جہاد کر رہے ہیں؟ ہمارا جہاد اسی نماز کیلئے ہے۔ (ارشاد القلوب ص۲۱۷)

۶۲۶۔ امام صادقؑ! امام علیؑ جب رکوع فرماتے تھے تو اس قدر پسینہ جاری ہوتا تھا کہ زمین تر ہو جاتی تھی۔ (فلاح السائل ص۱۰۹ از ابی الصباح)

۶۲۷۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علیؑ پر جب وقت نماز آتا تھا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کانپنے لگتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آگیا جسے زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تو اس کا بوجھ نہ اٹھا سکے اور انسان نے اٹھا لیا ـــ اب خدا جانے میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۱۲۴، عوالی اللئالی ا ص۳۲۴/ ۶۳، احقاق الحق ۱۸ ص۴)

۶۲۸۔ رسول اللہ! میری بیٹی فاطمہؑ جب محراب عبادت میں خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کا نور ملائکہ آسمان کے سامنے اسی طرح جلوہ گر ہوتا ہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کے لئے۔ اور پروردگار ملائکہ سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میری کنیز فاطمہؑ میری تمام کنیزوں کی سردار میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے اور وہ دل و جان سے میری عبادت کی طرف متوجہ ہے۔ (امالی صدوق ص۱۰۱/۲

www.kitabmart.in

الفضائل ابن شاذان صـ۳ از ابن عباس)

۶۲۹ - ابن فہد الحلی - جناب فاطمہؑ نماز میں خوف خدا سے کانپنے لگتی تھیں۔
(عدۃ الداعی صـ۱۳۹)

۶۳۰ - امام زین العابدینؑ! امام حسنؑ بن علیؑ اپنے دور میں سب سے زیادہ عابدؑ زاہد اور افضل تھے۔ پیادہ حج فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات ننگے پیر چلتے تھے، جب موت کو یاد کرتے تھے یا قبر کا ذکر کرتے تھے، یا میدان حشر کا ذکر کرتے تھے، یا صراط پر گذرنے کا ذکر کرتے تھے یا خدا کی بارگاہ میں حاضری کا ذکر کرتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایک ایک جوڑ کانپنے لگتا تھا اور جنّت وجہنم کا ذکر کرتے تھے تو مار گزیدہ کی طرح تڑپنے لگتے تھے اور جنّت کی التماس کرتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے کتاب خدا میں کسی بھی "یا ایھا الذین آمنو" کی تلاوت کرتے تھے تو کہتے تھے "لبیک اللھم لبیک" اور ہر حال میں ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف نظر آتے تھے۔ (امالی الصدوقؒ صـ۱۵۰/۸، فلاح السائل صـ۲۶۸، عدۃ الداعی صـ۱۲۳ روایت مفضل عن الصادقؑ)

۶۳۱ - امام زین العابدینؑ! امام حسنؑ نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے سے گذر گیا تو بعض لوگوں نے اسے ٹوک دیا۔ نماز تمام کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ تم نے کیوں ٹوکا؟ اس نے کہا کہ یہ آپ کے اور محراب کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ فرمایا افسوس ہے تیرے حال پر۔ بھلا میرے اور خدا کے درمیان کوئی حائل ہو سکتا ہے جو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے۔ (التوحید صـ۱۸۴/۲۲ از نیف عن الصادقؑ)

www.kitabmart.in

۶۳۲۔ امام حسینؑ جب وضو کرتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے۔ کسی نے دریافت کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ تو فرمایا کہ جو شخص خدائے جبار کے سامنے کھڑا ہو اس کا حق ہے کہ اس کا رنگ زرد ہو جائے اور اس کے جوڑ بند کانپنے لگیں۔ (جامع الاخبار ص۱۶۶/ ۳۹۷، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۴ روایت فتال۔ مناقب میں یہ روایت امام حسنؑ کے بارے میں وارد ہوئی ہے)

۶۳۳۔ امام باقرؑ! میرے پدر بزرگوار امام علیؑ بن الحسینؑ کے لئے جب وقت نماز آتا تھا تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے۔ آنسوؤں کا ایک سیلاب امنڈ آتا تھا اور فرماتے تھے کہ اگر بندہ کو معلوم ہو جائے کہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے تو کبھی مصلیٰ سے الگ نہ ہو۔ (مقتل الحسینؑ خوارزمی ۲ ص۱۲۴ از حنان بن سدیر)

۶۳۴۔ امام صادقؑ! امام زین العابدینؑ جب وضو فرماتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ پوچھا گیا کہ آپ کا کیا عالم ہو جاتا ہے؟ فرمایا تمہیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔ (اعلام الوریٰ ص۲۵۵ از سعید بن کلثوم۔ ارشاد ۲ ص۱۴۳، کشف الغمہ ۲ ص۲۹۸ روایت عبداللہ بن محمد القرشی، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۴۸، مکارم الاخلاق ۲ ص۹۷/ ۲۲۷۷)

۶۳۵۔ امام صادقؑ! میرے پدر بزرگوار کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؑ بن الحسینؑ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو جیسے درخت کا تنہ کہ جب ہوا ہلا دے گی تبھی ہلے گا۔ (کافی ۳ ص۳۰۰/ ۴، فلاح السائل ص۱۶۱ از جہم بن حمید)

www.kitabmart.in

۶۳۶ - ابان بن تغلب! میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ امام سجادؑ کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے آخر اس کا راز کیا تھا؟ فرمایا انھیں معلوم تھا کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں۔

۶۳۷ - ابو ایوب! امام باقرؑ اور امام صادقؑ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کے چہرہ کا رنگ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کوئی سامنے ہے جس سے راز و نیاز کر رہے ہیں۔ (فلاح السائل ص۱۶۱، دعائم الاسلام ا ص۱۵۹)

۶۳۸ - امام صادقؑ! امام باقرؑ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے سر پر کوئی شے گر پڑی اور آپ نے اس کو الگ نہیں کیا یہاں تک کہ خود جعفر نے اسے جدا کر دیا کہ آپ اس حرکت کو تعظیم پروردگار کے خلاف سمجھتے تھے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ اپنے رخ کو خدا کی طرف رکھو اور سب سے کترا کر رکھو (الاصول الستہ عشر جعفر بن محمد الحضرمی ص۷۰ از جابر)

۶۳۹ - امام صادقؑ - حضرت امام باقرؑ تلاوت کر رہے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب بیدار ہوئے تو دریافت کیا گیا کہ آخر یہ کیا ماجرا تھا؟ فرمایا میں آیات الٰہی کی تکرار کر رہا تھا کہ اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے مالک مجھ سے ہمکلام ہے اور پھر قوت بشریت جلال الٰہی کے مکاشفہ کی تاب نہ لا سکی۔

(فلاح السائل ص۱۰۷)

۴ - نماز شب

۶۴۰ - امام باقرؑ و امام صادقؑ! من اللیل فسبحه و ادبار النجوم کے ذیل میں فرماتے تھے کہ رسول اکرمؐ رات کو تین مرتبہ اٹھ کر آسمان کی طرف

www.kitabmart.in

دیکھتے تھے اور آخر میں سورۂ آل عمران کی پانچ آیات " انك لا تخلف المیعاد" (آیت ۱۹۴) تک پڑھ کر نماز شب شروع فرماتے تھے (مجمع البیان ۹ ص ۲۵۷ از زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم، عوالی اللئالی ۲ ص ۲۶ / ۶۲)

۶۴۱- عائشہ! رسول اکرمؐ آخر شب میں آرام فرماتے تھے اور آخر شب تک بیدار رہتے تھے۔ (صحیح مسلم ا ص ۵۱۰ / ۳۹، سنن نسائی ۳ ص ۲۱۸، سنن ابن ماجہ ا ص ۲۳۴ / ۱۳۶۵)

۶۴۲- عائشہ! رسول اکرمؐ نماز شب کو ترک نہیں فرماتے تھے اور جب مریض یا خستہ حال ہوتے تھے تو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے (سنن ابی داؤد ۲ ص ۳۲ / ۱۳۰۷، مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص ۹۸ / ۴، ۲۶۱۷۱، السنن الکبریٰ ۳ ص ۲۱ / ۴۷۲۲ از عبداللہ بن ابی موسیٰ النصری)

۶۴۳- ابن عباس! رسول اکرمؐ نماز شب کو یاد کرتے تھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے " تتجافی جنوبھم عن المضاجع۔ سورہ سجدہ ۱۶" ان کے پہلو بستر سے نہیں لگتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۵ ص ۸۷، تفسیر طبری ۲۱ ص ۱۰۳)

۶۴۴- عبداللہ بن عباس! میں ایک شب پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں تھا تو دیکھا کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو عبادت فرمائی، مسواک فرمائی سورۂ آل عمران کی آیت ۱۹۰ کی تلاوت فرمائی اور پھر وضو کرکے مصلیٰ پر آکر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر بستر پر آگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بیدار ہوئے اور پھر یہی عمل کیا اور پھر لیٹ گئے اور پھر بیدار ہو کر یہی عمل کیا۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔ (سنن ابی داؤد ا ص ۱۵ / ۵۸، مسند احمد بن حنبل ا ص ۷۹۶ / ۳۵۴۱)

www.kitabmart.in

۶۴۵- امام صادقؑ پیغمبر اسلام کی نمازوں کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ پانی سرہانے رکھا رہتا ہے اور مسواک بھی حاضر رہتی تھی۔ تھوڑی دیر سو کر اٹھتے تھے۔ آسمان کو دیکھ کر سورۂ آل عمران آیت ۱۹۰ کی تلاوت فرماتے تھے اور وضو کر کے مصلیٰ پر آجاتے تھے اور چار رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ رکوع کرتے تھے تو لوگ سوچتے تھے کہ یہ کب سر اٹھائیں گے اور سجدہ کرتے تھے تو جیسے اب سر نہ اٹھائیں گے۔ پھر بستر پہ آکر لیٹ جاتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دوبارہ یہی عمل انجام دیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز صبح کے لئے نکل جاتے تھے۔ (تہذیب ۲ / ۳۳۴ / ۱۳۷۷ از معاویہ بن وہب)

۶۴۶- امام علیؑ! میں نے جب سے سرکار دو عالمؐ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ نماز شب ایک نور ہے کبھی نماز شب ترک نہیں کی ہے یہ سن کر ابن الکوا نے کہا کہ کیا صفین میں لیلۃ الہریر بھی؟ فرمایا ہاں لیلۃ الہریر بھی (مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۱۲۳)

۶۴۷- امام زین العابدینؑ نماز شب میں وتر میں تین سو مرتبہ العفو العفو کہا کرتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۱ ص ۴۸۹ / ۱۴۰۸)

۶۴۸- ابراہیم بن العباس! امام رضاؑ راتوں کو بہت کم آرام فرماتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہا کرتے تھے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ص ۱۸۴ / ۷، اعلام الوریٰ ص ۳۱۴)

۶۴۹- روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی نقیؑ رات کے وقت ہمیشہ رو بقبلہ رہتے تھے۔ ایک ساعت بھی آرام نہیں کرتے تھے جبکہ آپ کا جبہ اون کا تھا اور مصلیٰ چٹائی کا۔ (الخرائج والجرائح ۲ ص ۹۰۱)

www.kitabmart.in

۵ - صیام اہلبیتؑ

۶۵۰ - حماد بن عثمان نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے روزہ شروع کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب روزہ ہی رکھتے رہیں گے اور اس کے بعد جب افطار کیا تو افطار کے بارے میں یہی کہنے لگے یہانتک کہ آپ نے صوم داؤد شروع کر دیا کہ ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔ اس کے بعد آخر حیات میں مہینہ میں تین روز کی پابندی فرماتے رہے کہ تین روزے ایک ماہ کے برابر ہیں اور ان سے وسوسۂ نفس کا علاج ہوتا ہے۔

حماد نے عرض کی کہ حضور یہ تین دن کونسے ہیں؟ فرمایا مہینہ کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرہ کا پہلا بدھ اور مہینہ کی آخری جمعرات۔

دوبارہ سوال کیا کہ ان ایام میں کیا خصوصیت ہے؟ فرمایا کہ گذشتہ امتوں میں انھیں دنوں میں عذاب نازل ہوا تھا تو آپ اس عذاب کے خوف سے روزہ رکھتے تھے کہ یہ امت محفوظ رہے۔ (کافی ۴ ص ۸۹ / ۱- الفقیہ ۲ ص ۸۲ / ۱۷۸۶، تہذیب ۴ ص ۳۰۲ / ۹۱۳، استبصار ۲ ص ۱۳۶ / ۴۴۴، ثواب الاعمال ص ۱۰۵ / ۶، الدروع الواقیہ ص ۵۵)

۶۵۱ - ابو سلمہ! میں نے عائشہ سے رسول اکرمؐ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ حضرت اس قدر روزے رکھتے تھے کہ لگتا تھا اب افطار نہ کریں گے اور پھر افطار کرتے تھے تو اس طرح جیسے روزہ نہ رکھیں گے اور سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان میں رکھتے تھے بلکہ تقریباً پورہ ماہ شعبان ــــ بلکہ حقیقتاً پورا ماہ شعبان۔

www.kitabmart.in

(مسند ابن حنبل ۹ ص۴۷۴ / ۲۵۱۵۵، ص۵۱۵ / ۲۵۳۷۳، صحیح مسلم ۲ ص۸۱۹ / ۱۱۵۶، مسند ابویعلیٰ ۴ ص۳۳۹ / ۴۶۱۳)

۶۵۲۔ امام علیؑ! مجھے گرمیوں کے روزے زیادہ محبوب ہیں۔ (مستدرک الوسائل، ص۵۰۵ / ۵۸۰۸ نقلا عن لب اللباب راوندی)

۶۵۳۔ امام صادقؑ! امیرالمومنینؑ گھر میں آکر سوال فرماتے تھے کہ کھانے کا کوئی سامان ہے یا نہیں۔ اگر کوئی چیز ہوتی تھی تو کھا لیتے تھے ورنہ یونہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ (تہذیب ۴ ص۱۸۸ / ۵۳۱، عوالی اللئالی ۳ ص۱۳۵ / ۱۵ از ہشام بن سالم)

۶۵۴۔ امام صادقؑ! امام زین العابدینؑ جب روزہ رکھتے تھے تو ایک بکری ذبح کرا کے اس کا گوشت پکواتے تھے اور وقت افطار صرف اس کی خوشبو سونگھ کر سارا گوشت مختلف غریب گھرانوں میں تقسیم کرا دیا کرتے تھے اور خود روٹی اور کھجور کھا لیا کرتے تھے خدا ان پر اور ان کے آباء طاہرینؑ پر رحمتیں نازل کرے ـــ (کافی ۴ ص۶۸ / ۳، المحاسن ۲ ص۱۵۸ / ۱۴۳۲۔ از حمزہ بن حمران)

۶۵۵۔ ابراہیم بن عباس! امام رضاؑ اکثر ایام میں روزے سے رہا کرتے تھے۔ خصوصیت کے ساتھ مہینہ میں تین دن کے روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اسی کو سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۸۴ / ۷، اعلام الوریٰ ص۳۱۴)

۶۵۶۔ علی بن ابی حمزہ! میں نے امام علیؑ بن الحسینؑ کی کنیز سے آپ کے انتقال کے بعد دریافت کیا کہ حضرت کے روزمرہ کے بارے میں بیان کرو تو انھوں نے کہا کہ مفصل یا مختصر؟ میں نے کہا مختصر! انھوں نے کہا کہ میں نے دن میں کبھی آپ کے سامنے کھانا پیش نہیں کیا اور نہ

www.kitabmart.in

رات میں کبھی بستر بچھایا ہے۔ (علل الشرائع ص۲۳۲/۹۔ خصال ص۵۱۸/۱۴ از حمران بن اعین عن الباقرؑ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۵۵)

۶۔ حج اہلبیتؑ

۶۵۷۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر! امام حسنؑ بن علیؑ نے ۲۵ حج پیدل ادا فرمائے ہیں جبکہ ناقے آپ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۸۵/۴۷۸۸، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ۱۴۲/۲۳۶، السنن الکبریٰ ۴ ص۵۴۲/۸۶۴۵، روایت ابن عباس، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۴ از امام صادقؑ، تہذیب ۵ ص۱۱/۲۹-۱۲ص۳۳، استبصار ۲ ص۱۴۱/۲۶۱ - ص۱۴۲/۴۶۵، علل الشرائع ص۴۴۷/۶، قرب الاسناد ۱۷۰/۶۲۴)

۶۵۸۔ مصعب بن عبداللہ! امام حسینؑ نے پیدل ۲۵۔ حج فرمائے ہیں۔
(المعجم الکبیر ۲ ص۱۱۵/۲۸۴۴)

۶۵۹۔ امام حسینؑ کو دیکھا گیا کہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر مقام ابراہیمؑ پر رخسار رکھ کر رونا شروع کیا اور برابر اس کلمہ کی تکرار فرما رہے تھے خدایا تیرا سائل تیرے دروازہ پر ہے۔ تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ہے۔ تیرا بندہ تیرے دروازہ پر حاضر ہے۔
(ربیع الابرار ۲ ص۱۴۹)

۶۶۰۔ امام باقر! حضرت علیؑ بن الحسینؑ کے پاس ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے ۲۳۔ مرتبہ سفر حج کیا لیکن ایک تازیانہ بھی نہیں مارا یہاں تک کہ جب

www.kitabmart.in

آپ کا انتقال ہو گیا تو ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی کہ ناقہ پر کیا اثر ہوا کہ نوکر نے آکر خبر دی کہ وہ قبر پر بیٹھا ہوا اپنے سینہ کو رگڑ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے۔ میں نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ لوگوں کو اس امر کی اطلاع ہو۔ اور ناقہ قبر تک اس عالم میں پہنچ گیا کہ اس نے کبھی قبر کو دیکھا بھی نہیں تھا۔

۶۶۱۔ سفیان بن عیینہ! امام علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ نے حج فرمایا تو جب احرام باندھ چکے اور ناقہ پر سوار ہوئے تو چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا اور جسم کانپنے لگا یہاں تک کہ لبیک کہنا دشوار ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کی حضور لبیک کیوں نہیں کہتے ہیں فرمایا کہ ڈرتا ہوں کہ میں لبیک کہوں اور اُدھر سے آواز آئے مجھے قبول نہیں ہے۔

لوگوں نے کہا کہ حضور یہ تو ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی لبیک کہا بیہوش ہو گئے اور ناقہ سے گر پڑے اور یہی کیفیت آخر حج تک برقرار رہی۔ (تاریخ دمشق حالات امام زین العابدینؑ ۴۰ ص ۶۳، کفایۃ الطالب ص ۴۵۰، سیر اعلام النبلاء ۴ ص ۳۹۲، تہذیب الکمال ۲۰ ص ۳۹۰، عوالی اللئالی ۴ ص ۳۵ / ۱۲۱)

۶۶۲۔ افلح غلام امام محمد باقرؑ! میں حضرت کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو آپ جب مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کو دیکھا تو گریہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کی حضور لوگوں کی نظریں آپ پر ہیں۔ ذرا آواز کم کریں۔ آپ نے مزید رونا شروع کر دیا اور فرمایا افسوس! میں کس طرح نہ روؤں جبکہ خیال ہے کہ شاید مالک اس گریہ پر رحم فرمادے تو میں کامیاب ہو جاؤں۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد آپ نے طواف کیا۔ نماز طواف ادا کی اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو تمام سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی (تذکرۃ الخواص ص۳۳۹، صفۃ الصفوۃ ۲ ص۶۴، الفصول المہمہ ص۲۰۹، مطالب السئول ص۸۰، کشف الغمہ ۲ ص۳۶۰، نورالابصار ص۱۵۸)

۶۶۳۔ قاسم بن حسین نیشاپوری! میں نے امام باقرؑ کو دیکھا کہ آپ نے میدان عرفات میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسی طرح اٹھائے رہے یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ اور میں نے آپ سے زیادہ اس طرح کے اعمال پر قدرت رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا ہے۔ (اقبال الاعمال ۲ ص۷۳)

۶۶۴۔ مالک بن انس! میں جب بھی امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرا احترام فرماتے تھے اور مجھے مسند عطا فرما دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں اس بات سے خوش ہو کر شکر خدا ادا کیا کرتا تھا۔

میں دیکھتا تھا کہ حضرت یا روزہ سے رہتے تھے یا نمازیں پڑھتے رہتے تھے یا ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔ آپ اپنے دور کے عظیم ترین عابد اور بلند ترین زاہد تھے۔ مسلسل حدیثیں بیان کرتے تھے۔ بہترین اخلاق کے مالک تھے اور بہت منفعت بخش شخصیت کے مالک تھے۔ اور جب رسول اکرمؐ کا کوئی قول نقل کرتے تھے تو نام لیتے ہی چہرہ کا رنگ اس طرح سبز و زرد ہو جاتا تھا کہ پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔

ایک سال میں نے حضرت کے ساتھ حج کیا تو احرام کے موقع پر جب ناقہ پر سوار ہوئے اور تلبیہ کا ارادہ کیا تو آواز گلوگیر ہو گئی اور قریب تھا کہ ناقہ سے گر جائیں۔ میں نے عرض کی کہ فرزند رسولؐ! تلبیہ فرمائیے۔

www.kitabmart.in

فرمایا یا ابن ابی عامر! کیسے جسارت کروں کہ میں لبیک کہوں اور یہ خوف ہے کہ وہ اسے رد کردے۔ (خصال ص۱۶۷ / ۲۱۹، علل الشرائع ص۲۳۵، امالی الصدوقؒ ۱۲۳ / ۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۷۵)

۶۶۵- علی بن مہزیار! میں نے امام ابوجعفر ثانیؑ کو ۲۲۵ھ میں حج کے موقع پر دیکھا کہ آپ نے سورج نکلنے کے بعد جب خانۂ کعبہ کو وداع کرنا چاہا تو پہلے طواف کیا اور ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دیا۔ پھر آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کو بوسہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے مس کرکے ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا اور پھر مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر پشت کعبہ پر جاکر ملتزم سے یوں لپٹ گئے کہ شکم مبارک سے کپڑا ہٹا کر اسے بھی مس کیا اور تا دیر کھڑے دعائیں کرتے رہے اور پھر باب الحناطین سے باہر نکل گئے۔

یہی صورت حال میں نے ۲۱۷ھ میں رات کے وقت کعبہ کو وداع کرنے میں دیکھی کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کر رہے تھے اور پھر ساتویں چکر میں پشت کعبہ پر رکن یمانی کے قریب شکم مبارک کو کعبہ سے مس کیا۔ پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور ہاتھوں سے مس کیا اور پھر مقام ابراہیمؑ پر نماز ادا کی اور باہر تشریف لے گئے۔ ملتزم پر آپ کا توقف اتنی دیر رہا کہ بعض اصحاب نے طواف کے سات شوط پورے کرلئے یا آٹھ ہو گئے (کافی ۴ ص۵۳۲ / ۳، تہذیب ۵ ص۲۸۱ / ۹۵۹- تہذیب میں واقعہ کا ۲۱۹ھ نقل کیا گیا ہے)

www.kitabmart.in

۶۶۶- محمد بن عثمان العمری! خدا گواہ ہے کہ امام عصرؑ ہر سال موسم حج میں تشریف لاتے ہیں اور تمام لوگوں کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں لیکن لوگ نہ انھیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں ۔

(الفقیہ ۲ صفحہ ۵۲۰ ، کمال الدین صفحہ ۴۴۰/۸ ، الغیبۃ الطوسیؒ صفحہ ۳۶۳/۳۲۹ ، اثبات الہداۃ ۳ صفحہ ۴۵۲/۶۸)

www.kitabmart.in

فصل پنجم

سیرت صبر و رضا

۶۶۷۔ امام حسینؑ! عراق کے لئے نکلتے ہوئے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ موت کا نشان اولاد آدم کی گردن سے یونہی وابستہ ہے جس طرح عورت کے گلے میں ہار۔ میں اپنے اسلاف کا اسی طرح اشتیاق رکھتا ہوں جس طرح یعقوب کو یوسف کا اشتیاق تھا میری بہترین منزل وہ ہے جس کی طرف میں جا رہا ہوں اور میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نواویس اور کربلا کے درمیان بنی امیہ کے درندے میرے جوڑ جوڑ کو الگ کر رہے ہیں اور اپنی عداوت کا پیٹ بھر رہے ہیں۔ قلم قدرت نے جو دن لکھ دیا ہے وہ بہرحال پیش آنے والا ہے" اللہ کی مرضی ہی ہم اہلبیتؑ کی رضا ہے۔ ہم اس کی بلا پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر دینے والا ہے رسول اکرمؐ سے ان کے پارہ ہائے جگر الگ نہیں رہ سکتے ہیں۔ خدا سب کو جنت میں جمع کرنے والا ہے جس سے ان کی آنکھوں کو خنکی نصیب ہوگی اور ان سے کئے گئے وعدہ کو پورا کیا جائے گا۔ دیکھو جو ہمارے ساتھ اپنی جان قربان کر سکتا ہے اور لقائے الٰہی کے لئے اپنے نفس کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہم کل صبح نکل رہے ہیں (کشف الغمہ ۲ ص ۲۴۱، ملہوف ص ۱۲۶، نشر الدرر ص ۳۳۳)

www.kitabmart.in

۶۶۸- امام زین العابدینؑ! جب امام حسینؑ کے حالات انتہائی سخت ہوگئے تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے حالات تمام لوگوں کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ سب کے رنگ بدل رہے ہیں۔ اعضاء لرز رہے ہیں۔ دل کانپ رہے ہیں لیکن امام حسینؑ اور ان کے مخصوص اصحاب کے چہرے دمک رہے ہیں۔ اعضاء ساکن ہیں اور نفس مطمئن ہیں۔

لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کردیا کہ دیکھو یہ کس قدر مطمئن نظر آتے ہیں جیسے موت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا شریف زادو! صبر کرو صبر۔ یہ موت صرف ایک پُل ہے جس کے ذریعہ سختی اور پریشانی سے نکل کر جنت النعیم کے محلوں تک پہنچا جاتا ہے۔ تم میں کون ایسا ہے جو اس بات کو برا سمجھتا ہے کہ زندان سے نکل کر قصر میں چلا جائے۔ مصیبت تمہارے دشمنوں کے لئے ہے جنھیں محل سے نکل کر زندان کی طرف جانا ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت اور موت ایک پل ہے جو مومن کو جنت تک پہنچا دیتا ہے اور کافر کو جہنم تک۔ میں نہ غلط بیانی سے کام لیتا ہوں اور نہ کسی نے یہ بات مجھ سے غلط بیان کی ہے۔ (معانی الاخبار ۲۸۸/۳)

۶۶۹- ابومخنف! امام حسینؑ تین ساعت تک تن تنہا خون میں ڈوبے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ مناجات کرتے رہے۔ خدایا میں تیرے امتحان پر صابر ہوں اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اے فریادیوں کے فریادرس! جسے دیکھ کر چالیس سوار بڑھے کہ آپ کے سر مبارک و مقدس و منوّر کو قلم کرلیں اور عمر سعد یہ آواز دیتا رہا کہ ان کے قتل میں عجلت سے کام لو۔ (ینابیع المودۃ ۳ صـ ۸۲)

www.kitabmart.in

۶۷۰ - عبیداللہ بن زیاد کا دربان بیان کرتا ہے کہ ابن زیاد نے حضرت علیؑ بن الحسینؑ اور خواتین کو طلب کیا اور سر حسینؑ بھی سامنے لاکر رکھدیا۔ خواتین کے درمیان حضرت زینبؑ بنت علیؑ بھی تھیں۔ ابن زیاد نے انھیں دیکھ کر کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے تمھیں رسوا کیا۔ قتل کیا اور تمھاری باتوں کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو حضرت محمدؐ کے ذریعہ کرامت عطا فرمائی اور ہمیں پاک و پاکیزہ قرار دیا۔ رسوائی فاسق کا حصّہ ہے اور جھوٹ فاجر کا مقدر ہے۔

اس نے کہا کہ تم نے اپنے ساتھ پروردگار کا برتاؤ کیسا پایا؟ فرمایا ہمارے گھر والوں پر شہید ہونا فرض تھا تو وہ گھروں سے نکل کر اپنے مقتل کی طرف آگئے اور عنقریب خدا تیرے اور ان کے درمیان اجتماع کر کے دونوں کا فیصلہ کر دے گا۔ (امالی صدوق ص۱۴۰/ ۳، روضۃ الواعظین ص۲۱۰، ملہوف ص۲۰۰، اعلام الوریٰ ص۲۴۷)۔

۶۷۱ - امام حسینؑ کے ایک فرزند کا انتقال ہوگیا اور لوگوں نے چہرہ پر رنج و غم کے اثرات نہ دیکھے تو اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ خدا سے سوال کرتے ہیں تو وہ عطا کر دیتا ہے اور پھر جب وہ کوئی ایسی چیز چاہتا ہے جو بظاہر ناگوار ہوتی ہے تو ہم اس کی رضا سے راضی ہو جاتے ہیں۔

(مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ ص۱۴۷)

۶۷۲ - ابراہیم بن سعد! امام سجادؑ نے گھر کے اندر نالہ و شیون کی آواز سنی تو اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور پھر واپس آگئے۔ کسی نے دریافت کیا کیا کوئی حادثہ ہوگیا ہے؟ فرمایا۔ یقیناً۔ لوگوں نے پرسہ دیا لیکن آپ کے صبر پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ جس چیز کو پسند کرتے ہیں اس میں خدا کی

www.kitabmart.in

اطاعت کرتے ہیں اور جس بات کو ناپسند کرتے ہیں اس پر بھی اس کا شکر ہی کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۳ ص ۱۳۸، تاریخ دمشق حالات امام سجادؑ، ۵/۸۸، کشف الغمہ ۲ ص ۳۱۴ عن الباقرؑ)

۶۷۳۔ امام باقرؑ! جب جس چیز کو پسند کرتے ہیں اس کے بارے میں دعا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اگر ناخوشگوار امر پیش آجاتا ہے تو خدا کی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۳ ص ۱۸۷ از عمرو بن دینار، کشف الغمہ ۲ ص ۳۶۳ از احمد بن حمدون)

۶۷۴۔ علاء بن کامل! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر سے نالہ و فریاد کی آواز بلند ہوئی۔ آپ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے اور انا للہ کہہ کر گفتگو میں مصروف ہو گئے اور آخر میں فرمایا کہ ہم خدا سے اپنے لئے۔ اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لئے عافیت چاہتے ہیں لیکن جب قضاء واقع ہو جاتی ہے تو یہ ممکن نہیں ہوتا ہے کہ جس کو خدا چاہتا ہے اس کو ناپسند کر دیں۔ (کافی ۳ ص ۲۲۶ / ۱۳)

۶۷۵۔ قتیبہ الاعشیٰ! میں امام صادقؑ کے گھر آپ کے ایک فرزند کی عیادت کیلئے حاضر ہوا تو دروازہ پر آپ کو محزون و رنجیدہ دیکھا اور پوچھا بچہ کا کیا حال ہے۔ فرمایا وہی حال ہے۔ اس کے بعد گھر کے اندر گئے اور ایک ساعت کے بعد مطمئن برآمد ہوئے۔ میں سمجھا کہ شائد صحت ہو گئی ہے۔ میں نے کیفیت دریافت کی؟ فرمایا مالک کی بارگاہ میں چلا گیا۔

میں نے عرض کی۔ میری جان قربان۔ جب وہ زندہ تھا تو آپ رنجیدہ تھے۔ اب جب مر گیا ہے تو وہ حالت نہیں ہے؟ فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے تک پریشان رہتے ہیں۔ اس کے بعد جب امر الٰہی واقع ہو جاتا ہے تو اس کے فیصلہ پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کے امر کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (کافی ۳ ص ۲۲۵ / ۱۱)

www.kitabmart.in

فصل ششم

طلب معاش میں سیرت اہلبیتؑ

۶۷۶۔ امام صادقؑ! خبردار طلب معاش میں سستی اور کاہلی سے کام مت لینا کہ ہمارے آباء و اجداد اس راہ میں تگ و دو کیا کرتے تھے۔ (الفقیہ ۳ ص۱۵۷ / ۳۵۷۶ روایت حماد لحام)

۶۷۷۔ جابر بن عبداللہ! ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ وادی مرّ الظہران میں اراک کے پھل چُنا کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ سیاہ دانے چُنو کہ یہ جانور کے لئے زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کی کہ کیا حضور کو بھی بکریاں چرانے کا تجربہ ہے؟ فرمایا بیشک اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (صحیح بخاری ۵ ص۲۰۷۷ / ۵۱۳۸، صحیح مسلم ۳ ص۱۶۲۱ / ۲۰۵۰، مسند ابن حنبل ۵ ص۷۵ / ۱۴۵۰۴، مسند ابویعلیٰ ۲ ص۴۰۴ / ۳۰۵۸)

۶۷۸۔ عبداللہ بن حزم! ایک مرتبہ اونٹ اور بکری کے چرواہوں میں بحث ہوگئی تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بکریاں جناب موسیٰ۔ جناب داؤد نے بھی چرائی ہیں اور بکریاں میں نے بھی چرائی ہیں! اپنے گھر کی بکریاں مقام اجیاد میں۔

(الادب المفرد ۱۷۵ / ۵۷۷)

۶۷۹۔ امام صادقؑ! رسول اکرمؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؑ کے حصّہ میں ایک زمین آئی جس میں زمین کھود دی گئی تو ایک چشمہ نکل آیا جس کا پانی باقاعدہ آسمان کی طرف جوش مار رہا تھا اور اسی بنیاد پر اس کا نام ینبع رکھدیا گیا اور

www.kitabmart.in

جب بشارت دینے والے نے حضرت کو اس کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ عام ہے تمام حجاج بیت اللہ اور مسافروں کے لئے۔ نہ اس کی خرید و فروخت ہوگی نہ ہبہ نہ وراثت اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس سے روز قیامت نہ کوئی صرف قبول کیا جائے گا اور نہ بدل۔ (کافی ۷ ص۵۴/ ۹، تہذیب ۹ ص۱۴۸/ ۶۰۹ روایت ایوب بن عطیہ الخدار)

۶۸۰ - امام علیؑ! ایک مرتبہ مدینہ میں شدید بھوک کا ماحول پیدا ہوگیا تو میں تلاش عمل میں عوالی کی طرف نکل پڑا۔ اتفاق سے دیکھا کہ ایک عورت چند مٹی کے ڈھیلے جمع کئے ہوئے ہے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ اسے تر کرنا چاہتی ہے۔ میں نے سودا طے کر لیا کہ ایک ڈول پانی ایک کھجور کے عوض! اور اس کے بعد سولہ ڈول کھینچے جس کے نتیجہ میں ہتھیلی میں گھٹے پڑ گئے اور پھر اس عورت کو جا کر ہاتھ دکھلائے اور کام تبلایا تو اس نے سولہ کھجوریں دیدیں اور میں انھیں لے کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا تو آپ بھی اس کے کھانے میں شریک ہوگئے (مسند ابن حنبل ا ص۲۸۶/ ۱۱۳۵، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۷۱۷/ ۱۲۲۹، صفۃ الصفوہ ا ص۱۳۵ روایات مجاہد)

۶۸۱ - امیر المومنینؑ سخت گرمی میں بھی کام کرنے کے لئے نکل پڑتے تھے تاکہ خدا خود دیکھ لے کہ بندہ طلب حلال کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ (الفقیہ ۳ ص۱۶۳، ۳۵۹۶/، عوالی اللئالی ۳ ص۲۰۰/ ۲۴)

۶۸۲ - امام صادقؑ! خدا کی قسم حضرت علیؑ نے راہ خدا میں ہزار غلام آزاد کئے ہیں اور سب اپنے ہاتھ کی کمائی سے کیا ہے۔ (کافی ۸ ص۱۶۵/ ۱۷۵، روایت معاویہ بن وہب ۵ ص۷۴/ ۲ روایت فضل بن ابی قرہ، الغارات ا ص۹۲)

www.kitabmart.in

۶۸۴ - امام صادقؑ! محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں امام سجادؑ کے بعد ان کی اولاد میں کوئی ان سے بہتر نہیں ہو سکتا ہے لیکن جب امام باقرؑ کو دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ میں انھیں موعظہ کرنا چاہتا تھا لیکن انھوں مجھے موعظہ کر دیا۔

لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا موعظہ کر دیا؟ ابن المنکدر نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ سخت گرمی میں بیرون مدینہ نکلا تو امام باقرؑ کو دیکھا کہ بھاری جسم کے باوجود دو غلاموں پر تکیہ کئے ہوئے نکل پڑے ہیں۔ میں نے کہا اے سبحان اللہ بنی ہاشم کا ایک بزرگ آدمی طلب دنیا میں اس طرح مبتلا ہو جائے کہ اس گرمی میں اس طرح گھر سے نکل پڑے۔ یہ سوچ کر قریب گیا۔ سلام کیا آپ نے جھڑک کر جواب دیا اور پسینہ میں تر تھے۔ میں نے اپنی بات دہرائی اور کہا کہ اس حال میں اگر موت آگئی تو کیا کریں گے؟

فرمایا اگر اس وقت موت آگئی تو اس حال میں آئے گی کہ میں اطاعت خدا میں ہوں گا۔ خدا نہ کرے کہ اس وقت آئے جب کوئی معصیت خدا کر رہا ہو۔ میں تو اس وقت اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو لوگوں کے احسانات سے بچا رہا ہوں۔

یہ سننا تھا کہ ابن المنکدر نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ خدا آپ پر رحمت نازل کرے۔ میں نے آپ کو نصیحت کرنا چاہی تھی مگر آپ نے مجھ ہی کو موعظہ فرما دیا۔ (کافی ۵ ص ۷۳/۱، تہذیب ۶ ص ۳۲۵/ ۸۹۴، ارشاد ۲ ص ۱۶۱ روایت عبد الرحمان بن الحجاج)

۶۸۵ - ابو عمرو الشیبانی! میں نے امام صادقؑ کو موٹا کپڑا پہنے بیلچہ لئے اپنے باغ میں یوں کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا۔ میں نے عرض کی۔

www.kitabmart.in

میری جان قربان - یہ بیلچہ مجھے دیدیجئے - میں یہ کام کردوں گا - فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ انسان طلب معاش میں حرارت آفتاب کی اذیت برداشت کرے -

(کافی ۵ ص۷۶ / ۱۳)

۶۸۶ - عبدالاعلیٰ غلام آل سام! میں نے شدید گرمی کے زمانہ میں مدینہ کے ایک راستہ پر امام صادقؑ کو دیکھ کر عرض کی - حضور میری جان قربان ایک تو خدا کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ پھر رسول اکرمؐ سے آپ کی قرابت - اس کے بعد بھی آپ اس گرمی میں مشقت برداشت کر رہے ہیں -

فرمایا عبدالاعلیٰ میں طلب رزق میں نکلا ہوں تاکہ تم جیسے افراد سے بے نیاز ہو جاؤں - (کافی ۵ ص۷۴ / ۳)

۶۸۷ - علی بن ابی حمزہ! میں نے حضرت ابوالحسن (رضاؑ) کو اپنی ایک زمین میں اس طرح کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا تو میں نے عرض کی میری جان قربان - کام کرنے والے سب کیا ہو گئے؟

فرمایا کہ دیکھو اپنے ہاتھ سے ان لوگوں نے بھی کام کیا ہے جو مجھ سے اور میرے والد سے بھی بہتر تھے - !

میں نے عرض کی یہ کون حضرات ہیں؟ فرمایا رسول اکرمؐ - امیرالمومنینؑ اور میرے تمام آباء و اجداد اور یہ کام تو جملہ انبیاء، مرسلین، اوصیاء اور صالحین نے کیا ہے - (کافی ۵ ص۷۵ / ۱۰، الفقیہ ۳ ص۱۶۳ / ۳۵۹۳، عوالی اللئالی ۳ ص۲۰۰)

www.kitabmart.in

فصل ہفتم

سیرت اہلبیتؑ در عطایا و ہدایا

۶۸۸۔ رسول اکرمؐ! ہم غیر مستحق کو بھی دیدیا کرتے ہیں کہ کہیں کوئی مستحق محروم نہ رہ جائے۔ (عدۃ الداعی ص۹۱)

۶۸۹۔ محمد بن الحنفیہ! میرے باباجان رات کی تاریکی میں قنبر کے کاندھے پر آٹا اور کھجور لاد کر ان گھروں تک پہنچایا کرتے تھے جنھیں وہ خود جانتے تھے اور کسی کو باخبر نہیں ہونے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ یہ کام تو دن میں بھی ہو سکتا ہے فرمایا "مخفی صدقہ غضب پروردگار کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ (مناقب الامام امیر المومنینؑ الکوفی ۲ ص۶۹ / ۵۵۲، ربیع الابرار ۲ ص۱۴۸)

۶۹۰۔ امام صادقؑ! امام حسنؑ نے اپنے پروردگار کی راہ میں سارا مال تین مرتبہ برابر برابر تقسیم کیا تھا یہاں تک لباس، دینار کے ساتھ نعلین میں بھی غریبوں کو برابر کا حصہ دیا تھا۔ (تہذیب ۵ ص۱۱ / ۲۹، استبصار ۲ ص۱۴۱ / ۴۶۱، حلیۃ الابرار ۳ ص۵۶ / ۵، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱۴۲ / ۲۳۶ - ۲۴۱، السنن الکبریٰ ۴ ص۵۴۲ / ۸۶۴۵، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۴)

۶۹۱۔ حسن بصری! حضرت حسینؑ بن علیؑ ایک سید زاہد، متقی صالح و ناصح اور بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے ایک باغ میں گئے جہاں آپ کا غلام "صافی" رہا کرتا تھا۔ باغ کے قریب

www.kitabmart.in

پہنچے تو دیکھا کہ غلام بیٹھا ہوا روٹی کھا رہا ہے۔ آپ ایک خرمہ کے درخت کی آڑ میں ٹھہر گئے۔ دیکھا کہ غلام آدھی روٹی کھاتا ہے اور آدھی کتے کو دیدیتا ہے۔ کھانا ختم کرنے کے بعد اس نے کہا کہ شکر ہے خدائے رب العالمین کا پروردگار مجھے اور میرے مولا کو بخش دینا اور انہیں اسی طرح برکت عطا فرمانا جس طرح ان کے والدین کو عطا فرمائی تھی کہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے۔

آپ نے سامنے آکر غلام کو آواز دی۔ وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا اور کانپنے لگا۔ کہنے لگا اے میرے اور جملہ مومنین کے سردار میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا اب مجھے معاف فرما دیجئے؟

فرمایا تم مجھے معاف کر دینا کہ میں تمھارے باغ میں بغیر اجازت کے داخل ہو گیا۔ اس نے کہا سرکار! یہ تو آپ بر بنائے شفقت و کرم فرما رہے ہیں ورنہ میں خود ہی آپ کا غلام ہوں۔

فرمایا یہ بتاؤ کہ آدھی روٹی کتے کو کیوں ڈال رہے تھے؟ عرض کی یہ میری طرف دیکھ رہا تھا تو مجھے حیا آئی کہ میں اکیلے کھاؤں اور پھر یہ آپ کا کتا ہے اور میں آپ کا غلام اور دونوں کا کام باغ کی حفاظت ہے لہذا دونوں نے برابر سے مل کر کھا لیا۔

حضرت یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا جا تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا اور دو ہزار درہم بھی عطا کئے۔ غلام نے کہا جب حضور نے آزاد کر دیا ہے تو کم از کم باغ میں رہنے کی اجازت تو دیدیجئے؟ فرمایا مرد وہی ہے جس کے قول و فعل میں فرق نہ ہو جب میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ تیرے باغ میں بلا اجازت داخل ہوا ہوں تو اب یہ باغ بھی تیرا ہے۔

صرف یہ میرے اصحاب میرے ساتھ پھل کھانے آئے ہیں تو انہیں

www.kitabmart.in

اپنا مہمان بنا لے اور ان کا اکرام کرتا کہ خدا روز قیامت تیرا اکرام کرے اور تیرے حسن اخلاق میں برکت عنایت کرے۔

غلام نے عرض کی جب آپ نے باغ مجھے ہبہ کر دیا ہے تو میں نے اسے آپ کے شیعوں اور چاہنے والوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔

حسن بصری کہتے ہیں کہ مرد مومن کا کردار ایسا ہی ہونا چاہئے اور اولاد رسولؐ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ (مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ صـ۱۵۳)

۶۹۲- ابو حمزہ الثمالی! میں نے امام زین العابدینؑ کو اپنی کنیز سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دروازہ سے جو سائل بھی گذر جائے اسے کھانا کھلا دینا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ تمام سائل مستحق نہیں ہوتے ہیں۔ فرمایا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی مستحق کو دروازہ سے واپس کر دوں اور وہ بلاء نازل ہو جائے جو حضرت یعقوب پر نازل ہوئی تھی۔

(علل الشرائع ۴۵ / ۱)

۶۹۳- امام باقرؑ! ہم اہلبیتؑ قطع تعلق کرنے والوں سے صلۂ رحم کرتے ہیں اور برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور اس میں حسن عاقبت سمجھتے ہیں

(کافی ۲ صـ۴۸۸/ ۱ از احمد بن محمد بن ابی نصر عن الرضاؑ)

۶۹۴- امام صادقؑ! میرے والد کے پاس مال بہت کم تھا اور ذمہ داریاں بہت زیادہ تھیں اور ہر جمعہ کو ایک دینار صدقہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن کا صدقہ اسی اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے جس طرح جمعہ کو باقی دنوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (ثواب الاعمال ۲۲۰/ ۱ روایت عبداللہ بن بکیر)

۶۹۵- سلمیٰ کنیز امام محمد باقرؑ! جب حضرت کے پاس برادران مومنین آتے تھے تو بہترین کھائے بغیر اور بہترین لباس پہنے بغیر نہیں جاتے تھے۔ اور دراہم

www.kitabmart.in

اوپر سے دیے جاتے تھے ۔ میں نے حضرت سے گذارش کی کہ اس بخشش میں کچھ کمی کردیں تو فرمایا سلمیٰ ۔ دنیا کی نیکی صرف اس میں ہے کہ اس سے برادران ایمانی اور جان پہچان والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے ۔
(کشف الغمہ ۲ صـ۳۳۰ ، الفصول المہمہ صـ۲۱۲)

۶۹۶ - حسن بن کثیر! میں نے امام ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ سے بعض ضروریات کے لئے شکایت کی تو فرمایا بدترین بھائی وہ ہے جو دولت مندی میں تمھارا خیال رکھے اور غربت میں قطع تعلق کرلے ۔ اس کے بعد غلام کو اشارہ کیا اور وہ سات سو درہم کی تھیلی لے کر آیا ۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں انھیں دراہم کو استعمال کرو ۔ اس کے بعد جب یہ خرچ ہو جائیں تو اطلاع کرنا ۔ (ارشاد ۲ صـ۱۶۶ ، روضۃ الواعظین صـ۲۲۵ ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صـ۲۰۷)

۶۹۷ - ہشام بن سالم! امام جعفر صادقؑ رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد ایک ظرف میں روٹی ۔ گوشت اور کچھ درہم اپنے کاندھے پر رکھ کر نکلتے تھے اور مدینہ کے تمام مساکین کے دروازہ پر جا کر تقسیم کر دیا کرتے تھے اور کسی کو علم بھی نہ ہوتا تھا ۔ یہاں تک کہ جب حضرت کا انتقال ہو گیا اور کوئی دروازہ پر نہ آیا تو اندازہ ہوا کہ یہ شخص امام جعفر صادقؑ تھے ۔ (کافی ۴ صـ۸/۱)

۶۹۸ - معلی بن خنیس! امام جعفر صادقؑ ایک رات میں بیت الشرف سے برآمد ہوئے ۔ بارش ہو رہی تھی اور آپ بنی ساعدہ کے چھتہ کی طرف جا رہے تھے اتفاق سے راستہ میں کوئی چیز گر گئی ۔ آپ نے دعا کی خدایا ۔ ہماری چیز کو ہم تک پلٹا دینا ۔ میں نے سلام کیا ، فرمایا معلیٰ ؟

میں نے عرض کی سرکار! حاضر ہوں میری جان قربان ۔ فرمایا ذرا ہاتھوں سے تلاش کرو اور جو کچھ مل جائے میرے حوالہ کردو ۔

میں نے دیکھا کہ بہت سی روٹیاں بکھری پڑی ہیں۔ میں نے سب اٹھا کر حضرت کو دیدیں۔۔ مگر دیکھا کہ ٹوکری کا بوجھ اتنا ہے کہ میں نہیں اٹھا سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا لائیے میں اسے سر پر اٹھا لوں۔ فرمایا نہیں

www.kitabmart.in

یہ میرا اپنا کام ہے۔ بس تم میرے ساتھ رہو۔

میں ساتھ چلا۔ جب بنی ساعدہ کے چھتہ میں پہنچا تو دیکھا کہ فقراء کی ایک جماعت سو رہی ہے۔ آپ نے سب کے سرہانے روٹیاں رکھنا شروع کردیں اور جب کام تمام ہوگیا تو میں نے سوال کیا کیا یہ لوگ حق کو پہچانتے ہیں۔ فرمایا اگر حق کو پہچانتے ہوتے تو اس سے زیادہ ہمدردی کرتا۔ (کافی ۴ ص۸/۳، ثواب الاعمال ۳/۱۷۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۷۵)

۶۹۹۔ ابوجعفر الخثعمی! امام جعفر صادقؑ نے ایک تھیلی میں پچاس دینار رکھ کر مجھے دیئے کہ بنی ہاشم میں فلاں شخص کو پہنچا دینا لیکن یہ نہ بتانا کہ کس نے دیئے ہیں۔ میں لے کر گیا اور دیدیا تو اس شخص نے کہا کہ یہ کس نے بھیجے ہیں۔ خدا اسے جزائے خیر دے کہ برابر رقم بھیجتا رہتا ہے اور میرا گذارا ہو رہا ہے۔ ورنہ جعفر کے پاس اس قدر پیسہ ہے اور مجھے کچھ نہیں دیتے ہیں؟ (امالی الطوسی ص۶۷۷/۱۴۳۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۷۳)

۷۰۰۔ الہیاج بن بسطام! حضرت جعفر بن محمدؑ اس قدر لوگوں کو کھلاتے تھے کہ گھر والوں کے لئے کچھ نہ بچتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ۳ ص۱۹۴، تذکرۃ الخواص ص۳۴۲، سیر اعلام النبلاء ۶ ص۲۶۲، کشف الغمہ ۲ ص۳۶۹، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۷۳، احقاق الحق ۱ ص۵۱۰)

۷۰۱۔ امام کاظمؑ! ہم سب علم اور شجاعت میں ایک جیسے ہیں اور عطایا میں بقدر امر الٰہی

عطا کرتے ہیں۔ (کافی اصـ۴۷۵/۲، بصائر الدرجات صـ۴۸/۳ روایت علی بن جعفر)

www.kitabmart.in

۷۰۲ الیسع بن حمزہ! ہم لوگ امام رضاؑ کی محفل میں باتیں کر رہے تھے اور بے شمار لوگ حلال و حرام کے مسائل دریافت کر رہے تھے کہ ایک لمبا سا نولا شخص وارد ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ! میں آپ کا اور آپ کے آباء و اجداد کا دوست ہوں۔ حج سے واپس آ رہا ہوں میرا سارا سرمایہ ختم ہو گیا ہے۔ اب گھر تک پہنچنے کا وسیلہ بھی نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مجھے شہر تک پہنچا دیں۔ میں اس قدر رقم خیرات کر دوں گا جتنی آپ مجھ پر صرف کریں گے اس لئے کہ میں مستحق صدقہ نہیں ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے۔

اس کے بعد آپ لوگوں سے باتیں کرنے لگے۔ یہاں تک تمام لوگ اپنا کام ختم کر کے چلے گئے۔ صرف امام۔ سلیمان۔ جعفر بن خیثمہ اور میں باقی رہ گئے آپ نے فرمایا۔ اجازت ہے کہ میں گھر کے اندر جاؤں! سلیمان نے کہا کہ آپ خود صاحب اختیار ہیں۔

آپ اٹھ کر حجرہ میں تشریف لے گئے اور ایک ساعت کے بعد دروازہ سے ہاتھ نکال کر فرمایا وہ خراسانی کہاں ہے، اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں! فرمایا یہ دو سو دینار لے اور اپنے ضروریات میں صرف کر اور اسے برکت قرار دے اور اس کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب گھر سے باہر چلا جا تاکہ نہ میں تجھے دیکھوں اور نہ تو مجھے دیکھے۔!

اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے تو سلیمان نے کہا کہ حضور اس قدر کثیر رقم دینے کے بعد منہ چھپانے کی کیا وجہ ہے! فرمایا کہ میں اس کے چہرہ

پر سوال کی ذلت کا اثر نہیں دیکھ سکتا ہوں ۔ کیا تم لوگوں نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ چھپا کر ایک نیکی کرنا ستر حج کے برابر ہے اور برائی کا اعلان کرنے والا رسوا ہوتا ہے لیکن اسے بھی چھپا کر کرنے والا مغفرت کا امکان رکھتا ہے ـــــ کیا تم نے بزرگوں کا یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ جب میں کسی ضرورت سے ان کے دروازہ پر جاتا ہوں تو اس شان سے واپس آتا ہوں کہ میری آبرو برقرار رہتی ہے ۔ (کافی ۴ ص ۲۳ / ۳)

www.kitabmart.in

۷۰۳ ۔ محمد بن عیسیٰ بن زیاد! میں نے ابن عباد کے دربار میں پہنچ کر دیکھا کہ ایک کتاب نقل کر رہے ہیں ۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے ؟

کہا یہ امام رضاؑ کا مکتوب ہے ان کے فرزند کے نام ۔ ! میں نے کہا کیا یہ ممکن ہے کہ یہ مجھے بھی مل جائے ۔ ان لوگوں نے دیدیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں لکھا ہے " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فرزند ! خدا تمھیں طول عمر عنایت کرے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے ۔ میں تمھارے قربان ! میں نے اپنی زندگی میں اپنا سارا مال تمھارے حوالہ کر دیا ہے کہ شائد خدا تم پر یہ کرم کرے کہ تم قرابتداروں کے ساتھ صلۂ رحم کرو اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت جعفرؑ کے غلاموں کے کام آؤ ؟ پروردگار کا ارشاد ہے ۔ کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دے گا کہ وہ دگنا چوگنا کر دے ۔ (بقرہ ص ۲۴۵)

جس کے پاس وسعت ہے اس پر فرض ہے کہ اس میں سے انفاق کرے اور جو تنگی کا شکار ہے اسے بھی چاہئے کہ جس قدر ہے اسی میں سے انفاق کرے ۔ (سورہ طلاق ۷)

خدا نے تمھیں وسعت دی ہے ـــــ فرزند تم پر تمھارا باپ قربان .... تفسیر عیاشی ا ص ۱۳۱ / ۴۳۶)

www.kitabmart.in

۷۰۴ - احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی - میں نے امام رضاؑ کا وہ مکتوب پڑھا ہے جو امام جوادؑ کے نام تھا اور جس کا مضمون یہ تھا " ابوجعفر! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کہ تمھارے موالی تمھیں چھوٹے دروازہ سے باہر لے جاتے ہیں تاکہ لوگ تم سے استفادہ نہ کرسکیں - یہ ان کے بخل کا نتیجہ ہے - خبردار - تمھیں میرے حق کا واسطہ جو تمھارے ذمہ ہے کہ آئندہ تمھارا داخلہ اور خارجہ بڑے دروازہ سے ہونا چاہئے اور جب سواری باہر نکلے تو تمھارے ساتھ سونے چاندی کے سکہ ہونے چاہئیں ور کوئی بھی آدمی سوال کرے تو اسے محروم نہ کرنا - اور اگر رشتہ داروں میں کوئی مرد سوال کرے تو پچاس دینار سے کم نہ دینا - زیادہ کا تمھیں اختیار ہے اور اگر کوئی خاتون سوال کرے تو ۲۵ دینار سے کم نہ دینا اور زیادہ تمھارے اختیار میں ہے - میرا مقصد یہ ہے کہ خدا تمھیں بلندی عنایت فرمائے - دیکھو راہ خدا میں خرچ کرو اور خدا کی طرف سے کسی افلاس کا خوف نہ پیدا ہونے پائے (کافی ۴ ص ۴۳ / ۵، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۸ / ۲۰، مشکوٰۃ الانوار ص ۲۳۳)

۷۰۵ - عبداللہ علی بن عیسیٰ - امام جوادؑ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اپنی مروت کے برابر عنایت فرمائیے - فرمایا یہ میرے امکان سے باہر ہے - اس نے کہا پھر میری اوقات کے برابر عنایت فرمائیے؟ فرمایا یہ ممکن ہے اور یہ کہہ کر غلام کو آواز دی کہ اسے سو دینار دیدو - (کشف الغمہ ۳ ص ۱۵۸)

www.kitabmart.in

فصل ہشتم

سیرت اہلبیتؑ خدام کے ساتھ

۷۰۶۔ انس! جب رسول اکرمؐ وارد مدینہ ہوئے تو آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضور کے پاس لے گئے۔ کہا کہ سرکار! یہ انس ہوشیار بچہ ہے۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ جس کے بعد میں سفر و حضر میں ہمیشہ حضور کے ساتھ رہا لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا ـــــ اور نہ ترک کرنے پر فرمایا کہ ایسا کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم ۴ ص ۱۸۰۵/ ۲۳۰۹، مسند ابن حنبل ۴ ص ۲۰۳/ ۱۱۹۸۸، الطبقات الکبریٰ، ص ۱۹)

واضح رہے کہ صحیح بخاری ۳ ص ۱۰۱۸/ ۲۶۱۶ میں دس سال خدمت کرنے کا ذکر ہے اور صحیح مسلم میں ۹۔ سال۔

۷۰۷۔ بکیر! میں نے ام سلمہ کے غلام ہاجر کی زبان سے سنا ہے کہ میں نے دس سال ـــ یا پانچ سال ـــ رسول اکرمؐ کی خدمت کی ہے لیکن نہ کسی کام کے کرنے پر ٹوکا اور نہ ترک کرنے پر۔! (اسد الغابہ ۵ ص ۲۶۶/ ۱۵۳۷)

۷۰۸۔ انس! رسول اکرمؐ اخلاق کے اعتبار سے ساری کائنات سے بہتر تھے۔ ایک دن مجھے ایک کام سے بھیجا تو میں نے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ جب رسول خداؐ نے حکم دیا ہے تو بہر حال جانا ہے۔

www.kitabmart.in

میں گھر سے نکلا تو راستہ میں بچے کھیل رہے تھے - میں اُدھر چلا گیا ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت پشت سے میری گردن پکڑے ہوئے ہیں - میں نے مڑکر دیکھا تو مسکرا رہے تھے - فرمایا میں نے جہاں بھیجا تھا گئے؟ میں نے عرض کی جی ہاں - اب جا رہا ہوں - (صحیح مسلم ۴ صـ۱۸۰۵/ ۲۳۱۰)

۷۰۹ - زیاد بن ابی زیاد نے رسول اکرمؐ کے ایک خادم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نوکروں سے بھی پوچھا کرتے تھے کوئی ضرورت تو نہیں ہے - (مسند احمد بن حنبل ۵ صـ۲۳۹/ ۱۶۰۷۶، مجمع الزوائد ۲ صـ۵۱۵/ ۳۵۰۳)

۷۱۰ - ابوالنوار - کرباس بیچنے والا راوی ہے کہ حضرت علیؑ ایک غلام کو لے کر میری دکان پر آئے اور دو پیراہن دکھلا کر فرمایا کہ جو پسند ہو وہ لے لو - اس نے ایک لے لیا اور دوسرا بچا ہوا حضرت نے لے لیا - اس کے بعد ہاتھ بڑھا کر کہا کہ آستین جس قدر لمبی ہے اسے کم کر دیجئے - آپ نے کم کر دی اور وہ پہن کر چلا گیا - (فضائل الصحابہ ابن حنبل ا صـ۵۴۴/ ۹۱۹، اسد الغابہ ۴ صـ۹۷) شرح نہج البلاغہ معتزلی ۹ صـ۲۳۵)

۷۱۱ - ابو مطر البصری ! امیرالمومنینؑ سوق الکرابیس میں داخل ہوئے اور ایک دکاندار سے پوچھا پانچ درہم میں دو کپڑے مل سکتے ہیں - اس نے مڑکر دیکھا کہا یا امیرالمومنینؑ بیشک مل سکتے ہیں - آپ نے دیکھا کہ اس نے پہچان لیا ہے تو آگے بڑھ گئے اور نہیں لیا - دوسری جگہ ایک غلام کو بیچتے دیکھا اس سے سوال کیا - اس نے کہا بیشک ممکن ہے - ایک اچھا ہے وہ تین درہم کا ہے اور دوسرا قدرے معمولی ہے وہ دو درہم کا ہے آپ نے قنبر سے فرمایا کہ تین درہم والا تم لے لو - قنبر نے عرض کی حضور ! یہ آپ کا حق ہے - فرمایا تم جوان ہو اور جوانی میں زینت کی خواہش ہوتی ہے - مجھے اپنے پروردگار

www.kitabmart.in

سے شرم آتی ہے کہ تم سے بہتر لباس پہنوں جبکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ۔ غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ اس کے بعد آپ نے دوسرا والا پہن لیا اور جب آستین لمبی نظر آئی تو اسے کٹوا دیا لیکن کنارہ سلوانے کی زحمت نہیں کی اور فرمایا کہ معاملہ اس سے زیادہ عجلت کا ہے۔

(الغارات ا ص ۱۰۶)

۷/۱۲۔ ابومطر البصری! حضرت علیؑ نے ایک غلام کو کئی بار آواز دی لیکن اس نے لبیک نہیں کہی اور جب گھر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ دروازہ پر موجود ہے۔ فرمایا کہ تو نے میری آواز پر آواز کیوں نہیں دی ؟ اس نے کہا کہ ایک تو کاہلی تھی اور دوسرے یہ کہ آپ سے سزا کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ لوگ میری طرف سے اپنے کو محفوظ تصور کرتے ہیں اور اس کے بعد اسے راہ خدا میں آزاد کر دیا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۱۳۳، الفخری ص ۱۹)

۷/۱۳۔ انس! میں امام حسینؑ کی خدمت میں تھا کہ دیکھا آپ کی ایک کنیز نے ایک پھول کا گلدستہ آپ کو تحفہ میں پیش کیا اور آپ نے اسے راہ خدا میں آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ ایک گلدستہ کی قیمت اس قدر نہیں ہے کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔ فرمایا یہ پروردگار کا سکھلایا ہوا ادب ہے کہ جب تمھیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر واپس کرو اور ظاہر ہے کہ اس سے بہتر اس کی آزادی ہی ہو سکتی تھی۔

(نثر الدر ۱ ص ۳۳۳، نزہۃ الناظر ۸۳/۸، کشف الغمہ ۲ ص ۲۴۳، احقاق الحق ۱۱ ص ۴۴۴)

۷/۱۴۔ امام صادقؑ! میں نے رسول اکرمؐ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اپنے غلام سے کوئی ایسا کام لو جو اس کے بس کا نہیں ہے تو خود بھی اس کے ساتھ

www.kitabmart.in

شریک ہوجاؤ اور میرے پدر بزرگوار کا یہی طریقہ تھا کہ وہ غلاموں کو کام دینے کے بعد صورت حال کا جائزہ لیتے تھے۔ اگر دیکھا کام مشکل ہے تو شریک ہوجاتے تھے ورنہ الگ ہوجاتے تھے۔ (الزہد للحسین بن سعید ۴۴/۱۱۷ روایت داؤد بن فرقد)

۷۱۵۔ حفص بن ابی عائشہ! امام صادقؑ نے کسی غلام کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے دیر لگائی تو آپ اس کی تلاش میں نکل پڑے۔ دیکھا کہ ایک مقام پر سو رہا ہے۔ آپ اس کے سرہانے کھڑے رہے اور پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ دہشت زدہ ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھو دن رات سونا اصول کے خلاف ہے۔ رات تمھارے لئے ہے اور دن ہمارے لئے۔ (کافی ۸ صـ۸۷ / ۵۰، مناقب ابن شہر آشوب ۴ صـ۲۷۴)

۷۱۶۔ سفیان ثوری امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے گھر والوں کو چھت پر جانے سے منع کیا تھا لیکن میری ایک کنیز ایک بچہ کو لے کر اوپر چڑھ گئی اور جب دیکھنے گیا تو اس قدر گھبرائی کہ بچہ اس کے ہاتھ سے گر کر مر گیا۔

اس وقت میری پریشانی بچہ کی موت کی طرف سے نہیں ہے۔ اپنے رعب کی طرف سے ہے کہ لوگ مجھ سے اس قدر خوف کھاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت اس سے پہلے اس کنیز کو اطمینان دلا چکے تھے اور اسے راہ خدا میں آزاد کر چکے تھے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۴ صـ۲۷۴)

۷۱۷۔ یاسر خادم امام رضاؑ! امام رضاؑ کا طریقہ تھا کہ لوگوں کے جانے کے بعد تمام چھوٹے بڑے خدام کو جمع کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے بلکہ سائس اور حجام کو بھی اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھا لیا کرتے

www.kitabmart.in

تھے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۵۹، حلیۃ الابرار ۳ ص۲۶۶)

۷۱۸۔ نادر خادم! امام رضاؑ کا دستور تھا کہ ہم لوگ جب تک کھانا کھاتے رہتے تھے ہم سے کسی کام کے لئے نہیں فرماتے تھے (کافی ۶ ص۲۹۸ / ۱۱)

۷۱۹۔ یاسر و نادر! امام رضاؑ کا حکم تھا کہ اگر میں تمھارے سامنے اس وقت آجاؤں جب تم کھانا کھا رہے ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہونا جب تک کھانا ختم نہ ہو جائے بلکہ بعض اوقات آپ کسی کو آواز دیتے تھے اور اگر کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ تو فرماتے تھے رہنے دو جب تک تمام نہ ہو جائے۔

(کافی ۶ ص۲۹۸ / ۱۰، المحاسن ۲ ص۱۹۹ / ۱۵۸۳)

۷۲۰۔ عبداللہ بن الصلت ایک مرد بلخی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں سفر خراسان میں امام رضاؑ کے ساتھ تھا۔ ایک دن دسترخوان پر آپ نے تمام سیاہ و سفید غلاموں کو جمع کر لیا تو میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان۔ کاش آپ انھیں الگ کھلا دیتے۔ فرمایا خبردار۔ خدا سب کا ایک ہے اور مادر و پدر (آدم و حوا) بھی ایک ہیں اور جزا کا تعلق صرف اعمال سے ہے۔ (کافی ۸ ص۲۳۰ / ۲۹۶)

www.kitabmart.in

فصل نہم

جامع مکارم اخلاق

۷۲۱ - امام علیؑ! رسول اکرمؐ کی توصیف کرتے ہوئے ــــ آپ سب سے زیادہ سخی و کریم - سب سے زیادہ وسیع الصدر - سب سے زیادہ صادق اللہجہ، سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے بہتر معاشرت رکھنے والے تھے - انسان پہلی مرتبہ دیکھتا تو ہیبت زدہ ہو جاتا تھا اور ساتھ رہ جاتا تھا تو محبت کرنے لگتا تھا - (سنن ترمذی ۵ ص ۵۹۹ / ۳۶۳۸ از ابراہیم بن محمد)

۷۲۲ - امام حسنؑ! میں نے اپنے خال ہند بن ابی ہالہ التمیمی سے دریافت کیا کہ پیغمبر اسلامؐ کی گفتگو کے بارے میں کچھ بتائیں تو انھوں نے کہا کہ حضرت ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے - فکر میں غرق رہتے تھے - کبھی آپ کے لئے راحت نہ تھی لیکن بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور دیر تک ساکت رہا کرتے تھے - کلام اس طرح کرتے تھے کہ پورا منھ نہیں کھولتے تھے - نہایت جامع کلمات استعمال کرتے تھے جس میں ہر کلمہ حرف آخر ہوتا تھا کہ نہ فضول اور نہ کوتاہ - اخلاق انتہائی متوازن کہ نہ بالکل خشک اور نہ بالکل جبروت - نعمتیں معمولی بھی ہوں تو ان کا احترام کرتے تھے اور کسی شے کی مذمت نہیں کرتے تھے - کسی ذائقہ کی نہ مذمت کرتے تھے اور نہ تعریف - دنیا اور امور دنیا کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے لیکن حق پر آنچ آجاتی تھی تو پھر کوئی آپ کو نہیں پہچانتا تھا اور جب کسی غضب کیلئے

www.kitabmart.in

اٹھ جاتے تھے تو بغیر کامیابی کے بیٹھتے بھی نہیں تھے لیکن اپنے معاملہ میں نہ غصّہ کرتے تھے اور نہ بدلہ لیتے تھے۔ جب کسی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی سے، تعجب کا اظہار کرتے تھے تو اسے الٹ دیتے اور بات کرتے تھے تو اسے ملا لیتے تھے اور داہنی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دباتے تھے، ناراض ہوتے تھے تو بالکل قطع تعلق کر لیتے تھے اور خوش ہوتے تھے تو نظریں نیچی کر لیتے تھے۔ خوشی میں اکثر اوقات صرف تبسم فرماتے تھے اور دندان مبارک موتیوں کی طرح نظر آتے تھے۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ۱ ص ۲۸۶، شعب الایمان ۲ ص ۱۵۴ / ۱۴۳۰، الطبقات الکبریٰ ۱ ص ۴۲۲، تہذیب الکمال ۱ ص ۲۱۴، عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص ۳۱۷ / ۱، معانی الاخبار ۸۱ / ۱ روایت اسماعیل بن محمد بن اسحاق، مکارم الاخلاق ۱ ص ۴۳ / ۱ از کتاب محمد بن ابراہیم بن اسحاق، حلیۃ الابرار ۱ ص ۱۷۱)

۲۳۷۔ امام حسینؑ! میں نے اپنے پدر بزرگوار سے رسول اکرمؐ کی مجلس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ہمیشہ ذکر خدا کے ساتھ ہوتا تھا۔ جہاں دوسروں کو رہنے سے منع کرتے تھے وہاں خود بھی نہیں رہتے تھے۔ کسی قوم کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے تو آخر مجلس تک بیٹھے رہتے تھے اور اسی بات کا حکم بھی دیتے تھے۔ تمام ساتھ بیٹھنے والوں کو ان کا حق دیتے تھے اور کسی کو یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ دوسرے کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کسی کی ضرورت میں اس کے ساتھ اٹھتے یا بیٹھتے تھے تو جب تک وہ خود نہ چلا جائے آپ الگ نہیں ہوتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی حاجت کا سوال کرتا تھا تو اسے پورا کرتے تھے یا خوبصورتی سے سمجھا دیتے تھے۔ کشادہ روئی اور اخلاق میں تمام لوگوں کو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کی حیثیت ایک

www.kitabmart.in

باپ کی تھی اور تمام لوگ حقوق میں برابر کی حیثیت کے مالک تھے۔ آپ کی مجلس حلم۔ حیاء۔ صبر اور امانت کی مجلس تھی جہاں نہ آوازیں بلند ہوتی تھیں۔ نہ کسی کو برا بھلا کہا جاتا تھا۔ نہ کسی غلطی کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ سب برابر کا درجہ رکھتے تھے فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر تھی۔ سب متواضع افراد تھے۔ بزرگوں کا احترام ہوتا تھا۔ بچوں پر مہربانی ہوتی تھی۔ حاجت مندوں کو مقدم کیا جاتا تھا اور مسافروں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔

میں نے عرض کی کہ ہمنشینوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا تھا؟ فرمایا۔ ہمیشہ کشادہ دل رہتے تھے۔ اخلاق میں سہل۔ طبیعت میں نرم۔ نہ ترشرو نہ بدخُلق۔ نہ حرف بد کہنے والے۔ نہ عیب نکالنے والے۔ نہ بے تکا مذاق کرنے والے۔ جس چیز کو نہیں چاہتے تھے اس سے چشم پوشی فرماتے تھے۔ نہ مایوس ہوتے تھے اور نہ اظہار محبت فرماتے تھے۔ تین چیزوں کو اپنے سے الگ رکھتے تھے۔ بیجا بحث۔ زیادہ گفتگو، بے مقصد کلام ——— اور تین چیزوں سے لوگوں کے بارے میں پرہیز فرماتے تھے۔ نہ کسی کی مذمت اور سرزنش کرتے تھے۔ نہ کسی کے اسرار کی جستجو فرماتے تھے اور نہ امید ثواب کے بغیر کسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے۔ جب بولتے تھے تو لوگ اس طرح خاموش سر جھکا لیتے تھے جیسے سروں پر طائر بیٹھے ہوں اور جب خاموش ہو جاتے تھے تو لوگ بات کرتے تھے لیکن جھگڑا نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی شخص کوئی بات کرتا تھا تو سب سنتے تھے جب تک بات ختم نہ ہو جائے۔ ہر ایک کو بات کہنے کا موقع ملتا تھا اور سب ہنستے تھے تو آپ بھی مسکراتے تھے اور سب تعجب کرتے تھے تو آپ بھی اظہار تعجب کرتے تھے۔ کوئی اجنبی بے تکی بات کرتا تھا یا غلط سوال کرتا تھا تو اُسے برداشت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب کسی حاجت مند

www.kitabmart.in

کو سوال کرتے دیکھو تو عطا کرو۔ مسلمان کے علاوہ کسی سے تعریف پسند نہیں فرماتے تھے۔ کسی کی بات کو قطع نہیں فرماتے تھے اور جب وہ حد سے تجاوز کرتا تو منع فرماتے یا کھڑے ہو کر بات ختم کر دیتے تھے۔

(دلائل النبوۃ بیہقی ۱ ص ۲۹۰)

۷/۲۴ - معاویہ بن وہب امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نے ابتدائے بعثت سے آخر عمر تک کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ کسی شخص کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے۔ مصافحہ کرتے تھے تو اس وقت تک ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لے۔ کسی کی برائی پر اسے برائی سے بدلہ نہیں دیا کہ پروردگار نے فرما دیا تھا کہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرو۔ کسی سائل کو رد نہیں فرمایا۔ کچھ تھا تو دیدیا ورنہ کہا انتظار کرو اللہ دے گا۔ اللہ کے نام پر جو کہہ دیا خدا نے اسے پورا کر دیا یہاں تک کہ جنت کا بھی وعدہ کر لیتے تو خدا پورا کر دیتا۔ (کافی ۸ ص ۱۶۴/۱۷۵)

۷/۲۵ - خارجہ بن زید! ایک جماعت میرے والد زید بن ثابت کے پاس آئی اور اس نے سوال کیا کہ ذرا رسول اکرمؐ کے اخلاق پر روشنی ڈالیں؟ تو انھوں نے کہا کہ میں آپ کے ہمسایہ میں تھا۔ جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو مجھے لکھنے کے لئے طلب فرمایا کرتے تھے اور میں لکھ دیا کرتا تھا۔ اس کے بعد ہم لوگ دنیا، دین یا کھانے پینے کی جو گفتگو کرتے تھے آپ ہمارے ساتھ شریک کلام رہا کرتے تھے.......

(السنن الکبریٰ ۷ ص ۸۳/ ۱۳۳۴۰)

۷/۲۶ - ابن شہر آشوب! رسول اکرمؐ کے پاس جب بھی کوئی شخص آتا تھا اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے تو نماز کو مختصر کر کے اس سے دریافت کرتے تھے کیا کوئی ضرورت ہے؟ (مناقب ۱ ص ۱۴۷)

۷/۲۷ - جابر بن عبد اللہ! رسول اکرمؐ سفر میں ہمیشہ پیچھے رہا کرتے تھے تا کہ کمزور کو سہارا دے سکیں اور اپنے ساتھ سوار کر سکیں۔ (السنن الکبریٰ ۵ ص ۴۲۲/ ۱۰۳۵۲)

www.kitabmart.in

۷۲۸ - ابو امامہ سہل بن حنیف الانصاری - بعض اصحاب رسولؐ کی زبان سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ مسلمانوں کے مریضوں کی عیادت اور کمزوروں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے - جنازہ میں شرکت کرتے تھے اور خود نماز جنازہ ادا کرتے تھے - ایک مرتبہ عوالی کی ایک غریب عورت بیمار ہوگئی آپ برابر اس کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو میرے بغیر دفن نہ کرنا - میں اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤں گا -

اتفاق سے اس کا انتقال رات میں ہوا اور لوگ جنازہ کو مسجد رسولؐ کے پاس لے آئے لیکن جب دیکھا کہ حضور آرام فرما رہے ہیں تو جگانے کے بجائے نماز پڑھ کر دفن کر دیا - دوسرے دن جب رسولؐ اکرم نے خیریت پوچھی تو صورت حال بیان کی گئی - آپ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کیا؟ اچھا اب میرے ساتھ چلو - سب کو لے کر قبرستان پہنچے اور قبر پر باقاعدہ نماز جنازہ ادا فرمائی اور چار تکبیریں کہیں - (السنن الکبریٰ ۴ ص ۷۹ / ۷۰۱۹)

۷۲۹ - انس! رسول اکرمؐ سب سے زیادہ لوگوں پر مہربان تھے - سردی کے زمانہ میں بھی چھوٹے بڑے - غلام و کنیز سب کے لئے پانی فراہم کرتے تھے تاکہ سب منہ ہاتھ دھولیں - جب کوئی شخص کوئی سوال کرتا تھا تو سنتے تھے اور اس وقت تک منہ نہ پھیرتے تھے جب تک وہ خود نہ چلا جائے - جب کسی شخص نے ہاتھ پکڑنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ دیدیا اور اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک اس نے خود نہ چھوڑ دیا - (حلیۃ الاولیاء ۳ ص ۲۶)

۷۳۰ - امام علیؑ! پروردگار کریم - حلیم - عظیم اور رحیم ہے - اس نے اپنے اخلاق کی رہنمائی کی ہے اور اسے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور لوگوں کو آمادہ کیا

www.kitabmart.in

ہے تو ہم نے اس امانت کو لوگوں تک پہنچا دیا اور بلا کسی نفاق کے اس پیغام کو ادا کر دیا اور اس کی تصدیق کی اور بلا کسی شک و شبہ کے اسے قبول کر لیا۔ (تحف العقول ص ۱۷۵، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۹ روایت کمیل)

۷۳۱۔ امام علیؑ۔ رسول اکرمؐ وہ مظلوم تھے جن کے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا تھا حالانکہ آپ کے احسانات قریش، عرب، عجم سب کے شامل حال تھے اور سب سے زیادہ نیکی کرنے والے تھے۔ یہی حال ہم اہلبیتؑ کا ہے کہ ہمارے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تمام نیک مومنین کا ہے کہ وہ نیکی کرتے ہیں لیکن لوگ قدر دانی نہیں کرتے ہیں۔ (علل الشرائع ۳/۵۶۰ از حسین بن موسیٰ عن الکاظمؑ)

۷۳۲۔ امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلائیں .... اور جب تمام لوگ سو جائیں تب نمازیں ادا کریں۔ (کافی ۴ ص ۵۰/۴ از جابر)

۷۳۳۔ امام حسنؑ! ہم اہلبیتؑ کے سامنے جب بھی حق آجاتا ہے ہم اس سے متمسک ہو جاتے ہیں۔ (مقاتل الطالبین ص ۶۷ از سفیان بن اللیل)

۷۳۴۔ مصعب بن عبداللہ! جب دشمنوں نے چاروں طرف سے امام حسینؑ کو گھیر لیا تو آپ رکاب فرس پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی کر کے فرمایا کہ مجھے ایک نا تحقیق باپ کے نا تحقیق بیٹے نے دوراہے پر کھڑا کر دیا ہے کہ یا تلوار کھینچ لوں یا ذلت برداشت کروں اور ذلت برداشت کرنا میرے امکان میں نہیں ہے۔ اسے نہ خدا پسند کرتا ہے اور نہ رسولؐ اور نہ صاحبان ایمان۔ نہ پاک و پاکیزہ گودیاں اور طیب و طاہر آباء و اجداد کسی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ میں آزاد مردوں کی طرح جان دینے پر ذلیلوں کی اطاعت کو مقدم کروں۔ (احتجاج ۲ ص ۱۶۷/۹۷)

www.kitabmart.in

۷۳۵۔ امام زین العابدینؑ! پروردگار نے ہمیں حلم۔ علم، شجاعت، سخاوت اور مومنین کے دلوں میں محبت کا انعام عنایت فرمایا۔ (معجم احادیث المہدیؑ ۳ ص۲۰۰، منتخب الاثر ۲/۱۷/ ۹۶)

۷۳۶۔ ابوبصیر! میں نے امام باقرؑ سے عرض کی کہ رسول اکرمؐ ہمیشہ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے؟ فرمایا بیشک ہر صبح و شام ہم بھی بخل سے پناہ مانگتے ہیں کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ جو نفس کے بخل سے محفوظ ہوگیا وہی کامیاب ہے۔

(علل الشرائع ۵۴۸/ ۴، قصص الانبیاء ۱۱۸/ ۱۱۸)

۷۳۷۔ امام صادقؑ! ہم اہلبیتؑ جب کسی شخص کے خیر کو خود جان لیتے ہیں تو پھر ہمارے خیال کو لوگوں کی باتیں تبدیل نہیں کر سکتی ہیں۔ (بصائر الدرجات ص۳۶۲/۱ از داؤد بن فرقد)

۷۳۸۔ حریز! امام صادقؑ کی خدمت میں جہینہ کی ایک جماعت وارد ہوئی۔ آپ نے باقاعدہ ضیافت فرمائی اور چلتے وقت کافی سامان اور ہدایا بھی دیدیے لیکن غلاموں سے فرمادیا کہ خبردار سامان باندھنے، سمیٹنے میں ان کی مدد نہ کرنا۔ ان لوگوں نے گذارش کی کہ فرزند رسولؐ! اس قدر ضیافت کے بعد غلاموں کو امداد سے کیوں رُک دیا؟ فرمایا۔ ہم اپنے مہمانوں کی جانے میں امداد نہیں کرتے ہیں (ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقیم رہے تاکہ صاحب خانہ میزبانی کی برکتوں سے مستفید ہوتا رہے) (امالی صدوق ۴۳۷/ ۹، روضۃ الواعظین ص۲۳۳)

۷۳۹۔ اللہ کے صالح اور متقی بندوں کے اخلاق میں تکلف اور تصنع شامل نہیں ہوتا ہے۔ پروردگار نے پیغمبرؐ سے فرمایا تھا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی زحمتوں کا کوئی اجر نہیں چاہتا اور میں تکلف کرنے والوں میں نہیں ہوں اور رسول اکرمؐ نے بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء و اتقیاء و امناء ہر طرح کے تکلف سے بری

www.kitabmart.in

اور بیزار رہتے ہیں ۔ (مصباح الشریعہ ص۲۰۵!)

۷۴۰ ۔ حماد بن عثمان! ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا اور صورت حال یہ ہوگئی کہ بڑے بڑے دولت مند بھی مجبور ہو گئے کہ گندم میں جو ملا کر کھائیں یا اسے بیچ کر طعام فراہم کریں ۔ تو امام صادقؑ نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو گندم ابتدائے فصل میں خرید لیا ہے اس میں جو ملا دو یا اسے بیچ ڈالو کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ عوام الناس جو ملا ہوا گیہوں کھائیں اور ہم خالص گیہوں استعمال کریں ۔ (کافی ۵ ص۱۶۶/۱)

۷۴۱ ۔ امام کاظمؑ! جب سندی بن شاہک نے آپ سے کفن دینے کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ اپنے ذاتی حج، اپنی عورتوں کا مہر اور اپنا کفن اپنے خالص پاکیزہ مال سے فراہم کرتے ہیں ۔ (الفقیہ ا ص۱۸۹/۵۷۷، ارشاد ۲ ص۲۴۳، تحف العقول ص۴۱۲، روضۃ الواعظین ص۲۴۳، فلاح السائل ص۷۲، الغیبۃ للطوسیؒ ۳۲/۶)

۷۴۲ ۔ امام رضاؑ ۔ ہم اہلبیتؑ کو وراثت میں آل یعقوبؑ سے عفو ملا ہے اور آل داؤد سے شکر! (کافی ۸ ص۳۰۸/۴۸۰ از محمد بن الحسین بن یزید)

۷۴۳ ۔ امام رضاؑ! آپ نے فضل بن سہل کے خط میں تحریر فرمایا کہ ائمہ کے کردار میں تقویٰ ۔ عفت، صداقت، صلاح ۔ جہاد ۔ ادائے امانت صالح و فاسق، طول سجدہ، نماز شب ۔ محرمات سے پرہیز ۔ صبر کے ذریعہ کشائش احوال کا انتظار ۔ حسنِ معاشرت، حسن سلوک ہمسایہ، نیکیوں کا عام کرنا اذیتوں کا روکنا ۔ کشادہ روئی سے ملنا ۔ نصیحت کرنا اور مومنین پر مہربانی کرنا شامل ہے ۔ (تحف العقول ص۴۱۶)

۷۴۴ ۔ امام رضاؑ ۔ ہم اہلبیتؑ جب کوئی وعدہ کر لیتے ہیں تو اسے اپنے ذمہ ایک

www.kitabmart.in

قرض تصور کرتے ہیں جیسا کہ سرکار دو عالم کے کردار میں تھا۔ (تحف العقول ص۴۴۶ مشکوٰۃ الانوار ص۱۷۳)

۷۴۵۔ امام رضاؑ۔ ہم اہلبیتؑ سوتے وقت دس کام انجام دیتے ہیں۔ طہارت، داہنے ہاتھ پر تکیہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔ استقبال قبلہ، سورۂ حمد کی تلاوت، آیۃ الکرسی کی تلاوت، شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو الخ تو جو شخص بھی اس طریقہ کو اپنا لے گا وہ اس رات کی فضیلتیں حاصل کر لے گا۔ (فلاح السائل ص۲۸۰ روایت حسن بن علی العلوی)

نوٹ ایک روایت میں قل ھو اللہ یا انا انزلناہ کا ذکر رہ گیا ہے ورنہ مذکورہ اشیاء ۹ صرف نو ہیں۔

۷۴۶۔ عبید بن ابی عبد اللہ البغدادی! امام رضاؑ کی خدمت میں ایک مہمان آیا اور رات گئے تک حضرت سے باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چراغ ٹمٹمانے لگا۔ اس نے چاہا کہ ٹھیک کر دے۔ آپ نے روک دیا اور خود ٹھیک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں جو اپنے مہمانوں سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (کافی ۶ ص۲۸۳ / ۲)

۷۴۷۔ ابراہیم بن عباس! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ امام رضاؑ نے کسی شخص سے بھی ایک نامناسب لفظ کہا ہو یا کسی کی بات کاٹ دی ہو جب تک وہ اپنی بات تمام نہ کرے، یا کسی کی حاجت برآری کا امکان ہوتے ہوئے اس کی بات کو رد کر دیا ہو یا کسی کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں۔ یا ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں یا کسی نوکر اور غلام کو برا بھلا کہا ہو یا تھوک دیا ہو یا ہنسنے میں قہقہہ لگایا ہو بلکہ ہمیشہ تبسم سے کام لیتے تھے۔ جب گھر میں دسترخوان لگتا تھا تو تمام

www.kitabmart.in

نوکروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھا لیتے تھے ۔ رات کو بہت کم سوتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہتے تھے ۔ اکثر راتوں میں تو شام سے فجر تک بیدار رہتے تھے ۔ روزے بہت رکھتے تھے ۔ ہر مہینہ تین روزے تو بہر حال رکھتے تھے اور اسے سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے ۔ نیکیاں بہت کرتے تھے اور چھپا کر صدقہ بہت دیتے تھے خصوصیت کے ساتھ تاریک راتوں میں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کوئی دوسرا شخص بھی دیکھا ہے تو خبر دار اس کی تصدیق نہ کرنا ۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۸۴ / ۷)

۷۴۸ ۔ امام ہادیؑ زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں ۔ اے اہلبیتؑ آپ کا کلام نور ۔ آپ کا کام ہدایت ۔ آپ کی وصیت تقویٰ ۔ آپ کا عمل خیر ۔ آپ کی عادت احسان آپ کی طبیعت کرم اور آپ کی شان حق و صداقت و نرم دلی ہے ۔

(تہذیب ۶ ص۱۰۰ / ۱۷۷)

www.kitabmart.in

قسم ہفتم

وصایائے اہلبیتؑ

فصل اوّل ۔ مشقت عمل

فصل دوم ۔ حسن معاشرت

فصل سوم ۔ مسئولیت علماء

فصل چہارم ۔ جامع وصیتیں

www.kitabmart.in

فصل اوّل

مشقت عمل

۴۹۷۔ امام علیؑ! میرے شیعو! اس عمل کے سلسلہ میں زحمت برداشت کرو جس کے ثواب سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ہو اور اس عمل سے پرہیز کرنے کی کوشش کرو جس کے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے ہو۔ میں یہ جانتا ہوں کہ عمل کی راہ میں زحمت برداشت کر لینا عذاب الٰہی برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ یاد رکھو کہ اس دنیا کی مدت محدود ہے اور اس کی امیدیں دراز ہیں۔ یہ صرف چند روزہ ہے اور اسے ایک دن ختم ہو جانا ہے جب خواہشیں بھی لپیٹ دی جائیں گی اور سانسیں بھی تمام ہو جائیں گی۔ یہ فرما کر آپ نے رونا شروع کر دیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی "تم پر کراماً کاتبین کو نگراں معین کر دیا گیا ہے جو تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہیں۔ سورہ انفطار ۱۲ (امالی صدوقؒ ۹۶ / ۵ روایت مسعدہ بن صدقہ عن الصادق، روضۃ الواعظین ص۵۳۵، شرح نہج البلاغہ ۲۰ ص۲۸۱ / ۲۲۳)

۵۰۷۔ امام زین العابدینؑ! میرے اصحاب! میں تمہیں آخرت کی وصیت کر رہا ہوں۔ دنیا کی نہیں۔ اس لئے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی حرص تم خود ہی رکھتے ہو اور اس سے تم خود ہی وابستہ ہو۔

میرے اصحاب! یہ دنیا گذرگاہ ہے اور آخرت قرار کی منزل ہے

www.kitabmart.in

لہٰذا اس گذرگاہ سے وہاں کے لئے کچھ فراہم کرلو۔ اپنے پردۂ حیا کو اس کے سامنے چاک نہ کرو جو تمھارے اسرار سے بھی باخبر ہے۔ اس دنیا سے اپنے دلوں کو نکال لو قبل اس کے کہ تمھارے جسموں کو نکالا جائے (امالی صدوقؒ روایت طاؤس یمانی)

۷۵۱۔ عمرو بن سعید بن بلال! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک جماعت اور بھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ معتدل امت بنو کہ آگے بڑھ جانے والے تمھاری طرف پلٹ کر آئیں اور پیچھے رہ جانے والے تم سے ملحق ہو جائیں۔

شیعیان آل محمدؐ! عمل کرو عمل! کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے۔ اس کا تقرب صرف اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ جو اس کی اطاعت کرے گا اسے ہماری محبت فائدہ پہنچائے گی اور جو اس کی معصیت کرے گا اسے ہماری محبت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اس کے بعد حضرت نے ہماری طرف رخ کرکے فرمایا خبردار دھوکہ میں نہ رہنا اور عمل میں سستی نہ کرنا!

میں نے عرض کیا کہ حضور یہ نمرقہ وسطیٰ (معتدل امت) کیا ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ صدا عتدال کو ایک مخصوص فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ الانوار ص۶۰، شرح الاخبار ۳ ص۵۰۲/۱۴۴۰)

۷۵۲۔ جابر امام باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ جابر! کیا ہمارے شیعہ بننے والے لوگ اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت کا دعویٰ کردیں۔ خدا گواہ ہے کہ ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔

www.kitabmart.in

جابر! ہمارے شیعہ تواضع خضوع وخشوع، امانتداری۔ کثرت ذکر خدا۔ روزہ۔ نماز۔ احسان والدین، ہمسایہ کے فقراء ومساکین کے حالات کی نگرانی، قرضداروں کے خیال۔ ایتام کی سرپرستی۔ سچائی۔ تلاوت قرآن۔ حرف غلط سے پرہیز اور سارے قبیلہ کے امین ہونے کی بنیاد پر پہچانے جاتے ہیں۔

جابر نے عرض کی مولا پھر تو آج کل کوئی شیعہ نہیں ہے۔ فرمایا جابر! تمھارا خیال اِدھر اُدھر نہ جانے پائے۔ سوچو کیا یہ بات کافی ہو سکتی کہ کوئی شخص محبت علیؑ کا دعویٰ کر دے اور عمل نہ کرے۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ محبت رسولؐ کا دعویٰ کر دے جن کا مرتبہ علیؑ سے بالاتر ہے۔ تو کیا سنت وسیرت پیغمبرؐ سے انحراف کرنے والوں کو یہ دعویٰ محبت فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اللہ سے ڈرو اور خدا کے لئے عمل کرو۔ خدا کی کسی سے قرابتداری نہیں ہے۔ اس کی نظر میں محبوب ترین اور محترم ترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور اطاعت گذار ہو۔

جابر! خدا کی قسم تقرب الٰہی عمل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ہمارے پاس جہنم سے بچنے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے۔ جو اللہ کا اطاعت گذار ہوگا وہ ہمارا دوست ہوگا اور جو اس کی معصیت کرے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا۔ ہماری ولایت ومحبت عمل اور تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ (کافی ۲ ص ۷۴/۳، امالی صدوقؒ ۹۹ ھ/۳، صفات الشیعہ ۹۰/۲۲ھ تنبیہ الخواطر ۲ ص ۱۸۵، امالی طوسیؒ ۲۹۶/۵۸۲)

www.kitabmart.in

۷۵۳ - امام باقرؑ! دیکھو تقویٰ کے ذریعہ ہماری مدد کرو اس لئے کہ جو تقویٰ لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اسے کشائش احوال مل جاتی ہے - پروردگار کا ارشاد ہے "جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ رہے گا جن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ہیں - انبیاء و مرسلین - شہداء - صدیقین، اور یہ سب بہترین رفیق ہیں - (نساء ۶۹) اور ہمارے گھرانے میں نبی - صدیق - شہداء اور صالحین سب پائے جاتے ہیں - (کافی ۲ ص۷۸ / ۱۲ روایت ابوالصباح الکنانی)

۷۵۴ - امام باقرؑ نے فضیل سے فرمایا کہ ہمارے چاہنے والوں سے ہمارا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہم تقویٰ کے بغیر تمہارے کام آنے والے نہیں ہیں لہٰذا اپنی زبانوں کی حفاظت کرو - اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو اور صبر اور صلوٰۃ سے وابستہ رہو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے - (تفسیر عیاشی ۱ ص۶۸ / ۱۲۳، دعائم الاسلام ۱ ص۱۳۳، مستطرفات السرائر ۴ / ۷ / ۵۱۷، مشکوٰۃ الانوار ص۴۴)

۷۵۵ - امام صادقؑ - یا بن جندب! ہمارے شیعوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار ادھر ادھر کے چکر میں نہ رہنا - خدا کی قسم ہماری محبت تقویٰ اور کوشش عمل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے - برادران ایمانی سے ہمدردی علامت محبت ہے - وہ ہمارا شیعہ ہرگز نہیں ہے جو لوگوں پر ظلم کرے - (تحف العقول ص۳۰۳)

۷۵۶ - امام صادقؑ! تمہارا فرض ہے کہ تقویٰ الٰہی - احتیاط - مشقت عمل - صدق حدیث، اداء امانت، حسن اخلاق، حسن جوار کا راستہ اختیار کرو - لوگوں کو اپنی طرف زبان کے بغیر دعوت دو - ہمارے لئے زینت بنو اور باعث

www.kitabmart.in

عیب نہ بنو۔ رکوع وسجود میں طول دو کہ جب کوئی شخص رکوع وسجود میں طول دیتا ہے تو شیطان فریاد کرتا ہے کہ صد حیف اس نے اطاعت کی اور میں نے معصیت کی۔ اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کر دیا تھا۔ (کافی ۲ صـ۷۷ /۹ از ابواسامہ)

۷۵۷۔ امام صادقؑ! ہمارے شیعو! ہمارے لئے زینت بنو۔ عیب نہ بنو۔ لوگوں سے اچھی باتیں کرو۔ زبانوں کو محفوظ رکھو اور اسے فضول وبیہودہ باتوں سے روک کر رکھو۔ (امالی صدوق ۳۳۶/ ۱۷، امالی طوسیؒ ۴۴۰/ ۹۸۷، بشارۃ المصطفیٰ صـ۱۷ از سلیمان بن مہران)

۷۵۸۔ امام صادقؑ! لوگوں کو زبان کے بغیر دعوت خیر دو۔ وہ تمھارے کردار میں تقویٰ۔ سعی عمل۔ نماز اور خیرات کو دیکھیں کہ یہ بات خود دعوت خیر دیتی ہے۔ (کافی ۲ صـ۷۸ / ۱۴۔ از ابن ابی یعفور)

۷۵۹۔ امام صادقؑ نے مفضل سے فرمایا کہ میرے شیعوں سے کہہ دینا کہ ہماری طرف لوگوں کو دعوت دیں اس طرح کہ محرمات سے پرہیز کریں، معصیت نہ کریں اور رضائے الٰہی کا اتباع کریں کہ اگر وہ ایسے ہو جائیں گے تو لوگ دوڑکر ہماری طرف آئیں گے۔ (دعائم الاسلام ۱ صـ۵۵، شرح الاخبار ۳ صـ۵۰۶ /۱۴۵۳)

۷۶۰۔ امام صادقؑ! خبردار تم لوگ کوئی ایسا عمل نہ کرنا جس کی بنا پر لوگ ہمیں بُرا کہیں۔ اس لئے کہ نالائق بیٹے کے اعمال پر باپ ہی کو بُرا کہا جاتا ہے۔ جن کے درمیان رہتے ہو ان کے لئے ہمارے واسطے زینت بنو۔ باعث عیب نہ بنو (کافی ۲ صـ۲۱۹ / ۱۱ روایت ہشام کندی)

www.kitabmart.in

فصل دوم

حسن معاشرت

۷۶۱۔ رسول اکرمؐ ۔ جس کے ساتھ رہو اس سے اچھا سلوک کرو تاکہ مسلمان کہے جاسکو۔ (امالی صدوقؒ ۱۶۸ / ۱۳، امالی مفیدؒ ۳۵۰ / ۱، مناقب الامام امیر المومنینؑ الکوفی ۲ ص۲۷۶ / ۷۴۴، روایت اسماعیل بن ابی زیاد عن الصادقؑ، روضۃ الواعظین ص۴۷۴، مشکوٰۃ الانوار ص۸۶)

۷۶۲۔ امام علیؑ! وقت آخر اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو لوگوں کیساتھ اس طرح معاشرت کرو کہ غائب ہو جاؤ تو تلاش کریں اور مر جاؤ تو گریہ کریں (اعلام الدین ص۲۱۵، تنبیہ الخواطر ۲ ص۷۵)

۷۶۳۔ امام علیؑ! اپنے بھائی کے لئے جان و مال دیدو۔ دشمن کو عدل و انصاف دو۔ اور عام لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

(تحف العقول ص۲۱۲)

۷۶۴۔ امام علیؑ! اپنے دوست کو نصیحت کرو۔ جان پہچان والوں کی مدد کرو اور عام لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ (غرر الحکم ۲۴۶۶)

۷۶۵۔ امام صادقؑ! منافق کے ساتھ زبان سے احسان کرو۔ مومن کے ساتھ دل سے محبت کرو اور اگر یہودی کا ساتھ ہو جائے جب بھی حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔ (الفقیہ ۴ ص۴۰۴ / ۵۸۷۲، امالی صدوق ۵۰۲ / ۸، اختصاص ص۲۳۰ روایت اسحاق بن عمار، امالی مفید ۸۵ / ۱۰،

الزہد للحسین بن سعید ۲۲ ص ۴۹ روایت سعد بن طریف عن الباقرؑ، تحف العقول ص ۲۹۲ عن الباقرؑ، مشکوۃ الانوار ص ۸۲)

www.kitabmart.in

۷۶۶۔ امام صادقؑ! کوفہ سے آئی ہوئی ایک جماعت کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ الٰہی اختیار کرو اس کی اطاعت کرو معصیت سے پرہیز کرو۔ جو امانت رکھے اس کی امانت کو واپس کرو۔ جس کے ساتھ بیٹھ جاؤ اچھی معاشرت کرو۔ ہمارے حق میں خاموش داعی بنو۔

ان لوگوں نے عرض کی کہ حضور خاموش رہیں گے تو دعوت کیسے دیں گے؟ فرمایا کہ ہم نے جس اطاعت خدا کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرو اور جس معصیت سے روک دیا ہے اس سے رک جاؤ۔ لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرو۔ امانتوں کو واپس کرو۔ نیکیوں کا حکم دو۔ برائیوں سے روکو۔ لوگ تمھارے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ جانیں۔ جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ فلاں کی جماعت ہے۔ خدا اس کے قائد پر رحم کرے کس قدر حسین ادب سکھایا ہے اور اس طرح ہمارے فضل و شرف کو پہچان لیں گے اور ہماری طرف دوڑ کر آجائیں گے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میرے پدر بزرگوار (ان پر اللہ کی رحمت و برکت و مرضات) فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا جب ہمارے دوست اور ہمارے شیعہ بہترین افراد تھے کہ اگر مسجد کا امام ہوتا تھا تو انھیں میں سے ——— اگر قبیلہ کا موذن ہوتا تھا تو انھیں میں سے۔ اگر کسی کے پاس امانتیں رکھوائی جاتی تھیں تو انھیں میں سے۔ اگر کوئی امانت دار ہوتا تھا تو انھیں میں سے۔ اگر کوئی عالم و مبلغ ہوتا تھا تو انھیں میں سے ——— اب تمھارا فرض ہے کہ تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ اور لوگوں کے درمیان ہمیں محبوب بناؤ ———

www.kitabmart.in

لوگوں کو ہم سے بیزار نہ بناؤ (دعائم الاسلام ا ص۵۶)

۷۶۷ - امام عسکریؑ نے اپنے شیعوں سے فرمایا کہ میں تمھیں تقویٰ الٰہی - دین میں احتیاط - عمل میں جدوجہد - گفتگو میں صداقت - امانت میں واپسی (چاہے صاحب امانت نیک ہو یا فاسق و فاجر) سجدوں میں طول اور ہمسایہ کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کرتا ہوں یہی وہ دین ہے جو پیغمبر اسلامؐ لےکر آئے تھے - قبیلہ والوں کے ساتھ نماز پڑھو - ان کے جنازوں کی مشایعت کرو - ان کے مریضوں کی عیادت کرو - ان کے حقوق کو ادا کرو کہ جب تمھارا کوئی شخص دین میں محتاط ہوگا - باتوں میں سچا ہوگا - امانت کو ادا کرے گا - لوگوں سے اچھا برتاؤ کرے گا تو کہا جائے گا کہ یہ شیعہ ہے اور اس طرح مجھے مسرت ہوگی — دیکھو اللہ سے ڈرو - ہمارے واسطے زینت بنو - باعث عیب نہ بنو - ہماری طرف مودتوں کو کھینچ کر لے آؤ اور ہم سے ہر برائی کو دور رکھو ہمارے بارے میں جو بھی اچھی بات کہی جائے گی ہم اس کے اہل ہوں گے اور جو بُری بات کہی جائے گی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا - ہمارا کتاب خدا میں ایک حق اور رسولؐ خدا سے ایک قرابت ہے - ہم صاحبان تطہیر ہیں - ہمارے علاوہ جو اس بات کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا - اللہ کا ذکر زیادہ کرو - موت کو برابر یاد رکھو - تلاوت قرآن کرتے رہو - صلوات پڑھتے رہو کہ صلوات دس نیکیوں کے برابر شمار ہوتی ہے - میری وصیتوں کو یاد رکھنا - میں تمھیں خدا کے سپرد کرتا ہوں - والسلام (تحف العقول ص۴۸۷)

www.kitabmart.in

فصل سوم

مسئولیت علماء

۷۶۸۔ امام علی! آگاہ ہوجاؤ۔ اس مالک کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور زندگی کو ایجاد کیا ہے۔ اگر حاضرین موجود نہ ہوتے اور انصار کی موجودگی سے حجت قائم نہ ہوگئی ہوتی اور پروردگار نے علماء سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ خبردار ظالم کی شکم پُری اور مظلوم کی بھوک پیاس پر خاموش نہ رہیں تو میں خلافت کی باگ ڈور پھر اسی کی گردن پر ڈال دیتا اور آخر کو بھی پہلے ہی جام سے سیراب کرتا اور تم دیکھ لیتے کہ تمھاری یہ دنیا میری نظر میں ایک بکری کی چھینک سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے لیکن کیا کروں۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۳)

۷۶۹۔ امام علیؑ متقین اور فاسقین کے صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے عترت پیغمبرؐ کے صحیح مرتبہ کا تعارف کراکے لوگوں کی غلط فہمیوں کا اس طرح ازالہ فرماتے ہیں۔ بندگان خدا! خدا کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کی خدا خود اس کے نفس کے مقابلہ میں مدد کردے اور وہ حزن کو شعار بنالے اور خوف خدا کی چادر اوڑھ لے۔ ہدایت کا چراغ اس کے دل کے اندر روشن ہوجائے اور آنے والے دن کے لئے سامان فراہم کرلے۔ ایسا ہی شخص دین خدا کا معدن اور زمین خدا کا مرکز ہوتا ہے۔ جس نے اپنے نفس پر

www.kitabmart.in

عدل کو لازم کر لیا ہے اور عدل کا آغاز ۔ یہاں سے کیا ہے کہ خواہشات نفس کو ختم کر دیا ہے ۔ حق بیان بھی کرتا ہے اور اسی پر عمل بھی کرتا ہے ۔ خیر کی کوئی منزل نہیں ہے جس کا ارادہ نہ کرتا ہو اور اس کا کوئی احتمال نہیں ہے جس کا قصد نہ کرتا ہو ۔ اپنی زمام کتاب خدا کے ہاتھ میں دیدی ہے ۔ وہی اس کی قائد اور راہنما ہے ۔ جہاں اس کا حکم ہوتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور جس جگہ وہ نازل ہو جائے وہیں نازل ہو جاتا ہے ۔

دوسرا شخص وہ ہے جسے لوگوں نے عالم کہہ دیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے ۔ ادھر اُدھر سے جہالتوں کو جاہلوں سے اور گمراہیوں کو گمراہوں سے حاصل کر لیا ہے اور لوگوں کے لئے دھوکہ کے جال بچھا دیے ہیں اور مکر و زور کے پھندے تیار کر لئے ہیں ۔ کتاب خدا کو اپنے خیالات پر محمول کرتا ہے اور حق کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ دیتا ہے ۔ لوگوں کو بڑے بڑے جرائم کی طرف سے مطمئن کر دیتا ہے اور عظیم کبائر کو آسان بنا کر پیش کر دیتا ہے ۔ لوگوں سے کہتا ہے کہ میں تو شبہات میں بھی احتیاط کرتا ہوں حالانکہ شبہات ہی میں پڑا ہوا ہے ۔ دعویٰ کرتا ہے کہ میں بدعتوں سے الگ رہتا ہوں حالانکہ اسی کے پہلو میں پڑا رہتا ہے ۔ اس کی صورت انسان جیسی ہے اور دل جانور جیسا ۔ نہ راہ ہدایت کو جانتا ہے کہ اس کا اتباع کرے اور نہ باب گمراہی کو پہچانتا ہے کہ اس سے پرہیز کرے ۔ یہ زندوں میں ایک مُردہ ہے ۔

لہٰذا اب تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بھٹک رہے ہو ؟ جبکہ نشانیاں قائم ہیں ۔ علامات واضح ہیں ۔ منارۂ ہدایت نصب ہو چکا ہے تو اب تمھیں کدھر لے جایا جا رہا ہے اور کیسے اندھے ہوئے جا رہے ہو

www.kitabmart.in

جبکہ تمہارے درمیان عترت پیغمبرؐ موجود ہے اور یہی لوگ حق کی زمام، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں۔ انھیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسا چشمہ پر وارد ہوتا ہے۔

ایہا الناس! خاتم النبیین کے ارشاد گرامی پر اعتماد کرو کہ ہم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا اور کہنہ سال ہوتا ہے تو سال خوردہ نہیں ہوتا ہے جو بات نہیں جانتے ہو اسے منہ سے مت نکالو کہ حق کا بیشتر حصہ وہی ہے جسے تم نہیں پہچانتے ہو۔ اسے معذور قرار دو جس پر تمہاری کوئی حجت نہیں ہے یعنی میں —— دیکھو کیا میں نے ثقل اکبر پر عمل نہیں کیا ہے اور ثقل اصغر کو تمہارے درمیان نہیں رکھا ہے۔ میں نے تمہارے درمیان ایمان کا پرچم نصب کر دیا ہے اور تمہیں حلال و حرام کے حدود سے آگاہ کر دیا ہے۔ اپنے عدل کی بنا پر لباس عافیت پنہا دیا ہے اور اپنے قول و فعل سے نیکیوں کا فرش بچھا دیا ہے اور اپنے نفس سے بلند ترین اخلاق کا مشاہدہ کرا دیا ہے۔ خبردار ان چیزوں میں اپنی رائے استعمال مت کرو جن کی گہرائیوں تک نگاہیں نہیں جا سکتی ہیں ہے اور جن کے اندر نفوذ کرنے کا یارا فکر کو بھی نہیں ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۸۷)

۷۷۔ امام حسینؑ! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ان کلمات کو امیر المومنینؑ سے بھی نقل کیا گیا ہے " ایہا الناس ان کلمات سے عبرت حاصل کرو جن کی نصیحت پروردگار نے اپنے دوستوں کو کی ہے اور ان میں یہودی علماء کی مذمت کی ہے کہ یہ لوگ لوگوں کو بری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے۔ اور اسی بنا پر قابل لعنت قرار پائے تھے اور یہ ان کا بدترین طرز عمل

www.kitabmart.in

تھا۔ یہ مذمت اس لئے کی گئی تھی کہ وہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ ظالم لوگ منکرات اور فساد میں مبتلا ہیں لیکن انھیں منع نہیں کرتے تھے یا اس لالچ میں کہ ان سے منافع حاصل کرنا چاہتے تھے یا اس خوف سے کہ وہ صاحبان اقتدار تھے جبکہ پروردگار کہہ رہا تھا کہ "لوگوں سے نہ ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو"۔ (مائدہ آیت ۴۴)

"صاحبان ایمان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ (توبہ آیت ۷۱)

پروردگار نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فریضہ قرار دیا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ اگر یہ کام ہو جائے تو سارے فرائض قائم ہو سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ اسلام کی طرف دعوت، مظالم کی روک تھام۔ ظالم کی مخالفت۔ حقوق شرعیہ کی صحیح تقسیم۔ صدقات کے برمحل صرف کا ذریعہ ہے۔

پھر تم لوگ تو علم کے ساتھ شہرت رکھتے ہو اور تمھارا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہے۔ نصیحت کرنے والے ہو۔ لوگوں کے دلوں میں ہیبت رکھتے ہو۔ شریف تم سے مرعوب رہتے ہیں۔ ضعیف تمھارا احترام کرتے ہیں۔ وہ لوگ بھی تمھیں مقدم کرتے ہیں جن پر نہ تمھیں کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ تمھارا کوئی احسان ہے۔ لوگوں کے ضروریات میں سفارش کر کے کام کرا دیتے ہو اور لوگوں کے درمیان بادشاہ بن کے رعب و داب اور بزرگوں کی ہیبت کے ساتھ چلتے ہو۔

کیا تمھاری یہ ساری حیثیت و شخصیت اس لئے نہیں ہے کہ لوگ تم سے امید رکھتے ہیں کہ تم حق الٰہی کے ساتھ قیام کر سکتے ہو اگرچہ تم اکثر حقوق میں کوتاہی کر رہے ہو تم نے ائمہ کے حق میں کوتاہی کی ہے

www.kitabmart.in

کمزوروں کے حقوق کو ضائع کیا ہے ۔ صرف اپنا حق طلب کرتے رہتے ہو نہ کوئی مال خرچ کرتے ہو اور نہ نفس کے لئے کوئی خطرہ مول لیتے ہو اور نہ خدا کے لئے اپنی قوم سے کوئی عداوت مول لیتے ہو ۔ صرف یہ آرزو رکھتے ہو کہ جنّت مل جائے ۔ انبیاء کرام کے ہمسایہ میں رہیں اور عذاب سے نجات حاصل کر لیں ۔

اے خدا سے بیجا آرزوئیں وابستہ کرنے والو! مجھے تمھارے بارے میں عذاب کے نازل ہو جانے کا خطرہ ہے کہ تم خدا کی مہربانی سے اس منزل تک پہنچ گئے ہو جہاں بہترین فضیلت دی جاتی ہے ۔ تم خدا شناسوں کا احترام نہیں کرتے ہو اور بندگان خدا تمھارا احترام کرتے ہیں ۔ تم عہد الٰہی کو ٹوٹتے دیکھتے ہو تو بیچین نہیں ہوتے ہو حالانکہ اپنے عہدوں کیلئے ہمیشہ بیچین رہتے ہو ۔ دیکھو پیغمبر اسلامؐ کا عہد حقیر بنایا جا رہا ہے ۔ شہروں میں اندھے پن ۔ گونگے پن اور لنج کی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں مگر نہ تمھیں رحم آتا ہے اور نہ تم اپنے مقام پر عمل کرتے ہو اور نہ عمل کرنے والوں کی مدد کرتے ہو ۔ صرف ظالموں کی خوشامد اور ان کے ساتھ اچھے تعلقات کی پناہ تلاش کرتے رہتے ہو ۔ پروردگار نے تمھیں برائیوں سے رکنے اور روکنے کا حکم دیا ہے مگر تم سب سے غافل ہو ۔ تمھاری مصیبت سب سے زیادہ عظیم تر ہے کہ تم علماء کی جگہ لئے ہوئے ہو ۔ اگر تمھیں اس بات کا شعور ہو ۔

یاد رکھو کہ تمام امور دنیا اور احکام کے تنفیذی راستے ان علماء کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں جو حلال و حرام کے امین ہوتے ہیں ۔ اور تمھارے پاس یہ منزلت نہیں ہے ۔ اس لئے کہ تم نے حق سے انحراف کیا ہے اور واضح دلائل کے باوجود سنت میں اختلاف کیا ہے ۔ حالانکہ

اگر تم اذیتوں پر صبر کر لیتے اور خدا کے معاملہ میں دشواریوں کو برداشت کر لیتے تو تمام مذہبی امور تمھارے ہی پاس وارد ہوتے اور تمھارے ہی گھر سے برآمد ہوتے اور پھر بازگشت بھی تمھاری ہی طرف ہوتی۔

لیکن افسوس کہ تم نے ظالموں کو اپنے سارے اختیارات دیدئے

www.kitabmart.in

اور امورالٰہیہ کو ان کے حوالہ کر دیا کہ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور خواہشات کی راہ میں آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ انھیں سارا اختیار تمھارے موت سے فرار اور دنیا پسندی نے دیدیا ہے۔ اگرچہ یہ دنیا ساتھ دینے والی نہیں ہے۔ تم نے اللہ کے کمزور بندوں کو ظالموں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے کہ اب کوئی وطن سے دور مقہور ہے اور کوئی کمزور اور روٹی سے محروم ہے اور یہ سب ساری حکومت میں انھیں کی مرضی سے الٹ پلٹ کرتے ہیں اور ذلت و رسوائی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں کہ انھوں نے اشرار کی اقتدا کر لی ہے اور خدائے جبار کے مقابلہ میں جری ہو گئے ہیں۔ ہر شہر کے منبر پر انھیں کا خطیب گرج رہا ہے۔ زمین انھیں کے زیر تصرف ہے اور ان کے ہاتھ بالکل کھلے ہوئے ہیں۔ لوگ ان کے غلام ہو چکے ہیں اور کسی کے ہاتھ کو روک نہیں سکتے ہیں۔

ان ظالموں میں کوئی دشمن ترین جابر ہے اور کوئی کمزوروں پر ظلم ڈھانے والا صاحب اختیار ہے۔ ایسا حکمراں ہے جو اس خدا کو پہچانتا ہی نہیں ہے جس نے ایجاد کیا ہے اور پھر واپس بلانے والا ہے۔

کس قدر تعجب کی بات ہے اور کس طرح تعجب نہ کیا جائے کہ زمین خدا خیانت کار منحوسوں اور صدقہ نہ دینے والے ظالموں اور مومنین

www.kitabmart.in

اختلاف کا فیصلہ کرے گا اور وہی ان مسائل میں اپنے فیصلہ کو جاری کرے گا

خدایا تجھے معلوم ہے کہ میرا اقدام نہ کسی اقتدار کے حصول کے لئے تھا اور نہ مال دنیا کی تلاش کے لئے۔ میں صرف یہ چاہتا تھا کہ تیرے دین کے نشانات واضح ہو جائیں۔ تیرے شہروں میں اصلاح نمایاں ہو جائے۔ تیرے مظلوم بندے مطمئن ہو جائیں اور تیرے فرائض۔ سنن۔ اور احکام پر عمل ہونے لگے۔

یاد رکھو کہ تم لوگ اگر اب بھی میری مدد نہ کرو گے اور انصاف نہ کرو گے تو ظالم مزید قوی ہو جائیں گے اور تمہارے پیغمبرؐ کے چراغ ہدایت کو خاموش کر دیں گے۔ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری توجہ ہے اور اسی کی بارگاہ میں ہماری بازگشت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۷۷۔ امام زین العابدینؑ! آپ نے محمد بن مسلم الزہری کو نصیحت فرماتے ہوئے ایک خط ارسال فرمایا۔ اللہ ہمیں اور تمھیں فتنوں سے بچائے اور آتش جہنم سے محفوظ رکھے۔ تم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ جو بھی تمھیں پہچان لے گا تمھارے حال پر رحم کرے گا۔ تمہارے اوپر اللہ کی نعمتوں کا ایک بوجھ ہے۔ اس نے تمھارے بدن کو صحت دی ہے۔ زندگی کو طویل بنایا ہے۔ کتاب دے کر حجت تمام کر دی ہے۔ دین فہمی کا شعور دیا ہے۔ سنت پیغمبرؐ کا عرفان عطا فرمایا ہے اور پھر ہر نعمت کے مقابلہ میں اور ہر اتمام حجت کے نتیجہ میں ایک فرض قرار دیا ہے اور وہ فرض یہ ہے کہ ہر فضل و کرم اور ہر نعمت و احسان پر اس کا شکریہ ادا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے " اگر تم میرا شکریہ ادا کرو گے تو میں اضافہ کردوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہو گا۔

تو اب دیکھو کہ کل تمہارا کیا حال ہوگا جب اس مالک کے سامنے کھڑے ہوگے اور وہ ہر نعمت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کا کس طرح تحفظ کیا تھا اور ہر حجت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا اور یہ یاد رکھو کہ خدا نہ کسی بے ربط عذر کو قبول کرسکتا ہے اور نہ کسی تقصیر سے راضی ہوسکتا ہے۔ افسوس، افسوس۔ یہ کچھ نہیں ہوسکتا ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں علماء سے عہد لے لیا ہے کہ اسے لوگوں کے لئے واضح کروگے اور اس کے مطالب کو چھپاؤ گے نہیں"۔

(آل عمران ۱۸۷)

www.kitabmart.in

یاد رکھو کہ کم سے کم نعمت خدا کا کتمان اور معمولی سے معمولی تمہاری مسئولیت یہ ہے کہ تم نے ظالم کی وحشت کو انس میں تبدیل کیا ہے اور اس کی گمراہی کے راستہ کو آسان کر دیا ہے کہ جب اس نے چاہا اس سے قریب ہوگئے اور جب اس نے پکارا لبیک کہہ دی۔

مجھے کس قدر خوف ہے کہ کل تم منزل عتاب میں اس گناہ کی بنا پر خائنوں کے ساتھ محشور ہو اور تم سے ظالموں کی اس اعانت کا حساب لیا جائے کہ تم نے ظالم کے غلط عطیہ کو قبول کر لیا اور حقدار کو حق نہ دینے والے سے قرب اختیار کر لیا۔ اس کے باطل کو رد نہیں کیا اور خدا سے مقابلہ کرنے والے کے مطالبہ کو قبول کر لیا۔

کیا ظالم کا تمہیں بلا کر ایسا قطب قرار دیدینا جس پر وہ ظلم کی چکی چلا سکے اور ایسا پل بنا دینا جس سے گذر کر مظالم تک پہنچ سکے اور ایسی سیڑھی کا درجہ دیدینا جس سے گمراہی تک جا سکے ـــــ اور مسلسل ضلالت کی دعوت دیتے ہوئے اپنے راستہ پر چلتا رہے جس کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے

www.kitabmart.in

ذریعہ علماء کو مشکوک بنائے اور پھر جہلاء کے دلوں کو ان کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ تو ظالم کے مخصوص ترین وزیر اور مقرب ترین مددگار نے بھی وہ نہیں کیا جو تمھارے ذریعہ ہو گیا کہ ان کے فساد کی تائید کر دی اور ان کے پاس عوام و خواص کی آمد و رفت کا ذریعہ بن گئے۔

بھلا کس قدر وہ دولت کم ہے جو انھوں نے تمھیں اس برے کام کے معاوضہ میں دی ہے اور کس قدر معمولی وہ تعمیر تمھارے لئے کی ہے اس تخریب کے مقابلہ میں جو تمھاری آخرت کے سلسلہ میں کر دی ہے۔ اب تم اپنے بارے میں خود غور کرو کہ دوسرا غور کرنے والا نہیں ہے اور تم اپنا حساب اس شخص کی طرح کرو جسے کل حساب دینا ہے۔

اور یہ بھی دیکھو کہ تم نے اس کا کیسا شکریہ ادا کیا ہے جس نے صبح و شام چھوٹی بڑی نعمتوں کی غذا دی ہے ـــ مجھے تو بید خوف ہے کہ تمھارا حال ان لوگوں جیسا نہ ہو جائے جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہوتا ہے "ان کے بعد وہ لوگ کتاب کے وارث ہو گئے جنھیں صرف اس دنیا کے مال و متاع کی فکر تھی اور آخرت کے بارے میں کہتے تھے کہ عنقریب ہمارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے"۔ (اعراف ۱۶۹)

تم قیام والے گھر میں نہیں ہو۔ تم ایسی منزل میں ہو جہاں سے کوچ کا اعلان ہو چکا ہے اور آدمی اپنے ساتھیوں کے بعد رہ بھی کس قدر سکتا ہے خوشا بحال جو اس دنیا میں خوف آخرت کے ساتھ زندہ رہیں ـــ اور بدبختی ان کے لئے ہے جو خود تو مر جائیں لیکن ان کے گناہ باقی رہ جائیں۔

ہوشیار ہو جاؤ کہ تمھیں خبر دار کر دیا گیا ہے اور جلدی عمل کرو کہ

www.kitabmart.in

وقت کم رہ گیا ہے۔ تمہارا معاملہ اس سے ہے جو جاہل نہیں ہے اور تمہارے اعمال کا محافظ وہ ہے جو غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو کہ طولانی سفر قریب آگیا ہے اور اپنے گناہوں کا علاج کرو کہ شدید بیماری کا سامنا ہے۔

خبردار یہ خیال نہ کرنا کہ میں تمھیں تنبیہ اور سرزنش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہاری جو رائے مردہ ہو چکی ہے وہ زندہ ہو جائے اور تمہارا جو دین گم ہو گیا ہے وہ پلٹ کر چلا آئے۔ تمھیں تو پروردگار کا یہ ارشاد یاد ہے "یاد دلاتے رہو کہ یاد دہانی صاحبان ایمان کے حق میں مفید ہوتی ہے۔" (ذاریات ۵۵)

کیا تمھیں وہ ساتھی۔ ہمسن یاد نہیں ہیں جو یہاں سے چلے گئے اور تمھیں اکیلا چھوڑ گئے۔ دیکھو کیا وہ بھی اس مصیبت میں مبتلا تھے جس میں تم مبتلا ہو یا اس مسئلہ میں گر پڑے تھے جس میں تم گرے ہو۔ یا تمھیں کوئی ایسا خیر یاد آگیا ہے جسے انھوں نے چھوڑ دیا تھا یا ایسی چیز معلوم ہو گئی ہے جس سے وہ ناواقف تھے ـــــ تمھیں تو یہ نعمت بھی حاصل ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں تمھاری مخصوص جگہ ہے اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تمھاری رائے کا اتباع ہوتا ہے۔ تمھارے احکام پر عمل ہوتا ہے۔ تمھارے حلال و حرام کی پابندی کی جاتی ہے۔

اور عوام کو تمھارے اس اتباع پر صرف اس چیز نے آمادہ کر دیا ہے کہ علماء ختم ہو گئے ہیں اور جہل تم پر اور ان پر دونوں پر غالب آگیا ہے اور ریاست کی محبت نے غلبہ کر لیا ہے اور یہ تم سے اور حکام سے دنیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ تم کس جہالت اور فریب میں مبتلا

www.kitabmart.in

ہو اور عوام کس بلا اور فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ان کو سارا شوق ہے کہ تمہارا جیسا علم حاصل ہو جائے اور تمہاری جیسی منزل حاصل کر لیں اور اس کے نتیجہ میں اسی سمندر میں گر پڑے ہیں جس کی تھاہ نہیں مل سکتی ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ ہم دونوں کا نگہبان ہے اور اسی سے مدد کی امید ہے۔

اچھا دیکھو اب ان حالات سے کنارہ کش ہو جاؤ تاکہ صالحین سے ملحق ہو جاؤ جو قبروں میں دفن ہو چکے ہیں۔ اس عالم میں کہ پیٹھ اور پیٹ ایک ہو گئے ہیں اور اب خدا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہ گیا ہے۔ نہ دنیا انھیں دھوکہ دے سکتی ہے اور نہ وہ دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ انھوں نے آخرت کی رغبت پیدا کی۔ اسے تلاش کیا اور بالآخر منزل تک پہنچ گئے۔

اگر دنیا تمھیں اس قدر بہکا سکتی ہے جبکہ بوڑھے ہو گئے ہو اور شعور پختہ ہو چکا ہے اور موت سامنے آچکی ہے تو نوجوان کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں جو علم کے اعتبار سے جاہل۔ فکر کے اعتبار سے کمزور اور عقل کے اعتبار سے مشکوک ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بھلا کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کے پاس فریاد کی جائے۔ ہم خدا کی بارگاہ میں اپنے غم اور تمہاری حالت کے بارے میں فریاد کرتے ہیں اور اسی کے یہاں اپنی مصیبتوں کا حساب کرتے ہیں۔

اب تم دیکھو کہ جس نے چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اس کا شکریہ کس قدر ادا کرتے ہو اور اس کی عظمت کا کس قدر خیال رکھتے ہو جس نے اپنے دین کے ذریعہ تمھیں لوگوں میں جمیل بنا دیا ہے۔ اس کے

www.kitabmart.in

لباس عافیت کو کس قدر محفوظ رکھتے ہو جس کے ذریعہ اس نے تمھاری پردہ پوشی کی ہے۔ اس سے کسقدر قریب یا دور ہو جس نے تمھیں اپنے سے قریب رہنے کا حکم دیا ہے۔

آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ اس غفلت سے ہوشیار نہیں ہوتے ہو ان لغزشوں سے سنبھلتے نہیں ہو کہ یہ اقرار کرو کہ بخدا میں نے ایک مقام پر بھی خدا کے لئے ایسا قیام نہیں کیا ہے جس سے اس کے دین کو زندہ کیا جا سکے یا کسی باطل کو مردہ بنایا جا سکے ——— اور اسی اقرار کو اس معبود کی نعمتوں کا شکریہ قرار دو۔ مجھے کس قدر خوف ہے کہ تم ان لوگوں جیسے ہو جاؤ جن کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ "ان لوگوں نے نمازوں کو برباد کر دیا اور خواہشات کا اتباع کر لیا تو اب عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (مریم ۵۹)

خدا نے تمھیں اپنی کتاب کا حامل اور اپنے علم کا امانتدار بنایا تھا اور تم نے اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس بلا سے محفوظ رکھا ہے جس میں تمھیں بتلا کر دیا ہے۔ والسّلام

(تحف العقول ص ۲۷۴)

۷۷۲۔ یزید بن عبداللہ نے اپنے راوی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابوجعفرؑ نے سعد الخیر کے نام خط لکھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد۔ میں تمھیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں کہ اسی میں بربادی سے نجات اور آخرت میں فائدہ کی امید ہے۔ پروردگار نے تقویٰ کے ذریعہ بندوں کو عقل کے گم ہو جانے سے بچایا ہے اور ان کی جہالت اور گمراہی کا علاج کیا ہے۔ تقویٰ ہی کے ذریعہ نوح اور ان کے اہل سفینہ نے نجات پائی تھی اور صالح

اور ان کے ساتھیوں نے بجلی سے امان حاصل کی تھی۔ تقویٰ ہی کے ذریعہ صابرین اور ان کی جماعت نے ہلاکتوں سے نجات حاصل کی تھی اور ان کے ساتھی اسی راستہ پر چل کر اسی فضیلت کے طلب گار تھے۔ انھوں نے شبہات میں گرنے کی سرکشی کو چھوڑ دیا تھا کہ کتاب خدا کا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا۔ انھوں نے رزق الٰہی پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شکریہ کا حقدار تھا اور اپنی کوتاہیوں پر اپنے نفس کی مذمت کی کہ نفس مذمت کے قابل تھا۔ انھیں یہ معلوم تھا کہ خدا علیم اور حلیم ہے اس کا غضب صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی رضا کو قبول نہیں کرتے ہیں اور وہ نعمتوں سے محروم بھی انھیں کو رکھتا ہے جو اس کے عطایا کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ وہ گمراہی میں انھیں کو چھوڑ دیتا ہے جو ہدایت کو قبول نہیں کرتے ہیں۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد اس نے گنہگاروں کو توبہ کا موقع دیا تاکہ گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کرلیں اور اپنی کتاب میں بلند آواز سے بندوں کو اس امر کی طرف دعوت دی۔ اس نے بندوں کو دعاؤں سے روکا نہیں ہے لیکن ملعون وہ لوگ ہیں جنھوں نے تنزیل الٰہی کو چھپا دیا ہے۔

پروردگار نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے۔ اس کی رحمت غضب پر سبقت رکھتی ہے اور صدق وعدالت کے ساتھ مکمل ہے۔ وہ بندوں پر اس وقت تک غضبناک نہیں ہوتا ہے جب تک وہ خود غضبناک نہ ہوں۔ یہ علم الیقین ہے اور یہی علم التقویٰ ہے۔ ہر قوم کا انجام یہی ہوا ہے کہ جب اس نے کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو خدا نے علم الکتاب کو چھین لیا ہے اور جب دشمنان خدا کو اپنا ولی امر بنالیا ہے تو انھیں کے حوالہ کر دیا ہے۔

www.kitabmart.in

کتاب کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کر دی۔ اس کی روایت تو برابر کرتے رہے لیکن رعایت نہیں کی۔ جاہلوں کو ان کی روایت ہی اچھی لگتی ہے اور علماء رعایت و حفاظت کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر ہمیشہ رنجیدہ رہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ کتاب کو چھوڑنے کا یہ تھا کہ جاہلوں کو کتاب کا ولی امر بنا دیا اور انھوں نے خواہشات کی منزل میں وارد کر دیا اور ہلاکت کی طرف پہنچا دیا۔ دین کے احکام کو تبدیل کر دیا اور پھر کتاب کا وارث جاہلوں اور نادان بچوں کو بنا دیا۔ اب امت امر الٰہی کے بجائے انھیں کے احکام لے کر جاتی ہے اور انھیں کے پاس آتی ہے۔ ہائے ظالموں نے کس قدر غلط بدل تلاش کیا ہے۔ ولایت خدا کے بعد ولایت بشر اور ثواب الٰہی کے بدلے معاوضۂ انسان اور رضائے الٰہی کے بجائے رضائے مردم۔

اب امت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ انھیں میں وہ بھی ہیں جو اس گمراہی میں کوشش عبادت کئے چلے جا رہے ہیں۔ اپنے حال پر خوش ہیں اور دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ ان کی عبادت خود ان کے واسطے بھی فتنہ ہے اور ان کا اتباع کرنے والوں کے واسطے بھی وجہ گمراہی ہے۔

دیکھو! مرسلین کی زندگی میں عبادت گذاروں کے لئے بہترین نصیحت موجود ہے جب کوئی نبی اطاعت کے درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد اگر ایک مرتبہ ترک اولیٰ کر دیتا تھا تو کبھی جنّت سے باہر نکل آتا تھا اور کبھی مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد توبہ اور اعتراف کے بغیر اس مصیبت سے نجات نہیں پاتا تھا۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد علماء یہود اور راہبوں کی مثالوں کو دیکھو جو کتاب الٰہی کو چھپاتے بھی تھے اور اس میں تحریف بھی کرتے تھے لیکن اس تجارت سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہدایت یافتہ بھی نہ ہو سکے۔

اس کے بعد اس امت کے ان افراد کو دیکھو جنھوں نے کتاب کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کردی۔ اپنے حکام اور شخصیات کے ساتھ لگے رہے اور جب حکام کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ لگ گئے جن کے پاس دنیا زیادہ تھی۔ یہی ان کے علم کی انتہا تھی اور اسی طرح دلوں پر مہر لگ گئی اور لالچ میں زندگی گذارتے رہے۔ ابلیس کے حرف باطل کی آواز ہمیشہ انھیں کی زبانوں سے سنائی دیتی رہی۔

علماء برحق ہمیشہ ان احبار و رہبان جیسے علماء سے اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے رہے اور یہ علماء برحق کو حق کی تکلیف دینے پر عیب دار قرار دیتے رہے۔

یاد رکھو یہ علماء خود بھی خائن ہیں اگر نصیحت کو مخفی رکھیں۔ گمراہ کو دیکھ کر ہدایت نہ دیں۔ مردہ دل کو دیکھ کر زندہ نہ بنائیں۔ یہ بدترین اعمال انجام دینے والے ہیں کہ پروردگار نے اپنی کتاب میں ان سے عہد لیا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کریں۔

علماء جہلاء کی طرف سے ہمیشہ زحمت و مصیبت میں رہتے ہیں۔ نصیحت کریں تو کہتے ہیں کہ تم اونچے ہو رہے ہو۔ جس حق کو نظر انداز کردیا گیا ہے اس کی تعلیم دیں تو کہتے ہیں کہ جھگڑا ڈال رہے ہو۔ الگ ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ لاپرواہ ہو گئے ہو — ان کی باتوں پر دلیل کا مطالبہ کریں تو

کہتے ہیں کہ یہ منافقت ہے اور ان کی اطاعت بھی کرلیں تو کہتے ہیں کہ تم خدا کی معصیت کر رہے ہو۔

www.kitabmart.in

یہ جہلاء اپنی جہالت کی بنا پر ہلاک ہو گئے کہ تلاوت کے بارے میں امّی محض ہیں۔ تعریف کے وقت کتاب کی تصدیق کرتے ہیں اور تحریف کے وقت تکذیب کر دیتے ہیں اور کوئی انکار کرنے والا بھی نہیں ہے۔

ان لوگوں کی مثال احبار اور رہبان جیسی ہے جو خواہشات کے میدان کے قائد اور گمراہیوں کے سردار تھے۔

دوسری قسم وہ ہے جو ہدایت اور گمراہی کے درمیان میں ہے اور ایک گروہ کو دوسرے سے الگ نہیں کر پاتی ہے۔ وہی کہتے ہیں جیسے لوگ پہچانتے ہیں اور خود نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں کی شریعت پیغمبرؐ کو چھوڑنے پر بھی تصدیق کر دیتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی بدعت ظاہر ہوتی ہے اور نہ کوئی سنت تبدیل ہوتی ہے نہ کوئی خلاف ہے نہ اختلاف۔ مگر جب لوگوں پر غلطیوں کی تاریکی چھا جاتی ہے تو دو طرح کے امام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور ایک جہنم کی طرف۔ یہی وقت ہوتا ہے جب شیطان کا بیان ظاہر ہوتا ہے اور اس کی آواز اس کے چاہنے والوں کی زبان سے بلند ہو جاتی ہے۔ اس کے سوار اور پیادہ بکثرت جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس کی بدعتوں پر عمل کرتے ہیں اور کتاب و سنت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اولیاء خدا حجت کے ساتھ بولتے ہیں اور کتاب و حکمت کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح اہل حق

www.kitabmart.in

اور اہل ضلالت سے تعاون کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جماعت فلاں اور اس کے امثال کے ساتھ ہو جاتی ہے لہذا ان دونوں قسموں کو نگاہ میں رکھو اور جو شریف ہیں ان کے ساتھ رہو یہاں تک کہ منزل پر پہنچ جاؤ، بیشک خسارہ والے وہی ہیں جنھوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل سب کو روز قیامت خسارہ میں مبتلا کر دیا اور یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔ سورہ رمز آیت ۵۔ (کافی ۸ صـ۵۲/ ۱۶)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

جامع وصایائے اہلبیتؑ

۳۷۷۔ عبدالرحمان بن حجاج! میرے پاس امام موسیٰ کاظمؑ نے ایک نسخہ امیرالمومنینؑ کی وصیت کا ارسال فرمایا جس کا مضمون یہ تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کا وصیت نامہ ہے۔ علیؑ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ انھیں پروردگار نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان عالم پر غالب بنائیں چاہے یہ بات مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ (پروردگار ان پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کرے) ۔اس کے بعد میری نماز میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے اطاعت گذار بندوں میں ہوں۔

میرے فرزند حسنؑ! میں تمھیں اور اپنے تمام اہل خانہ۔ تمام اولاد اور جہاں تک میرا یہ پیغام پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو اور خبردار بغیر اسلام کے دنیا سے نہ جانا۔ ریسمان الٰہی سے وابستہ رہو آپس میں تفرقہ نہ ہونے پائے کہ میں نے رسول اکرمؐ

سے سنا ہے کہ آپس کی اصلاح تمام نماز روزہ سے بہتر ہے اور دین کو تباہ

وبرباد کرنے والی شے آپس کی لڑائی اور مخالفت ہے۔ کوئی طاقت

www.kitabmart.in
خدائے علی وعظیم کے بغیر نہیں ہے۔

اپنے قرابتداروں پر نگاہ رکھنا اوران کے ساتھ تعلقات قائم

رکھنا تاکہ پروردگار تمھارے حساب کو آسان کردے۔

دیکھو تیمیوں کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا۔ وہ بھوکے نہ رہنے پائیں

اور تمھارے سامنے برباد نہ ہوجائیں۔ میں نے رسول اکرمؐ کی زبان

سے سنا ہے کہ جو شخص کسی تیم کی کفالت کرے گا یہاں تک کہ وہ مستغنی

ہوجائے پروردگار اس کے لئے جنت کو لازم قرار دیدے گا جس طرح کہ

مال تیم کھانے والے کے لئے جہنم لازم ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا قرآن کے بارے میں۔ کہ اس پر عمل کرنے میں

دوسرے لوگ تم سے آگے نہ نکل جائیں۔

اور اللہ کو یاد رکھنا ہمسایہ کے بارے میں کہ رسول اکرمؐ نے ان کے

بارے میں وصیت فرمائی ہے اور آپ برابر اس قدر زور دیتے تھے کہ یہ خیال

ہوتا تھا کہ شائد انھیں میراث میں بھی حصہ دلوادیں گے۔

اللہ کو یاد رکھنا اس کے گھر کے بارے میں کہ جب تک تم باقی رہو کعبہ

تم سے خالی نہ ہونے پائے کہ اگر وہ نظر انداز ہوگیا تو تمھاری کوئی اوقات

نہ رہ جائے گی۔

اس کا ارادہ کرنے والا کم سے کم یہ برکت لے کر واپس ہوتا ہے

کہ اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اللہ کو یاد رکھنا نماز کے بارے میں کہ یہ بہترین عمل ہے اور تمھارے

www.kitabmart.in

دین کا ستون ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا زکوٰۃ کے بارے میں کہ اس سے غضب پروردگار سرد پڑ جاتا ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا ماہ رمضان کے بارے میں کہ اس کے روزے جہنم کی سپر ہیں۔

اللہ کو یاد رکھنا فقراء اور مساکین کے بارے میں کہ انھیں اپنی معیشت میں شریک رکھنا۔

اللہ کو یاد رکھنا مال اور جان اور زبان سے جہاد کے بارے میں کہ جہاد کرنے والے دو ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں یا امام برحق یا اس کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے

اللہ کو یاد رکھنا اپنے رسولؐ کی ذریت ـــــــ کے بارے میں کہ تمھارے سامنے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ تم ان سے دفاع کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔

اللہ کا خیال رکھنا اپنے رسولؐ کے ان اصحاب کے بارے میں جنھوں نے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کی اور نہ کسی بدعتی کو پناہ دی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایسے اصحاب کے بارے میں وصیت فرمائی ہے اور بدعتیں ایجاد کرنے والے اور ان کا اتباع کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ کو یاد رکھنا عورتوں اور کنیزوں کے بارے میں کہ رسول اکرمؐ کے آخری کلمات یہی تھے کہ تمھیں دو کمزوروں کے بارے میں وصیت کر رہا ہوں ایک عورت اور ایک کنیز۔

الصلوٰۃ - الصلوٰۃ -

www.kitabmart.in

کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا۔ اللہ تمھیں ہر اذیت کرنے والے اور ظالم کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ لوگوں سے اچھی باتیں کرنا جس طرح کہ پروردگار نے حکم دیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نظر انداز نہ کرنا کہ خدا تمھارے اوپر اشرار کو مسلط کردے اور پھر تم فریاد بھی کرو تو کوئی سننے والا نہ ہو۔

میرے فرزندو! آپس میں تعلقات رکھنا۔ ایک دوسرے پر مال صرف کرنا۔ ایک دوسرے کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا اور خبردار قطع تعلق، تفرقہ اور منھ پھیر لینے کی پالیسی پر عمل نہ کرنا۔ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ گناہ اور تعدی پر ہرگز تعاون نہ کرنا۔ اللہ سے ڈرو کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے خدا تم سب گھر والوں کو سلامت رکھے اور تمھارے درمیان نبی کی یادگار کو زندہ رکھے۔ میں تمھیں خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور آخری سلام کر رہا ہوں۔ اللہ کی رحمت و برکت تمھارے شامل حال ہے۔

(کافی، ص۵۱/ ۷)

۴۷۔ امام باقرؑ جابر بن یزید الجعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک میرے دوست نہیں ہو سکتے ہو جب تک اس قدر استقلال نہ پیدا ہو جائے کہ سارے شہر والے اس راہ میں تمھاری مذمت کریں تو کوئی تکلیف نہ ہو اور تعریف کریں تو کوئی مسرت نہ ہو۔ دیکھو اپنے نفس کو تعریفوں پر نہیں، کتاب خدا پر پرکھو۔ اگر دیکھو کہ اس کی راہ پر چل رہے ہو۔ اس کے فرمان پر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے ہو اور اس کے ثواب کی رغبت رکھتے ہو اور اس کے ڈرانے سے ڈرتے ہو تو اسی راہ پر قائم رکھو اور خوش ہو کہ اب کسی کا قول تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اگر قرآن سے الگ ہو گئے تو کون سی شے ہے جو تمھارے نفس کو

مغرور بنائے ہوئے ہے۔ (تحف العقول ص۲۸۴)

۷۷۵۔ امام باقرؑ اپنے بعض شیعوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے میرے شیعو! سنو اور سمجھو! ان وصیتوں کو جو ہمارے دوستوں کے لئے ہمارے عہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

www.kitabmart.in

دیکھو۔ قول میں صداقت سے کام لو۔ معاملات میں دوست اور دشمن دونوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ آپس میں لوگوں کے ساتھ مالی ہمدردی کرو۔ دلوں سے ایک دوسرے کو دوست رکھو۔ فقراء پر مال خرچ کرو۔ امور میں اتحاد و اتفاق رکھو۔ کسی کے بارے میں خیانت اور فریب سے کام نہ لو۔ یقین کے بعد شک پیدا مت کرو۔ اقدام کے بعد بزدلی کا مظاہرہ مت کرو۔ خبردار کوئی اہل مودت سے پیٹھ نہ پھرائے۔ اغیار کی محبت کی خواہش مت رکھو اور نہ ان سے دوستی کی فکر کرو۔ اللہ کے علاوہ کسی کے لئے عمل نہ کرو اور نبی کے علاوہ کسی پر ایمان نہ رکھو! اور نہ اس کا قصد کرو۔ اللہ سے مدد طلب کرو اور پھر صبر کرو" زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ یاد رکھو خدا اپنی زمین کا وارث نیک بندوں کے علاوہ کسی کو نہ بنائے گا۔

دیکھو ہمارے شیعوں میں اللہ اور رسول کا دوست وہی ہے جو بات میں سچا ہو۔ وعدہ کو وفا کرتا ہو۔ امانت کو پہونچا دیتا ہو۔ حق کا بوجھ اٹھا لیتا ہو واجب مطالبات پر عطا کرتا ہو۔ حق کے احکام پر عمل کرتا ہو۔ ہمارا شیعہ وہی ہے جس کی سماعت اس کے علم سے آگے نہیں جاتی ہے۔

www.kitabmart.in

ہمارے بارے میں عیب لگانے والوں کی تعریف نہیں کرتا ہے۔ ہمارے دشمن سے تعلقات نہیں رکھتا ہے۔ ہم سے بیزار رہنے والوں کے ساتھ بیٹھتا نہیں ہے۔ مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اس کا اکرام کرتا ہے۔ جاہل سے ملتا ہے تو اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ ہمارا شیعہ کتوں کی طرح شور نہیں مچاتا ہے اور نہ کوّوں کی طرح لالچی ہوتا ہے۔ ہمیشہ صرف اپنے برادران ایمانی سے سوال کرتا ہے اور اغیار سے سوال نہیں کرتا ہے چاہے بھوکا ہی کیوں نہ مر جائے۔ ہمارا شیعہ ہماری جیسی بات کرتا ہے اور ہمارے معاملہ میں اپنے دوستوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور ہماری محبت میں دور والوں کو قریب بنا لیتا ہے اور ہماری دشمنی کی بنا پر قریب والوں کو بھی دور کر دیتا ہے۔ (دعائم الاسلام ا ص ۶۴)

۷۶۔ عبداللہ بن بکیر ایک شخص کے حوالہ سے امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے پاس ہماری ایک جماعت وارد ہوئی اور ہم نے گذارش کی کہ ہم لوگ عراق جا رہے ہیں ہمیں کچھ نصیحتیں فرمائیں؟

فرمایا کہ تمہارے طاقتور کا فرض ہے کہ کمزور کو قوی بنائے اور غنی فقیر کا خیال رکھے۔ خبردار ہمارے اسرار کو نشر نہ کرنا اور ہمارے خاص معاملات کا اعلان نہ کرنا اگر تمہارے پاس ہماری طرف سے کوئی خبر آئے اور اس پر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو فوراً لے لینا ورنہ ٹھہر جانا اور ہماری طرف واپس کر دینا تاکہ ہم تمہارے واسطے اس کی وضاحت کریں۔

(کافی ۲ ص ۲۲۲ / ۴)

۷۷۔ خطّاب کوفی۔ مصعب بن عبداللہ الکوفی کہتے ہیں کہ سدیر صیرفی امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس اصحاب کی ایک

www.kitabmart.in

جماعت موجود تھی آپ نے فرمایا۔ سدیر! ہمارے شیعہ ہمیشہ ہماری نگاہ میں۔ ہماری حفاظت میں ہیں۔ ہر طرح سے مامون و محفوظ رہیں گے جب تک اپنے اور اپنے خالق کے درمیان تعلقات ٹھیک رکھیں گے اور ائمہ کے ساتھ نیت صحیح رکھیں گے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ اس طرح اچھا برتاؤ کریں گے کہ کمزوروں پر مہربانی کریں گے اور فاقہ کشوں کو مال عطا کریں گے ——— ہم کسی کو ظلم کا حکم نہیں دیتے ہیں۔ صرف احتیاط۔ تقویٰ اور ورع کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مواسات اور ہمدردی کرو کہ روز اول اور دورِ آدمؑ سے اللہ کے دوست ہمیشہ قلیل اور کمزور رہے ہیں۔ ان میں آپس میں ہمدردی بیحد ضروری ہے۔ (محاسن برقیؒ ا ص ۲۵۸ / ۴۹۲)

۷۷۸۔ اسماعیل بن جابر امام صادقؑ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے اصحاب کو یہ خط لکھا اور انھیں حکم دیا کہ اس پر نظر رکھیں۔ اسے یاد رکھیں۔ اس پر عمل کریں اور آپس میں اس پر مذاکرہ کرتے رہیں۔ چنانچہ وہ حضرات اس وصیت نامہ کو اپنے گھر کی جائے نماز پر رکھتے تھے اور ہر نماز کے بعد اس کا مطالعہ کرتے تھے۔

اما بعد۔ اپنے پروردگار سے عافیت طلب کرو۔ سکون، وقار اور اطمینان نفس کو اپنا شعار بناؤ۔ حیات و غیرت کو اختیار کرو اور ان تمام چیزوں سے دور رہو جن سے تمھارے پہلے اللہ کے نیک بندوں نے دوری اختیار کی ہے۔ خبردار بہتان۔ الزام تراشی۔ گناہ اور ظلم سے زبان کو آشنا نہ کرو کہ تم نے ان مکروہ اور ناپسندیدہ اقوال سے زبان کو بچا لیا تو اس میں پروردگار کے نزدیک تمھارے لئے خیر ہے۔

www.kitabmart.in

ایسی ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو آشنا کرنا بندہ کے لئے تباہی کا سبب اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور خدا اسے گونگا۔ بہرا اور اندھا بنا دیتا ہے جس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت ۱۸ کا مصداق ہوجاتا ہے "یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں کہ اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں یعنی بولنے کے لائق نہیں ہے اور پھر" انھیں اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ معذرت کر سکیں"۔ (سورہ مرسلات آیت ۳۶)

خبر دار جن چیزوں سے خدا نے روکا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا اور ان باتوں کے علاوہ خاموش رہنا جن میں آخرت کا فائدہ ہو اور خدا اجر وثواب دے سکے تسبیح وتقدیس وتہلیل وثنائے پروردگار کرتے رہنا۔ اس کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرنا اور ان چیزوں میں رغبت پیدا کرنا جو اس کے پاس ہیں اور جن کی قدر ومنزلت اور حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ اپنی زبان کو ان باتوں سے دور رکھو جن کلمات باطل سے خدا نے روکا ہے اور جن کا انجام ہمیشہ کا عذاب جہنم ہے اگر انسان توبہ نہ کرلے اور ان سے بالکل الگ نہ ہو جائے۔

دعا کرتے رہو کہ مسلمانوں نے کوئی کامیابی اور کامرانی دعا سے بہتر اور تضرع وزاری سے بالاتر وسیلہ سے حاصل نہیں کی ہے۔ جس چیز کی خدا نے رغبت دلائی ہے اس کی رغبت رکھو اور جس چیز کی طرف دعوت دی ہے ادھر قدم آگے بڑھاؤ کہ کامیابی حاصل کرلو اور عذاب الٰہی سے نجات پا جاؤ۔

خبر دار تمہارا نفس کسی حرام کی لالچ میں نہ پڑ جائے کہ جس نے دنیا میں محرمات الٰہیہ کی پرواہ نہیں کی خدا آخرت میں اس کے اور جنت

www.kitabmart.in

ونعمات ولذات جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور اسے اہل جنت کی دائمی اور ابدی کرامت وعظمت سے محروم کر دے گا۔

یاد رکھو۔ بدترین اور خطرناک ترین حصہ اس کا ہے جس نے اطاعت الٰہی کو ترک کر کے معصیت کا راستہ اختیار کیا اور دنیا کی چند روزہ زائل ہو جانے والی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمت ولذت وکرامت پر مقدم کر کے محرمات الٰہیہ کو پامال کر دیا۔ افسوس ہے ایسے افراد کے لئے کیا بدترین حصہ ان کو ملا ہے اور کیا خسارہ آمیز واپسی ہوئی ہے اور کیا بدترین حال روز قیامت ہوا ہے۔

اللہ سے پناہ طلب کرو کہ تمھیں ایسا نہ ہونے دے اور ایسی بلاء میں مبتلا نہ کرے کہ اس کی طاقت وقوت کے علاوہ کوئی طاقت وقوت نہیں ہے۔ دعاؤں میں کثرت پیدا کرو کہ پروردگار اپنے بندگان مومنین سے کثرت دعا کو پسند کرتا ہے اور اس نے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور خدا روز قیامت ان دعاؤں کو بھی ایک ایسا عمل خیر بنا دے گا جس سے جنت کے درجات میں اضافہ ہو جائے گا۔

جہاں تک ممکن ہو دن رات کی تمام ساعتوں میں ذکر خدا کرتے رہو کہ اللہ نے تمھیں کثرت ذکر کا حکم دیا ہے اور وہ بھی اپنا ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور یاد رکھو کہ جب بھی کوئی بندۂ مومن اسے یاد کرتا ہے تو وہ بھی اسے خیر سے یاد کرتا ہے۔ اپنی طرف سے خدا کی بارگاہ میں کثرت عبادت کا ہدیہ پیش کرو کہ اس کی بارگاہ میں کسی بھی خیر کا حصول اس کی اطاعت اور ان تمام محرمات سے اجتناب کے بغیر جن کا ذکر ظاہر یا باطن قرآن میں کیا گیا ہے —— ممکن نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

یاد رکھو کہ خدا نے جس شے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اسے حرام قرار دیا ہے۔ لہذا سنت و سیرت پیغمبر اکرمؐ کا اتباع کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنے افکار اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کہ تم جو نیکی بھی کروگے وہ اپنے لئے کروگے اور تمھاری برائی بھی تمھارے ہی لئے ہوگی۔

اے وہ جماعت جس کے امور کا خدا محافظ ہے! تمھارا فرض ہے کہ سنت رسولؐ اور آثار ائمہ ہدیٰ و اہلبیتؑ رسول اللہ کا خیال رکھو کہ جس نے ان چیزوں کو اختیار کرلیا وہ ہدایت پاگیا اور جس نے انھیں چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کشی کرلی وہ گمراہ ہوگیا۔ یہی وہ حضرات ہیں جن کی ولایت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسولؐ اکرم نے فرمایا ہے کہ اتباع سنن و آثار میں مختصر عمل کی پابندی بھی روز قیامت بدعتوں اور خواہشات کی پیروی سے کہیں زیادہ مفید اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے۔

یاد رکھو کہ خواہشات اور بدعات کا اتباع خدا کی ہدایت کے بغیر کھلی ہوئی گمراہی ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے خدا کی بارگاہ میں کسی خیر کا حصول اطاعت اور صبر و رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ صبر و رضا خود ہی اطاعت پروردگار ہے۔

اور یاد رکھو کہ کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک ایمان نہیں کہا جاسکتا ہے جب تک وہ خدا کے برتاؤ سے راضی نہ ہو اور اس کے برتاؤ کو اپنی پسند و ناپسند پر مقدم نہ رکھے اور خدا صبر و رضا والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گا جس کے وہ اہل ہوں گے اور وہ برتاؤ ان کی اپنی پسند

www.kitabmart.in

سے یقیناً بہتر ہوگا۔

تمہارا فرض ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو بالخصوص نماز ظہر کی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو رہو جس طرح اس نے تم سے پہلے والوں کو بھی حکم دیا ہے اور تمھیں بھی حکم دیا ہے۔

اور تمھارا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں سے محبت کرو کہ جس شخص نے بھی انھیں حقیر سمجھا اور ان کے سامنے غرور کا مظاہرہ کیا وہ دین خدا سے پھسل گیا اور پروردگار اسے ذلیل بھی کرے گا اور سزا بھی دے گا۔ ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ پروردگار نے مجھے غریب مسلمانوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور یاد رکھو کہ جو بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل کرے گا۔ خداوند اس پر عذاب اور حقارت آمیز عذاب نازل کرے گا کہ لوگ اس سے بیزار رہیں گے اور خدائی سزا اس سے زیادہ سخت ہوگی۔ اپنے مسلمان غریب بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تمھارے اوپر ان کا حق ہے کہ ان سے محبت کرو۔ پروردگار نے اپنے رسول کو ان کی محبت کا حکم دیا ہے۔ اب اگر کسی شخص نے ان سے محبت نہ کی جن کی محبت کا خدا نے حکم دیا ہے تو اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی اور جس نے ایسا کیا اور اسی حال میں مرگیا وہ گمراہ دنیا سے جائے گا۔

دیکھو اپنی بڑائی اور تکبر سے دور رہو کہ کبریائی پروردگار کی ردا ہے اور جو اس میں خدا سے مقابلہ کرے گا وہ اسے روز قیامت ذلیل کردے گا اور دنیا میں اس کی کمر توڑ دے گا۔ خبردار ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کہ یہ نیک بندوں کا طریقہ نہیں ہے۔ جو شخص بھی کسی پر ظلم کرے گا اس کا مظلمہ خود اس کی گردن پر ہوگا اور خدا اس کے خلاف مظلوم کی مدد کرے گا اور جس کی

www.kitabmart.in

خدا مدد کر دے گا وہی کامیاب ہوگا اور غالب آجائے گا

خبردار ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرنا کہ کفر کی اصل حسد ہی ہے اور خبردار کسی مظلوم مسلمان کے خلاف کسی کی امداد نہ کرنا کہ وہ بد دعا کر دے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ مظلوم مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی امداد کرتے رہنا کہ ہمارے جد رسول اکرمؐ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی امداد ایک کار خیر ہے اور اس کا ثواب ایک ماہ کے روزہ اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے زیادہ ہے۔

اور خبردار کسی مسلمان بھائی پر غربت میں دباؤ مت ڈالنا کہ اگر تمہارا کوئی حق ہے تو زبردستی وصول کرو کہ ہمارے جد رسول اکرمؐ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو مسلمان پر تنگی کرنے کا حق نہیں ہے اور جو شخص غریب مسلمان کو مہلت دیدے گا خدا اس دن اسے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اسلام سپردگی کا نام ہے جس نے اپنے کو خدا کے سپرد کر دیا وہ مسلمان ہو گیا اور جو ایسا نہ کر سکا وہ واقعاً مسلمان نہیں ہے جو اپنے نفس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے کہ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔

اور خبردار معصیت سے دور رہنا کہ جو معصیت کا ارتکاب کرے گا وہ اپنے ہی ساتھ برائی کرے گا اور اچھائی اور برائی کے درمیان کوئی تیسری قسم نہیں ہے۔ اچھائی کرنے والوں کے لئے پروردگار کے یہاں جنت ہے اور برائی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے لہذا اطاعت پر عمل کرو

www.kitabmart.in

اور معصیت سے پرہیز کرو۔

اور یاد رکھو خدا سے کوئی شے بھی بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل نہ کوئی اور ___ جو شخص چاہتا ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے اس کا فرض ہے کہ رضائے خدا کو طلب کرے اور یہ بھی معلوم رہے کہ رضائے خدا اس کی اطاعت اور رسولؐ و آل رسولؐ کی فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے کہ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور ان کے چھوٹے بڑے کسی بھی فضل کے انکار کے بعد رضائے خدا کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اسی کو تلاش کرتے رہو کہ کوئی قوت و طاقت اس کے علاوہ نہیں ہے۔ اپنے نفس کو دنیا کی بلاؤں کے برداشت کرنے پر آمادہ کرو کہ ولایت و اطاعت خدا و رسولؐ و آل رسولؐ میں مسلسل بلاؤں کا نزول بھی آخرت میں تمام دنیا کے اقتدار اور اس کی ان مسلسل نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے جس میں ان لوگوں سے محبت رکھی جائے جن کی محبت اور اطاعت سے خدا نے منع کیا ہے۔

یاد رکھو پروردگار نے صرف ان ائمہ کی محبت کا حکم دیا ہے جن کا ذکر سورہ انبیاء آیت ۷۳ میں کیا ہے اور جن کی محبت و اطاعت سے منع کیا ہے۔ وہ سب ائمہ ضلال ہیں جن کا کام جہنم کی طرف دعوت دینا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار جب بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جب یہ نعمت دیتا ہے تو اس کی زبان پر حق جاری کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حق کو جاگزیں کر دیتا ہے اور وہ اسی پر عمل کرنے لگتا ہے ___

www.kitabmart.in

اور جب ایسا کر دیتا ہے تو اس کا اسلام مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اسی حال میں مر جائے تو حقیقی مسلمان مرتا ہے ــــ لیکن اگر وہ کسی کو خیر نہیں دینا چاہتا ہے تو اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ بالکل تنگ ہو جاتا ہے کہ اگر حق زبان پر جاری بھی ہو جائے تو دل میں جاگزیں نہیں ہوتا ہے اور جب ایسا نہیں ہوتا ہے تو اس پر عمل کرنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے اور اس حال میں مر جانے والا منافقین میں شمار ہوتا ہے اور جو وہ حق زبان پر جاری ہو کر دل کی گہرائیوں میں نہ اتر سکے اور اس پر عمل نہ ہو سکے وہ روز قیامت ایک حجت بن جاتا ہے۔

اللہ سے ڈرو اور دعا کرو کہ تمھارے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دے اور تمھاری زبانوں کو حق کے ساتھ گویا بنا دے تاکہ اسی حال میں دنیا سے جاؤ اور تمھاری بازگشت نیک بندوں جیسی ہو کہ اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے اور ساری حمد اسی رب العالمین کے لئے ہے۔

اور جو شخص بھی یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے۔ کیا اس نے پیغمبر اکرمؐ کا یہ خطاب نہیں سنا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تاکہ خدا تم سے محبت کرے اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دے۔ (آل عمران ۳۱)

خدا کی قسم کوئی شخص بھی خدا کی اطاعت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا ہمارے اتباع کو شامل کر دیتا ہے اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرتا

www.kitabmart.in

ہے مگر یہ کہ خدا اسے محبوب بنالیتا ہے اور پھر جو شخص ہمارا اتباع چھوڑ دیتا ہے وہ ہمارا دشمن ہو جاتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہو جاتا ہے وہ خدا کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے اور جو ایسا ہو جاتا ہے خدا اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور منھ کے بھل جہنم میں ڈال دیتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

(کافی ۸ ۴ے)

۷۷۹۔ عبدالسلام بن صالح الہروی! میں نے امام رضاؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے تو عرض کیا کہ آپ کا امر کس طرح زندہ کیا جاتا ہے؟ فرمایا ہمارے علوم سیکھا جاتا ہے اور پھر لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ لوگ ہمارے کلام کے محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو خود بخود ہمارا اتباع کرنے لگیں گے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ا ص۳۰۷ / ۶۹، معانی الاخبار ص۱۸۰ / ۱)

۷۸۰۔ امام رضاؑ نے عبدالعظیم الحسنی سے فرمایا کہ ہمارے دوستوں تک ہمارا سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ خبردار شیطان کو اپنے نفس پر کوئی راستہ نہ دیں اور ان کو حکم دینا کہ سچ بولیں، امانتیں ادا کریں اور سکوت اختیار کریں بلا وجہ بحث نہ کریں۔ ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہیں۔ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہیں کہ اسی میں ہماری قربت ہے اور آپس میں پھوٹ نہ پیدا کریں کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور میرے کسی دوست کو ناراض کرے گا تو میں خدا سے دعا کروں گا کہ اس پر دنیا میں بھی بدترین عذاب کرے اور آخرت میں تو بہر حال وہ خسارہ والوں میں ہوگا۔

انھیں یہ بھی بتا دینا کہ خدا ان کے نیک کرداروں کو بخش

www.kitabmart.in

دے گا اور بُرے اعمال والوں سے بھی درگذر کر دے گا لیکن شرک کرنے والوں اور ہمارے دوستوں کو اذیت کرنے والوں یا ان کے ساتھ برائی چاہنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گا جب تک اپنے عمل سے باز نہ آجائیں ——— ہاں اگر اپنی حرکت سے باز آگئے تو خیر ہے۔ ورنہ وہ ان کے دل سے ایمان کی روح نکال لے گا اور اسے ہماری ولایت سے نکال باہر کرے گا اور اس کا ہماری محبت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اللہ اس دن سے پناہ دے۔ (الاختصاص ص۲۴۷)

www.kitabmart.in

قسم ہشتم

حقوق اہلبیتؑ

فصل اول۔ معرفت حقوق

فصل دوم۔ تاکید محافظت حقوق

فصل سوم۔ عناوین حقوق

www.kitabmart.in

فصل اول

معرفت حقوق

۷۸۱۔ رسول اکرمؐ۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندہ کا کوئی عمل مفید نہیں ہو سکتا ہے۔
(المعجم الاوسط ۲ ص۳۶۰ / ۲۲۳۰ روایت ابن ابی لیلیٰ از امام حسنؑ، ینابیع المودہ ۲ ص۲۷۲ / ۷۷۵، روایت جابر، مجمع الزوائد ۹ ص۲۷۲ / ۱۵۰۰۷، امالی مفید ۴۴ / ۲، محاسن ۱ ص۱۳۴ / ۱۶۹، الغدیر ۲ ص۳۰۱ / ۱۰ ص۲۸۰، احقاق الحق ۹ ص۴۲۸)

۷۸۲۔ رسول اکرمؐ! مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت ہے اور بدترین اندھا پن ہمارے فضل سے آنکھیں بند کرلینا ہے۔ (جامع الاخبار ص۵۰۵ / ۱۳۹۹، الخصال ص۶۳۳ / ۱۰، روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، تفسیر فرات ص۳۶۸ / ۴۹۹ از امام علیؑ)

۷۸۳۔ امام علیؑ! ہمارا ایک حق ہے جو دیدیا گیا تو خیر ورنہ ہم پشت ناقہ پر سوار ہی رہیں گے چاہے سفر کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۲)

۷۸۴۔ امام علیؑ! جو شخص اپنے خدا۔ رسولؐ اور اہلبیتؑ کے حق کی معرفت کے ساتھ اپنے بستر پر مرجائے وہ بھی شہید ہی مرتا ہے اور اس کا اجر

www.kitabmart.in

پروردگار کے ذمہ ہوتا ہے اور وہ اپنے نیک اعمال کی نیت کے ثواب کا بھی حقدار رہتا ہے اور اس کی نیت جہاد کے مانند ہوتی ہے کہ ہر شئے کی ایک مدّت معین ہے۔ اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔ دوام صرف نیت میں ہوتا ہے۔ (غرر الحکم ص۹۰۶۱)

۷۸۵۔ جابر بن یزید الجعفی امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے آیت "ثم اورثنا الکتاب" کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ ظالم وہ ہے جو حق امام سے نا آشنا ہو۔ مقتصد حق امام کا جاننے والا ہے اور سابق بالخیرات خود امام ہے۔ "جنات عدن یدخلونھا" یہ انعام صرف سابق اور میانہ رو کے لئے ہے۔ ظالم کے لئے نہیں ہے۔ (معانی الاخبار ص۱۰۴، کافی ا ص۲۱۴)

۷۸۶۔ امام صادقؑ! پروردگار عالم نے ائمہ ہدیٰ کے ذریعہ اپنے دین کو واضح کر دیا ہے اور اپنے راستہ کو روشن کر دیا ہے اور علم کے مخفی چشموں کے نمایاں کر دیا ہے لہذا امت محمدؐ میں جو شخص بھی امام کے واجب حق کو پہچان لے گا وہی ایمان کی حلاوت اور اسلام کی طراوت و تازگی سے آشنا ہو سکے گا۔ (کافی ا ص۲۰۳، الغیبۃ للنعمانی ص۲۲۴/ ۷، مختصر بصائر الدرجات ص۸۹ روایت اسحاق بن غالب، بصائر الدرجات ۱۳/۴۱۳ روایت ابن اسحاق غالب)

www.kitabmart.in

فصل دوم

تاکید محافظت حق اہلبیتؑ

۷۸۷۔ رسول اکرمؐ۔ میں تمھیں اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میں تمھیں اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میں تمھیں اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ (صحیح مسلم ۴/۱۸۷۳/۲۴۰۸، سنن دارمی ۲ ص۸۹۰ / ۳۱۹۸، مسند ابن حنبل ، ص۷۵ / ۱۹۲۸۵، السنن الکبریٰ ۱۰ ص۱۹۴ / ۲۰۳۳۵، تہذیب تاریخ دمشق ۵ ص۴۳۹، درمنثور ۷ ص۳۴۹ نقل از ترمذی و نسائی، فرائد السمطین ۲ ص۲۳۴ از زید بن ارقم، احقاق ۹ ص۳۹۱)

۷۸۸۔ رسول اکرمؐ! تمھارے سامنے اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو گواہ بناتا ہوں (المعجم الکبیر ۵ ص۱۸۳ / ۵۰۲۷، کنز العمال ۱۳/ ۶۴۰/ ۳۷۶۱۹ روایت زید بن ارقم، احقاق الحق ۹ ص۴۳۴)

۷۸۹۔ رسول اکرمؐ! میں تمھیں اپنی عترت کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ (مستدرک حاکم ۲ ص۱۳۱ / ۲۵۵۹، مجمع الزوائد ۹ ص۲۵۷ / ۱۴۹۶۰ روایت عبدالرحمن بن عوف، کفایۃ الاثر ص۴۱ روایت سلمان فارسی ص۱۲۹ روایت حذیفہ بن اسید۔ ص۱۳۲ روایت عمران بن حصین ص۱۰۴ روایت زید بن ارقم۔ احقاق الحق ۹ ص۴۳۲)

www.kitabmart.in

۷۹۰۔ رسول اکرمؐ! میں سب سے پہلے خدائے عزیز وجبار کی بارگاہ میں بروز قیامت قرآن واہلبیتؑ کے ساتھ وارد ہوں گا۔ اس کے بعد امت وارد ہوگی تو میں سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے کتاب وعترت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ (کافی ۲ ص۶۰۰/ ۴ روایت ابوالجارود۔ مختصر بصائر الدرجات ص۸۹ روایت شعیب الحداد)

۷۹۱۔ رسول اکرمؐ! لوگو! اللہ کو یاد رکھنا میرے اہلبیتؑ کے بارے میں کہ یہ دین کے ارکان، تاریکیوں کے چراغ اور علم کے معدن ہیں۔
(خصائص الائمہ ص۷۵ روایت عیسیٰ الضریر عن الکاظمؑ۔ بحار ۲۲ ص۴۸۷/ ۳۱)

۷۹۲۔ رسول اکرمؐ! خدایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور میں انھیں ہر مومن کے حوالہ کر کے جارہا ہوں۔ (تہذیب تاریخ دمشق ۴ ص۳۲۲ روایت انس۔ ینابیع المودۃ ۲ ص۷۱/ ۱۱، احقاق الحق ۹ ص۴۳۵)

۷۹۳۔ رسول اکرمؐ! جو میرے اہلبیتؑ کے بارے میں میری حفاظت کرے گا اس نے گویا خدا کے نزدیک عہد لے لیا ہے (ذخائر العقبیٰ ص۱۸ روایت عبدالعزیز، ینابیع المودۃ ۲ ص۱۱۴/ ۳۲۳، احقاق الحق ۹ ص۴۱۸)

۷۹۴۔ رسول اکرمؐ! میری عترت کے بارے میں میری حفاظت کرو۔
(مسند الشہاب ۱ ص۴۱۹/ ۷۴۴ روایت انس، احقاق الحق ۹ ص۴۳۴)

۷۹۵۔ رسول اکرمؐ! میرے اہلبیتؑ کے بارے میں مجھے باقی رکھنا (الصواعق المحرقہ ص۱۵۰، الجامع الصغیر ۱ ص۵۰/ ۳۰۲، مجمع الزوائد ۹ ص۲۵۷/ ۱۴۹۶۱، ینابیع المودۃ ۱ ص۱۲۶/ ۶۲، احقاق الحق ۹ ص۴۴۸)

۷۹۶۔ رسول اکرمؐ! میری امت کے مومنین اہلبیتؑ کے بارے میں میری امانت کی قیامت تک حفاظت کرتے رہیں۔ (کافی ۲ ص۴۶/ ۳ از عبدالعظیم الحسنی)

www.kitabmart.in

۷۹۷ - رسول اکرمؐ! جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی مدت حیات بابرکت ہو اور اللہ اسے نعمتوں سے بہرہ اندوز کرے اس کا فرض ہے کہ میرے بعد میرے اہلبیتؑ کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے۔ (کنز العمال ۱۲ ص ۹۹ / ۳۴۱۷۱ روایت عبداللہ بن بدر الخطمی)

۷۹۸ - رسول اکرمؐ! تم عنقریب میرے بعد میرے اہلبیتؑ کے بارے میں آزمائے جاؤ گے۔ (المعجم الکبیر ۴ ص ۱۹۲ / ۴۱۱۱ روایت خالد بن عرفطہ)

۷۹۹ - ابن عباس! رسول اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع عام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ مومنو! پروردگار نے مجھے اشارہ دیا ہے کہ میں عنقریب یہاں سے جانے والا ہوں .... تم میری بات سنو اور میری نصیحت کا حق پہچانو اور میرے اہلبیتؑ کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کا تمھیں حکم دیا گیا ہے۔ انھیں محفوظ رکھنا کہ وہ میرے خواص۔ قرابتدار۔ برادران اور اولاد ہیں اور تم ایک دن جمع کئے جاؤ گے جب تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو یہ دیکھتے رہنا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ دیکھو! یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں۔ (امالی صدوقؒ ص ۶۲ / ۱۱، التحصین ص ۵۹۸ باب ۴)

۸۰۰ - ابن عباس! جب ہم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو ایک دن رسول اکرمؐ کے پاس ان کی مسجد میں بیٹھے تھے....... کہ آپ نے فرمایا اَیُّھَا النَّاسُ! میری عترت اور میرے اہلبیتؑ کے بارے میں خدا کو یاد رکھنا۔ فاطمہؑ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ حسنؑ و حسینؑ میرے بازو ہیں اور میں اور فاطمہؑ کے شوہر دونوں روشنی کے مانند ہیں۔ خدایا! جو ان پر رحم کرے اس پر رحم کرنا اور جو ان پر ظلم کرے اسے ہرگز معاف نہ کرنا۔ (بحار الانوار ۲۳

www.kitabmart.in

صـ۱۴۳/۹۷ نقل از الفضائل وکتاب الروضہ، احقاق الحق ۹ صـ۱۹۸)

۸۰۱ - امام علیؑ! دیکھو اللہ کو یاد رکھنا اپنے نبیؐ کی ذریت کے بارے میں، تمہارے ہوتے ہوئے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ تم ان سے دفاع کی طاقت بھی رکھتے ہو - (کافی ۷، صـ۵۲/ ۷، روایت عبدالرحمان بن حجاج عن الکاظمؑ، تہذیب ۹ صـ۱۷۷/ ۱۴، روایت جابر عن الباقرؑ، الفقیہ ۴ صـ۱۹۱/ ۵۴۳۳ روایت سلیم بن قیس، تحف العقول صـ۱۹۸، کتاب سلیم بن قیس ۲ صـ۹۲۶)

۸۰۲ - امام علیؑ! محمد بن بکر کو والی مصر قرار دیتے ہوئے فرمایا - بندگان خدا! اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا اور اہلبیتؑ کے ذریعہ اپنے نبی کا تحفظ کیا تو تم نے خدا کی بہترین عبادت کی اور اس کا بہترین ذکر کیا اور بہترین شکر ادا کیا اور صبر و شکر دونوں کو جمع کر لیا اور بہترین کوشش سے کام لیا ہے چاہے تمہارے اغیار تم سے زیادہ طولانی نمازیں پڑھیں اور زیادہ روزے رکھیں لیکن تمہارا تقویٰ ان سے بالاتر ہے اور تم صاحبان امر کے زیادہ مخلص ہو - (امالی طوسیؒ ۲۷ صـ۳۱ از ابواسحاق الہمدانی)

۸۰۳ - امام صادقؑ! ہمارے بارے میں اسی طرح تحفظ سے کام لینا جس طرح بندۂ صالح خضرؑ نے دو یتیموں کے مال کا تحفظ کیا تھا کہ ان کا باپ صالح اور نیک تھا - (امالی طوسیؒ صـ۲۷۳/ ۵۱۴ روایت برذون بن شبیب)

www.kitabmart.in

فصل سوم

عناوین حقوق اہلبیتؑ

۱۔ مودت

ارشاد احدیت ہوتا ہے ۔ پیغمبرؐ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں رسالت کا اجر اقربا کی مودت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا ہوں اور جو شخص ایک نیکی اختیار کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے کہ خدا غفور بھی ہے اور شکور بھی ہے۔ سورہ شوریٰ آیت ۲۳

" آپ کہہ دیجئے کہ میں نے جس اجر کا سوال کیا ہے اس کا فائدہ تمہیں کو ہے ورنہ میرا واقعی اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور وہی ہر شے کا نگراں اور گواہ ہے " سورہ سبا آیت ۴۷

" کہہ دیجئے کہ میں اس رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے پروردگار تک جانے کا راستہ اختیار کرنا چاہے۔ سورہ فرقان آیت ۵۷

۴۰۸ ۔ امام صادقؑ ! انصار رسول اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم سب گمراہ تھے آپ نے ہمیں ہدایت دی ۔ ہم مفلس تھے خدا نے آپ کے ذریعہ غنی بنا دیا ۔ لہٰذا اب ہمارے اموال میں سے جو چاہیں طلب کر لیں ۔ ہم حاضر ہیں ۔ جس کے بعد آیت مودت نازل ہوئی ۔

یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور رونے لگے

www.kitabmart.in

یہاں تک کہ ریش مبارک تر ہوگئی اور فرمایا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ہمیں یہ فضیلت عنایت فرمائی ہے۔ (دعائم الاسلام ۱ ص ۶۷)

۸۰۵۔ طاؤس نے آیت مودت کے بارے میں ابن عباس سے سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ سعید بن جبیر کا کہنا تھا کہ اس سے آل محمدؐ کے قرابتدار مراد ہیں۔ (صحیح بخاری ۴ ص ۱۸۱۹/ ۴۵۴۱، ۳ ص ۱۲۸۹/ ۳۳۰۶۔ اس مقام پر محمدؐ کے قرابتداروں کا ذکر ہے۔ سنن ترمذی ۵ ص ۳۷۷/ ۳۲۵۱، مسند ابن حنبل ۱ ص ۶۱۴/ ۲۵۹۹، احقاق الحق ۳۔۳، مستدرک حاکم ۲ ص ۴۸۲/ ۳۶۵۹)

۸۰۶۔ ابن عباس! جب آیت مودت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ قرابتدار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ فرمایا علیؑ۔ فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۶۶۹/ ۱۱۴۱، المعجم الکبیر ۳ ص ۴۷/ ۲۶۴۱، کشاف ۳ ص ۴۰۲، درمنثور ۷ ص ۳۴۸ نقل از ابن المنذر۔ ابن ابی حاتم۔ طبرانی۔ ابن مردویہ، تفسیر فرات ۳۸۹ ۵۱۶/ ۵۲۰ ــــــــــ شواہد التنزیل ۲ ص ۱۸۹، الغدیر ۲ ص ۳۰۷/ ۱)

۸۰۷۔ ابن عباس! رسول اکرمؐ نے آیت مودت کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ اہلبیتؑ کے ذیل میں میری حفاظت کرو اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔ (درمنثور ۷ ص ۳۴۸ نقل از ابونعیم، دیلمی، مجمع البیان ۹ ص ۴۳)

۸۰۸۔ جابر! ایک اعرابی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی حضور مجھے اسلام سکھائیں؟ فرمایا کہ خدا کی وحدانیت اور میری بندگی اور رسالت کی گواہی دو ــــــ کہا اس کا کوئی اجر درکار ہے۔ فرمایا مودت

www.kitabmart.in

اقرباء کے علاوہ کچھ نہیں۔

اس نے کہا کہ میرے اقربا یا آپ کے؟ فرمایا میرے اقربا ــــ
اس نے کہا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ جو آپ اور آپ کے
اقربا سے محبت نہ کرے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو۔ ــــ آپ نے فرمایا۔
آمین۔ (حلیۃ الاولیاء ۳ ص ۲۰۱، کفایۃ الطالب ص ۹۰)

۸۰۹۔ ابن عباس! رسول اکرمؐ نے مجھے ایک ضرورت سے بھیجتے ہوئے فرمایا
کہ جب کوئی حاجت درکار ہو تو علیؑ اور ان کی اولاد سے محبت کرنا کہ ان کی
محبت پروردگار کی طرف سے تمام بندوں پر واجب ہے۔
(ینابیع المودۃ ۲ ص ۲۹۲/ ۸۴۲)

۸۱۰۔ رسول اکرمؐ۔ جو شخص چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے اسے
چاہئے کہ علیؑ ــــ اور میرے تمام اہلبیتؑ سے محبت کرے۔ (عیون اخبار
الرضا ۲ ص ۵۸/ ۲۱۶ روایت ابو محمد التمیمی از امام رضاؑ، ینابیع المودۃ
۲ ص ۲۶۸/ ۷۶۱)

۸۱۱۔ رسول اکرمؐ! جو اللہ کی مضبوط رسی سے متمسک رہنا چاہتا ہے۔ اس کا
فرض ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور حسنؑ و حسینؑ سے محبت کرے کہ اللہ
بھی عرش اعظم پر ان سے محبت کرتا ہے۔ (کامل الزیارات ص ۵۱ از جابر
عن الباقرؑ)

۸۱۲۔ امام علیؑ! تمھارا فرض ہے کہ آل نبیؐ سے محبت کرو۔ یہ خدا کا حق ہے
جسے اس نے تم پر واجب بنایا ہے۔ کیا تم نے آیت مودت کی تلاوت نہیں
کی ہے۔ (غرر الحکم ص ۶۱۶۹)

۸۱۳۔ زاذان نے حضرت علیؑ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آل حٰمٓ ہمارے درمیان

www.kitabmart.in

ہے اور ہماری محبت کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے اور اس کے بعد آپ نے آیت مودت کی تلاوت فرمائی۔ (تاریخ اصفہان ۲ ص۱۳۴ /۱۳۰۹، کنزالعمال ۲ ص۲۹۰ /۴۰۳۰ از ابن مردویہ و ابن عساکر، صواعق محرقہ ص۱۷۰، شواہد التنزیل ۲ ص۲۰۵ /۸۳۸، مجمع البیان ۹ ص۴۳، الغدیر ۲ ص۳۰۸ /۶)

۸۱۴۔ امام علیؑ۔ العروۃ الوثقیٰ مودت آل محمدؐ کا نام ہے۔ (ینابیع المودۃ ا ص۳۳۱ /۲ روایت حصین بن مخارق عن الکاظمؑ)

۸۱۵۔ امام زین العابدینؑ! حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ نے خطبہ دیا تو حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ ہم ان اہلبیتؑ میں ہیں جن کی مودت کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے اور آیت مودت نازل فرمائی ہے۔ اس آیت میں نیکی اختیار کرنے سے مراد بھی ہم اہلبیتؑ کی مودت ہی ہے۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۸۹ /۴۸۰۳، روایت عمر بن علی۔ مجمع الزوائد ا ص۲۰۳ /۱۴۷۹۸ روایت ابوالطفیل عن الحسنؑ، تاویل الآیات الظاہرہ ص۵۳۰ روایت حسن بن زید)

۸۱۶۔ امام حسینؑ! آیت مودت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن قرابتداروں سے ارتباط کا حکم دیا گیا ہے اور ان کا حق عظیم ہے اور سارا خیر انھیں میں ہے وہ ہم اہلبیتؑ ہیں کہ ہمارا حق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (تاویل الآیات الظاہرہ ص۵۳۱ روایت عبدالملک بن عمیر)

۸۱۷۔ حکیم بن جبیر! میں نے امام سجادؑ سے اس آیت مودت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ پیغمبرؐ کی قرابت ہے۔ (تفسیر فرات کوفی ص۳۹۲ /۵۲۳)

www.kitabmart.in

۸۱۸ - ابو الدیلم! جب حضرت علی بن الحسینؑ کو قیدی بنا کر لایا گیا اور دمشق کے دروازہ پر کھڑا کر دیا گیا تو ایک مرد شامی نے آکر کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمھیں قتل کیا اور تمھارا خاتمہ کر دیا اور فتنہ کی سینگ توڑ دی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ ــــــ اس نے کہا بیشک۔

فرمایا کیا آل حم پڑھا ہے؟ کہا کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص قرآن پڑھے اور اس سورہ کو نہ پڑھے۔

فرمایا مگر تو نے آیت مودت کو نہیں پڑھا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ قرابتدار آپ ہی ہیں؟ - فرمایا - بیشک - (تفسیر طبری ۲۵/۱۳، العمدہ ص۵۱ / ۴۶ - الغدیر ۲ ص۳۰۹ / ۸)

۸۱۹ - سلام بن المستنیر! میں نے امام باقرؑ سے پوچھا کہ آیت مودت کا مفہوم کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ مودت اہلبیتؑ پیغمبرؐ کے لئے خدا کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔ (محاسن ا ص۲۴۰ / ۴۴۱، دعائم الاسلام ا ص۶۸)

۸۲۰ - عبداللہ بن عجلان نے امام باقرؑ سے آیت مودت کی تفسیر میں یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ قربیٰ سے مراد ائمہ ہیں۔ (کافی ا ص۴۱۳ / ۷، محاسن ا ص۲۴۱ / ۴۴۳)

۸۲۱ - امام باقرؑ! ”قل ما سئلتکم من اجر فھو لکم“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اجر سے مراد اقربا کی محبت ہے جس کے علاوہ کسی شے کا سوال نہیں کیا گیا ہے اور اس میں بھی تمھارا ہی فائدہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کرتے ہو۔ اس کے طفیل میں نیک بخت بنتے ہو اور عذاب روز قیامت سے نجات پاتے ہو۔ (ینابیع المودۃ ا ص۳۱۶ / ۵)

۸۲۲ - فضیل نے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے گرد

www.kitabmart.in

طواف کرتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ طواف تو جاہلیت میں بھی ہو رہا تھا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس آکر اپنی ولایت و مودت کا ثبوت دیتے اور اپنی نصرت پیش کرتے جیسا کہ پروردگار نے کہا ہے "خدایا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔ سورۂ ابراہیم ۳۷

(کافی ا ص ۳۹۲ / ۱)

۸۲۳۔ امام باقرؑ! جب رسول اکرمؐ کا انتقال ہوا تو آل محمدؐ نے انتہائی سخت رات گذاری اور اسی عالم میں ایک آنے والا آیا جس کی آواز سنی گئی لیکن اسے نہیں دیکھا گیا اور اس نے کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ اور رحمت و برکت الٰہی تم پر ۔ تم وہ امانت ہو جسے امت کے حوالہ کیا گیا ہے اور تمہارے لئے واجب مودت اور فریضہ اطاعت ہے۔

(کافی ا ص ۴۴۵ / ۱۹ روایت یعقوب بن سالم)

۸۲۴۔ اسماعیل بن عبد الخالق! میں نے امام صادقؑ کو ابو جعفر احول سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کیا تم بصرہ گئے تھے؟ عرض کی جی ہاں!

فرمایا وہاں لوگوں کی رفتار ہماری جماعت میں داخلہ کی کیا تھی؟

عرض کی بہت تھوڑی ۔ لوگ آپ کی طرف آرہے ہیں مگر بہت کم۔

فرمایا نوجوانوں پر توجہ دو کہ یہ ہر نیکی کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ وہاں لوگ آیت مودت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

عرض کی کہ میں آپ پر قربان ۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اکرمؐ کے تمام قرابتدار مراد ہیں!

فرمایا جھوٹے ہیں۔ اس سے مراد صرف ہم اہلبیتؑ اصحاب کساء

www.kitabmart.in

علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ (کافی ۸ صـــ۹۳ / ۶۶، قرب الاسناد صـــ۱۲۹ / ۴۵۰)

۸۲۵۔ امام صادقؑ! بعض اوقات انسان ایک شخص کو دوست رکھتا ہے اور اس کی اولاد سے نفرت کرتا ہے تو پروردگار نے چاہا کہ ہماری محبت کو واجب قرار دیدے کہ جو لیلے اس نے ایک واجب کو لیا ہے اور جس نے چھوڑ دیا ہے اس نے ایک واجب کو چھوڑا ہے۔

(محاسن ۱ صـــ۲۴۰ / ۴۴۰ روایت محمد بن مسلم)

۸۲۶۔ امام ہادیؑ! زیارت جامعہ میں فرماتے ہیں۔ تم پر میرے ماں باپ قربان تمھاری محبت کے ذریعہ ہی پروردگار نے ہمیں آثار دین کی تعلیم دی ہے اور ہماری تباہ ہو جانے والی دنیا کی اصلاح کی ہے۔ آپ کی محبت ہی سے کلمہ کی تکمیل ہوئی ہے نعمت باعظمت ہوئی ہے اور افتراق میں اجتماع پیدا ہوا ہے آپ کی محبت ہی سے واجب اطاعت قبول ہوئی ہے اور خود آپ کی مودت بھی واجبات میں ہے۔ (تہذیب ۶ صـــ۱۰۰ / ۱۷۷)

۸۲۷۔ دعائے ندبہ! خدایا اس کے بعد تو نے پیغمبرؐ کا اجر اپنی کتاب میں اہلبیتؑ کی محبت کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں "مودت القربیٰ کے علاوہ کوئی اجر نہیں چاہتا ہوں" اور "میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمھارے ہی لئے ہے" اور "میں جس اجر کا سوال کرتا ہوں وہ صرف ان کے لئے ہے جو خدا کے راستہ کو اختیار کرنا چاہیں" اہلبیتؑ ہی تیرا راستہ اور تیری رضا کا مسلک ہیں۔ (بحار صـــ۱۰۲ / ۱۰۵ نقل از مصباح الزائر)

نوٹ! اس دعا کی سند یوں نقل کی گئی ہے کہ محمد بن علی بن ابی قرہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے محمد بن الحسین بن سفیان بزوفری کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ دعا حضرت صاحب العصرؑ کی ہے جسے چاروں عیدوں کے دن پڑھا جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

۲- تمسک

۸۲۸ - رسول اکرمؐ! میں اور میرے اہلبیتؑ جنت کے ایک شجر کے مانند ہیں جس کی شاخیں اس دنیا میں بھی ہیں لہٰذا اگر کوئی شخص ہم سے متمسک ہوگیا تو گویا اس نے پروردگار کے راستہ کو پالیا۔ (ذخائر العقبیٰ ص۱۶ از عبدالعزیز باسنادہ، ینابیع المودۃ ۲ ص۱۱۳/ ۳۶۶ ص۴۳۹/ ۲۰۹)

۸۲۹ - رسول اکرمؐ! جو میرے بعد میری عترت سے وابستہ رہے گا اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہوگا۔ (کفایۃ الاثر ص۲۲ روایت ابن عباس)

۸۳۰ - رسول اکرمؐ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور ہمیں میں سے اس امت کا مہدی بھی ہوگا۔ جو میرے بعد ان سے متمسک رہے گا وہ ریسمان ہدایت خدا سے متمسک ہوگا اور جو ان سے الگ ہو جائے گا وہ پروردگار سے الگ ہو جائے گا۔

(کفایۃ الاثر ص۹۴ از عثمان بن عفان)

۸۳۱ - رسول اکرمؐ! اپنے ائمہ کی اطاعت سے وابستہ رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو کہ ان کی اطاعت اطاعتِ خدا ہے اور ان کی معصیت معصیت پروردگار ہے۔ (المعجم الکبیر ۲۲/ ۳۷۴/ ۹۳۵/ ۹۳۶، تہذیب تاریخ دمشق، ص۱۹۷، السنۃ لابن ابی عاصم ص۴۹۹/ ۱۰۸۰، درمنثور ۵ ص۱۷۸ نقل از ابن مردویہ روایت ابو لیلیٰ اشعری، احقاق الحق ۱۸ ص۵۲۲/ ۱۱۲ نقل از مودۃ القربیٰ)

۸۳۲ - رسول اکرمؐ! جو شخص سفینہ نجات پر سوار ہونا چاہتا ہے اور عروۃ الوثقیٰ سے متمسک ہونا چاہتا ہے اور خدا کی مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ میرے بعد علیؑ سے محبت کرے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے

www.kitabmart.in

اور ان کی اولاد کے ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میرے خلفاء، اوصیاء اور میرے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں - یہی میری امت کے سردار اور جنت کی طرف اتقیاء کے قائد ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے -

(امالی صدوقؒ ص۲۶/۵، عیون اخبار الرضاؑ)

۸۳۳- ابوذر! میں نے رسول اکرمؐ کو حضرت علیؑ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ جو تم سے محبت کرے گا اور وابستہ رہے گا وہ عروۃ الوثقیٰ سے متمسک رہے گا۔

(کفایۃ الاثر ص۱۰۱، ارشاد القلوب ص۲۱۵)

۸۳۴- امام علیؑ! مجھ سے رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے - یا علیؑ! تم تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت اور عروۃ الوثقیٰ ہو کہ جو اس سے متمسک ہو جائے گا ہدایت پا جائے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا - (امالی مفیدؒ ص۱۱/۹ روایت محمد بن عبداللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علیؑ بن الحسینؑ از امام رضاؑ)

۸۳۵- امام علیؑ! جو ہم سے متمسک ہو گا وہ ہم سے ملحق ہو جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ڈوب مرے گا - (امالی الطوسیؒ ص۶۵۴/۱۳۵۴، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۰۶، کمال الدین ص۲۰۶/۲۰ روایت خثیمہ عن الباقرؑ، تحف العقول ص۱۱۶، غرر الحکم ۸۹۱۷-۸۹۲)

۸۳۶- امام علیؑ! تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بہک رہے ہو جبکہ نشانیاں قائم ہیں اور آیات واضح ہیں - منارۂ ہدایت نصب ہو چکا ہے - تمہیں کدھر بہکایا جا رہا ہے اور تم کیسے گمراہ ہوئے جا رہے ہو جبکہ تمہارے درمیان تمہارے نبی کی عترت موجود ہے جو حق کے زمام دار، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں - انھیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو

www.kitabmart.in

اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسے چشمہ پر وارد ہوتے ہیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۸۷)

۸۳۷۔ امام علیؑ! تمھارا فرض ہے کہ تقویٰ الٰہی اختیار کرو اور ان اہلبیتؑ کی اطاعت کرو جو پروردگار کے اطاعت گذار ہیں۔ وہ تمھاری اطاعت کے ان لوگوں سے کہیں زیادہ حقدار ہیں جو اپنے کو دین سے جوڑے ہوئے ہیں اور صرف دعویدار دین ہیں اور ہم سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہی فضل سے فضیلت حاصل کرتے ہیں اور پھر ہمیں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ہمارے حق کو چھین کر ہم کو الگ کر دینا چاہتے ہیں۔ بہر حال ان لوگوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا ہے اور عنقریب اپنی گمراہی کا سامنا کریں گے۔ (وقعۃ صفین ص۴، شرح نہج البلاغہ ابن الحدید ۳ ص۱۰۳)

۸۳۸۔ امام علیؑ! اپنے نبی کے اہلبیتؑ پر نگاہ رکھو۔ انھیں کے راستہ کو اختیار کرو اور انھیں کے آثار کا اتباع کرو۔ یہ تمھیں نہ ہدایت سے باہر لے جا سکتے ہیں اور نہ ہلاکت میں واپس کر سکتے ہیں۔ یہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور یہ اٹھ جائیں تو اٹھ جاؤ۔ خبردار ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۹۷)

۸۳۹۔ امام علیؑ! ہمارے پاس پرچم حق ہے جو اس کے زیر سایہ آجائے گا محفوظ ہو جائے گا اور جو اس کی طرف سبقت کرے گا کامیاب ہو جائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا ہلاک ہو جائے گا۔ اس سے جدا ہو جانے والا گڑھے میں گرا اور اس سے تمسک کرنے والا نجات پا گیا۔ (خصال ۶۳۳ / ۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ)

۸۴۰۔ امام علیؑ! جو ہم سے متمسک ہو گا وہ لاحق ہو جائے گا اور جو کسی دوسرے

www.kitabmart.in

راستہ پر چلے گا غرق ہوجائے گا۔ ہمارے دوستوں کے لئے رحمت الٰہی کی فوجیں ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے غضب الٰہی کی افواج ہیں۔ ہمارا راستہ درمیانی ہے اور ہمارے امور میں حکمت و دانائی ہے۔ (خصال ۶۲۷/۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ)

۸۴۱۔ ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ وغیرہ کا بیان ہے کہ امیرالمومنینؑ نے لوگوں سے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔

یاد رکھو کہ میری عترت کے پاکیزہ کردار اور میری اصل کے بزرگ ترین افراد جوانی میں سب سے زیادہ حلیم اور بڑھاپے میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں۔ ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن کا علم علم خدا سے نکلا ہے اور ہمارا حکم بھی حکم الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم قول صادق کو اختیار کرتے ہیں لہٰذا اگر تم نے ہمارے آثار کا اتباع کیا تو ہماری بصیرتوں سے ہدایت پا جاؤ گے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تمھیں ہمارے ہی ہاتھ سے ہلاک کردے گا۔ ہمارے ساتھ پرچم حق ہے جو اس کے ساتھ رہے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو ہم سے الگ ہوجائے گا وہ غرق ہوجائے گا۔ ہمارے ہی ذریعہ ہر مومن کا خوں بہا لیا جاتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گردنوں سے ذلت کا طوق اتارا جاتا ہے۔

خدا نے ہمیں سے آغاز کیا ہے نہ کہ تم سے اور ہمیں پر اختتام کرے گا نہ کہ تم پر۔ (ارشاد مفید ۱ ص ۲۴۰، شرح الاخبار ۳ ص ۵۶۲/۱۲۳۱، ینابیع المودة ۱ ص ۸۰/۱۹، العقد الفرید ۳ ص ۱۱۹، احقاق الحق ۹ ص ۴۷۶، کنزالعمال ۱۴ ص ۵۹۲/۳۹۶۷۹، کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۷۱۶)

۸۴۲۔ جابر بن عبداللہ امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آل محمدؐ ہی وہ ریسمان

www.kitabmart.in

ہدایت ہیں جن سے تمسک کا حکم دیا گیا ہے اور واعتصموا... کی آیت نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر عیاشی ۱ ص ۱۹۴ / ۱۲۳)

۸۴۳۔ امام صادقؑ! واعتصموا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حبل اللہ ہم ہیں" (امالی طوسیؒ ۲۷۲/۲، مجمع البیان ۲ ص ۸۰۵، ینابیع المودة ۱ ص ۳۵۶، احقاق الحق ۱۳ ص ۸۴)

۸۴۴۔ امام صادقؑ! تمھارے لئے کیا مشکل ہے کہ جب لوگ تم سے بحث کریں تو صاف کہہ دو کہ ہم اس طرف گئے ہیں جدھر خدا ہے اور انھیں اختیار کیا ہے جنھیں خدا نے اختیار کیا ہے۔ خدا نے حضرت محمدؐ کو اختیار کیا ہے تو ہم نے انھیں کی آل کو اختیار کیا ہے اور ہم اسی انتخاب الٰہی سے وابستہ ہیں۔ (امالی طوسیؒ ۲۲۷ / ۳۹۷، بشارة المصطفیٰ ص ۱۱۱ روایت کلیب بن معاویہ الصیدادی)

۸۴۵۔ امام صادقؑ! جو ہمارے غیر سے وابستہ ہو کر ہماری معرفت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (معانی الاخبار ص ۳۹۹ / ۵۷ روایت ابراہیم بن زیاد، صفات الشیعہ ۸۲ / ۴ روایت مفضل بن عمر)

۸۴۶۔ یونس بن عبدالرحمٰن! میں نے امام ابوالحسن الاول سے عرض کی کہ توحید الٰہی کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا کہ دین میں بدعت مت ایجاد کرنا کہ اپنی رائے سے فیصلہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اور اہلبیتؑ پیغمبرؐ سے انحراف کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے اور کتاب خدا اور قول رسولؐ کو چھوڑ دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (کافی ۱ ص ۵۶ / ۱۰)

۸۴۷۔ سوید السائی! حضرت ابوالحسنؑ اول نے میرے پاس خط بھیجا کہ میں سب سے پہلے اپنے مرنے کی خبر دے رہا ہوں اور اس مرحلہ پر نہ پریشان ہوں اور نہ

www.kitabmart.in

پشیمان اور نہ قضا و قدر الٰہی میں کسی طرح کا شک کرنے والا۔۔۔ لٰہذا تم دین کی مضبوط رسی آل محمدؐ سے وابستہ رہو کہ عروۃ الوثقیٰ یہی اوصیاء کا سلسلہ ہے لٰہذا تم ان کے احکام کے آگے سراپا تسلیم رہو۔

(قرب الاسناد ۳۳۳/۱۳۳۵)

مؤلف! اہلبیت علیہم السلام سے تمسک کے بارے میں روایات تواتر کے حدود سے بھی زیادہ ہیں جن میں سب سے نمایاں حدیث ثقلین ہے جس کے بارے میں قسم سوم فصل اول میں تفصیل کے ساتھ بحث کی جا چکی ہے۔

۳- ولایت

۸۴۸- زید بن ارقم! جب رسول اکرم "حجۃ الوداع" سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ نے زمین کو صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر اعلان فرمایا کہ اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور اس کے بعد علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے خدایا اسے دوست رکھنا جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کرنا جو اس سے دشمنی رکھے۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۱۸/۴۵۷۶۔۔۔۴۵۸۹، ۴۵۷۸، ۴۵۷۹، ۴۶۰۱، ۴۶۵۲، ۵۴۷۷، ۵۵۹۴۔ سنن ترمذی ۵ ص۶۳۳/۳۷۱۳، سنن ابن ماجہ ۱ ص۴۳/۱۱۶، خصائص نسائی ۴۲-۴۷-۱۵۰-۱۶۳، مسند ابن حنبل ۱ ۶۴۱، ۹۵۰، ۹۶۱، ۱۳۱۰، ۲۳۰۹۰، ۲۳۱۶۸، ۲۳۲۰۴، ۲۳۶۲۲، ۲۵۷۵۱، ۲۵۷۵۲، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۵۹۵، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۲، ۱۰۰۷، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۴۸، ۱۱۶۸، ۱۱۷۷، ۱۲۰۶،

www.kitabmart.in

المعجم الکبیر ۵ ص۱۶۶ / ۴۹۶۹، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۵ / ۹۰
البدایۃ والنہایۃ ۵ ص۲۱۰ ص۲۱۴، ص۳۳۵، الغدیر ۱ ص۱۴-۱۵۲)

واضح رہے کہ صاحب الغدیر علامہ امینی طاب ثراہ نے اس مقام پر حدیث غدیر کے روایت کرنے والے ۱۱۰ صحابہ کرام ۸۴ تابعین اور ۳۶۰ علماء و حفاظ کے اسماء گرامی کا ذکر کیا ہے جنھوں نے دوسری صدی سے چودھویں تک اس حدیث شریف کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔

۸۴۹۔ رسول اکرمؐ۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری ہی طرح دنیا سے جائے اور اس جنت میں داخل ہو جائے جس کا وعدہ میرے پروردگار نے کیا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ علیؑ اور ان کے وارث ائمہ ہدیٰ اور مصابیح الدجیٰ سے محبت کرے کہ یہ لوگ ہدایت سے نکال کر گمراہی کی طرف ہرگز نہیں لے جا سکتے ہیں۔ (امالی شجری ۱ ص۱۳۶، کنز العمال ۱۱ ص۶۱۱ / ۳۲۹۶۰، مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص۲۹۱)

۸۵۰۔ رسول اکرمؐ! جو شخص میری جیسی حیات و موت کا خواہش مند ہے اور اس گلشن عدن میں داخلہ چاہتا ہے جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے سجایا ہے اس کا فرض ہے کہ علیؑ کو ولی تسلیم کرے اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد اوصیاء کے لئے سراپا تسلیم رہے کہ یہ سب میری عترت اور میرا گوشت اور خون ہیں۔ انھیں پروردگار نے میرا علم و فہم عنایت فرمایا ہے اور میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس امت کی فریاد کروں گا جو ان کے فضل کی منکر اور ان سے میرے رشتہ کی قطع کر دینے والی ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ میرے فرزند کو قتل کریں گے اور انھیں میری شفاعت ہرگز نہیں مل سکتی

www.kitabmart.in

ہے۔ (کافی ا ص ۲۰۹ / ۵ روایت ابان بن تغلب از امام صادقؑ)

۸۵۱۔ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے خطاب کر کے فرمایا کہ جو شخص پروردگار سے محفوظ و مامون، پاک و پاکیزہ اور ہول قیامت سے مطمئن ملاقات کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ تم سے محبت کرے اور تمھارے فرزند حسنؑ و حسینؑ علیؑ بن الحسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ، حسنؑ اور مہدیؑ سے محبت کرے جو ان سب کا آخری ہوگا۔ (الغیبۃ طوسیؒ ص ۱۳۶ / ۱۰۰ روایت عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور عن العسکریؑ، مناقب ابن شہر آشوب ا ص ۲۹۳، الصراط المستقیم ۲ ص ۱۵۱)

۸۵۲۔ ابن عباس نے رسول اکرمؐ سے ائمہ کے بارے میں یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ ان کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے، ان کی صلح میری صلح ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے۔ (کفایۃ الاثر ص ۱۸)

۸۵۳۔ رسول اکرمؐ۔ میری اور میرے اہلبیتؑ کی ولایت جہنم سے امان کا وسیلہ ہے۔ (امالی صدوقؒ ص ۳۸۳ / ۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۷۶ روایت ابن عباسؓ)

۸۵۴۔ رسول اکرمؐ۔ اِن اقوام کو کیا ہوگیا ہے کہ ان کے سامنے آل ابراہیم کا ذکر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور آل محمدؐ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل بھڑک جاتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی بندہ روز قیامت ستر انبیاء کے اعمال کے برابر اعمال لے کر آئے تو بھی خدا اس کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جب تک میری اور میرے اہلبیتؑ کی ولایت لے کر نہ آئے۔ (امالی الطوسیؒ ص ۱۴۰ / ۲۲۹، بشارۃ المصطفیٰ ص ۹۱، ۱۲۳، کشف الغمہ ۲ / ۱۰، امالی مفیدؒ ۱۱۵ / ۸)

www.kitabmart.in

۸۵۵ - امام علیؑ! اہلبیتؑ اساس دین اور عماد یقین ہیں - انھیں کی طرف غالی پلٹ کر آتا ہے اور انھیں سے پیچھے رہنے والا ملحق ہوتا ہے، ان کے لئے حق ولایت کے خصوصیات ہیں اور انھیں میں پیغمبر اکرمؐ کی وراثت و وصیت ہے - (نہج البلاغہ خطبہ ۲)

۸۵۶ - امام علیؑ! لوگوں پر ہمارا حق ولایت بھی ہے اور حق اطاعت بھی اور ان کے لئے خدا کی طرف سے بہترین جزا بھی ہے - (غرر الحکم ۶۲۸۷)

۸۵۷ - امام باقرؑ! اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے - قیام نماز، ادائے زکوٰۃ - صوم رمضان - حج بیت اللہ اور ولایت اہلبیتؑ - (امالی طوسیؒ ص ۱۲۴ / ۱۹۲، خصال ۲۷۸ / ۲۱، امالی مفید ۳۵۳ / ۴، بشارۃ المصطفیٰ ص ۶۹ روایت ابوحمزہ الثمالی - کافی ۲ ص ۱۸، تہذیب ۴ ص ۱۵۱)

۸۵۸ - امام باقرؑ - پروردگار نے اہلبیت پیغمبرؐ کو پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے - ان کی محبت کا سوال کیا ہے اور ان میں پیغمبرؐ کی ولایت کو جاری رکھا ہے - انھیں امت میں پیغمبرؐ کا محبوب اور وصی قرار دیا ہے - لوگو! میرے بیان سے عبرت حاصل کرو - جہاں پروردگار نے اپنی ولایت، اطاعت، مودت اور اپنے احکام کے علم و استنباط کو رکھا ہے - اسے قبول کرلو اور اسی سے وابستہ رہو تاکہ نجات حاصل کرلو اور یہ روز قیامت تمھارے لئے حجت کا کام دیں - اور یاد رکھو کہ خدا تک کوئی ولایت ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتی ہے اور جو ان سے وابستہ رہے گا پروردگار کا فرض ہے کہ اس کا احترام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے اور جو اس کے بغیر وارد ہو گا خدا پر لازم ہو گا کہ اسے ذلیل کرے اور مبتلائے عذاب کردے - (کافی ۸ ص ۱۲۰ / ۹۲ روایت ابوحمزہ)

www.kitabmart.in

۸۵۹- ابوحمزہ! مجھ سے امام باقرؑ نے فرمایا کہ حق کی عبادت وہی کر سکتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو ورنہ معرفت کے بغیر عبادت گمراہوں کی جیسی عبادت ہوگی میں نے عرض کی حضور معرفت خدا کا مقصد کیا ہے! فرمایا خدا اور اس کے رسول کی تصدیق اور علیؑ کی محبت اور اقتدا اور ائمہ ہدی کی اطاعت اور ان کے دشمنوں سے برائت - یہ تمام باتیں جمع ہوجائیں تو معرفت خدا کا حق ادا ہوتا ہے - (کافی ا ص۱۸۰/ ۱، تفسیر عیاشی ۲ ص۱۱۶/ ۱۵۵)

۸۶۰- امام باقرؑ! جو شخص آل محمدؐ کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جنّت میں داخل ہوگیا اور جو ان کے دشمن کی ولایت میں داخل ہوگیا گویا جہنم میں داخل ہوگیا - تفسیر عیاشی ۲ ص۱۶۰/ ۶۶)

۸۶۱- محمد بن علی الحلبی نے امام صادقؑ سے "رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی آمنا" کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس گھر سے مراد ولایت ہے کہ جو اس میں داخل ہوگیا گویا انبیاء کے گھر میں داخل ہوگیا —— اور آیت تطہیر سے مراد بھی ائمہ طاہرین اور ان کی ولایت ہے کہ اس میں داخل ہونے والا گویا پیغمبرؐ کے گھر میں داخل ہوگیا - (کافی ا ص۴۲۳/ ۵۴)

۸۶۲- امام صادقؑ! پروردگار نے ہماری ولایت کو قرآن کا مرکز اور تمام کتب سماویہ کا محور قرار دیا ہے جس پر تمام محکمات گردش کرتے ہیں اور تمام کتب نے اسی کا اشارہ دیا ہے اور اسی سے ایمان واضح ہوتا ہے - رسول اکرمؐ نے قرآن اور آل محمدؐ دونوں کی اقتدا کا حکم دیا تھا جب آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تم میں ثقلین کو چھوڑے جاتا ہوں جن میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور میرے اہلبیتؑ ہیں - دیکھو ان دونوں

www.kitabmart.in

کے ذیل میں میری حفاظت کرنا کہ جب تک ان سے متمسک رہوگے گمراہ نہیں ہوسکتے ہو۔ (تفسیر عیاشی روایت مسعدہ بن صدقہ)

۸۶۳۔ امام کاظمؑ! جو ہماری ولایت کی طرف قدم آگے بڑھائے گا وہ جہنم سے دور ہوجائے گا اور جو اس سے دور ہوجائے گا وہ جہنم کی طرف بڑھ جائے گا۔ (کافی ا ص ۴۳۴/۹۱ روایت محمد بن الفضیل، مجمع البیان ۱۰/۵۹۱)

۸۶۴۔ عبدالسلام بن صالح ہروی! میں امام رضاؑ کے ہمراہ تھا جب آپ نیشاپور میں سواری پر سوار وارد ہوئے اور تمام علماء نیشاپور آپ کی زیارت کیلئے جمع ہوگئے اور لجام پکڑ کر سواری کو روک لیا اور گذارش کی کہ فرزند رسولؐ! آپ کو آپ کے آباء طاہرین کا واسطہ۔ ان کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے محمل سے سر نکالا اور فرمایا مجھ سے میرے پدر بزرگوار موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد جعفرؑ بن محمدؑ۔ ان کے والد محمدؑ بن علیؑ۔ ان کے والد علیؑ بن الحسینؑ ان کے والد حسینؑ سردار جوانان اہل جنت، ان کے والد امیر المومنینؑ کے حوالہ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے خدائے قدوس جل جلالہ کی طرف سے جبریل نے خبر دی ہے کہ "میں خدائے وحدہ لاشریک ہوں۔ میرے بندو! میری عبادت کرو اور جو شخص بھی مجھ سے لاالٰہ الا اللہ کے اخلاص کے ساتھ ملاقات کرے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوجائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوجائیگا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوجائے گا۔

لوگوں نے عرض کی یابن رسولؐ اللہ! یہ لاالٰہ الا اللہ کا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا خدا اور رسولؐ کی اطاعت اور اہلبیتؑ کی ولایت۔ امالی الطوسیؒ ص ۵۸۹/۱۲۲۰، تنبیہ الخواطر ۲ ص ۷۵ روایت ابوالصلت عبدالسلام)

www.kitabmart.in

۸۶۵ - امام رضاؑ! دین کا کمال ہم اہلبیتؑ کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برائت ہے۔ (مستطرفات السرائر ۱۴۹/۳)

۸۶۶ - امام ہادیؑ! (زیارت جامعہ) اے اہلبیتؑ زمین تمھارے نور سے روشن ہوئی ہے اور کامیاب لوگ تمھاری ولایت کے طفیل کامیاب ہوئے ہیں۔ تمھارے ہی ذریعہ رضائے الٰہی کا راستہ طے ہوتا ہے اور تمھاری ولایت کے منکر ہی کے لئے رحمان کا غضب ہے۔ (تہذیب ۶ ص۱۰۱/۱۷۷)

۴ - تقدیم

۸۶۷ - رسول اکرمؐ! ایہا الناس میں تم سے آگے آگے جا رہا ہوں اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ یاد رکھو کہ میں تم سے وہاں ثقلین کے بارے میں سوال کروں گا لہٰذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ مجھے خدائے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں اور میں نے ہی اس بات کی دعا کی تھی جو خدا نے مجھے عنایت کر دی۔ یاد رکھو کہ میں نے تمھارے درمیان کتاب خدا اور اپنے عترت و اہلبیتؑ کو چھوڑا ہے لہٰذا ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ تفرقہ پیدا ہو جائے اور نہ پیچھے رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ۔ انھیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ (ارشاد ا ص۱۸۰، تفسیر عیاشی ا ص۴/۳)

۸۶۸ - رسول اکرمؐ! ایہا الناس۔ میں نے تم پر واضح کر دیا ہے کہ میرے بعد تمھاری پناہ گاہ۔ تمھارا امام۔ راہنما۔ ہادی میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ وہ تمھارے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہوں۔ اپنے دین میں

www.kitabmart.in

اس پر اعتماد کرو اور تمام معاملات میں اس کی اطاعت کرو۔ اس کے پاس وہ تمام علوم ہیں جو خدا نے مجھے دیئے ہیں اور میری حکمت بھی ہے۔ اس سے دریافت کرو۔ سیکھو اور اس کے بعد اوصیاء سے تعلیم حاصل کرنا اور خبردار انھیں تعلیم مت دینا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ یہ سب حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ نہ یہ حق سے جدا ہوں گے اور نہ حق ان سے جدا ہونے والا ہے۔ (کمال الدین ۲۷۷/۲۵، کتاب سلیم بن قیس ۲ ص۶۴۶)

۸۶۹۔ رسول اکرمؐ! پروردگار نے ہر نبی کی ذریت کو اس کے صلب میں رکھا ہے اور میری ذریت کو علیؑ کے صلب میں قرار دیا ہے لہٰذا انھیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ بڑھ جانا کہ یہ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہونے کے بعد سب سے زیادہ صاحب علم ہیں۔ ان کا اتباع کرو کہ یہ نہ تمھیں گمراہی میں داخل کریں گے اور نہ ہدایت سے باہر لے جائیں گے۔

(فضائل ابن شاذان ص۱۳۰ عن الصادقؑ)

۸۷۰۔ عثمان حنیف! میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہلبیتؑ زمین والوں کے لئے ستاروں کی طرح ہیں لہٰذا ان سے آگے نہ نکل جانا اور انھیں ہمیشہ آگے رکھنا کہ یہ میرے بعد حاکم ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ اہلبیتؑ کون حضرات ہیں؟

فرمایا علیؑ اور ان کی پاکیزہ اولاد۔ (احتجاج ۱ ص۱۹۸/۱۱، الیقین ص۳۴۱)

۸۷۱۔ امام علیؑ۔ رسول اکرمؐ کے فضائل بیان کرتے ہیں "پروردگار نے انھیں بھیجا تا کہ اس کے امر کی وضاحت کریں۔ اس کے ذکر کا اظہار کرتے رہیں تو انھوں نے نہایت امانتداری سے پیغام کو پہنچا دیا اور کمال ہدایت

www.kitabmart.in

کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہمارے درمیان ایک پرچم حق چھوڑ گئے کہ جو اس سے آگے نکل جائے وہ دین سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہو گیا اور جو وابستہ ہو جائے وہی ان سے ملحق ہو گیا۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۰)

۸۷۲ - امام علیؑ! جب ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو ابی بن کعب نے کھڑے ہو کر یہ سوال کر لیا کہ کیا تمھیں نہیں معلوم ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ میں تمھیں اپنے اہلبیتؑ کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں لہذا انھیں آگے رکھنا اور ان سے آگے نہ نکل جانا اور انھیں حاکم بنا کے رکھنا خود ان کے حاکم نہ بن جانا۔

یہ منظر دیکھ کر انصار کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور کہنے لگے بیٹھ جائیے۔ آپ نے جو سنا اسے پہنچا دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

(یہ واقعہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ روز جمعہ کا ہے) احتجاج ۱ ص ۲۹۷ / ۵۲ روایت محمد و یحییٰ فرزندان عبداللہ بن الحسن، الیقین ص ۴۴۸ باب ۱۷۰ روایت یحییٰ بن عبداللہ بن الحسن)

۸۷۳ - امام صادقؑ! جس نے آل محمدؐ سے محبت کی اور انھیں تمام لوگوں پر قرابت رسول اکرمؐ کی بنیاد پر مقدم رکھا اس کا شمار بھی آل محمدؐ کے ساتھ ہو جائے گا کہ اس نے آل محمدؐ سے محبت کی ہے —— نہ یہ کہ وہ واقعاً آل محمدؐ ہو گا۔ بلکہ ان میں شمار ہو جائے گا کہ ان سے محبت کی ہے اور ان کا اتباع کیا ہے جس طرح قرآن مجید نے اعلان کیا ہے کہ "جو ان سے محبت کرے گا وہ انھیں میں شمار ہو گا" (مائدہ ۵۱)

دوسرے مقام پر حضرات ابراہیمؑ کا ارشاد نقل کیا ہے "جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا۔ خدایا تو غفور و رحیم ہے۔

www.kitabmart.in

سورہ ابراہیم ۳۶، تفسیر عیاشی ۲ ص ۲۳۱/ ۳۴ روایت ابوعمرو الزبیری)

۵ - اقتداء

۸۷۴ - رسول اکرمؐ! جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ میری طرح کی حیات و موت نصیب ہو اور جنت عدن میں ساکن ہو جائے جسے میرے پروردگار نے تیار کیا ہے تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علیؑ اور ان کے چاہنے والوں سے محبت کرے اور میرے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں انھیں مالک کی طرف سے علم وفہم عطا ہوا ہے اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کے فضل کا انکار کریں اور ان کے ساتھ میرے رشتہ قرابت کا خیال نہ رکھیں۔ اللہ ان لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱ ص ۸۶، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص ۹۵/ ۵۹۶، فرائد السمطین ۱ ص ۵۳/ ۱۸، کنز العمال ۱۲ ص ۱۰۳/ ۳۴۱۹۸، امالی طوسیؒ ص ۵۷۸/ ۱۱۹۵ روایت ابی ذر، مناقب ابن شہر آشوب ۱ ص ۲۹۲، بصائر الدرجات ص ۴۸-۵۲ روایت سعد بن طریف)

۸۷۵ - رسول اکرمؐ! جسے یہ بات پسند ہے کہ انبیاء کی طرح زندہ رہے اور شہداء کی طرح مر جائے اور اس گلزار عدن میں قیام کرے جسے خدائے رحمان نے سجایا ہے تو اسے چاہئے کہ علیؑ اور ان کے دوستوں سے محبت کرے اور ان کے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ خدایا! انھیں میرے علم وفہم سے بہرہ ور فرما اور ویل ہے میری امت کے ان افراد کے لئے جو ان کی مخالفت کریں۔ خدا انھیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (کافی ۱ ص ۲۰۸/ ۳ از سعد بن طریف)

www.kitabmart.in

۸۷۶ - رسول اکرمؐ - میرے اہلبیتؑ وہ ہیں جو حق و باطل میں امتیاز قائم کرتے ہیں اور یہی وہ ائمہ ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ (خصال ۴۶۴/۴، احتجاج ۱ ص ۱۹۷/۸ روایت خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین، الیقین ص ۳۴۱، اثبات الہداۃ ۱ ص ۳۰۰/۲۴۷ روایت ابی بن کعب)

۸۷۷ - رسول اکرمؐ - سکون، آرام، رحمت، نصرت، سہولت، سرمایہ، رضا، مسرت، نجات، کامیابی - قرب الٰہی - محبت خدا و رسول ان افراد کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کریں اور ان کے بعد اوصیاء کی اقتدا کریں (تفسیر عیاشی ۱ ص ۱۶۹/۳۲، المحاسن ۱ ص ۲۳۵/۴۳۲ روایت ابوکلدہ عن الباقرؑ)

۸۷۸ - رسول اکرمؐ - خوشا بحال ان کا جو ہمارے قائمؑ کو درک کرلیں اور ان کے قیام سے پہلے ہی ان کی اقتداء کرلیں - ان کے اور ان سے پہلے کے ائمہ ہدیٰ کے نقش قدم پر چلیں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے برائت کریں - یہی افراد میرے رفقا ہیں اور میری امت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محترم ہیں - کمال الدین ص ۲۸۶/۳ روایت سدیر عن الصادقؑ، الغیبۃ طوسیؒ ص ۴۵۶/۴۶۶ روایت رفاعہ بن موسیٰ و معاویہ بن وہب عن الصادقؑ، الخرائج ۳ ص ۱۱۴۹/۵۷)

۸۷۹ - جابر بن عبداللہ انصاری! ایک دن رسول اکرمؐ نے نماز صبح پڑھائی اور پھر ہماری طرف رخ کرکے یہ ارشاد فرمانا شروع کیا - ایہا الناس - اگر آفتاب غائب ہوجائے تو چاند سے وابستہ ہوجانا اور اگر وہ بھی غائب ہوجائے تو دونوں ستاروں سے وابستہ رہنا -

جس کے بعد ہم نے - ابوایوب انصاری اور انس نے عرض کی کہ

www.kitabmart.in

حضور یہ آفتاب کون ہے؟ فرمایا۔ میں

اس کے بعد حضورؐ نے مثال بیان کرنا شروع کی کہ پروردگار نے ہمارے گھرانے کو خلق کر کے ستاروں کی مانند قرار دیدیا ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے۔ میں آفتاب کے مانند ہوں لہذا جب میں نہ رہ جاؤں تو ماہتاب سے تمسک کرنا۔

ہم نے عرض کی کہ حضور یہ ماہتاب کون ہے؟ فرمایا میرا بھائی۔ وصی۔ وزیر۔ میرے قرض کا ادا کرنے والا۔ میری اولاد کا باپ، میرے اہل میں میرا جانشین علیؑ بن ابی طالبؑ!

ہم نے عرض کی کہ پھر یہ دو ستارے کون ہیں؟ فرمایا حسنؑ و حسینؑ۔

اس کے بعد ذرا توقف کر کے فرمایا کہ اور فاطمہؑ بمنزلہ زُہرہ ہے اور دیکھو میرے عترت و اہلبیتؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ (امالی طوسیؒ ص۵۱۶ / ۱۱۳۱)

۸۸۰۔ امام رضاؑ! جسے یہ بات پسند ہو کہ خدا کے جلوہ کو بے حجاب دیکھے اور خدا بھی اس کی طرف بے حجاب نگاہ رحمت کرے اسے چاہیے کہ آل محمدؐ سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے برأت کرے۔ ان میں کے ائمہ کی اقتدا کرے کہ ایسے افراد کی طرف خدا روز قیامت براہ راست نگاہ رحمت کرے گا اور ایسے لوگ اس کے جلوہ کو بلا حجاب دیکھیں گے۔

(محاسن ۱ ص۱۳۳ / ۱۶۵ روایت بکر بن صالح)

www.kitabmart.in

۶- اکرام واحترام

"یہ نور خدا ان گھروں میں ہے جن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں صبح وشام ذکر خدا ہوتا رہتا ہے۔ (نور۔ آیت ۳۶)

۸۸۱- انس بن مالک وبریدہ! رسول اکرمؐ نے آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسولؐ اللہ! یہ کونسے گھر ہیں؟ فرمایا یہ انبیاءؑ کے گھر ہیں ——— تو ابوبکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ حضور کیا یہ علیؑ وفاطمہؑ کا گھر بھی انھیں میں شامل ہے؟ فرمایا بیشک۔ ان گھروں میں سب سے افضل وبرتر ہے۔ (درمنثور ۶ ص ۲۰۳ نقل از ابن مردویہ، شواہد التنزیل ۱ ص ۵۳۴/ ۵۶۸، مجمع البیان ۷ ص ۲۲۷، العمدہ ص ۲۹۱/ ۴۷۸)

۸۸۲- رسول اکرمؐ۔ چار قسم کے افراد ہیں جن کی شفاعت میں روز قیامت کروں گا۔ میری ذریت کے احترام کرنے والے۔ ان کے ضروریات کو پورا کرنے والے، وقت ضرورت ان کے معاملات میں دوڑ دھوپ کرنے والے اور ان سے قلب وزبان سے محبت کرنے والے۔ (کنز العمال ۱۲ ص ۱۰۰/ ۳۴۱۸۰ نقل از دیلمی۔ امالی طوسیؒ ص ۳۶۶/ ۷۷۹، روایت علی بن علی بن رزین برادر دعبل خزاعی عن الرضاؑ، عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص ۲۵۴/ ۲ روایت دعبل۔ ۲ ص ۲۵/ ۴ روایت داؤد بن سلیمان واحمد بن عبداللہ الہروی، بشارۃ المصطفیٰ ص ۳۶، فرائد السمطین ۲ ص ۲۷۷/ ۵۴۱ روایت احمد بن عامر الطائی)

۸۸۳- رسول اکرمؐ۔ ایہا النّاس! میری زندگی میں اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ کا احترام کرنا۔ ان کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار رکھنا۔ (کتاب سلیم

www.kitabmart.in

۲ ص۶۸۷ ، احقاق الحق ۵ ص۴۲ نقل از درر بحر المناقب روایت ابوذر و مقداد و سلمان عن علیؑ)

۸۸۴ - امام حسنؑ! رسول اکرمؐ نے انصار کے پاس ایک شخص کو بھیجکر سب کو طلب کیا اور جب آ گئے تو فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں تمھیں ایسی شے کا پتہ بتاؤں جس سے متمسک رہو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی بیشک - فرمایا یہ علیؑ ہیں - ان سے محبت کرو اور میری کرامت کی بنا پر ان کا احترام کرو کہ جبریل نے مجھے یہ حکم پہنچایا ہے کہ میں پروردگار کی طرف سے اس حقیقت کا اعلان کردوں - (المعجم الکبیر ۳ ص۸۸/۲۷۴۹، حلیۃ الاولیاء ۱ ص۶۳ روایت ابن ابی لیلیٰ، امالی طوسیؒ ص۲۲۳/۳۸۶، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۰۹ روایت سلمان فارسی)

۸۸۵ - ابن عباس - رسول اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس - تم سب روز قیامت جمع کئے جاؤ گے اور تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو - دیکھو یہ میرے اہلبیتؑ ہیں جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے انھیں ذلیل کیا اس نے مجھے ذلیل کیا اور جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے ان کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی اور جس نے انھیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا - (امالی صدوقؒ ۶۲/۱۱، التحصین ص۵۹۹، مشارق انوار الیقین ص۵۳)

۸۸۶ - رسول اکرمؐ! روز قیامت خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والی امتوں میں

www.kitabmart.in

میری امت سے بہتر کوئی امت نہ ہوگی اور میرے اہلبیتؑ سے بہتر کسی کے اہل بیت نہ ہوں گے لہذا خدارا ان کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا (جامع الاحادیث ص۲۶۱ روایت ابن عباس)

۸۸۷۔ رسول اکرمؐ! پروردگار کی طرف سے تین محترم اشیاء ہیں۔جو ان کو محفوظ رکھے گا خدا اس کے امور دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جو انھیں محفوظ نہ رکھے گا خدا اس کا تحفظ نہ کرے گا۔حرمت اسلام، میری حرمت اور میری عترت کی حرمت۔(خصال ص۱۴۶/ ۱۷۳ روایت ابوسعید خدری روضۃ الواعظین ص۲۹۷، المعجم الکبیر ۳ ص۱۲۶/ ۲۸۸۱، المعجم الاوسط ۱ ص۷۲/ ۲۰۳، مقتل الحسین خوارزمی ۲ ص۹۷، احقاق الحق ۹ ص۵۱۱ ۱۸ ص۴۴۲

۸۸۸۔ امام باقرؑ! رسول اکرمؐ نے منیٰ میں اصحاب کو جمع کرکے فرمایا۔ایہاالناس میں تمھارے درمیان تمام محترم اشیاء کو چھوڑے جارہا ہوں۔کتاب خدا، میری عترت اور کعبہ جو بیت الحرام ہے۔(بصائر الدرجات ص۴۱۳/ ۳ روایت جابر۔ مختصر بصائر الدرجات ص۹۰ روایت جابر بن یزید الجعفی)

۸۸۹۔ امام صادقؑ! پروردگار کے لئے اس کے شہروں میں پانچ محترم اشیاء ہیں۔حرمت رسول اکرمؐ۔حرمت آل رسول اکرمؐ۔حرمت کتاب خدا، حرمت کعبہ اور حرمت مومن۔(کافی ۸ ص۱۰۷/ ۸۲ روایت علی بن شجرہ)

۸۹۰۔ امام صادقؑ۔ پروردگار کے لئے تین حرمتیں بے مثل و بے نظیر ہیں۔ کتاب خدا جو سراپا حکمت و نور ہے۔خانہ خدا جو قبلہ خاص و عام ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی طرف رخ کرنا قبول نہیں ہے اور عترت پیغمبر اسلامؐ۔ (امالی صدوقؒ ص۳۳۹/ ۱۳، معانی الاخبار ۱۱۷/ ۱ روایت عبداللہ بن

www.kitabmart.in

سنان - خصال ص۱۴۶ /۱۷۴ روایت ابن عباس)

۷ - خمس

"یاد رکھو کہ تم نے جو بھی فائدہ حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصّہ اللہ، رسولؐ - قرابتداران رسولؐ، ایتام، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے" (انفال ص۴۱)

۸۹۱ - ابن الدیلمی ! امام زین العابدینؑ نے ایک مرد شامی سے فرمایا کہ کیا تو نے سورۂ انفال کی یہ آیت پڑھی ہے ؟ اس نے کہا یقیناً پڑھی ہے مگر کیا یہ قرابتدار آپؑ ہی ہیں ؟ فرمایا بیشک - (تفسیر طبری ۶ / ۱۰ / ۵)

۸۹۲ - منہال بن عمرو ! میں نے عبد اللہ بن محمدؐ بن علی اور علیؑ بن الحسینؑ سے خمس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ ہمارا حق ہے تو میں نے علیؑ سے کہا کہ پروردگار تو ایتام و مساکین اور مسافروں کی بات کرتا ہے ——— فرمایا اس سے مراد ہمارے ہی ایتام و مساکین ہیں - (تفسیر طبری ۶-۱۰/۸)

۸۹۳ - امام باقرؑ - آیت خمس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ذوی القربیٰ سے مراد قرابتداران رسولؐ ہیں اور خمس اللہ، رسول اور ہم اہلبیتؑ کے لئے ہے - (کافی ۱ ص۵۲۹ / ۲ روایت محمد بن مسلم)

۸۹۴ - امام کاظمؑ ! پروردگار نے یہ خمس صرف اولاد رسولؐ کے ایتام و مساکین کے لئے رکھا ہے نہ کہ عام ایتام و مساکین کے لئے اور یہ صدقات کے بدلے میں ہے تاکہ انھیں قرابت رسولؐ اور کرامت الٰہی کی بنیاد پر لوگوں کے ہاتھوں کے میل سے پاک رکھے اور انھیں یہ حق اس لئے عنایت فرمایا ہے کہ اس طرح انھیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور

www.kitabmart.in

ذلت و رسوائی کے مقامات سے الگ رکھے۔

(کافی ۱ ص۵۴۰ / ۴ روایت حماد بن عیسیٰ)

۸۔ حسن سلوک

۸۹۵۔ رسول اکرمؐ! جو ہمارے اہلبیتؑ میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی اچھا برتاؤ کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ ضرور دوں گا۔ (کافی ۴ ص۶۰ / ۸، تہذیب ۴ ص۱۱۰ / ۳۱۲ روایت عیسیٰ بن عبداللہ عن الصادقؑ، الفقیہ ۲ ص۶۵ / ۱۷۲۵، ذخائر العقبیٰ ص۱۹، کنز العمال ۱۲ ص۹۵ / ۳۴۱۵۲، الجامع الصغیر ۲ ص۶۱۹ / ۸۸۲۱ از ابن عساکر)

۸۹۶۔ رسول اکرمؐ! جو شخص بھی مجھ سے ارتباط چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حق میرے ذمہ رہے اور میں روز قیامت اس کی شفاعت کرسکوں اس کا فرض ہے کہ میرے اہلبیتؑ سے رابطہ رکھے اور انھیں خوش کرتا رہے۔ (امالی طوسیؒ ص۴۲۴ / ۹۴۷، امالی صدوقؒ ص۳۱۰ / ۵ روایت ابان بن تغلب، کشف الغمہ ۲ ص۲۵، روضۃ الواعظین ص۳۰۰، ینابیع المودۃ ۲ ص۳۷۹ / ۷۵، احقاق الحق ۹ ص۴۲۴ / ۳۱ - ۱۸ ص۴۷۵ / ۵۲)

۸۹۷۔ رسول اکرمؐ! ائمہ اولاد علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک پر ظلم کرے گا وہ میرا ظالم ہوگا اور جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس نے گویا میرے ساتھ بہترین سلوک کیا۔

(کمال الدین ص۴۱۳ / ۱۳ روایت محمد بن الفضیل)

۸۹۸۔ امام صادقؑ! اپنے اموال میں آل محمدؐ کے ساتھ حسن سلوک کو نظر انداز

www.kitabmart.in

مت کرو۔ اگر غنی ہو تو بقدر دولت اور اگر فقیر ہو تو بامکان نقیری اس لئے کہ جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ پروردگار اس کی اہم ترین حاجت کو پورا کر دے اس کا فرض ہے کہ آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرے چاہے اسے خود اپنے مال کی کسی قدر ضرورت کیوں نہ ہو۔ (بشارۃ المصطفیٰ ص۶ روایت عمران بن معقل)

۸۹۹۔ امام صادقؑ! جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کر سکے اسے چاہئے کہ ہمارے نیک کردار دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ پروردگار اسے ہمارے ساتھ سلوک کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اسی طرح جو ہماری زیارت نہ کر سکے وہ ہمارے چاہنے والوں کی زیارت کرے۔ پروردگار اسے ہماری زیارت کا ثواب عنایت کر دے گا۔ (ثواب الاعمال ص۱۲۴ / ۱ روایت احمد بن محمد بن عیسیٰ، الفقیہ ۲ ص۷۳ / ۱۷۶۵، کامل الزیارات ص۳۱۹ روایت عمرو بن عثمان عن الرضاؑ)

۹۰۰۔ عمرو بن مریم! میں نے امام صادقؑ سے آیت شریفہ "الذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ صلۂ رحم کے بارے میں ہے اور اس کی آخری تاویل تمہارا برتاؤ ہمارے ساتھ ہے۔ (تفسیر عیاشی ۲ ص۲۰۸ / ۳۰)

۹۔ صلوات

۹۰۱۔ ابو سعید خدری! ہم نے رسول اکرمؐ سے گذارش کی کہ تسلیم تو معلوم ہے یہ صلوات کا طریقہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس طرح کہو "خدایا اپنے بندہ اور رسول محمدؐ پر اس طرح رحمت نازل کرنا جس طرح آل ابراہیم پر نازل کی

www.kitabmart.in

ہے اور انھیں اس طرح برکت دینا جس طرح ابراہیمؑ کو دی ہے۔ (صحیح بخاری ۴ ص ۱۸۰۲/ ۴۵۲۰، صحیح مسلم ۱ ص ۳۰۵/ ۴۰۵، سنن دارمی ۱ ص ۳۳۰/ ۱۳۱۷، سنن ابی داؤد ۱ ص ۲۵۷/ ۹۷۸، سنن نسائی ۳ ص ۴۹)

۹۰۲۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ! مجھ سے کعب بن عجرہ نے ملاقات کے دوران بتایا کہ میں تمھیں ایک بہترین تحفہ دینا چاہتا ہوں جو رسول اکرمؐ نے ہمیں دیا ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم نے حضورؐ سے سوال کیا کہ آپ اہلبیتؑ پر صلوات کا طریقہ کیا ہے۔ سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے؟ فرمایا کہ اس طرح کہو "خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل کی ہے کہ تو قابل حمد بھی ہے اور بزرگ بھی ہے، اور محمدؐ و آل محمدؐ کو برکت عنایت فرما جس طرح کہ ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کو دی ہے کہ تو حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے۔ (صحیح بخاری ۳ ص ۱۲۳۳/ ۳۱۹۰، صحیح مسلم ۱ ص ۳۰۵/ ۴۰۶، سنن ابی داؤد ۱ ص ۲۵۷/ ۹۷۶، سنن دارمی ۱ ص ۳۲۹/ ۱۳۱۶، سنن نسائی ۳ ص ۴۵)

۹۰۳۔ امام صادقؑ! میرے والد بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ سے لپٹ کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ خدایا محمدؐ پر رحمت نازل فرما —— تو فرمایا کہ ناقص صلوات مت پڑھا اور ہم پر ظلم نہ کر۔ پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھ "خدایا محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما۔ (کافی ۲ ص ۴۹۵/ ۲۱، عدۃ الداعی ص ۱۴۹ روایت ابن القدّاح)

۹۰۴۔ رسول اکرمؐ! جو شخص بھی ایسی نماز پڑھے گا جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیتؑ پر صلوات نہ ہوگی تو اس کی نماز قابل قبول نہیں ہے۔ (سنن دارقطنی ۱ ص ۳۵۵/ ۶، عوالی اللئالی ۲ ص ۴۰/ ۱۰۱، احقاق الحق ۱۸ ص ۳۱۱،

www.kitabmart.in

مستدرک الوسائل ۵ ص۱۵/ ۵۲۵۶ روایت ابو مسعود انصاری)

۹۰۵ ۔ شافعی! اے اہلبیتؑ رسول آپ کی محبت پروردگار کی طرف سے فرض ہے اور اس کا حکم قرآن میں نازل ہوا ہے۔

آپ کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو شخص بھی آپ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز۔ نماز نہیں ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص۱۴۸، نورالابصار ۱۲۷)

واضح رہے کہ نورالابصار میں "عظیم القدر" کے بجائے "عظیم الفخر" نقل کیا گیا ہے۔

۱۰ ۔ ذکر فضائل

۹۰۶ ۔ رسول اکرمؐ ۔ جب بھی کوئی قوم ایک مقام پر جمع ہو کر محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل کا تذکرہ کرتی ہے تو آسمان سے ملائکہ نازل ہو کر اس گفتگو میں شامل ہو جاتے ہیں اور جب یہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تب واپس جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ انھیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ آج تو تمھارے بدن سے ایسی خوشبو آرہی ہے جو ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم کے پاس تھے جو محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کر رہی تھی اور ان لوگوں نے ہمیں یہ خوشبو عنایت کی ہے۔

تو دوسرے ملائکہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو اور وہ کہتے ہیں کہ اب تو مجلس ختم ہو چکی ——— تو گذارش کرتے ہیں کہ اس جگہ پر لے چلو جہاں یہ مجلس تھی۔ (احقاق الحق ۱۸ ص۵۲۲، ینابیع المودة ۲ ص۲۷۱/ ۳۷، نقل از مودة القربیٰ، بحار ۳۸ ص۱۹۹/ ۳۸)

۹۰۷ ۔ امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ کا ذکر جملہ امراض و اسقام اور وسوسہ قلب کا علاج ہے۔

www.kitabmart.in

(خصال ص۶۲۵ / ۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، تفسیر فرات ص۳۶۷ / ۴۹۹ روایت عبید بن کثیر۔

۹۰۸ - امام باقرؑ! ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔
(کافی ۲ ص۴۹۶ / ۲ روایت ابوبصیر عن الصادقؑ)

۹۰۹ - امام صادقؑ! ہمارا ذکر اللہ کے ذکر کا ایک حصہ ہے لہٰذا جب ہمارا ذکر ہوگا تو گویا خدا کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو گویا شیطان کا ذکر ہوگا۔
(کافی ۲ ص۱۸۶ / ۱ روایت علی بن ابی حمزہ۔

۹۱۰ - معتب غلام امام نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا۔ داؤد! ہمارے چاہنے والوں تک ہمارا اسلام پہنچا دینا۔ اور کہنا کہ اللہ اس بندہ پر رحم کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ہمارے امر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے لئے استغفار کرتا ہے اور جب بھی دو افراد ہمارے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو پروردگار ملائکہ پر مباہات کرتا ہے لہٰذا جب بھی تمہارا اجتماع ہو تو ہمارا ذکر کرنا کہ اس اجتماع اور اس مذاکرہ میں ہمارے امر کا احیاء ہوتا ہے اور ہمارے بعد بہترین افراد وہی ہیں جو ہمارے امر کا ذکر کریں اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی دعوت دیں۔ (امالی طوسیؒ ص۲۲۴ / ۳۹۰، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۱۱)

۹۱۱ - امام صادقؑ! آسمان کے ملائکہ جب ان ایک یا دو یا تین افراد پر نگاہ کرتے ہیں جو آل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کرتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ذرا دیکھو یہ اپنی اس قدر قلت اور دشمنوں کی اس قدر کثرت کے باوجود آل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کر رہے ہیں تو دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرما دیتا ہے اور وہ صاحب فضل عظیم ہے۔

www.kitabmart.in

(کافی ۸ ص۳۳۴ / ۵۲۱، ۲ ص۱۸۷ / ۴، تاویل الآیات الظاہرۃ ص۶۶۷)

۱۱- ذکر مصائب

۹۱۲- احمد بن یحییٰ الاودی نے اپنے اسناد کے ساتھ منذر کے واسطہ سے امام حسینؑ سے نقل کیا ہے کہ جس بندہ کی آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرۂ اشک بھی گر جاتا ہے پروردگار اسے جنت میں عظیم منزل عنایت فرماتا ہے" ـــــــ اور اس کے بعد امام حسینؑ کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا کہ مجھ سے مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر نے اپنے والد کے حوالہ سے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ تو فرمایا کہ بیشک صحیح ہے۔ (امالی مفید ص۳۴۰ / ۶، امالی طوسیؒ ص۱۱۶ / ۱۸۱، بشارۃ المصطفی ص۶۲، کامل الزیارات ص۱۰۱)

۹۱۳- الحسین بن ابی فاختہ! میں اور ابو سلمہ السراج و یونس بن یعقوب و فضل بن یسار سب امام جعفر صادقؑ کے پاس حاضر تھے تو میں نے عرض کی حضور میں آپ پر قربان! میں لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کرتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو کیا کہا کروں؟ تو فرمایا۔ حسین! جب ان کی مجالس میں شرکت کرو تو دعا کرو کہ خدایا ہمیں آسانی اور سرور عنایت فرما۔ پروردگار تمھارے مقصد کو عطا کر دے گا۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اگر امام حسینؑ کو یاد کروں تو کیا کہوں؟ فرمایا تین مرتبہ کہو" صلی اللہ علیک یا ابا عبداللہ" اے ابو عبداللہ! خدا آپ پر رحمت نازل کرے ـــــــ اس کے بعد فرمایا کہ شہادت امام حسینؑ پر ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات اور جنت و جہنم کی تمام مخلوقات نے گریہ کیا ہے۔ صرف تین مخلوقات نے

www.kitabmart.in

گریہ نہیں کیا ہے ۔ میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

فرمایا۔ زمین بصرہ ۔ دمشق اور آل الحکم بن ابی العاص ۔

(امالی الطوسیؒ ص۵۴/۳،۷)

واضح رہے کہ آل حکم کا تذکرہ علامت ہے کہ بصرہ اور دمشق سے مراد زمین بصرہ و دمشق ہے ۔ اہل بصرہ و دمشق نہیں ہیں ۔ (جوادی)

۹۱۴ ۔ امام صادقؑ ! جب بھی کسی آنکھ سے ایک آنسو اس غم میں نکل آتا ہے کہ ہمارا خون بہایا گیا ہے یا حق چھینا گیا ہے یا ہتک حرمت کی گئی ہے یا ہمارے کسی شیعہ پر ظلم کیا گیا ہے تو پروردگار اسے جنت میں مستقل قیام عنایت فرماتا ہے ۔ (امالی طوسیؒ ص۱۹۴/۳۳۰، امالی مفیدؒ ۱۷۵ / ۵ روایت محمد بن ابی عمارہ کوفی)

۹۱۵ ۔ بکر بن محمد ازدی امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے دریافت کیا کہ تم لوگ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو؟ میں نے عرض کی بیشک ! فرمایا ۔ میں ان مجالس کو دوست رکھتا ہوں لہذا میرے امر کا احیاء کرو کہ اگر کوئی شخص ہمارا ذکر کرتا ہے یا اس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آتا ہے تو پروردگار اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں ۔ (ثواب الاعمال ۲۲۳/۱، بشارۃ المصطفیٰ ۲۷۵، مستطرفات السرائرہ ۱۲۵، المحاسن ۱ ص۱۳۶/۱۷۴، کامل الزیارات ص۱۰۴، تفسیر قمی ۲ ص۲۹۲)

۹۱۶ ۔ امام صادقؑ ! جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو اللہ اس کے چہرہ کو آتش جہنم پر حرام کر دیتا ہے (کامل الزیارات

www.kitabmart.in

صـــ ۱۰۴)

۹۱۷ - ابان بن تغلب! امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو ہماری مظلومیت سے رنجیدہ ہو اس کی سانس بھی تسبیح کا ثواب رکھتی ہے اور اس کا ہم و غم بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ہمارے راز کا محفوظ رکھنا ایک جہاد راہِ خدا ہے"۔
اس کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہیے۔
(امالی طوسیؒ صـــ ۱۱۵ / ۱۷۸، امالی مفیدؒ ۳۳۸ / ۲، بشارۃ المصطفیٰ صـــ ۲۵۷، کافی ۲ صـــ ۲۲۶ / ۱۶)

۹۱۸ - مسمع بن عبدالملک! مجھ سے امام صادقؑ نے فرمایا کہ جس دن سے امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی ہے۔ آسمان و زمین ہمارے غم میں رو رہے ہیں اور ملائکہ کا گریہ اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس سے زیادہ ہیں اور جب بھی کوئی ملک یا انسان ہمارے حال پر مہربان ہو کر گریہ کرتا ہے تو آنسو نکلنے سے پہلے ہی پروردگار اس کے حال پر مہربان ہو جاتا ہے اور جب یہ آنسو رخسار پر جاری ہو جاتے ہیں تو ان کا مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ ایک قطرہ بھی جہنم میں گر جائے تو آگ سرد ہو جائے اور جس کا دل ہمارے غم میں دکھنے لگتا ہے۔ پروردگار وقت مرگ ہماری زیارت سے وہ فرحت عنایت کرتا ہے جس کا سلسلہ موت سے حوض کوثر تک برقرار رہتا ہے۔

(کامل الزیارات صـــ ۱۰۱)

۹۱۹ - امام رضاؑ! جو ہماری مصیبت کو یاد کر کے ہمارے غم میں آنسو بہائے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے ہماری مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلائے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کناں ہوں گی اور جو کسی

www.kitabmart.in

ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔ (امالی صدوقؒ ص ۶۸/۴ روایت علی بن فضال، عیون اخبار الرضاؑ ا ص ۲۹۴/۴۸، مکارم الاخلاق ۲ ص ۹۳/۲۶۶۳)

۹۲۰۔ دعبل خزاعی! میں امام علی بن موسی الرضاؑ کی خدمت میں ایام غم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ محزون و رنجیدہ بیٹھے ہیں اور اصحاب بھی آپ کے گرد اسی عالم میں ہیں حضرت نے مجھے آتے دیکھ کر استقبال فرمایا اور فرمایا کہ آؤ آؤ تم زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد کرنے والے ہو۔ اس کے بعد مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر فرمایا کہ یہ دن ہم اہلبیتؑ کے حزن و غم کے دن ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ تم کوئی غم کا شعر سناؤ کہ آج کل بنی امیہ ہمارے غم سے خوشی منا رہے ہیں۔

دیکھو دعبل! اگر کوئی شخص ہمارے غم میں روئے گا یا ایک آدمی کو بھی رلائے گا تو اس کے اجر کی ذمہ داری پروردگار پر ہوگی اور جس کی آنکھ سے ہمارے غم میں آنسو نکل آئیں گے خدا اسے ہمارے زمرہ میں محشور کرے گا اور جو ہمارے جد کے غم میں گریہ کرے گا خدا اس کے گناہوں کو یقیناً معاف کردے گا۔ (بحار الانوار ۴۵ ص ۲۵۷/۱۵)

۹۲۱۔ ائمہ طاہرینؑ! جو ہمارے غم میں روئے یا سو آدمیوں کو رلائے گا اس کے لئے جنت ہے۔ اور جو پچاس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو تیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو بیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو دس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو ایک کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو حزن و غم طاری کرے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے۔ (ملہوف ص ۸۶)

www.kitabmart.in

واضح رہے کہ ان روایات کا مقصد بے عملی کی ترویج نہیں ہے بلکہ گریہ کی تاثیر کا بیان ہے۔ اس کے بعد پروردگار ہر اچھے برے عمل کا حساب کرنے والا ہے۔ (جوادی)

www.kitabmart.in

قسم نہم

محبّت اہلبیتؑ

فصل اول ۔ فضائل محبّت اہلبیتؑ

فصل دوم ۔ خصائص محبّت اہلبیتؑ

فصل سوم ۔ تربیت اولاد بر حب اہلبیتؑ

فصل چہارم ۔ ترویج محبوبیت اہلبیتؑ

فصل پنجم ۔ علامات محبّت اہلبیتؑ

فصل ششم ۔ آثار محبّت اہلبیتؑ

فصل ہفتم ۔ جوامع آثار محبّت اہلبیتؑ

www.kitabmart.in

فصل اول

فضائل محبّت اہلبیتؑ

۱ - اساس الاسلام

۹۲۲ - رسول اکرمؐ! اسلام کی اساس میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ہے۔
(کنز العمال ۱۲ ص۱۰۵ / ۳۴۲۰۶، درمنثور، ص۳۵۰)

۹۲۳ - رسول اکرمؐ! ہر شے کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیتؑ کی محبت ہے۔ (محاسن ا ص۲۴۷ / ۴۶۱ روایت مدرک بن عبدالرحمٰن)

۹۲۴ - امام علیؑ! رسول اکرمؐ نے مجھ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اسلام سادہ ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کے بال و پر ہدایت ہیں اور اس کی زینت حیاء ہے اور اس کا ستون ورع ہے اور اس کا معیار عمل صالح ہے اور اس کی بنیاد میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ہے۔
(کنز العمال ۱۳ ص۶۴۵ / ۳۷۶۳۱)

۹۲۵ - امام باقرؑ! رسول اکرمؐ حجۃ الوداع کے مناسک ادا کر چکے تو سواری پر بلند ہو کر ارشاد فرمایا کہ جنت میں غیر مسلم کا داخلہ ناممکن ہے!
ابوذرؒ نے عرض کی حضورؐ پھر اسلام کی بھی وضاحت فرما دیں؟
فرمایا کہ اسلام ایک جسم عریاں ہے جس کا لباس تقویٰ۔ زینت حیاء،

www.kitabmart.in

معیار ورع، جمال دین۔ ثمرۂ عمل صالح ہے اور ہر شے کی ایک اساس ہے اور اسلام کی اساس ہم اہلبیتؑ کی محبت ہے۔ (امالی طوسیؒ ۴۸ ص۱۲۶ روایت جابر بن یزید، کافی ۲ ص۴۶ /۲، امالی صدوقؒ ص۲۲۱ /۱۶، محاسن ۱ ص۴۴۵ /۱۰۳۱، شرح الاخبار ۳ ص۹ /۹۲۷، الفقیہ ۴ ص۳۶۴ /۵۷۶۲/ روایت حماد بن عمرو انس بن محمد، تحف العقول ص۵۲)

۹۲۶۔ رسول اکرمؐ! آیت مودت کے نزول بعد جبرئیلؑ نے کہا کہ اے محمدؐ! ہر دین کی ایک اصل اور اس کا ایک ستون اور ایک شاخ اور ایک عمارت ہوتی ہے اور اسلام کی اصل اور اس کا ستون لا الٰہ الا اللہ ہے اور اس کی فرع اور تعمیر آپ اہلبیتؑ کی محبت ہے جس میں حق کی ہم آہنگی اور دعوت پائی جاتی ہے۔ (تفسیر فرات کوفی ۳۹۷ /۵۲۸ روایت علی بن الحسین بن سمط)

۹۲۷۔ امام باقرؑ! ہم اہلبیتؑ کی محبت ہی دین کا نظام ہے۔ (امالی طوسیؒ ۲۹۶ /۵۸۲ روایت جابر بن یزید الجعفی)

۲۔ محبّت اہلبیتؑ محبت خدا ہے

۹۲۸۔ امام علیؑ! میں نے رسول اکرمؐ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یا علیؑ تم اور تمھاری اولاد کے ائمہ میری امت کے سردار ہیں جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ہم سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ جو ہمارا چاہنے والا ہے وہ اللہ کا چاہنے والا ہے اور جو ہم سے عداوت کرنے والا ہے وہ اللہ سے عداوت رکھنے والا ہے۔ ہمارا مطیع اللہ کا اطاعت گذار ہے اور ہمارا

www.kitabmart.in

نافرمان اللہ کا نافرمان ہے۔ (امالی صدوقؒ ۳۸۴/۱۶، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۵۱ روایت اصبغ بن نباتہ)

۹۲۹۔ امام صادقؑ! جو ہمارے حق کو پہچانے اور ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے وہ پروردگار سے محبت کرنے والا ہے۔ کافی ۸ ص۱۲۹/۹۸ روایت حفص بن غیاثؒ، تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۳۷)

۹۳۰۔ امام ہادیؑ۔ زیارت جامعہ۔ جس نے آپ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ حضرات سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ آپ کا موالی اللہ کا چاہنے والا ہے اور آپ سے بغض رکھنے والا اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔ (تہذیب ۶ ص۹۷/۱۷۷)

۳۔ محبّت اہلبیتؑ محبت رسول اکرمؐ ہے

۹۳۱۔ رسول اکرمؐ! اللہ سے محبت کرو کہ تمھیں اپنی نعمتوں سے فیضیاب فرمایا ہے۔ اس کے بعد اس کی محبت کی بنا پر ہم سے محبت کرو اور ہماری محبت کی بنا پر ہمارے اہلبیتؑ سے محبت کرو۔ (سنن ترمذی ۵ ص۶۲۲/۳۷۸۹، تاریخ بغداد ۴ ص۱۶۰، مستدرک حاکم ۳ ص۱۶۲/۴۷۱۶، المعجم الکبیر ۳ ص۴۶/۲۶۳۹۔ ۱۰ ص۲۸۱/۱۰۶۶۴، شعب الایمان ۱ ص۳۶۶/۴۰۸ — ۲ ص۱۳۰/۱۳۷۸، اسد الغابہ ۲ ص۱۸، امالی صدوقؒ ص۲۹۸/۶، علل الشرائع ۱۳۹/۱۔ بشارۃ المصطفیٰ ص۶۱، ۲۳۷ روایت ابن عباس، امالی طوسیؒ ص۲۷۸/۵۳۱ روایت عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ، صواعق محرقہ ص۲۳۰)

۹۳۲۔ زید بن ارقم! میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جب فاطمہؑ ایک اونی چادر اوڑھے ہوئے اپنے گھر سے حضور کے حجرہ کی طرف جا رہی تھیں اور

www.kitabmart.in

ان کے ساتھ دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ تھے اور پیچھے پیچھے علیؑ بن ابی طالبؑ چل رہے تھے کہ آپؐ نے ان سب کو دیکھ کر فرمایا کہ جس نے ان سب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ــــــــــ اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص ۹۱/ ۱۲۶)

۹۳۳- امام باقرؑ! خدا سے محبت کرو اور اس کی وجہ سے رسول خدا سے محبت کرو اور ان کی وجہ سے ہم سے محبت کرو۔ (مناقب امیر المومنینؑ الکوفی ۲ ص ۱۶۰/ ۶۳۷ روایت عبیداللہ بن عمر بن علیؑ ابن ابی طالبؑ)

۴- محبّت اہلبیتؑ تحفہ الٰہی ہے

۹۳۴- رسول اکرمؐ! پروردگار نے اسلام کو خلق کرنے کے بعد اس کا ایک میدان قرار دیا اور ایک نور ــ ایک قلعہ بنایا اور ایک مددگار۔ اس کا میدان قرآن مجید ہے اور نور حکمت، قلعہ نیکی ہے اور انصار ہم اور ہمارے اہلبیتؑ اور شیعہ۔ لہٰذا ہمارے اہلبیتؑ، ان کے شیعہ اور ان کے اعوان وانصار سے محبت کرو کہ مجھے معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا تو جبریلؑ نے آسمان والوں سے میرا تعارف کرایا اور پروردگار نے میری محبت، میرے اہلبیتؑ اور شیعوں کی محبت ملائکہ کے دل میں رکھ دی جو قیامت تک امانت رہے گی۔ اس کے بعد مجھے واپس لاکر زمین والوں میں متعارف کرایا کہ میری اور میرے اہلبیتؑ اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنین کے دلوں میں امانت پروردگار ہے جس کی تاقیامت حفاظت کرتے رہیں گے۔

(کافی ۲ ص ۴۶/ ۳، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۵۷ روایت عبدالعظیم بن عبداللہ

www.kitabmart.in

الحسنی عن الجوائد)

۹۳۵- امام باقرؑ! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ جو ہم سے محبت کر رہے ہو یہ تمھارا کارنامہ نہیں ہے۔ پروردگار نے ہماری محبت تمھارے دلوں میں پیدا کی ہے (محاسن ا ص۲۴۶/ ۴۵۷ روایت ابوبصیر)

۹۳۶- امام صادقؑ! ہم اہلبیتؑ کی محبت کو پروردگار اپنے عرش کے خزانوں سے اس طرح نازل کرتا ہے جس طرح سونے چاندی کے خزانے نازل ہوتے ہیں۔ اور اس کا نزول بھی ایک مخصوص مقدار میں ہوتا ہے اور مالک اسے صرف مخصوص افراد کو عنایت کرتا ہے۔ محبت کا ایک مخصوص ابر کرم ہے جب پروردگار کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس پر اس ابر کرم کو برسا دیتا ہے اور اس سے شکم مادر میں بچہ بھی فیضیاب ہوجاتا ہے۔ (تحف العقول ص۳۱۳ روایت جعفر محمد بن النعمان الاحوال)

۵- محبّت اہلبیتؑ افضلِ عبادت ہے

۹۳۷- رسول اکرمؐ! آل محمدؐ سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس پر مرنے والا جنّت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (الفردوس ۲ ص۱۴۲ / ۲۷۲۱، ینابیع المودۃ ۳ ص۱۹۱ روایت ابن مسعود)

۹۳۸- رسول اکرمؐ! ابوذر کو وصیت فرماتے ہیں۔ دیکھو سب سے پہلی عبادت پروردگار معرفت الٰہی ہے۔ اس کے بعد مجھ پر ایمان اور اس امر کا اقرار کہ پروردگار نے مجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر بنا کر ارسال کیا ہے۔ اس کے بعد میرے اہلبیتؑ کی محبت جن سے خدا نے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور کمال طہارت کی منزل پر فائز کیا ہے۔ (امالی

www.kitabmart.in

طوسیؒ ۵۲۶/۱۱۶۲، مکارم الاخلاق ۲ ص۳۶۳/۲۶۶۱، تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۵۱
اعلام الدین ص۱۸۹)

۹۳۹ - امام علیؑ! تمام نیکیوں میں سب سے بہتر ہماری محبت ہے اور تمام برائیوں میں سب سے بدتر ہماری عداوت ہے۔ (غرر الحکم ص۳۳۶۳)

۹۴۰ - امام صادقؑ! ہر عبادت سے بالاتر ایک عبادت ہے لیکن ہم اہلبیتؑ کی محبت تمام عبادات سے افضل و برتر ہے۔ (المحاسن ۱ ص۲۴۷/۴۶۲ روایت حفص الدہان)

۹۴۱ - فضیل! میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ قرب خدا کے لئے سب سے بہتر فریضہ کون سا ہے؟ فرمایا بہترین وسیلۂ تقرب خدا کی اطاعت، اس کے رسولؐ کی اطاعت اور اس کے رسول اور اولی الامر کی محبت ہے۔ (المحاسن ۱ ص۲۲۷/۴۶۳، کافی ۱ ص۱۸۷/۱۲ روایت محمد بن الفضیل)

۶ - محبّت اہلبیتؑ باقیات صالحات میں ہے

۹۴۲ - محمد بن اسماعیل بن عبدالرحمٰن الجعفی! میں اور میرے چچا حصین بن عبدالرحمٰن امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انھیں قریب بلا کر بٹھایا اور فرمایا کہ یہ کس کے فرزند ہیں؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے بھائی اسماعیل کے فرزند ہیں!

فرمایا خدا اسماعیل پر رحمت نازل کرے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے تم نے انھیں کس عالم میں چھوڑا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ بہترین حال میں کہ خدا نے ہمیں آپ کی محبت عنایت فرمائی ہے۔

www.kitabmart.in

فرمایا حسین! دیکھو ہم اہلبیتؑ کی مودت کو معمولی مت سمجھنا یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضور ہم اسے معمولی نہیں سمجھتے ہیں ——— بلکہ اس پر شکر خدا کرتے ہیں کہ اس سے فیضیاب فرمایا۔ (اختصاص ص۸۶، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۲۱۵)

www.kitabmart.in

فصل دوم

خصائص محبت اہلبیتؑ

۱۔ علامت ولادتِ صحیح

۹۴۳۔ رسول اکرمؐ ۔ لوگو! اپنی اولاد کا امتحان محبت علیؑ کے ذریعہ لو کہ علیؑ کسی گمراہی کی دعوت نہیں دے سکتے ہیں اور کسی ہدایت سے دور نہیں کرسکتے ہیں ۔ جو اولاد ان سے محبت کرے وہ تمھاری ہے ورنہ پھر تمھاری نہیں ہے ۔

(تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص ۲۲۵ / ۷۳۰)

۹۴۴۔ امام علیؑ ! رسول اکرمؐ نے ابوذر سے فرمایا کہ جو ہم اہلبیتؑ سے محبّت رکھتا ہے اسے شکر خدا کرنا چاہئے کہ اس نے پہلی ہی نعمت عنایت فرمادی ہے ابوذر نے عرض کی حضور یہ پہلی نعمت کیا ہے؟ فرمایا حلال زادہ ہونا کہ ہماری محبّت حلال زادہ کے علاوہ کسی کے دل میں نہیں ہوسکتی ہے ۔ (امالی طوسیؒ ص ۴۵۵ / ۱۹۱۸ روایت حسین بن زید و عبداللہ بن ابراہیم الجعفری عن الصادقؑ)

۹۴۵۔ رسول اکرمؐ ! یا علیؑ ! جو مجھ سے ۔ تم سے اور تمھاری اولاد کے ائمہ سے محبّت کرے اسے حلال زادہ ہونے پر شکر خدا کرنا چاہئے کہ ہمارا دوست صرف حلال زادہ ہی ہوسکتا ہے اور ہمارا دشمن صرف حرام زادہ ہی ہوسکتا ہے ۔

(امالی صدوقؒ ص ۳۸۴ / ۱۴ ، معانی الاخبار ۱۶۱ / ۳ ، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۵۰

Www.kitabmart.in

روایت زید بن علیؑ)

۹۴۶ - رسول اکرمؐ! یا علیؑ! عرب میں تمہارا کوئی دشمن ناتحقیق کے علاوہ نہیں ہوسکتا ہے۔ (مناقب خوارزمی ۳۲۳/ ۳۳۰ روایت ابن عباس، فرائد السمطین ا ص۱۳۵/ ۹۷، خصال ۵۷۷/ ۱، علل الشرائع ۱۴۳/ ۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۲۶۷)

۹۴۷ - امام علیؑ! کوئی کافر یا حرام زادہ مجھ سے محبت نہیں کرسکتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ ۴ ص۱۱۰ روایت ابن مریم انصاری، شرح الاخبار ا ص۱۵۲/ ۹۲، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۲۰۸)

۹۴۸ - امام باقرؑ! جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے ابتدائی نعمت پر شکر خدا کرنا چاہیے۔ کسی نے سوال کیا کہ یہ ابتدائی نعمت کیا ہے؟ فرمایا حلال زادہ ہونا۔ (امالی صدوقؒ ۳۸۴/ ۱۳، علل الشرائع ۱۴۱/ ۲، معانی الاخبار ۱۶۱/ ۲ روایت ابو محمد الانصاری)

۹۴۹ - امام صادقؑ! جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے اپنی ماں کو دعائیں دینا چاہئیں کہ اس نے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی ہے۔ (معانی الاخبار ۱۶۱/ ۴، بشارۃ المصطفیٰ ص۹ روایت مفضل بن عمر)

۹۵۰ - ابن بکیر! امام صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہم سے محبت کرے اور محل عیب میں نہ ہو اس پر اللہ خصوصیت کے ساتھ مہربان ہے میں نے عرض کی کہ محل عیب سے مراد کیا ہے؟ فرمایا۔ حرام زادہ ہونا۔ (معانی الاخبار ۱۶۶/ ۱)

۹۵۱ - امام صادقؑ! خدا کی قسم عرب و عجم میں ہم سے محبت کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اہل شرف اور اصیل گھر والے ہیں اور ہم سے دشمنی کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے نسب میں نجاست، گندگی اور غلط نسبت پائی جاتی ہے (کافی ۸

www.kitabmart.in

صـ۳۱۶ / ۴۹۷)

۹۵۲۔ عبادۃ بن الصامت! ہم اپنی اولاد کا امتحان محبت علیؑ کے ذریعہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی کو دیکھ لیتے تھے کہ وہ علیؑ سے محبت نہیں کرتا ہے تو سمجھ لیتے تھے کہ یہ ہمارا نہیں ہے اور صحیح نکاح کا نتیجہ نہیں ہے۔ (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صـ۲۲۴ / ۷۲۷، نہایۃ ۱ صـ۱۶۱، لسان العرب ۴ صـ۸۷، تاج العروس ۶ صـ۱۱۸، مجمع البیان ۹ صـ۱۶۰، شرح الاخبار ۱ صـ۴۴۶ / ۱۲۴، رجال کشی ۱ صـ۲۴۱، مناقب ابن شہر آشوب ۳ صـ۲۰۷)

۹۵۳ محبوب بن ابی الزناد! انصار کا کہنا تھا کہ ہم لوگوں کے حرامزادہ ہونے کو بغض علیؑ کے ذریعہ پہچان لیا کرتے تھے۔

مولف! عیسٰی بن ابی دلف کا بیان ہے کہ ان کا بھائی دلف جس کے نام سے ان کے والد کو ابو دلف کہا جاتا تھا۔ حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں کی برابر برائی کیا کرتا تھا اور انھیں جاہل قرار دیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے والد کی بزم میں ان کی عدم موجودگی میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ علیؑ کی تنقیص کرنے والا حرامزادہ ہوتا ہے حالانکہ تم لوگ جانتے ہو کہ میرا باپ کس قدر غیرت دار ہے اور وہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کی زوجہ کے بارے میں کوئی شخص زبان کھول سکے اور میں برابر علیؑ سے عداوت کا اعلان کر رہا ہوں جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ بات بے بنیاد ہے۔

اتفاق امر کہ اچانک ابودلف گھر سے نکل آئے۔ لوگوں نے ان کا احترام کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے دلف کا بیان تو سن لیا۔ اب بتائیے کیا حدیث معروف غلط ہے جبکہ اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

www.kitabmart.in

تو ابو دلف نے کہا کہ یہ ولد الزنا بھی ہے اور ولد الحیض بھی ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ میں بیمار تھا۔ میری بہن نے اپنی کنیز کو عیادت کے لیے بھیجا۔ مجھے وہ پسند تھی۔ میں نے اپنے نفس کو بے قابو دیکھ کر اس سے تعلقات قائم کر لئے جبکہ وہ ایام حیض میں تھی اور اس طرح وہ حاملہ بھی ہوگئی اور بعد میں اس نے بچہ کو میرے حوالہ کر دیا۔

جس کے بعد دلف اپنے باپ کا بھی دشمن ہو گیا کہ اس کا رحجان تشیع اور محبت علیؑ کی طرف تھا اور باپ کے مرنے کے بعد مسلسل اسے برا بھلا کہنے لگا۔ (مروج الذہب ۴ ص ۶۲، کشف الیقین ۲۷۶/۳/۵۰۳)

۲۔ شرط توحید

۹۵۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری! ایک اعرابی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ حضور کیا جنت کی کوئی قیمت ہے؟ فرمایا، بیشک اس نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا لا الہ الا اللہ جسے بندہ مومن خلوص دل کے ساتھ زبان پر جاری کرے۔

اس نے کہا کہ خلوص دل کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا میرے احکام پر عمل اور میرے اہلبیتؑ کی محبّت

اس نے عرض کیا اہلبیتؑ کی محبّت بھی کلمہ توحید کا کوئی حق ہے؟

فرمایا یہ سب سے عظیم ترین حق ہے۔ (امالی طوسیؒ ص ۵۸۳/۱۲۰۷)

۹۵۵۔ امام علیؑ! کلمہ لا الہ الا اللہ کے بہت سے شروط ہیں اور میں اور میری اولاد انھیں شروط میں سے ہیں۔ (غرر الحکم ص ۳۴۷۹)

۹۵۶۔ اسحاق بن راہویہ! جب امام علی رضاؑ نیشاپور پہنچے تو لوگوں نے فرمائش کی

www.kitabmart.in

کہ حضور ہمارے درمیان سے گذر جائیں اور کوئی حدیث بیان نہ فرمائیں یہ کیونکر ممکن ہے۔؟

آپ نے محمل سے سر باہر نکالا اور فرمایا کہ مجھ سے میرے والد بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت محمد بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن الحسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے اور انھوں نے رسول اکرمؐ سے اور انھوں نے جبریل کی زبان سے یہ ارشاد الٰہی سنا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائیگا۔

یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے اور پھر ایک مرتبہ پکار کر فرمایا لیکن اس کی شرائط ہیں اور انھیں میں سے ایک میں بھی ہوں۔ (التوحید ۲۵/۲۳، امالی صدوقؒ ص۱۹۵/۸، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۳۵/۴، معانی الاخبار ص۳۷۱/۱، ثواب الاعمال ص۲۱/۱، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۶۹، روضۃ الواعظین ص۵۱)

۳۔ علامت ایمان

۹۵۷۔ رسول اکرمؐ! مجھ سے میرے پروردگار نے عہد کیا ہے کہ میرے اہلبیتؑ کی محبت کے بغیر کسی بندہ کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا۔ (احقاق الحق ۹ ص۴۵۴ نقل از مناقب مرتضویہ و خلاصۃ الاخبار)

۹۵۸۔ رسول اکرمؐ! کوئی انسان صاحب ایمان نہیں ہو سکتا ہے جب تک میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میرے اہل اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری عترت اس کی عترت سے زیادہ محبوب نہ ہو اور میری ذات

www.kitabmart.in

اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ (المعجم الاوسط ۶ ص۵۹/ ۵۷۹۰، المعجم الکبیر ۷ ص۷۵/ ۶۴۱۶، الفردوس ۵ ص۱۵۴/ ۷۷۹۶، امالی صدوقؒ ص۲۷۴/ ۹، علل الشرائع ص۱۴۰/ ۳، بشارۃ المصطفیٰ ص۵۳ روایت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روضۃ الواعظین ص۲۹۸)

۹۵۹۔ رسول اکرمؐ! ایمان ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا ہے۔ (کفایۃ الاثر ص۱۱۱ روایت واثلہ بن الاسقع)

۹۶۰۔ امام علیؑ! کسی بندہ مومن کا دل ایمان کے ساتھ آزمایا ہوا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پاکر ہمیں دوست رکھتا ہے اور کسی بندہ سے خدا ناراض نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہمارے بغض کو اپنے دل میں جگہ دے کر ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ لہٰذا ہمارا دوست ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور ہمارا دشمن ہمیشہ جہنم کے کنارہ رہتا ہے۔ خوش بختی ہے اہل رحمت کے لئے اس رحمت کی بنیاد پر اور ہلاکت و بدبختی ہے اہل جہنم کیلئے اس بدترین ٹھکانہ کی بنا پر (امالی طوسیؒ ۳۴/ ۳۴، امالی مفید ص۲۷/ ۲، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۵، کشف الغمہ ا ص۱۴۱ روایات حارث اعور)

۹۶۱۔ رسول اکرمؐ! جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور اے علیؑ تمہارا دوست مومن کے علاوہ کوئی نہ ہوگا اور تمہارا دشمن کافر اور منافق کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔ (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۱۸۸/ ۶۷۱ از یعلیٰ بن مرۃ الثقفی)

۹۶۲۔ امام علیؑ! مجھ سے رسول اکرمؐ کا یہ عہد ہے کہ مجھ سے مومن کے علاوہ کوئی

www.kitabmart.in

محبت نہ کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ کرے گا۔ (سنن نسائی ۸ ص۱۱۷، مسند احمد بن حنبل ا ص۲۰۴/ ۳۱۷، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۵۶۴/ ۹۴۸، کنز الفوائد ۲ ص۸۳، الغارات ۲ ص۵۲۰، تاریخ بغداد ۲ ص۲۵۵/ ۱۴ ص۴۲۶ روایات زر بن جیش، ۸ ص۴۱۷ روایت علی بن ربیعہ الوالبی)

۹۶۳ - ام سلمہ! میں نے رسول اکرمؐ کو علیؑ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ مومن تم سے دشمنی نہیں کرسکتا ہے اور منافق تمھارا دوست نہیں ہوسکتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ۱۰ ص۱۷۶/ ۲۶۵۶۹، سنن ترمذی ۵ ص۶۳۵/ ۳۷۱۷، البدایۃ والنہایۃ ۷ ص۳۵۵، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۲۰۸/ ۶۹۹، محاسن ا ص۲۴۸/ ۴۶۵، اعلام الدین ص۲۷۸، عوالی اللئالی ۴ ص۸۵/ ۹۵، احتجاج ۱۰ ص۱۴۹، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۴ ص۸۳)

۹۶۴ - ابوذر! میں نے رسول اکرمؐ کو حضرت علیؑ سے فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے مومنین سے تمھاری محبت کا عہد لے لیا ہے اور گویا منافقین سے تمھاری عداوت کا عہد ہوگیا ہے۔ اگر تم مومن کی ناک بھی کاٹ دو تو تم سے دشمنی نہیں کرے گا اور اگر منافق پر دینا نچھاور کردو تو بھی تم سے محبت نہیں کرے گا یا علیؑ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے عداوت نہیں کرے گا مگر منافق۔ (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۲۰۴/ ۶۹۵، الغارات ۲ ص۵۲۰ روایت حبہ العرنی)

۹۶۵ - امام علیؑ! اگر میں مومن کی ناک بھی تلوار سے کاٹ دوں کہ مجھ سے عداوت کرے تو نہیں کرے گا اور اگر منافق پر ساری دنیا انڈیل دوں کہ مجھ سے محبت کرلے تو نہیں کرے گا اس لئے کہ یہ فیصلہ رسول اکرمؐ کی زبان سے ہوچکا ہے کہ یا علیؑ! مومن تم سے دشمنی نہیں کرسکتا ہے اور منافق تم سے محبت نہیں کرسکتا ہے (نہج البلاغہ

www.kitabmart.in

حکمت ص۴۵، امالی طوسیؒ ص۳۵۳/۲۰۶، روایت سوید بن غفلہ، روضۃ الواعظین ص۳۲۳، کافی ۸ ص۳۹۶/۲۶۸)

۹۶۶- امام باقرؑ! ہماری محبت ایمان ہے اور ہماری عداوت کفر ہے۔ (کافی ۱ ص۱۸۸/ ۱۲، محاسن ۱ ص۳۶۳/۲۴۷ روایت محمد بن الفضل، تفسیر فرات کوفی ص۵۶۶/۲۲۸ زیاد بن المنذر)

۹۶۷- امام باقرؑ! اے ابا الورد اور اے جابر! تم دونوں قطعیت تک جب بھی کسی مومن کے نفس کی تفتیش کروگے تو علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت ہی پاؤگے اور اسی طرح قیامت تک اگر منافق کے نفس کی جانچ کروگے تو امیر المومنینؑ کی دشمنی ہی پاؤگے۔ اس لئے کہ پروردگار نے رسول اکرمؐ کی زبان سے یہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ یا علیؑ! تم سے مومن دشمنی نہیں کرے گا اور کافر یا منافق محبت نہیں کرے گا اور ظلم کا حامل ہمیشہ خائب و خاسر ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ہم سے سمجھ بوجھ کر محبت کرو تاکہ راستہ پا جاؤ اور کامیاب ہو جاؤ ہم سے اسلامی انداز کی محبت کرو۔ (تفسیر فرات کوفی ص۳۵۵/۲۶۰ روایت جابر بن یزید و ابی الورد)

۹۶۸- امام باقرؑ! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ یہ معلوم کرے کہ وہ اہل جنّت میں سے ہے اسے چاہئے کہ ہماری محبت کو اپنے دل پر پیش کرے۔ اگر دل اسے قبول کرلے تو سمجھے کہ مومن ہے۔ (کامل الزیارات ص۱۹۳ از ابو بکر الحضرمی)

۹۶۹- علی بن محمد بن بشر! میں محمد بن علیؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر آپ کے پاس آیا اور ایک خط دیا۔ آپ نے خط پڑھنے کے بعد فرمایا کہ مہلب ہم سے کیا چاہتا ہے؟ خدا کی قسم کہ ہمارے پاس نہ کوئی دنیا ہے اور نہ سلطنت۔

اس نے کہا کہ میری جان آپ پر قربان۔ اگر کوئی شخص دنیا و آخرت

www.kitabmart.in

دونوں چاہتا ہے تو وہ آپ اہلبیتؑ ہی کے پاس ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ماشاء اللہ۔ یاد رکھو کہ جو ہم سے برائے خدا محبت کرے گا اللہ اسے اس محبت کا فائدہ دے گا اور جو کسی اور کے لئے محبت کرے گا تو خدا جو چاہتا ہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت ایک ایسی شے ہے جسے پروردگار دلوں پر ثبت کر دیتا ہے اور جس کے دل پر خدا ثبت کر دیتا ہے اسے کوئی مٹا نہیں سکتا ہے۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دل میں خدا نے ایمان لکھ دیا اور ان کی اپنی روح سے تائید کر دی ہے" ——— ہم اہلبیتؑ کی محبت ایمان کی اصل ہے۔ (شواہد التنزیل ۲ ص ۳۳۰/۹۷۱، تاویل الآیات الظاہرۃ ص ۶۵۰)

۴۔ قیامت کا سب سے پہلا سوال

۹۷۰۔ رسول اکرمؐ! قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۶۲/۲۵۸ روایت حسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی)

۹۷۱۔ ابو برزہ رسول اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی بندہ کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔ اپنی عمر کو کہاں صرف کیا ہے۔ اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا ہے۔ اپنے مال کو کہاں خرچ کیا ہے اور کہاں سے حاصل کیا ہے اور پھر ہم اہلبیتؑ کی محبت! المعجم الکبیر ۱۱ ص ۸۴/۱۱۱۷۷، المعجم الاوسط ۹ ص ۱۵۵/۹۴۰۶، مناقب ابن المغازلی ص ۱۲۰/۱۵۷ روایات ابن عباس، فرائد السمطین ۲ ص ۳۰۱/۵۵۷ روایت داؤد بن سلیمان، امالی صدوقؒ ۴۲/۹، خصال ۲۵۳/۱۲۵ روایت اسحاق بن

www.kitabmart.in

موسیٰ عن الکاظمؑ، تحف العقول ص۵۶، امالی طوسیؒ ص۵۹۳/۱۲۲۷، تنبیہ الخواطر ۲ ص۷۵ روایت ابو بریدہ الاسلمی، جامع الاخبار ص۴۹۹/۱۳۸۴ عن الرضاؑ، روضۃ الواعظین ص۵۴۶، شرح الاخبار ۲ ص۵۰۸/۸۹۸ روایت ابو سعید خدری)

۹۷۲۔ ابو ہریرہ! رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ کسی بندہ کے قدم روز قیامت آگے نہ بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے۔ جسم کو کہاں تھکایا ہے؟ عمر کو کہاں صرف کیا ہے؟ مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے؟ اور ہم اہلبیتؑ کی محبت۔

کسی نے عرض کیا کہ حضور آپ حضرات کی محبت کی علامت کیا ہے؟ آپ نے علیؑ کے کاندھے پر رکھ کر فرمایا —— یہ —— (المعجم الاوسط ۲ ص۳۴۸/۲۱۹۱، مناقب خوارزمی ص۷۷/۵۹)

۹۷۳۔ حنان بن سدیر! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ایسا کھانا پیش فرمایا جو میں نے کبھی نہیں کھایا تھا اور اس کے بعد فرمایا کہ سدیر! تم نے ہمارے کھانے کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ایسا کھانا تو میں نے کبھی نہیں کھایا ہے اور نہ شائد کبھی کھا سکوں گا۔ اس کے بعد میری آنکھوں میں آنسو آگئے!

فرمایا سدیر! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی۔ فرزند رسولؐ قرآن مجید کی ایک آیت یاد آگئی!

فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ میں نے عرض کی کہ "قیامت کے دن تم لوگوں سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔ مجھے خوف ہے کہ یہ کھانا بھی اسی نعمت میں شمار ہو جس کا حساب دینا پڑے۔

www.kitabmart.in

امام ہنس پڑے اور فرمایا کہ سدیر! تم سے نہ اچھے کھانے کے بارے میں سوال ہوگا اور نہ نرم لباس کے بارے میں اور نہ پاکیزہ خوشبو کے بارے میں۔ یہ سب تو ہمارے ہی لئے خلق کئے گئے ہیں اور ہم مالک کے لئے خلق ہوئے ہیں تاکہ اس کی اطاعت کریں۔

میں نے عرض کی تو حضور! یہ نعمت کیا ہے؟ فرمایا علیؑ اور ان کی اولاد کی محبت! جس کے بارے میں خدا روز قیامت سوال کرے گا کہ تم نے اس نعمت کا کس طرح شکریہ ادا کیا ہے اور اس کی کس قدر دانی کی ہے۔

(تفسیر فرات الکوفی ص۶۰۵ / ۶۳،۷)

www.kitabmart.in

فصل سوم

تربیت اولاد بر محبّت اہلبیتؑ

۹۷۴۔ رسول اکرمؐ! اپنی اولاد کی تربیت کرو میری محبّت، میرے اہلبیتؑ کی محبّت اور قرآن کی تعلیم پر۔ (احقاق الحق ۱۸/ ۴۹۸)

۹۷۵۔ رسول اکرمؐ! اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تربیت دو۔ اپنے پیغمبرؐ کی محبّت، پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ کی محبت اور قرائت قرآن۔ اس لئے کہ حاملان قرآن انبیاء و اولیاء کے ساتھ اس دن بھی سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن سایہ رحمت الٰہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (کنز العمال ۱۶ ص۴۵۶ / ۴۵۴۰۹ نقل از فوائد عبدالکریم الشیرازی، والدیلمی وابن النجار، فرائد السمطین ۲ ص۳۰۴ / ۵۵۹ از مخارق بن عبدالرحمٰن، صواعق محرقہ ص۱۷۲، احقاق الحق ۱۸/ ۲۹۷ نقل از ابویعلیٰ)

۹۷۶۔ ابوالزبیر المکی! میں نے جابر کو دیکھا کہ انصار کے راستوں اور اجتماعات کا دورہ کر رہے ہیں عصا کا سہارا لئے ہوئے ــــ اور کہتے جا رہے ہیں اپنی اولاد کو محبت علیؑ کی تربیت دو اور اگر قبول نہ کریں تو ان کی ماں کے بارے میں تحقیق کرو۔ (علل الشرائع ص۱۴۲، الفقیہ ۳ ص۴۹۳ / ۴۷۴۴، رجال کشی ا ص۲۳۶، الثاقب فی المناقب ص۱۲۴ / ۱۲۳)

۹۷۷۔ ابوالزبیر، عطیہ کوفی، جوّاب! ہر ایک کا بیان ہے کہ ہم نے جابر کو عصا کا سہارا

www.kitabmart.in

لے کر مدینہ کی گلیوں اور محفلوں کا دورہ کرتے ہوئے دیکھا ہے جب وہ اس روایت کا اعلان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے گروہ انصار! اپنی اولاد کو محبت علیؑ کی تربیت دو اور جو انکار کردے اس کی ماں کے بارے میں غور کرو۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۶۷)

نوٹ! روایت سے مراد حدیث "علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر" علیؑ تمام انسانوں سے افضل ہیں اور جو اس کا انکار کردے وہ کافر ہے"

۹۷۸۔ امام صادقؑ! اے میرے شیعو! اپنی اولاد کو عبدی کے اشعار سکھاؤ کہ وہ دین خدا پر ہیں۔ (رجال کشی ۲ ص ۷۰۴ / ۷۴۸ از سماعہ)

نوٹ! ابو محمد سفیان بن مصعب العبدی الکندی کا شمار ان شعراء اہلبیتؑ میں ہوتا ہے جو ہر اعتبار سے ان سے قربت اور اخلاص رکھتے تھے اور انھوں نے بے شمار اشعار امیر المومنینؑ اور ان کی ذریت کے بارے میں لکھے ہیں جن میں ان حضرات کی مدح بھی کی ہے اور ان کے مصائب کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اہلبیتؑ کے علاوہ کسی کے بارے میں ایک شعر بھی نہیں لکھا ہے۔ شیخ الطائفہ نے انھیں امام صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحابیت صرف محبت، آمد و رفت یا ہمزمان ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد حضرت کی بارگاہ میں تقرب، ان سے اخلاص اور اہلبیتؑ سے صحیح قلب سے محبت ہے یہاں تک کہ امامؑ نے اپنے شیعوں کو ان کے اشعار کی تعلیم دینے کا حکم دیا ہے اور ان اشعار کو دین خدا پر مبنی قرار دیا ہے جیسا کہ کشی نے اپنے رجال ص ۲۵۴ میں نقل کیا ہے۔

ان کی صداقت اور ان کے اخلاص و استقامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ امامؑ نے انھیں وہ مراثی لکھنے کا حکم دیا تھا جو خواتین اپنے اجتماعاتِ غم

www.kitabmart.in

ہیں پڑھا کریں۔

افسوس کہ مورخین نے ان کی تاریخ ولادت ووفات کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ البتہ ان کا امام جعفر صادقؑ سے روایت کرنا اور سید حمیری کے ساتھ اجتماع جن کی ولادت ۱۰۵ھ میں ہوئی ہے اور ۱۷۸ھ میں وفات ہوئی ہے اور اسی طرح ابوداؤد المسترق کے ساتھ جمع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کے سال وفات تک باقی تھا۔

فہرست نجاشی کی بنا پر ابوداؤد کا انتقال ۲۳۱ھ میں ہوا ہے اور کشی کی بنا پر ۱۶۰ھ میں ہوا ہے اور عبدی سے روایت کرنے کے لئے کم سے کم اتنی عمر تو بہر حال درکار ہے جس میں انسان روایت کرنے کے قابل ہو جائے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عبدی کی زندگی کا سلسلہ سید حمیری کی وفات تک باقی تھا لہٰذا اعیان الشیعہ ا ص ۳۷ کا یہ بیان کہ عبدی کا انتقال تقریباً ۱۲۰ھ میں ابوداؤد المسترق کی ولادت سے تقریباً ۴ سال پہلے ہو گیا ہے خلاف تحقیق اور خلاف قرائن ہے۔ (الغدیر ۲ ص ۲۹۰-۳۲۸ حالات عبدی کوفی)

واضح رہے کہ عبدی کا قصیدہ بائیہ بہت طویل ہے جس کے مدحیہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے۔

میرا سلام اس قبر تک پہنچا دو جو مقام غری (نجف) میں ہے اور جس میں عرب و عجم کا سب سے زیادہ وفادار انسان آرام کر رہا ہے۔

اور اپنا شعار ان کی بارگاہ میں خشوع کو قرار دو اور آواز دو اے بہترین پیغمبرؐ کے بہترین وصی۔

www.kitabmart.in

تو نبی ہادی کا بھائی بھی ہے اور مددگار بھی ۔ تو حق کا اظہار کرنے والا بھی ہے اور تمام کتب سماویہ کا ممدوح بھی ۔

تو بضعۃ الرسولؐ فاطمہ زہرؑا کا شوہر بھی ہے اور منتخب روزگار اولاد رسولؐ کا باپ بھی ہے ۔

وہ اولاد رسولؐ جن میں سب راہ خدا میں زحمت برداشت کرنے والے دین خدا کی مدد کرنے والے اور اللہ کے لئے کام کرنے والے افراد ہیں ۔

یہ سب گمراہی کی تاریک راتوں کے راہنما ہیں اور ان کا نور ہدایت ستاروں سے زیادہ جگمگا رہا ہے ۔

میں نے ان کی محبت کا اظہار کیا تو مجھے رافضی کا لقب دیدیا گیا اور مجھے اس راہ میں یہ لقب کس قدر پیارا ہے ۔

صاحب عرش کی صلوات و رحمت ہر آن فاطمہؑ بنت اسد کے اس لال پر ہے جو تمام رنج و غم کا دور کرنے والا ہے

اور ان کے دونوں فرزندوں پر جن میں سے ایک زہر دغا سے شہید ہونے والا اور دوسرا خاک کربلا پر شہید ہونے والا ہے ۔

اور اس عابدؑ و زاہد پر جو اس کے بعد ہے اور اس باقرؑ العلم پر جو منتہائے مطلوب سے قریب تر ہے ۔

اور جعفرؑ پر اور ان کے فرزند موسیٰؑ پر اور ان کے بعد رضاؑ نیک کردار پر اور جوادؑ شب زندہ دار پر ۔

اور عسکریینؑ پر اور اس مہدی پر جو قائم ، صاحبؑ الامر اور لباس ہدایت سے آراستہ و پیراستہ ہے ۔

جو زمین کو ظلم سے بھرنے کے بعد انصاف سے بھر دے گا اور اہل فتنہ

www.kitabmart.in

وفساد کا قلع قمع کردے گا۔

اور بہترین مجاہدین راہ خدا کی قیادت کرنے والا ہے اس جنگ میں جو سرکش باغیوں کے خلاف ہونے والی ہے۔

عبدی نے دوسرے قصیدہ میں اپنی محبت آلؑ کا اظہار اس انداز سے کیا ہے۔

اے میرے سردارو! اے اولاد علیؑ۔ اے آل طٰہٰ اور آل صٓ

کون تمہارا مثل ہوسکتا ہے جبکہ تم زمین میں اللہ کے جانشین ہو۔

تم وہ نجوم ہدایت ہو جن کے ذریعہ خدا ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے۔

اگر تمھاری راہنمائی نہ ہوتی تو ہم گمراہ ہو جاتے اور ہدایت وگمراہی مخلوط ہو کر رہ جاتے۔

میں ہمیشہ تمھاری محبّت میں محبت کرتا ہوں اور تمھارے دشمنوں سے دشمنی کرتا ہوں۔

میں نے تمھاری محبّت کے علاوہ کوئی زادراہ نہیں فراہم کیا ہے اور یہی بہترین زادراہ ہے۔

یہی وہ ذخیرہ ہے جس پر روز قیامت میرا اعتماد اور بھروسہ ہے۔

آپ حضرات کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے برائت ہی میرا کل دین وایمان ہے۔!

www.kitabmart.in

فصل چہارم

اہلبیتؑ کو محبوب خلائق بنانے کی تاکید

۹۷۹ - امام صادقؑ! اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمیں لوگوں میں محبوب بنائے اور مبغوض نہ بنائے۔ (کافی ۸ ص۲۲۹/ ۲۹۳، تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۵۲ روایت ابوبصیر، مشکوٰۃ الانوار ص۱۸۰ روایت علی بن ابی حمزہ، الاعتقادات و تصحیح الاعتقادات ص۱۰۹، دعائم الاسلام ۱ ص۶۱، فقہ الرضاؑ ص۳۰۶)

۹۸۰ - امام صادقؑ! اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو لوگوں کی محبت کو ہماری طرف کھینچ کر لے آئے اور ان سے وہ بات کرے جو انھیں پسندیدہ ہو اور وہ بات نہ کرے جو ناپسند ہو۔ (امالی صدوقؒ ۸۸/ ۸ روایت مدرک بن زہیر، الخصال ۲۵/ ۸۹، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۵۱، شرح الاخبار ۳ ص۵۹۰/ ۱۴۵۶۔ روایت مدرک بن الہزہاز)

۹۸۱ - علقمہ! میں نے امام صادقؑ سے گذارش کی کہ میں آپ کے قربان کوئی نصیحت فرمائیے؟ فرمایا کہ میں تمھیں تقوائے الٰہی۔ احتیاط، عبادت، طول سجدہ، ادائے امانت، صدق حدیث، ہمسایہ کے ساتھ بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ دیکھو اپنے قبیلہ کے ساتھ تعلقات ٹھیک رکھنا۔ ان کے مریضوں کی عیادت کرنا۔ جنازوں کی مشایعت کرنا اور ہمارے واسطے باعث زینت بننا باعث ننگ و عار نہ بننا۔

ہمیں لوگوں کے نزدیک محبوب بنانا اور مبغوض نہ بنانا۔ ہماری طرف ہر مودت کو کھینچ کر لے آؤ اور ہر برائی کو ہم سے دور رکھو۔ ہمارے بارے میں جو خیر کہا جائے ہم اس کے اہل ہیں اور جس شر کی نسبت دی جائے اس سے یقیناً پاکیزہ ہیں۔ ہمارا کتاب خدا اور قرابت رسولؐ اور پاکیزہ ولادت کی بنا پر ایک حق ہے لہٰذا ہمارے بارے میں ایسی ہی بات کرو!

(بشارۃ المصطفیٰ ص۲۲۲)

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

فصل پنجم

علامات محبّت اہلبیتؑ

۱۔ کوشش عمل

۹۸۲۔ امام علیؑ! میں رسول اکرمؐ کے ساتھ ہوں گا اور میرے فرزند میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گے لہٰذا جسے میرے ساتھ رہنا ہے اسے میری بات کو اختیار کرنا ہوگا اور میرے عمل کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ (خصال ص۶۲۴/۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم، تفسیر فرات ص۳۶۷/۴۹۹، جامع الاخبار ۴۹۵/۶/۱۳۷۶، غرر الحکم حاشیہ ص۳۷۶۳)

۹۸۳۔ حماد لحّام امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم نے فرمایا کہ اگر تم نے میرے خلاف عمل کیا تو میرے ساتھ آخرت میں نہیں رہ سکتے ہو پروردگار اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ ہمارے اعمال کے خلاف عمل کرنے والے ہماری منزل میں نازل ہوں۔ پروردگار کعبہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ہے۔ (کافی ۸ ص۲۵۳/۳۵۸، تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۷۶)

۹۸۴۔ امام علیؑ! جو ہم سے محبت کرے اسے ہمارا جیسا عمل بھی کرنا ہوگا اور اس راہ میں تقویٰ کی ردا کو اوڑھنا ہوگا۔ (غرر الحکم ص۸۴۸۳)

۹۸۵۔ امام علیؑ! جو ہم سے محبّت کرے وہ ہمارا جیسا عمل بھی کرے اور اس راہ میں

www.kitabmart.in

تقویٰ سے مدد لے کہ دنیا و آخرت کا سب سے بڑا مددگار تقویٰ الٰہی ہی ہے۔
(خصال ۶۱۴/ ۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، تحف العقول ص۱۰۴)

۹۸۶۔ امام صادقؑ! میں والد بزرگوار کے ساتھ نکل کر مسجد رسولؐ میں گیا۔ قبر و منبر کے درمیان شیعوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے انھیں سلام کیا، ان لوگوں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں تمھاری روح اور تمھاری خوشبو کو دوست رکھتا ہوں لہٰذا اپنے تقویٰ اور ورع سے میری مدد کرو اور یہ یاد رکھو کہ ہماری محبت ورع اور سعی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی بندہ کے پیچھے چلے تو اسے اس کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ (کافی ۸ ص۲۱۲/ ۲۵۹ روایت عمرو بن المقدام، امالی صدوق ص۵۰۰/ ۴ روایت ابوبصیر، فضائل الشیعہ ۱۵/ ۸ از محمد بن عمران)

۹۸۷۔ امام مہدیؑ! جناب شیخ مفیدؒ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص کو وہ عمل کرنا چاہئے جو ہماری محبت سے قریب بنا دے اور ہر اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے جو ہم سے کراہت اور بیزاری کا سبب بنے کہ ہمارا ظہور اچانک ہوگا اور اس وقت نہ کوئی توبہ کارآمد ہوگی اور نہ ہمارے عتاب سے کوئی شرمندگی بچا سکے گی۔ (احتجاج ۲ ص۵۹۹)

۲۔ محبّان اہلبیتؑ سے محبت

۹۸۸۔ حنش بن المعتمر! میں امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کر کے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ میری شام اس عالم میں ہوئی ہے کہ میں اپنے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں اور ہمارا دوست

www.kitabmart.in

اس رحمت خدا پر مطمئن ہے جس کا انتظار کر رہا تھا اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارہ کر رہا ہے جس کا انجام جہنم میں گر جانا ہے اور گویا کہ اہل رحمت کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور انھیں رحمت مبارک ہے اور اہل جہنم کے لئے جہنم کی ہلاکت حاضر ہے۔

حنش! جو شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ میرا دوست ہے یا دشمن؟ اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرے۔ اگر ہمارے دوستوں کا دوست ہے تو ہمارا دشمن نہیں ہے اور ہمارے دوستوں کا دشمن ہے تو پھر ہمارا دوست نہیں ہے۔ خدا نے ہمارے دوست کی دوستی کا عہد لیا ہے اور ہمارے دشمنوں کا نام کتاب میں ثبت کر دیا ہے۔ ہم نجیب اور پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے۔ (امالی طوسیؒ ۱۱۳/ ۲/ ۱۷۲، امالی مفیدؒ ص ۳۳۴/ ۷/ ۴، بشارۃ المصطفیٰ ص ۴۵، کشف الغمہ ۲ ص ۸، الغارات ۲ ص ۵۸۵)

۹۸۹۔ امام علیؑ! جس نے اللہ سے محبّت کی اس نے نبی سے محبّت کی اور جس نے نبی سے محبّت کی اس نے ہم سے محبّت کی اور جس نے ہم سے محبّت کی وہ ہمارے شیعوں سے بہر حال محبّت کرے گا۔ (تفسیر فرات کوفی ص ۱۲۸/ ۱۴۶ روایت زید بن حمزہ بن محمد بن علی بن زیاد القصار)

۹۹۰۔ امام صادقؑ! جس نے ہمارے دوست سے محبّت کی اس نے ہم سے محبّت کی۔ (بحار الانوار ۱۰۰/ ۱۲۴/ ۳۴ روایت عبدالرحمٰن بن مسلم (المزار الکبیر)

۳۔ دشمنان اہلبیتؑ سے دشمنی

۹۹۱۔ صالح بن میثم التمار! میں نے حضرت میثم کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ایک شام امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضری دی تو آپ نے فرمایا کہ جب مومن

www.kitabmart.in

کے دل کا بھی خدا نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا وہ ہماری مودت کو اپنے دل میں ضرور پائے گا اور جس پر خدا کی ناراضگی ثبت ہوگئی ہے وہ ہماری دشمنی ضرور رکھے گا۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ مومن ہم سے دوستی رکھتا ہے اور دشمن کی دشمنی کو ہم پہچانتے ہیں۔

ہمارا دوست رحمت خدا کی بنا پر خوشحال ہے اور ہر روز اس کا منتظر رہتا ہے اور ہمارا دشمن اپنی تعمیر جہنم کے کنارہ پر کر رہا ہے جس کا انجام ایک دن اس میں گر جانا ہے۔ گویا اہل رحمت کے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ اس میں خوشحال ہے اور اہل جہنم کا انجام ہلاکت ہے۔

جس بندہ کے دل میں خدا نے خیر قرار دیدیا ہے وہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کر سکتا ہے اور جو ہمارے دشمن سے محبت کرتا ہے وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا ہے۔ دو طرح کی چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں اور " خدا نے کسی سینہ میں دو دل نہیں قرار دیے ہیں۔ سورہ احزاب آیت ۴ کہ ایک سے اس قوم سے محبت کرے اور دوسرے سے اُس قوم سے۔ جو ہمارا محب ہے وہ اتنا ہی خالص ہے جس قدر بغیر ملاوٹ والا سونا ہوتا ہے۔

ہم نجیب و پاکیزہ افراد ہیں اور ہمارا گھرانہ انبیاء کا گھرانہ ہے۔ ہم اوصیاء کے وصی اور اللہ و رسولؐ کے گروہ والے ہیں۔ ہمارا باغی گروہ حزب الشیطان ہے۔ جو ہماری محبت کا حال آزمانا چاہے وہ اپنے دل کا امتحان کر لے۔ اگر ہمارے دشمنوں کی محبت بھی پائی جاتی ہے تو اسے معلوم رہے کہ خدا۔ جبریل اور میکائیل سب اس کے دشمن ہیں اور خدا تمام کافروں کا دشمن ہے (امالی طوسیؒ ۱۴۸ / ۲۴۳، بشارۃ المصطفیٰ ص ۸۷ کشف الغمہ

www.kitabmart.in

۲ صا۱۱، تاویل الآیات الظاہرۃ ص۴۳۹ روایت ابی الجارود عن الصادقؑ)

۹۹۲۔ ابوالجارود نے امام باقرؑ سے آیت شریفہ "ماجعل اللہ لرجلٍ من قلبین فی جوفہ" کے بارے میں امیرالمومنینؑ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ہماری اور ہمارے دشمن کی محبت ایک سینہ میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں کہ خدا نے کسی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ہیں کہ ایک سے اس سے محبت کرے اور دوسرے سے اس سے دشمنی کرے۔ ہمارا محبت کرنے والا اتنا ہی مخلص ہوتا ہے جیسے خالص سونا جس میں کسی طرح کی ملاوٹ نہ ہو ـــــــ جو شخص ہماری محبت کا اندازہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے دل کا امتحان کرلے۔ اگر ہماری محبت میں دشمن کو شریک پاتا ہے تو نہ وہ ہم سے ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ بھی اس کا دشمن ہے اور جبریل و میکائیل بھی اور اللہ تمام کافروں کا دشمن ہے۔ (تفسیر قمی ۲ صا۱۷)

۹۹۳۔ امام صادقؑ نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا جس کا سوال یہ تھا کہ ایک شخص آپ کا دوست تو ہے لیکن آپ کے دشمن سے برائت میں کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ـــــــ فرمایا۔ افسوس۔ جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے اور ہمارے دشمن سے برائت نہ کرے وہ جھوٹا ہے۔

(مُستطرفات السرائر ۱۴۹/۲)

۴۔ بلاؤں کے لئے آمادگی

۹۹۴۔ ابوسعید خدری نے رسول اکرمؐ سے ایک حاجت کے بارے میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا کہ ابوسعید صبر کرو کہ فقروفاقہ میرے چاہنے والوں تک پہاڑوں کی بلندیوں سے وادیوں کی طرف آنے والے سیلاب سے زیادہ تیز

www.kitabmart.in

رفتاری کے ساتھ آتا ہے۔ (مسند ابن حنبل ۴ ص۸۵/ ۱۱۳۷۹، شعب الایمان ۷ ص۳۱۸/ ۱۰۴۴۲، ۲ ص۱۷۴/ ۱۴۷۳، الفردوس ۳ ص۱۵۵/ ۴۴۲۱)

۹۹۵۔ ابوذر رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ کے گھرانہ کا چاہنے والا ہوں تو فرمایا کہ ہوشیار رہو اور فقر کی سواری تیار رکھو کہ فقر ہمارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی تیز رفتاری سے زیادہ روانی کے ساتھ آتا ہے۔ (مستدرک حاکم ۴ ص۳۶۷/ ۷۹۴۴، سنن ترمذی ۴ ص۵۷۶/ ۲۳۵۰، شعب الایمان ۲ ص۱۷۳/ ۱۴۷۱)

۹۹۶۔ ابن عباس! رسول اکرمؐ کو سخت پریشانی کا سامنا ہوگیا اور علیؑ کو اس کی خبر مل گئی تو وہ کام کی تلاش میں نکل پڑے تاکہ کچھ سامان حاصل کر کے رسولؐ اکرم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اتفاق سے ایک یہودی کے باغ میں سینچائی کا کام مل گیا اور سترہ کھجور کے عوض سترہ ڈول پانی نکالا اور وہ کھجورے لے کر رسولؐ اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ یا اباالحسن یہ کہاں سے؟ عرض کی کہ مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہوا تو میں کام کی تلاش میں نکل پڑا اور یہ کھجور لے کر حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا کہ یہ تم نے خدا و رسولؐ کی محبت میں کیا ہے؟ عرض کی بیشک! فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا و رسولؐ سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ اس کی طرف سیلاب کی روانی سے تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔ خدا و رسولؐ سے محبت کرنے والے کو صبر کی سواری کو تیار رکھنا چاہیئے۔

(السنن الکبریٰ ۶ ص۱۹۷/ ۱۱۶۴۹، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۴۴۹/ ۹۶۶)

۹۹۷۔ عنمۃ الجہنی! ایک دن رسول اکرمؐ گھر سے برآمد ہوئے تو انصار کے ایک شخص نے

www.kitabmart.in

ملاقات کر کے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان۔ آپ کے چہرہ پر کبیدگی کے آثار اچھے نہیں لگتے ہیں۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے تا دیر اس شخص پر نظر کرنے کے بعد فرمایا کہ بھوک!

وہ شخص یہ سن کر رو پڑا اور گھر میں کھانا تلاش کرنے لگا اور جب کچھ نہ ملا تو بنی قریظہ میں جا کر ایک کھجور پر ایک ڈول پانی کھینچنے کا کام کرنے لگا اور جب کچھ کھجور جمع ہو گئے تو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضورؐ نوش فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ کھجور کہاں سے آئے؟

اس نے ساری داستان بیان کی۔

آپ نے فرمایا کہ شائد تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہو؟

اس نے عرض کی کہ بیشک! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسولؐ بنایا ہے کہ آپ میری نظر میں میری جان اور میرے اہل و عیال اور اموال سے زیادہ عزیز ہیں۔

فرمایا اگر ایسا ہے تو فقر اور بلاء کے لئے تیار ہو جاؤ کہ ذات واجب کی قسم۔ فقر اور بلا کی رفتار میرے چاہنے والوں کی طرف بلندی کوہ سے سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (المعجم الکبیر ۸ ص ۸۴ / ۱۵۵، اصابہ ۴ ص ۶۱۱ / ۶۰۹۷، اسد الغابہ ۴ ص ۲۹۴ / ۴۱۱۲)

۹۹۸۔ امام علیؑ! جو شخص بھی ہم سے محبت کرے وہ بلاء کی چادر تیار کر لے۔

(غرر الحکم ص ۹۰۳۷)

۹۹۹۔ امام علیؑ! جو ہم سے محبت کرے اسے رنج و محن کی کھال اوڑھ لینی چاہئے۔

(غرر الحکم ص ۹۰۳۸)

www.kitabmart.in

۱۰۰۰۔ امام علیؑ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے اسے سامان بلاء کو تیار کرلینا چاہئے۔
(الغارات ۲ ص۵۸۸، تاویل الآیات الظاہرہ ص۷۷۵)

۱۰۰۱۔ امام علیؑ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے اسے فقر کی چادر مہیا کرلینی چاہیئے۔
(نہج البلاغہ حکمت ص۱۱۲)

۱۰۰۲۔ اصبغ بن نباتہ! میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور اس نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا تم صحیح کہتے ہو۔ ہماری طینت خزانہ قدرت میں محفوظ ہے اور اللہ نے اس کا عہد صلب آدمؑ میں لیا ہے لیکن اب چادر فقر اختیار کرلو کہ میں نے رسولؐ اکرم سے سُنا ہے کہ خدا کی قسم یا علیؑ! فقر کی رفتار تمھارے چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (المومن ۱۶ ص۵، اعلام الدین ص۴۳۲)

۱۰۰۳۔ اصبغ بن نباتہ! میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میں آپ سے خفیہ، علانیہ ہر حال میں محبت کرتا ہوں! امیر المومنینؑ نے یہ سن کر ایک لکڑی سے زمین کو کھودنا شروع کردیا۔ اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ تو جھوٹا ہے۔ میں نے نہ تیری شکل اپنے چاہنے والوں کی شکلوں میں دیکھی ہے اور نہ تیرا نام ان کے ناموں میں دیکھا ہے۔

مجھے اس کلام سے بے حد تعجب ہوا اور میں خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ ایک دوسرے شخص نے آکر یہی بات دہرائی! آپ نے پھر زمین کو کریدا اور فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے۔ ہماری طینت طینتِ مرحومہ ہے۔ اس کا عہد پروردگار نے روز میثاق لے لیا ہے اور اس سے کوئی شخص الگ نہیں ہوسکتا ہے اور نہ اس میں کوئی شخص باہر سے داخل ہوسکتا ہے۔ لیکن اب فقر کی چادر تیار کرلے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یا علیؑ! فاقہ کی رفتار تمھارے

www.kitabmart.in

چاہنے والوں کی طرف سیلاب کی رفتار سے تیز تر ہے۔ (امالی طوسیؒ ص۴۰۹/۹۲۱، بصائرالدجات ص۳۹۰، ۳۹۱، اختصاص ص۳۱۱-۳۱۲)

۱۰۰۴۔ محمد بن مسلم! میں بیماری کی حالت میں مدینہ وارد ہوا تو کسی نے امام باقرؑ کو میرے حالات کی اطلاع کردی۔ آپ نے ایک غلام کے ہمراہ رومال سے ڈھانک کر ایک شربت ارسال فرمایا اور غلام نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اپنے سامنے پلا دینا۔ میں نے اسے دیکھا کہ انتہائی خوش ذائقہ اور خوشبودار ہے اور فوراً پی لیا۔

غلام نے کہا کہ اب اجازت دیجئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جب پی لیں تو تم واپس آجانا۔ میں غور کرنے لگا کہ ابھی تو میں اٹھنے کے قابل نہیں تھا اور اب یکبارگی اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور حضرت کے دروازہ پر حاضر ہو کر اذن طلب کیا۔ آپ نے اندر سے آواز دی کہ ٹھیک ہوگئے؟ اچھا اب اندر آجاؤ! میں روتا ہوا داخل ہوا۔ سلام کرکے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ فرمایا رونے کا سبب کیا ہے؟

عرض کی۔ میں آپ پر قربان۔ منزل اس قدر دور ہے کہ برابر حاضر نہیں ہوسکتا اور حالات ایسے ہیں کہ مدینہ میں قیام نہیں کرسکتا۔ یہ رونا اپنی غربت اور بدقسمتی کا ہے؟

فرمایا کہ جہاں تک بلاء کا سوال ہے۔ پروردگار نے میرے چاہنے والوں کو ایسا ہی بنایا ہے اور بلاء کو ان کی طرف تیز رفتار بنا دیا ہے اور جہاں تک غربت کا سوال ہے تو حضرت ابوعبداللہ سے سبق لینا چاہئے جو شط فرات پر ہم سب سے دور ہیں۔

رہ گیا تمھاری منزل کا ہم سے دور ہونا تو مومن ہمیشہ اس دار دنیا

www.kitabmart.in

میں غریب رہتا ہے یہاں تک کہ جوار رحمت الہٰیہ میں پہنچ جائے۔

اور تم نے ہم سے قریب رہنے اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا جو اظہار کیا ہے تو اللہ تمھاری نیت سے باخبر ہے اور تمھیں اس جذبہ پر اجر عنایت کرنے والا ہے۔ (رجال کشی ا ص۳۹۱ / ۲۸۱، کامل الزیارات ص۲۷۵، اختصاص ص۵۲، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص۱۸۱)

www.kitabmart.in

فصل ششم

آثار محبّت اہلبیتؑ

۱-گناہوں کا محو ہو جانا

۱۰۰۵- رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ کی محبت گناہوں کو محو کر دیتی ہے اور نیکیوں کو دگن کر دیتی ہے۔ (امالی طوسیؒ ص۱۶۴/ ۲۷۴ روایت علی بن مہدی، ارشاد القلوب ص۲۵۳)

۱۰۰۶- امام حسنؑ! خدا کی قسم ہماری محبت ہر ایک کو فائدہ پہنچا دیتی ہے چاہے وہ ارض دیلم کا قیدی غلام کیوں نہ ہو اور ہماری محبت اولاد آدمؑ کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتی ہے جس طرح ہوا درخت سے پتے گرا دیتی ہے۔ (اختصاص ص۸۲، رجال کشیؒ ا ص۳۲۹/ ۱۷۸ روایت ابوحمزہ ثمالی)

۱۰۰۷- امام زین العابدینؑ! جو ہم سے برائے خدا محبّت کرے گا اسے محبت ضرور فائدہ پہنچائے گی چاہے دیلم کے پہاڑوں پر کیوں نہ ہو اور جو کسی اور غرض سے محبّت کرے گا تو اس کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ہم اہلبیتؑ کی محبت گناہوں کو یوں گرا دیتی ہے جس طرح ہوا درخت کے پتوں کو گرا دیتی ہے۔ (بشارۃ المصطفیٰ ص۳ ابوزرین، شرح الاخبار ۲ ص۵۱۳/ ۹۰۶ روایت علی بن حمزہ عن الحسینؑ)

www.kitabmart.in

۱۰۰۸۔ امام باقرؑ! ہم اہلبیتؑ کی محبت سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں (امالی طوسیؒ ص۴۵۲/ ۱۰۱۰، بشارۃ المصطفیٰ ص۶۷ روایت خالد بن طہماز ابوالعلاء الخفاف)

۱۰۰۹۔ امام صادقؑ! ہم اہلبیتؑ کی محبت بندوں کے گناہوں کو اسی طرح گرادیتی ہے جس طرح تیز ہوا درخت کے پتوں کو گرادیتی ہے۔ (ثواب الاعمال ص۲۲۳ /۱، قرب الاسناد ص۳۹/ ۱۲۶، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۷ روایات بکر بن محمد ازدی)

۱۰۱۰۔ امام صادقؑ! جو شخص خدا کے لئے ہم سے اور ہمارے دوستوں سے محبت کرے اور اس کی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو یا اسی طرح ہمارے دشمنوں سے صرف برائے خدا دشمنی کرے اور اس کی کوئی ذاتی عداوت نہ ہو اور اس کے بعد روز قیامت بقدر ریگ صحرا و زبد دریا گناہ لے کر آئے تو بھی خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (امالی طوسیؒ ۲۵۹/۱۵۶، بشارۃ المصطفیٰ ص۹۰ روایت حسین بن مصعب، ارشاد القلوب ص۲۵۳، اعلام الدین ص۴۴۸، ثواب الاعمال ص۲۰۴ /۱ روایت صالح بن سہل ہمدانی)

۲۔ طہارت قلب

۱۰۱۱۔ امام باقرؑ! جو شخص بھی ہم سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے دل کو پاک کر دیتا ہے اور جس کے دل کو پاک کر دیتا ہے وہ ہمارے لئے سراپا تسلیم ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہو جاتا ہے تو پروردگار اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنا دیتا ہے۔ (کافی ا ص۱۹۴/ ۱ ابوخالد کابلی)

۱۰۱۲۔ امام صادقؑ! کوئی شخص بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ روز قیامت

www.kitabmart.in

ہمارے ساتھ، ہماری منزل میں اور ہمارے زیر سایہ ہوگا ۔۔۔' خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے محبت کرے گا پروردگار اس کے دل کو پاکیزہ بنا دے گا اور جب ایسا کردے گا تو وہ سراپا تسلیم ہو جائے گا اور جب ایسا ہو جائے گا تو اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنا دے گا اور اس امر کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوگا جب سانس حلق تک پہنچ جائے گی ۔ (دعائم الاسلام ا ص۷۳، شرح الاخبار ۳ ص۴۷۱ / ۱۳۶۷ روایت عبدالعلی بن الحسین)

۳ ۔ اطمینان قلب

۱۰۱۳ ۔ امام علیؑ! جب آیت کریمہ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جو خدا و رسول اور میرے اہلبیتؑ سے سچی محبت کرتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا ہے اور مومنین سے بھی حاضر و غائب ہر حال میں محبت کرتا ہے کہ مومنین ذکر خدا ہی سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔ (کنزالعمال ۲ ص۴۴۲ / ۴۴۸۴، درمنثور ۴ ص۶۴۲، جعفریات ص۲۲۴)

۱۰۱۴ ۔ امام صادقؑ! آیت کریمہ کے نزول کے بعد رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تمھیں معلوم ہے یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

عرض کی کہ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے! فرمایا جو شخص میرے اقوال کی تصدیق کرے، مجھ پر ایمان لے آئے اور تم سے اور تمھاری اولاد سے محبت کرے اور سارے امور کو تم لوگوں کے حوالہ کردے ۔ (تفسیر فرات کوفی ص۲۰۷ / ۲۷۴ روایت محمد بن القاسم بن عبید)

۱۰۱۵ ۔ انس بن مالک! رسول اکرمؐ نے مجھ سے آیۃ "الا بذکر اللہ" کے

www.kitabmart.in

بارے میں دریافت کیا کہ فرزندام سلیم تھیں معلوم ہے کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟

میں نے عرض کی حضور آپ فرمائیں؟ فرمایا ہم اہلبیتؑ اور ہمارے شیعہ۔ (بحار الانوار ۳۵ ص ۴۰۵/۲۹، ۲۳ ص ۱۸۴/۴۸، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۲۳۹، البرہان ۲ ص ۲۹۱/۲ روایت ابن عباس)

نوٹ! بظاہر ابن عباس کا نام سہواً درج ہوگیا ہے اس لئے کہ ابن ام سلیم سے مراد انس بن مالک ہے جیسا کہ تہذیب الکمال ۳ ص ۳۵۳/۵۶۸ میں واضح کیا گیا ہے۔!

۴۔ حکمت

۱۰۱۶۔ امام صادقؑ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو اپنے دل میں ثابت کرے گا اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے اور اس کے دل میں ایمان ہمیشہ تازہ رہے گا۔ (محاسن ا ص ۱۳۴/۱۶۷ روایت فضیل بن عمر)

۵۔ کمال دین

۱۰۱۷۔ رسول اکرمؐ! میرے اہلبیتؑ اور میری ذریت کی محبت کمال دین کا سبب بنتی ہے۔ (امالی صدوقؒ ص ۱۶۱/۱ روایت حسن بن عبداللہ)

۱۰۱۸۔ رسول اکرمؐ! میرے قبیلہ، میرے اہلبیتؑ اور میری ذریت کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے دنیا کی ہر شے پر پانی کی فضیلت ہے کہ ہر شے کی زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔ اسی طرح میرے اہلبیتؑ، عشیرہ اور ذریت کی محبت سے کمال دین حاصل ہوتا ہے۔ (اختصاص ص ۳۷)

www.kitabmart.in

۶۔ مسرت واطمینان وقت موت

۱۰۱۹۔ عبداللہ بن الولید! میں امام صادقؑ کی خدمت میں مروان کے دورحکومت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں اہل کوفہ میں سے ہوں!

فرمایا کہ کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا کوئی شہر نہیں ہے خصوصاً یہ ایک جماعت جسے خدا نے ہمارا عرفان عنایت فرمایا ہے جبکہ تمام لوگ جاہل تھے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب لوگ نفرت کر رہے تھے۔ ہمارا اتباع کیا جب لوگ مخالفت کر رہے تھے۔ ہماری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کر رہے تھے۔ خدا تمھیں ہماری جیسی حیات وموت عنایت کرے۔

یاد رکھو کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی خنکی چشم اور سکون قلب کو اس وقت دیکھے گا جب سانس آخری مرحلہ تک پہنچ جائے گی۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے ہر رسول کے لئے ازواج اور ذریت قرار دی ہے۔ رعد ص۳۸ اور ہم ذریت رسول اللہ ہیں۔ (کافی ۸ ص۸۱/ ۳۸، امالی طوسیؒ ص۱۴۴/ ۲۳۴، بشارۃ المصطفیٰ ص۸۲)

واضح رہے کہ بشارۃ المصطفیٰ میں مروان کے بجائے بنی مروان کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ امام صادقؑ کی ولادت عبدالملک بن مروان کے دور میں ہوئی ہے۔!

۷۔ شفاعت اہلبیتؑ

۱۰۲۰۔ رسول اکرمؐ۔ میری شفاعت میری امت میں صرف ان لوگوں کے لئے ہے

www.kitabmart.in

جو میرے اہلبیتؑ سے محبت کرنے والے ہیں اور میرے شیعہ ہیں - (تاریخ بغداد ۲ ص۱۴۶)

۱۰۲۱ - رسول اکرمؐ - ہم اہلبیتؑ کی محبت اختیار کرو کہ جو ہماری محبت لے کر میدان قیامت میں وارد ہوگا - وہ ہماری شفاعت سے داخل جنّت ہوجائے گا -
(المعجم الاوسط ۲ ص۳۶۰ / ۲۲۳۰ روایت ابن ابی لیلیٰ، امالی مفیدؒ ۱۳/ ۱، امالی طوسیؒ ۱۸۷/ ۳۱۴، المحاسن ا ص۱۳۴/ ۱۶۹، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۰۱، ارشاد القلوب ص۲۵۴)

۱۰۲۲ - امام علیؑ ! روز قیامت اپنے اعمال کی بنا پر شفاعت کے لئے ہماری تلاش میں پریشان نہ ہونا - ہمیں بھی حق شفاعت حاصل ہے اور ہمارے شیعوں کو بھی ہم سے حوض کوثر پر ملاقات کرنے میں سبقت کرو کہ ہم اپنے دشمنوں کو وہاں سے ہنکا دیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے - (الخصال ۶۱۴، ۶۲۴/ ۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ)

۸ - نور روز قیامت

۱۰۲۳ - رسول اکرمؐ ! تم میں سب سے زیادہ نورانیت کا حامل وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ اہلبیتؑ سے محبّت کرنے والا ہوگا - (شواہد التنزیل ۲ ص۳۱۱/ ۹۴۸ از سالم)

۱۰۲۴ - رسول اکرمؐ ! آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی بندہ میرے اہل بیتؑ سے محبّت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ پروردگار اسے ایک نور عطا کر دیتا ہے جو حوض کوثر تک ساتھ رہتا ہے اور اسی طرح دشمن اہلبیتؑ کے اور اپنے درمیان حجاب حائل کر دیتا ہے - (شواہد التنزیل ۲ ص۳۱۱/ ۹۴۷ روایت ابوسعید خدری)

www.kitabmart.in

۹- امن روز قیامت

۱۰۲۵- رسول اکرمؐ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیامت مامون و محفوظ اٹھائے گا۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۵۸ /۲۲۰ از ابو محمد الحسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی عن الرضاؑ)

۱۰۲۶- رسول اکرمؐ! آگاہ رہو کہ جو آل محمدؐ سے محبت کرتا ہے وہ حساب، میزان اور صراط سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ فضائل الشیعہ ۲۷/۱، بشارۃ المصطفیٰ ص۳۷، مأتہ منقبۃ ص۱۴۹، اعلام الدین ص۲۶۴، ارشاد القلوب ص۲۳۵، مناقب خوارزمی ۳، ۵۱/۷، مقتل خوارزمی ا ص۴۰، فرائد السمطین ۲ ص۲۵۹ /۵۲۶ روایات ابن عمر)

۱۰۲۷- رسول اکرمؐ! میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت سات مقامات پر کام آنے والی ہے جن کا ہول انتہائی عظیم ہے۔ وقت مرگ، قبر، وقت نشر، وقت نامۂ اعمال، وقت حساب، میزان، صراط۔ (خصال ۳۶۰/ ۴۹، امالی صدوقؒ ۱۸/۳، بشارۃ المصطفیٰ ص۱۷ روایت جابر عن الباقرؑ، روضۃ الواعظین ص۲۹۷، جامع الاخبار ۵۱۳/ ۱۴۴۱، کفایۃ الاثر ص۱۰۸ روایت واثلہ بن الاسقع)

۱۰۲۸- امام صادقؑ! ہم اہلبیتؑ کی محبت سے سات مقامات پر فائدہ ہونے والا ہے۔ خدا کے سامنے، موت کے وقت، قبر میں، روز حشر، حوض کوثر پر، میزان پر، صراط پر۔ (المحاسن ا ص۲۵۰ /۱۸۴ روایت محمد بن الفضل الہاشمی)

۱۰- ثباتِ قدم بر صراط

۱۰۲۹- رسول اکرمؐ! تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثبات قدم والا وہ ہوگا جو سب سے

www.kitabmart.in

زیادہ مجھ سے اور میرے اہلبیتؑ سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (جامع الاحادیث قمی ص۲۳۱)

۱۰۳۰۔ رسول اکرمؐ! تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثابت قدم سب سے زیادہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرنے والا ہوگا۔ (فضائل الشیعہ ۴۸/ ۳ روایت اسمٰعیل بن مسلم الشعیری، الجعفریات ص۱۸۲، نوادر راوندی ص۹۵، کامل ابن عدی ۶/ ۲۳۰۴ روایت موسیٰ بن اسماعیل، کنز العمال ۲ ص۹۷/ ۳۴۱۶۳، صواعق محرقہ ص۱۸۷، احقاق الحق ۱۸/ ۴۵۹)

۱۰۳۱۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ سے جس نے بھی محبت کی اس کا ایک قدم پھسلنے لگے گا تو دوسرا ثابت ہو جائے گا یہاں تک کہ خدا اسے روز قیامت نجات دیدے۔ (درالاحادیث النبویہ ص۵۱)

۱۰۳۲۔ امام صادقؑ! ہمارا کوئی دوست ایسا نہیں ہے جس کے دونوں قدم پھسل جائیں بلکہ جب ایک قدم پھسلنے لگتا ہے تو دوسرا ثابت ہو کر اسے سنبھال لیتا ہے۔ (دعائم الاسلام ص۱۶۳)

۱۱۔ نجات از جہنم

۱۰۳۳۔ رسول اکرمؐ! روز قیامت پروردگار فاطمہؑ کو آواز دے گا کہ جو چاہو مانگ لو میں عطا کردوں گا، تو فاطمہؑ کہیں گی کہ خدایا تجھ ہی سے ساری امیدیں وابستہ ہیں اور تو امیدوں سے بھی بالاتر ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ میرے اور میری عترت کے محبوں پر جہنم کا عذاب نہ کرنا؟ تو آواز آئے گی۔ فاطمہؑ! میری عزت و جلال اور بلندی کی قسم، میں نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ تیرے

www.kitabmart.in

اور تیری اولاد کے دوستوں پر جہنم کا عذاب نہیں کروں گا۔

(تاویل الآیات الظاہرہ روایت ابوذر)

۱۰۳۴۔ بلال بن حمامہ! ایک دن رسول اکرمؐ ہمارے درمیان مسکراتے ہوئے تشریف لائے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی کہ حضور آپ کے مسکرانے کا سبب کیا ہے؟

فرمایا میرے پاس پروردگار کی بشارت آئی ہے کہ مالک نے جب علیؑ و فاطمہؑ کا عقد کرنا چاہا تو ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو ہلائے۔ اس نے ہلایا تو بہت سے اوراق گر پڑے اور ملائکہ نے انھیں چن لیا اب روز قیامت ملائکہ تمام مخلوقات کو دیکھیں گے اور جسے محب اہلبیتؑ پائیں گے اسے یہ پروانہ دیدیں گے جس پر جہنم سے برائت لکھی ہوگی میرے بھائی، ابن عم اور میری بیٹی کی طرف سے جو میری امت کے مرد و زن کو عذاب جہنم سے آزادی دلانے والے ہوں گے۔ (تاریخ بغداد ۴ ص۴۱۰، اسدالغابہ ۱ ص۴۱۵/۴۹۲، ینابیع المودہ ۲ ص۴۶۰/۲۷۸، مناقب خوارزمی ۲۳۱/۳۶۱، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۳۴۶، مائۃ منقبہ ص۱۴۵، الخرائج والجرائح ۲ ص۵۳۶/۱۱)

۱۰۳۵۔ امام صادقؑ! خدا کی قسم کوئی بندہ اللہ و رسولؐ کا چاہنے والا اور ائمہ سے محبت کرنے والا ایسا نہیں ہوسکتا ہے جسے آتش جہنم مس کرسکے۔ (رجال نجاشی ۱ ص۱۳۸ روایت الیاس بن عمرو البجلی، شرح الاخبار ۳ ص۴۶۳/۱۳۵۵ روایت حضرمی)

www.kitabmart.in

۱۲- اہلبیتؑ کے ساتھ حشر ونشر

۱۰۳۶- امام علیؑ! رسول اکرمؐ نے حسنؑ وحسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت کرے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ (سنن ترمذی ۵ ص ۶۴۱ / ۳۷۳۳، مسند احمد بن حنبل ۱ ص ۱۶۸ / ۵۷۶، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۶۹۴ / ۱۱۸۵، تاریخ بغداد ۱۳ / ۲۸۷، مناقب خوارزمی ص ۱۳۸ / ۱۵۶، تاریخ دمشق حالات امام حسنؑ ص ۵۲ / ۹۵، ۹۶، امالی صدوقؒ ص ۱۹۰ / ۱۱، بشارۃ المصطفیٰ ص ۳۲ روایت علی بن جعفر عن الکاظمؑ، احقاق الحق ۹ ص ۱۷۴)

۱۰۳۷- امام علیؑ! رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہم، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ہمارے دوست ایک مقام پر جمع ہوں گے اور کھانے پینے میں مصروف رہیں گے یہاں تک کہ تمام بندوں کا حساب ہو جائے۔ ایک شخص نے یہ سنا تو کہنے لگا کہ پھر حساب و کتاب کا کیا ہوگا؟ تو میں نے کہا صاحب یٰسین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسی ساعت داخل جنت کر دیے گئے۔ (المعجم الکبیر ۳ ص ۴۱ / ۲۶۲۳ از عمر بن علی، تہذیب تاریخ دمشق ۴ ص ۲۱۳)

۱۰۳۸- رسول اکرمؐ! میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیتؑ اور ان کے چاہنے والے برابر سے وارد ہوں گے۔ (مقاتل الطالبیین ص ۷۶، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۱۶ ص ۴۵ روایت سفیان، ذخائر العقبیٰ ص ۱۸، کتاب الغارات ۲ ص ۵۸۶، مناقب امیر المومنینؑ کوفی ۲ ص ۱۹۲ / ۶۱۴)

۱۰۳۹- رسول اکرمؐ! جو مجھ سے اور میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رہے گا۔ (کفایۃ الاثر ص ۳۵ روایت ابوذر)

www.kitabmart.in

۱۰۴۰ - رسول اکرمؐ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہوگا اور ہمارے ساتھ داخل جنّت ہوگا۔ (کفایۃ الاثر ص۲۹۶ از محمد بن ابی بکر از زید بن علی)

۱۰۴۱ - رسول اکرمؐ! جو ہم سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ ہوگا اور اگر کوئی انسان کسی پتھر سے بھی محبت کرے گا تو اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔ (امالی صدوقؒ ص۱۷۴/۹ روایت نوف، روضۃ الواعظین ص۴۵۷، مشکوٰۃ الانوار ص۸۴)

۱۰۴۲ - ابوذر! میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں ایسے افراد سے محبت کرتا ہوں جن کے اعمال تک نہیں پہنچ سکتا ہوں تو اب کیا کروں؟ فرمایا۔ ابوذر! ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ محشور ہوگا اور اعمال کے مطابق جزا پائے گا۔ میں نے عرض کی کہ میں اللہ، رسولؐ اور اس کے اہلبیتؑ سے محبت کرتا ہوں؟ فرمایا تمھارا انجام تمھارے محبوبوں کے ساتھ ہوگا۔ (امالی طوسیؒ ۶۳۲/۱۳۰۳، کشف الغمہ ۲ ص۴۱)

۱۰۴۳ - امام حسینؑ! جو ہم سے دنیا کے لئے محبت کرے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ دنیا دار ہیں جن کے دوست نیک اور فاجر سب ہوتے ہیں اور جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے اسے معلوم رہنا چاہئے کہ قیامت کے دن ہمارے برابر میں ہوگا جس طرح کی ہاتھ کی دو انگلیاں۔ (المعجم الکبیر ۳ ص۱۳۵/۲۸۸۰ روایت بشر بن غالب)

۱۰۴۴ - امام حسینؑ! جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو ہم سے دنیا کیلئے محبت کرے گا تو دنیا نیک و بد سب کے لئے ہے۔ (امالی طوسیؒ ص۲۵۳/۴۵۵،

www.kitabmart.in

بشارۃ المصطفیٰ ص۱۲۳ روایت بشر بن غالب)

۱۰۴۵۔ امام حسینؑ! جو ہم سے محبت کرے اور صرف خدا کے لئے کرے وہ ہمارے ساتھ برابر سے روز قیامت محشور ہوگا اور جو ہم سے صرف دنیا کے لئے محبت کرے گا اس کا حساب ایسے ہی ہوگا جیسے میزان عدالت میں ہر نیک و بد کا حساب ہوگا۔ (محاسن ا ص۱۳۴/ ۱۶۸)

۱۰۴۶۔ امام زین العابدینؑ! مختصر سی بات یہ ہے کہ جو ہم سے بغیر دنیاوی لالچ کے محبت کرے گا اور ہمارے دشمن سے بغیر ذاتی کدورت کے دشمنی رکھے گا وہ روز قیامت حضرت محمدؐ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت علیؑ کے ساتھ محشور ہوگا۔

(محاسن ا ص۲۶۷/ ۵۱۷ روایت ابو خالد کابلی)

۱۰۴۷۔ برید بن معاویہ العجلی! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک ایک شخص خراسان سے پیدل چل کر وارد ہوا اس طرح اس کے دونوں پیر زخمی ہو چکے تھے۔ کہنے لگا کہ میں اس عالم میں صرف آپ اہلبیتؑ کی محبت میں حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا خدا کی قسم ہم سے کوئی پتھر بھی محبت کرے گا تو روز قیامت ہمارے ہی ساتھ محشور ہوگا کہ دین محبت کے علاوہ اور کیا ہے۔ (تفسیر عیاشی ا ص۱۶۷/ ۲۷)

۱۰۴۸۔ امام صادقؑ! جو ہم سے اس طرح محبت کرے کہ اس کی بنیاد نہ کوئی قرابتداری ہو اور نہ ہمارا کوئی احسان۔ صرف خدا و رسول کے لئے محبت کرے تو روز قیامت ہمارے ساتھ ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرح محشور ہوگا۔

(اعلام الدین ص۲۶۰ روایت عبیدہ بن زرارہ)

۱۰۴۹۔ یوسف بن ثابت بن ابی سعید امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب

www.kitabmart.in

لوگوں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم آپ سے قرابت رسولؐ اور حکم خدا کی بنا پر محبت کرتے ہیں اور ہمارا مقصد ہرگز کسی دنیا کا حصول نہیں ہے۔ صرف رضائے الٰہی اور آخرت مطلوب ہے اور ہم اپنے دین کی اصلاح چاہتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یقیناً سچ کہا ہے۔ اب جو ہم سے محبت کرے گا وہ روز قیامت دو انگلیوں کی طرح ہمارے ساتھ ہوگا۔ (کافی ۸ صـ۱۰۶/ ۸۰، تفسیر عیاشی ۲ صـ۶۹/ ۶۱)

۱۰۵۰۔ حکم بن عتیبہ۔ میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر حاضرین سے چھلک رہا تھا کہ ایک مرد بزرگ عصا پر تکیہ کئے ہوئے حاضر ہوئے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولؐ اور رحمت و برکات الٰہیہ آپ پر۔ اس کے بعد خاموش ہو گئے تو امام نے فرمایا علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ —— اس کے بعد مرد بزرگ نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور چپ ہو گئے تو حاضرین نے جواب سلام دیا۔

اس کے بعد امام کی طرف رخ کر کے عرض کی فرزند رسولؐ! میں آپ پر قربان! مجھے قریب جگہ دیجئے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ اس میں کوئی طمع دنیا شامل نہیں ہے اور اسی طرح آپ کے دشمنوں سے اور آپ کے دوستوں کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں اور اس میں کوئی ذاتی عداوت شامل نہیں ہے۔ میں آپ کے حلال و حرام کا پابند اور آپ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں کیا میرے لئے کوئی نیکی کی امید ہے؟

فرمایا۔ میرے قریب آؤ۔ اور قریب آؤ —— یہ کہہ کر اپنے پہلو میں

www.kitabmart.in

جگہ دی اور فرمایا کہ ایسا ہی سوال میرے پدر بزرگوار سے ایک بزرگ نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے تو رسول اکرمؐ، حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ و حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کے پاس وارد ہو گے۔ تمہارا دل ٹھنڈا ہو گا۔ روح مطمئن ہو گی اور آنکھیں خنک ہوں گی۔ تمہارا استقبال راحت و سکون کے ساتھ نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہو گا ـــــــ اور اگر زندہ رہ گئے تو وہ کچھ دیکھو گے جس میں خنکی چشم ہو اور ہمارے ساتھ بلند ترین منزل پر ہو گے۔

اس بزرگ نے کہا حضور دوبارہ فرمائیں ـــــــ آپ نے تکرار فرمائی ـــــــ اس نے کہا اللہ اکبر۔ اے ابوجعفر۔ میں مرکر رسول اکرمؐ۔ حضرت علیؑ امام حسنؑ و حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کی خدمت میں وارد ہوں گا اور خنکی چشم، راحت روح کے ساتھ حاضر ہوں گا اور اس سارے اجر کا حقدار ہوں گا جو آپ نے بیان فرمایا ہے اور یہ کہہ کر رونا شروع کیا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور تمام گھر والوں نے رونا شروع کر دیا اور سب کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرتؑ نے اپنے دست مبارک سے آنکھوں کو پوچھنا شروع کیا تو مرد بزرگ نے سر اٹھا کر امامؑ سے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ۔ ذرا اپنا دست مبارک بڑھائیے آپ نے ہاتھ بڑھائے۔ اس نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنے رخسار اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پھر اپنے شکم و سینہ پر رکھا اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

امام علیہ السلام اس کو تادیر دیکھتے رہے۔ اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہے۔ اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیئے"۔

حکم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں نے اس اجتماع جیسا کوئی ماتم نہیں دیکھا ہے

www.kitabmart.in

(کافی ۸/۶/۷۶/۳۰)

۱۳۔ جنّت

۱۰۵۱۔ حذیفہ! میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا کہ امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے ہیں کہ ایّھا النّاس۔ اس کا جد یوسف بن یعقوب کے جد سے افضل ہے اور یاد رکھو کہ حسینؑ کی منزل جنّت ہے۔ اس کے باپ کی منزل جنّت ہے۔ اس کی ماں کی جگہ جنّت ہے۔ اس کا بھائی جنتی ہے اور اس کے تمام دوست اور ان کے چاہنے والے سب جنتی ہیں۔ (مقتل الحسین خوارزمی ا ص ۶۷)

۱۰۵۲۔ امام صادقؑ! رسول اکرمؐ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ ایک مقام پر رک کر آپ نے پانچ سجدے کئے اور روانہ ہو گئے تو بعض اصحاب نے عرض کی کہ حضور! آج تو بالکل نئی بات دیکھی ہے؟

فرمایا کہ جبریل امین نے آکر یہ بشارت دی ہے کہ علیؑ جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا۔ پھر کہا کہ فاطمہؑ بھی جنتی ہیں تو میں نے پھر سجدۂ شکر کیا۔ تو کہا کہ حسنؑ و حسینؑ بھی جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا۔ پھر کہا کہ ان سب کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدۂ شکر کیا تو کہا کہ ان کے دوستوں کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدۂ شکر کیا۔ (امالی مفیدؒ ۲۱ / ۲ روایت ابو عبدالرحمٰن)

۱۰۵۳۔ جابر بن عبداللہ انصاری! ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں حضور کی خدمت حاضر تھے کہ بعض اصحاب نے جنت کا ذکر شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے یہاں نور کا ایک پرچم اور زمرد کا ایک ستون ہے جسے خلقت آسمان سے دو ہزار سال قبل خلق کیا ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے "لا الٰہ الا اللہ

www.kitabmart.in

محمد رسول اللہ، آل محمد خیر البریۃ ۔ اور یا علیؑ تم اس قوم کے بزرگ ہو

یہ سن کر حضرت علیؑ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مرتبہ

کی ہدایت دی اور آپ کے ذریعہ شرافت و کرامت عنایت فرمائی ——

آپ نے فرمایا یا علیؑ! کیا تمھیں نہیں معلوم ہے کہ جو ہم سے محبت کرے اور

ہماری محبت کو اختیار کرے پروردگار اسے ہمارے ساتھ جنت میں ساکن

کرے گا جیسا کہ سورۂ قمر کی آیت ۵۵ میں بیان کیا گیا ہے ۔ (فضائل ابن

شاذان ص۱۰۴ ، احقاق الحق ۴ ص۲۸۴)

۱۰۵۴ ۔ رسول اکرمؐ! یا علیؑ! جس نے تمھاری اولاد سے محبت کی اس نے تم سے

محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے

مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے خدا سے محبت کی وہ

داخل جنت ہو گیا اور جس نے تمھاری اولاد سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی

کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس سے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے

دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے خدا سے دشمنی کی وہ اس بات

کا سزاوار ہے کہ خدا اسے داخل جہنم کر دے ۔ (درر الاحادیث ص۵۱)

۱۰۵۵ ۔ رسول اکرمؐ! جس نے دل سے ہم سے محبت کی اور ہاتھ اور زبان سے ہماری

امداد کی وہ ہمارے ساتھ جنت کی بلند ترین منزل میں ہو گا اور جو ہم سے

محبت کر کے زبان سے ہماری امداد کرے گا اور ہاتھ روک لے گا وہ اس سے

کمتر درجہ میں ہو گا اور جو صرف دل سے محبت کرے گا وہ اس سے کمتر درجہ

میں ہو گا ۔ (احقاق الحق ۹ ص۴۸۴ عن الامام علیؑ)

۱۰۵۶ ۔ رسول اکرمؐ! جنت میں تین درجہ ہیں اور جہنم میں تین طبقے ہیں ۔ جنت کا

اعلیٰ درجہ ہمارے اس دوست کے لئے ہے جو زبان اور ہاتھ سے ہماری

www.kitabmart.in

امداد بھی کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف زبان، سے قدر کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف دل سے محبت کرے۔ (محاسن ا ص ۲۵۱ / ۲،۷،۴ روایت ابوحمزہ ثمالی)

۱۰۵۷۔ امام علیؑ! جو ہم سے دل سے محبت کرے اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھ سے ہمارے دشمنوں سے جہاد کرے وہ جنّت میں ہمارے درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل اور زبان سے محبّت کرے اور جہاد نہ کرے وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد نہ کرے وہ بھی جنت ہی میں رہے گا۔ (خصال ص ۶۲۹ / ۱۰ روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم، جامع الاخبار ص ۴۹۶ / ۷ / ۱۳۷۷، امالی مفید ۳۳ / ۸ روایت عمرو بن ابی المقدام، غرر الحکم ۸۱۴۶، ۸۱۴۷، ۸۱۷۳، تحف العقول ص ۱۱۸)

۱۰۵۸۔ امام زین العابدینؑ بیمار تھے۔ ایک قوم عیادت کے لئے حاضر ہوئی عرض کیا فرزند رسولؐ صبح کیسی ہوئی؟ فرمایا عافیت کے عالم میں اور اس پر خدا کا شکر ہے، تم لوگوں کا کیا عالم ہے، عرض کی کہ حضور آپ حضرات کی محبت و مودت میں صبح کی ہے۔

فرمایا جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا اللہ اس کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا جس دن اس کی رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اور جو ہم سے محبت میں منتظر جزا رہے گا خدا اسے جنت میں ہماری طرف سے جزا دے گا اور جو دنیا کے لئے ہم سے محبت کرے گا خدا اسے بھی بے وہم وگمان روزی عطا کر دے گا۔ (نور الابصار ص ۱۵۴، الفصول المہمہ ص ۲۰۳)

۱۰۵۹۔ یونس! میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ آپ حضرات کی محبت اور

www.kitabmart.in

آپ کے حق کی معرفت میری نگاہ میں تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار نمودار ہو گئے۔

فرمایا یونس! تم نے بڑا غلط حساب کیا ہے۔ کہاں دنیا اور کہاں ہم۔ اس دنیا کی حقیقت ایک غذا اور ایک لباس کے علاوہ کیا ہے جبکہ ہماری محبت کا اثر حیات دائمی ہے۔ (تحف العقول ص۳۷۹)

۴۔ خیر دنیا و آخرت

۱۰۶۰۔ رسول اکرمؐ۔ جو خدا پر توکل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے اور جو عذاب قبر سے نجات چاہتا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت کرے اور جو حکمت چاہتا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ اہلبیتؑ سے محبت کرے اور جو جنت میں بلا حساب داخلہ چاہتا ہے اسے بھی چاہئے کہ اہلبیتؑ سے محبت کرے کہ خدا کی قسم جو بھی ان سے محبت کرے گا اسے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہوگا۔ (مقتل الحسین خوارزمی ۱ ص۵۹، مائۃ منقبہ ص۱۰۶، فرائد السمطین ۲ ص۲۹۴/ ۵۵۱، ینابیع المودہ ۲ ص۳۳۲/ ۹۶۹، جامع الاخبار ص۶۲/ ۷۷، روایات ابن عمر)

www.kitabmart.in

فصل ہفتم

جامع آثار محبّت

۱۰۶۱۔ رسول اکرمؐ! پروردگار جس شخص کو ہم اہلبیتؑ کے ائمہ کی محبت عنایت کردے گویا کہ اسے دنیا و آخرت کا سارا خیر حاصل ہوگا لہٰذا کوئی شخص اپنے جنتی ہونے میں شک نہ کرے کہ ہم اہلبیتؑ کی محبت میں بیس خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ دس دنیا میں اور دس آخرت میں

دنیا کی دس خصوصیات میں زہد، حرصِ عمل، دین میں تقویٰ، عبادت میں رغبت، موت سے پہلے توبہ، نماز شب میں دلچسپی، لوگوں کے اموال کی طرف سے بے نیازی، اوامر و نواہی پروردگار کی حفاظت، دنیا سے نفرت اور سخاوت شامل ہیں کہ ان صفات کے بغیر محبت اہلبیتؑ ایک لفظ بے معنی ہے۔

اور آخرت کے دس فضائل ہیں یہ ہے کہ

اس کا نامہ اعمال نشر نہ ہوگا۔

اسے میزان کا سامنا نہ ہوگا۔

اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اسے جہنم سے نجات کا پروانہ دیا جائے گا۔

اس کا چہرہ سفید اور روشن ہوگا۔

اسے لباس جنت پنھایا جائے گا۔

www.kitabmart.in

اسے سو افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

خدا اس کی طرف رحمت کی نگاہ کرے گا۔

اسے جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

وہ جنت میں بلا حساب داخل کیا جائے گا۔

کیا خوش نصیب ہیں میرے اہلبیتؑ کے چاہنے والے۔ (خصال ص۵۱۵/۱ روایت ابو سعید خدری، روضۃ الواعظین ص۲۹۸)

۱۰۶۲۔ رسول اکرمؐ: جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے وہ شہید مرتا ہے۔ جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے وہ توبہ کرکے دنیا سے جاتا ہے۔

جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے وہ مومن کامل الایمان مرتا ہے۔

جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے اسے ملک الموت اور اس کے بعد منکر و نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجائے وہ جنت کی طرف اس شان سے لے جایا جاتا ہے جیسے عورت اپنے شوہر کے گھر کی طرف۔

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؐ کی محبت پر مرجاتا ہے اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؐ کی محبت میں مرجاتا ہے پروردگار اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ جو آل محمدؐ کی محبت میں مرجاتا ہے وہ سنت رسولؐ اور جماعت ایمان پر دنیا سے جاتا ہے۔ (کشاف ۳ ص۴۰۳، فرائد السمطین ۲ ص۲۵۵/۵۲۴، ینابیع المودۃ ۲ ص۳۳۳/۹۷۲، العمدہ ص۵۴/۵۲،

www.kitabmart.in

بشارة المصطفیٰ ص۱۹۷ روایت جریر بن عبداللہ۔ جامع الاخبار ص۴۷۳ /۱۳۳۵، احقاق الحق ۹ ص۴۸۷ روایت جریر بن عبیداللہ البجلی)

۱۰۶۳۔ امام علیؑ۔ حارث! تمھیں ہم اہلبیتؑ کی محبت تین مقامات پر فائدہ پہنچائے گی۔ ملک الموت کے نازل ہوتے وقت، قبر میں سوال وجواب کے وقت اور خدا کے سامنے حاضری کے وقت۔ (اعلام الدین ص۴۶۱ روایت جابر جعفی عن الباقرؑ)

۱۰۶۴۔ امام علیؑ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا۔ اس کا حسن عمل عظیم اور میزان حساب کا پلہ سنگین ہوگا۔ اس کے اعمال مقبول ہوں گے اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ہم سے بغض رکھے گا اس کا اسلام بھی کام نہ آئے گا۔ (مشارق انوار الیقین ص۵۱ روایت ابوسعید خدری)

www.kitabmart.in

قسم دہم

بغض اہلبیتؑ

اوّل ۔ بغض اہلبیتؑ پر تنبیہ

دوم ۔ بغض اہلبیتؑ کے اثرات

www.kitabmart.in

فصل اوّل

بغض اہلبیتؑ پر تنبیہ

۱۰۶۵۔ رسول اکرمؐ! میرے بعد ائمہ بارہ ہوں گے جن میں سے نو صلب حسینؑ سے ہوں گے اور ان کا نواں قائم ہوگا۔ خوشا بحال ان کے دوستوں کے لئے اور ویل ان کے دشمنوں کے لئے۔ (کفایۃ الاثر ص۳۰ روایت ابو سعید خدری)

۱۰۶۶۔ رسول اکرمؐ! میرے بارہ ائمہ مثل نقباءِ بنی اسرائیل کے بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد حسینؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ نو اس کے صلب سے ہوں گے جن کا نواں مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ ویل ہے ان سب کے دشمنوں کے لئے۔

(مناقب ابن شہر آشوب ا ص۲۹۵)

۱۰۶۷۔ رسول اکرمؐ! اگر کوئی بندہ صفا و مروہ کے درمیان ہزار سال عبادت الٰہی کرے پھر ہزار سال دوبارہ اور ہزار سال تیسری مرتبہ اور ہم اہلبیتؑ کی محبت حاصل نہ کرسکے تو پروردگار اسے منہ کے بھل جہنم میں ڈال دے گا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے "میں تم سے محبتِ اقربا کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرتا ہوں" (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ا ص۱۳۲/۱۸۲ روایت ابو امامہ باہلی، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۱۹۸)

۱۰۶۸۔ رسولؐ اکرم! اگر کوئی شخص ہزار سال عبادت الٰہی کرے اور پھر ذبح کر دیا

www.kitabmart.in

جائے اور ہم اہلبیتؑ سے دشمنی لے کر خدا کی بارگاہ میں پہنچ جائے تو پروردگار اس کے سارے اعمال کو واپس کر دے گا۔

(محاسن ۱ صـ۱۷۱ / ۵۲۷ روایت جابر عن الباقرؑ)

۱۰۶۹۔ رسول اکرمؐ! پروردگار اشتہار سے زیادہ کھانے والے، اطاعت خدا سے غفلت برتنے والے، سنت رسولؐ کو ترک کرنے والے، عہد کو توڑ دینے والے، عترت پیغمبرؐ سے نفرت کرنے والے اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے سے سخت نفرت کرتا ہے۔ (کنز العمال ۱۶ صـ۸۷ / ۴۴۰۲۹، احقاق الحق ۹ صـ۵۲۱)

۱۰۷۰۔ رسول اکرمؐ۔ ہم سے عداوت وہی کرے گا جس کی ولادت خبیث ہوگی۔ (امالی صدوقؒ صـ۳۸۴ / ۱۴، علل الشرائع صـ۱۴۱ / ۳ روایت زید بن علیؑ الفقیہ ۱ صـ۹۶ / ۲۰۳)

۱۰۷۱۔ امام علیؑ! بدترین اندھا وہ ہے جو ہم اہلبیتؑ کے فضائل سے آنکھیں بند کر لے اور ہم سے بلا سبب دشمنی کا اظہار کرے کہ ہماری کوئی خطا اس کے علاوہ نہیں ہے کہ ہم نے حق کی دعوت دی ہے اور ہمارے غیر نے فتنہ اور دنیا کی دعوت دی ہے اور جب دونوں باتیں اس کے سامنے آئیں تو ہم سے نفرت اور عداوت کرنے لگا۔ (خصال صـ۶۳۳ / ۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، غرر الحکم ۳۲۹۶)

۱۰۷۲۔ امام علیؑ! ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے چالیس پردہ داری کے انتظامات ہیں یہاں تک کہ چالیس گناہ کبیرہ کر لے تو سارے پردہ اٹھ جاتے ہیں اور پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے پروں کے ذریعہ میرے بندہ کی پردہ پوشی کرو اور بندہ اس کے بعد بھی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے اور اسی کو قابل تعریف قرار

www.kitabmart.in

دیتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا یہ تیرا بندہ ہر طرح کا گناہ کر رہا ہے اور ہمیں اس سے اعمال کے حیا آرہی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اپنے پروں کو اٹھالو۔ اس کے بعد وہ ہم اہلبیتؑ کی عداوت میں پکڑا جاتا ہے اور زمین و آسمان کے سارے پردے چاک ہو جاتے ہیں اور ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا اس بندہ کا اب کوئی پردہ نہیں رہ گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کو اس دشمن اہلبیتؑ کی کوئی بھی پرواہ ہوتی تو تم سے پروں کو ہٹانے کے بارے میں نہ کہتا۔ (کافی ۲ ص ۲۷۹ / ۹، علل الشرائع ص ۵۳۲ / ۱ روایت عبداللہ بن مسکان عن الصادقؑ)

۱۰۷۳۔ جمیل بن میسر نے اپنے والد نخعی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام صادقؑ نے فرمایا۔ میسر! سب سے زیادہ محترم کونسا شہر ہے؟

ہم میں سے کوئی جواب نہ دے سکا تو فرمایا۔ مکہ

اس کے بعد فرمایا اور مکہ میں سب سے محترم جگہ؟

اور پھر خود ہی فرمایا رکن سے لے کر حجر اسود کے درمیان —— اور دیکھو اگر کوئی شخص اس مقام پر ہزار سال عبادت کرے اور پھر خدا کی بارگاہ میں ہم اہلبیتؑ کی عداوت لے کر پہنچ جائے تو خدا اس کے جملہ اعمال کو رد کردے گا۔ (محاسن ۱ ص ۲۷ / ۲۸)

www.kitabmart.in

فصل دوم

بغض اہلبیتؑ کے اثرات

۱- پروردگار کی ناراضگی

۱۰۷۴- رسول اکرمؐ! شب معراج میں آسمان پر گیا تو میں نے دیکھا کہ در جنت پر لکھا ہے- لا الٰہ الا اللہ- محمد رسول اللہ، علیؑ حبیب اللہ- الحسن والحسینؑ صفوۃ اللہ، فاطمۃ خیرۃ اللہ اور ان کے دشمنوں پر لعنۃ اللہ- (تاریخ بغداد ۱ ص۲۵۹، تہذیب تاریخ دمشق ۴ ص۳۲۲، مناقب خوارزمی ص۳۰۲/ ۲۹۷، فرائد السمطین ۲ ص۷۴/ ۳۹۶، امالی طوسیؒ ص۳۵۵/ ۳۷، کشف الغمہ ۱ ص۹۴، کشف الیقین ص۴۴۵/ ۵۵۱، فضائل ابن شاذان ص۱۰۷)

۱۰۷۵- رسول اکرمؐ! جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ در جنت پر سونے کے پانی سے لکھا ہے- اللہ کے علاوہ خدا نہیں- محمدؐ اس کے رسولؐ ہیں- علیؑ اس کے ولی ہیں- فاطمہؑ اس کی کنیز ہیں- حسنؑ وحسینؑ اس کے منتخب ہیں اور ان کے دشمنوں پہ خدا کی لعنت ہے- (مقتل خوارزمی ۱ ص۱۰۸، خصال ص۳۲۴/ ۱۰، مائۃ منقبہ ۱۰۹/ ۵۴ روایت اسماعیل بن موسیٰؑ)

www.kitabmart.in

۱۰۷۶ رسول اکرمؐ! ہر خاندان اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے سوائے نسل فاطمہؑ کے کہ میں ان کا ولی اور وارث ہوں اور یہ سب میری عترت ہیں ۔ میری بچی ہوئی مٹی سے خلق کئے گئے ہیں، ان کے فضل کے منکروں کے لئے جہنم ہے، ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے ۔ (کنز العمال ۱۲ ص ۹۸ / ۳۴۱۶۸ روایت ابن عساکر، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۰ روایت جابر)

۱۰۷۷ ۔ رسول اکرمؐ! آگاہ ہو جاؤ کہ جو آل محمدؐ سے نفرت کرے گا وہ روز قیامت اس طرح محشور ہوگا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ۔ "رحمت خدا سے مایوس ہے" (مناقب خوارزمی ص ۷۳، مقتل خوارزمی ۱ ص ۴۰، مائۃ منقبہ ۹۵/۱۵۰ روایت ابن عمر، کشاف ۳ ص ۴۰۳، فرائد السمطین ۲ ص ۲۵۶ / ۵۲۴، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۹۷، العمدۃ ۵۴ / ۵۲ روایت جریر بن عبد اللہ، احقاق الحق ۹ ص ۴۸۷)

۱۰۷۸ ۔ امام علیؑ! ہمارے دشمنوں کے لئے خدا کے غضب کے لشکر ہیں ۔ (تحف العقول ص ۱۱۶، خصال ص ۶۲۷ / ۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، غرر الحکم ص ۳۴۲۷)

۲ ۔ منافقین سے ملحق ہو جانا

۱۰۷۹ ۔ رسول اکرمؐ! جو ہم اہلبیتؑ سے نفرت کرے گا وہ منافق ہوگا ۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۶۶۱ / ۱۱۲۶، درمنثور ۷ ص ۳۴۹ نقل از ابن عدی، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۲۰۵، کشف الغمہ ۱ ص ۴۷ روایت ابو سعید)

۱۰۸۰ ۔ رسول اکرمؐ! ہم اہلبیتؑ کا دوست مومن متقی ہوگا اور ہمارا دشمن منافق شقی ہوگا ۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۸ روایت جابر بن عبد اللہ، کفایۃ الاثر ص ۱۱۱ واثلہ بن الاسقع)

۱۰۸۱ ۔ رسول اکرمؐ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ۔

www.kitabmart.in

انسان کی روح اس وقت تک جسم سے جدا نہیں ہوتی ہے جب تک جنّت کے درخت یا جہنم کے زقوم کا مزہ نہ چکھ لے اور ملک الموت کے ساتھ مجھے علیؑ فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو نہ دیکھ لے۔ اس کے بعد اگر ہمارا محب ہے تو ہم ملک الموت سے کہتے ہیں ذرا نرمی سے کام لو کہ یہ مجھ سے اور ہمارے اہلبیتؑ سے محبت کرتا تھا اور اگر ہمارا اور ہمارے اہلبیتؑ کا دشمن ہے تو ہم کہتے ہیں ملک الموت ذرا سختی کرو کہ یہ ہمارا اور ہمارے اہلبیتؑ کا دشمن تھا اور یاد رکھو ہمارا دوست مومن کے علاوہ اور ہمارا دشمن منافق بدبخت کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔ مقتل الحسینؑ خوارزمی ا صـ۱۰۹ روایت زید بن علیؑ)

۱۰۸۲۔ رسول اکرمؐ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہوگا ـــ اور ہمارا دشمن منافق کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔ کفایۃ الاثر صـ۳۱ روایت ابوسعید خدری)

۱۰۸۳۔ رسول اکرمؐ! جو ہماری عترت سے بغض رکھے وہ ملعون۔ منافق اور خسارہ والا ہے۔ (جامع الاخبار صـ۲۱۴ / ۵۲۷)

۱۰۸۴۔ رسول اکرمؐ! ہوشیار رہو کہ اگر میری امت کا کوئی شخص تمام عمر دنیا تک عبادت کرتا رہے اور پھر میرے اہلبیتؑ اور میرے شیعوں کی عداوت لے کر خدا کے سامنے جائے تو پروردگار اس کے سینے کے نفاق کو بالکل کھول دے گا۔ (کافی ۲ صـ۴۶ / ۳، بشارۃ المصطفیٰ صـ۱۵۷ روایت عبدالعظیم الحسنی)

۱۰۸۵۔ ابوسعید خدری! ہم گروہ انصار منافقین کو صرف علیؑ بن ابی طالب کی عداوت سے پہچانا کرتے تھے۔ (سنن ترمذی ۵ صـ۶۳۵ / ۱۷، ۳۱، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ صـ۲۲۰ / ۱۸، ۷، تاریخ الخلفاء صـ۲۰۲، المعجم الاوسط ۴ صـ۲۶۴ / ۴۱۵۱،

www.kitabmart.in

مناقب خوارزمی ا ص ۳۳۲ / ۳۱۳ عن الباقرؑ، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۲۳۹ / ۱۰۸۶، مناقب امیر المومنینؑ کوفی ۲ ص ۴۷۰ / ۹۶۵ روایت جابر بن عبد اللہ تذکرۃ الخواص ص ۲۸ از ابو درداء، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۶۷ / ۳۰۵ روایت امام حسینؑ، کفایۃ الاثر ص ۱۰۲ روایت زید بن ارقم، العمدہ ص ۲۱۶ / ۳۳۴ روایت جابر بن عبد اللہ مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۲۰۷، مجمع البیان ۹ ص ۱۶۰ روایت ابو سعید خدری، قرب الاسناد ۲۶ / ۸۶ روایت عبد اللہ بن عمر)

۳- کفار سے الحاق

۱۰۸۶- رسول اکرمؐ! ہوشیار رہو کہ جو بغض آل محمدؐ پر مرجائے گا وہ کافر مرے گا، جو بغض آل محمدؐ پر مرے گا وہ بوئے جنت نہ سونگھ سکے گا۔ (کشاف ۳ ص ۴۰۳، مائۃ منقبہ ۹۰ / ۳۷ روایت ابن عمر، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۹۷، فرائد السمطین ۲ ص ۲۵۶ / ۲۵۴ روایت جریر بن عبد اللہ، جامع الاخبار ۴۷۴ / ۱۳۳۵، احقاق الحق ۹ ص ۴۸۷)

۱۰۸۷- رسول اکرمؐ! جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں بغض علیؑ بن ابی طالبؑ۔ عداوت اہلبیتؑ اور ایمان کو صرف کلمہ تصور کرنا۔ (تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص ۲۱۸ / ۱۲۷، الفردوس ۲ ص ۸۵ / ۲۴۵۹، مقتل خوارزمی ۲ ص ۹۷، مناقب کوفی ۲ ص ۴۷۳ / ۹۶۹ روایت جابر)

۴- یہود و نصاریٰ سے الحاق

۱۰۸۸- جابر بن عبد اللہ رسول اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ لوگو! جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا اللہ اسے روز قیامت یہودی محشور کرے گا۔

www.kitabmart.in

میں نے عرض کی حضور! چاہے نماز روزہ کیوں نہ کرتا ہو؟ فرمایا چاہے نماز روزہ کا پابند ہو اور اپنے کو مسلمان تصور کرتا ہو۔ (المعجم الاوسط ۴ ص ۲۱۲ / ۴۰۰۲، امالی صدوقؒ ۲۷۳ / ۲ روایت سدیف مکی، روضۃ الواعظین ص ۲۹۷)

۱۰۸۹۔ امام باقرؑ! جابر بن عبد اللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے جبکہ تمام انصار و مہاجرین نماز کے لئے جمع ہو چکے تھے اور فرمایا

ایہا الناس! جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا۔ پروردگار اس کو یہودی محشور کرے گا۔

میں نے عرض کی حضور! چاہے توحید و رسالت کا کلمہ پڑھتا ہو؟ فرمایا بیشک!

یہ کلمہ صرف اس قدر کارآمد ہے کہ خون محفوظ ہو جائے اور ذلت کے ساتھ جزیہ نہ دینا پڑے۔

اس کے بعد فرمایا۔ ایہا الناس جو ہم اہلبیتؑ سے دشمنی رکھے گا پروردگار اسے روز قیامت یہودی محشور کرے گا اور یہ دجال کی آمد تک زندہ رہ گیا تو اس پر ایمان ضرور لے آئے گا اور اگر نہ رہ گیا تو قبر سے اٹھایا جائے گا کہ دجال پر ایمان لے آئے اور اپنی حقیقت کو بے نقاب کردے۔

پروردگار نے میری تمام امت کو روز اول میرے سامنے پیش کردیا ہے اور سب کے نام بھی بتا دیے ہیں جس طرح آدم کو اسماء کی تعلیم دی تھی۔

میرے سامنے سے تمام پرچمدار گذرے تو میں نے علیؑ اور ان کے شیعوں کے حق میں استغفار کیا۔

اس روایت کے راوی سنان بن سدیر کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے

www.kitabmart.in

والد نے کہا کہ اس حدیث کو لکھ لو۔ میں نے لکھ لیا اور دوسرے دن مدینہ کا سفر کیا۔ وہاں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری جان قربان۔ مکہ کے سدیف نامی ایک شخص نے آپ کے والد کی ایک حدیث بیان کی ہے فرمایا تمھیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی میں نے لکھ لیا ہے۔

فرمایا ذرا دکھلاؤ۔ میں نے پیش کر دیا۔ جب آخری فقرہ کو دیکھا تو فرمایا سدیر! یہ روایت کب بیان کی گئی ہے؟

میں نے عرض کی کہ آج ساتواں دن ہے۔

فرمایا میرا خیال تھا کہ یہ حدیث میرے والد بزرگوار سے کسی انسان تک نہ پہنچے گی۔ (امالی طوسیؒ ص۶۴۹/۱۳۴۷، امالی مفیدؒ ۱۲۶/۴ روایت حنان بن سدیر از سدیف مکی، محاسن ۱ ص۱۷۳/۲۶۶، ثواب الاعمال ۲۴۳/۱، دعائم الاسلام ۱ ص۷۵)

۱۰۹۰۔ امام باقرؑ! ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسولؐ اللہ! کیا ہر لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہوتا ہے۔؟

فرمایا ہماری عداوت اسے یہود و نصاریٰ سے ملحق کر دیتی ہے۔ تم لوگ اس وقت تک داخل جنت نہیں ہو سکتے ہو جب تک مجھ سے محبت نہ کرو۔ وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال یہ ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ علیؑ کا دشمن ہو۔ (امالی صدوقؒ ۱۷/۲۲۱ روایت جابر بن یزید الجعفی، بشارۃ المصطفیٰ ۱ ص۱۲۰)

۵۔ روز قیامت دیدار پیغمبرؐ سے محرومی

۱۰۹۱۔ عبدالسلام بن صالح الہروی از امام رضاؑ ——— میں نے عرض کی کہ

www.kitabmart.in

فرزند رسولؐ! پھر اس روایت کے معنی کیا ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کا ثواب یہ ہے کہ انسان پروردگار کے چہرہ کو دیکھ لے؟

فرمایا کہ اگر کسی شخص کا خیال ظاہری چہرہ کا ہے تو وہ کافر ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کے چہرہ سے مراد انبیاء و مرسلین اور اس کی حجتیں ہیں جن کے وسیلہ سے اس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور اس کے دین کی معرفت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اس کے چہرہ کے علاوہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے' ——— انبیاء و مرسلین اور حجج الٰہیہ کی طرف نظر کرنے میں ثواب عظیم ہے اور رسول اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو میرے اہلبیتؑ اور میری عترت سے بغض رکھے گا وہ روز قیامت مجھے نہ دیکھ سکے گا اور میں بھی اس کی طرف نظر نہ کروں گا۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص۱۱۵ /۳، امالی صدوقؒ ۳۷۲ / ۷، التوحید ۱۱۷ /۲۱، احتجاج ۲ ص۳۸ /۲۸۶)

۶۔ روز قیامت مجذوم ہونا

۱۰۹۲۔ رسول اکرمؐ! جو بھی ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا۔ خدا اسے روز قیامت کوڑھی محشور کرے گا۔ (ثواب الاعمال ۲۴۳ /۲، محاسن ۱ ص۱۷۴ /۲۶۹ روایت اسماعیل الجعفی، کافی ۲ ص۳۳۷ /۲)

۷۔ شفاعت سے محرومی

۱۰۹۳۔ انس بن مالک! میں نے رسول اکرمؐ کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف رخ کرکے اس آیت کی تلاوت کرتے دیکھا "رات کے ایک حصہ میں بیدار ہو کر یہ خدائی عطیہ ہے وہ اس طرح تمھیں مقام محمود تک پہنچانا چاہتا ہے"۔

www.kitabmart.in

(اسرا، ص۷۹)

اور پھر فرمایا - یا علیؑ! پروردگار نے مجھے اہل توحید کی شفاعت کا اختیار دیا ہے لیکن تم سے اور تمھاری اولاد سے دشمنی رکھنے والوں کے کے بارے میں منع کر دیا ہے۔ (امالی طوسیؒ ۴۵۵/۱۰۱۷، کشف الغمہ ۲ ص۲۷، تاویل الآیات الظاہرہ ص۷۹۴)

۱۰۹۴ - امام صادقؑ! بیشک مومن اپنے ساتھی کی شفاعت کر سکتا ہے لیکن ناصبی کی نہیں اور ناصبی کے بارے میں اگر تمام انبیاء و مرسلین مل کر بھی سفارش کریں تو یہ شفاعت کارآمد نہ ہوگی۔ ثواب الاعمال ۲۵۱/۲۱، محاسن ا ص۲۹۶/۵۹۵ روایت علی الصائغ)

۸ - داخلہ جہنم

۱۰۹۵ - رسول اکرمؐ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہم اہلبیتؑ سے جو شخص بھی دشمنی کرے گا اللہ اسے جہنم میں جھونک دے گا۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۶۲/۴۷۱۷، موارد الظمآن ۵۵۵/۲۲۴۶، مناقب کوفی ۲ ص۱۲۰/۶۰۷، درمنثور، ص۳۴۹ نقل از احمد، ابوحیان)

۱۰۹۶ - رسول اکرمؐ! قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو بھی ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا پروردگار اسے جہنم میں منھ کے بھل ڈال دے گا (مستدرک ۴ ص۳۹۲/۸۰۳۶، مجمع الزوائد، ص۵۸۰/۱۲۳۰۰، شرح الاخبار ا ص۱۶۱/۱۱۰، امالی مفید ۳/۲۱۷ روایت ابوسعید خدری)

۱۰۹۷ - رسول اکرمؐ! اے اولاد عبدالمطلب - میں نے تمھارے لئے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے - تمھیں ثبات قدم عنایت کرے - تمھارے

www.kitabmart.in

گمراہوں کو ہدایت دے اور تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور یہ بھی دعا کی ہے کہ وہ تمھیں سخی۔ کریم اور رحم دل قرار دیدے کہ اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان کھڑا رہے نماز، روزہ، ادا کرتا رہے اور ہم اہلبیتؑ کی عداوت کے ساتھ روز قیامت حاضر ہو تو یقیناً داخل جہنم ہوگا۔ (مستدرک ۳ ص۱۶۱/ ۴۷۱۲، المعجم الکبیر ۱۱ ص۱۴۲/ ۱۱۴۱۲، امالی طوسیؒ ۲۱/ ۱۱۷/ ۴۱۹، ۱/ ۲۴۷/ ۴۳۵، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۶۰ روایات ابن عباس)

۱۰۹۸۔ معاویہ بن خدیج! مجھے معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت حسنؑ بن علیؑ کے پاس بھیجا کہ ان کی کسی بیٹی یا بہن کے لئے یزید کا پیغام دوں تو میں نے جاکر مدعا پیش کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ بچیوں کی رائے کے بغیر ان کا عقد نہیں کرتے لہذا میں پہلے اس کی رائے دریافت کرلوں۔

میں نے جاکر پیغام کا ذکر کیا تو بچی نے کہا کہ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ظالم ہمارے ساتھ فرعون جیسا برتاؤ نہ کرے کہ تمام لڑکوں کو ذبح کردے اور صرف لڑکیوں کو زندہ رکھے۔

میں نے پلٹ کر حسنؑ سے کہا کہ آپ نے تو اس قیامت کی بچی کے پاس بھیج دیا جو امیرالمومنین (معاویہ) کو فرعون کہتی ہے۔

تو آپ نے فرمایا معاویہ! دیکھو ہم اہلبیتؑ کی عداوت سے پرہیز کرنا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی ہم اہل بیتؑ سے بغض و حسد رکھے گا وہ روز قیامت جہنم کے کوڑوں سے ہنکایا جائے گا۔ (المعجم الکبیر ۳ ص۸۱/ ۲۷۲۶، المعجم الاوسط ۳ ص۳۹/ ۲۴۰۵)

۱۰۹۹۔ امام باقرؑ! اگر پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہر ملک اور اس کا بھیجا ہوا ہر نبی

www.kitabmart.in

اور ہر صدیق و شہید ہم اہلبیتؑ کے دشمن کی سفارش کرے کہ خدا اسے جہنم سے نکال دے تو ناممکن ہے۔ اس نے صاف کہہ دیا ہے۔ یہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ سورۂ کہف آیت ۱۰۸ (ثواب الاعمال ۲۴۷/۵ از حمران بن الحسین)

۱۱۰۰۔ امام صادقؑ! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس کی اطاعت کرے اور ہمارا اتباع کرے۔ کیا اس نے مالک کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ ''پیغمبر کہہ دیجئے اگر تم لوگوں کا دعویٰ ہے کہ خدا کے چاہنے والے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ آل عمران آیت ۳۱

خدا کی قسم کوئی بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اپنی اطاعت میں ہمارا اتباع شامل کر دے۔

اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگا اسے محبوب بنالے اور جو شخص ہمارا اتباع ترک کر دے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ اللہ کا گناہگار ہوگا اور جو گنہگار مر جائے گا اسے خدا رسوا کرے گا اور منہ کے بھل جہنم میں ڈال دے گا۔ والحمد للہ رب العالمین (کافی ۸ ص ۱۴/۱ روایت اسماعیل بن مخلد و اسماعیل بن جابر)

۱۱۰۱۔ امام کاظمؑ! جو ہم سے بغض رکھے، وہ حضرت محمدؐ کا دشمن ہوگا اور جو ان کا دشمن ہوگا وہ خدا کا دشمن ہوگا اور جو خدا کا دشمن ہوگا اس کے بارے میں خدا کا فرض ہے کہ وہ اسے جہنم میں ڈال دے اور اس کا کوئی مددگار نہ ہو۔ (کامل الزیارات ص ۳۳۶ روایت عبدالرحمن بن مسلم)

www.kitabmart.in

قسم یازدہم

اہلبیتؑ پر ظلم

اول ۔ ظلم پر تنبیہ

دوم ۔ ظالم پر جنّت کا حرام ہونا

سوم ۔ ظالم کا عذاب

چہارم ۔ مظالم کے بارے میں اخبار رسولؐ

پنجم ۔ مظالم بر اہلبیتؑ

www.kitabmart.in

فصل اوّل

مظالم پر تنبیہ

۱۱۰۲ - رسول اکرمؐ! ویل ہے میرے اہلبیتؑ کے دشمنوں کے لئے جو ان پر اپنے کو مقدم رکھتے ہیں - انھیں نہ میری شفاعت حاصل ہوگی اور نہ میرے پروردگار کی جنت کو دیکھ سکیں گے - (امالی شجری ۱ ص۱۵۴)

۱۱۰۳ - رسول اکرمؐ! اس پر اللہ کا شدید غضب ہوگا جو میری عترت کے بارے میں مجھے ستائے گا - (کنز العمال ۱۲ ص۹۳/ ۳۴۱۴۳، الجامع الصغیر ۱ ص۱۵۸/ ۱۰۴۵)

۱۱۰۴ - رسول اکرمؐ! اس پر میرا اور اللہ کا غضب شدید ہوگا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں ستائے گا - (امالی صدوقؒ ص۳۷۷/ ۷، الجعفریات ص۱۸۳ روایت اسماعیل بن موسیٰ، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۲۷/ ۱۱، مقتل الحسین خوارزمی ۲ ص۸۴، صحیفۃ الرضاؑ ص۱۵۵/ ۹۹ روایت احمد بن عام الطائی، مسند زید ص۴۶۵، ذخائر العقبیٰ ص۳۹)

۱۱۰۵ - رسول اکرمؐ - ایہا الناس! کل میرے پاس اس انداز سے نہ آنا کہ تم دنیا کو سمیٹے ہوئے ہو اور میرے اہلبیتؑ پریشاں حال، مظلوم، مقہور رہوں اور ان کا خون بہہ رہا ہو - (خصائص الائمہ ص۷۴)

۱۱۰۶ - رسول اکرمؐ! جس نے میرے اہلبیتؑ کو برا بھلا کہا میں اس سے بری اور

www.kitabmart.in

بیزار ہوں۔ (ینابیع المودہ ۲ ص۳۷۸ /۴ ۷)

۱۱۰۷۔ رسول اکرمؐ! جس نے مجھے میرے اہل کے بارے میں اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی ہے۔ (کنز العمال ۱۲ ص۱۰۳ /۳۴۱۹۷ از ابونعیم)

۱۱۰۸۔ رسول اکرمؐ! چھ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور خدا کی بھی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے۔ کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، قضا و قدر کا انکار کرنے والا، لوگوں پر زبردستی حاکم بن کر صاحب عزت کو ذلیل اور ذلیلوں کو صاحب عزّت بنانے والا۔ میری سنت کو ترک کر دینے والا۔ میری عترت کے بارے میں حرام خدا کو حلال بنا لینے والا اور حرم خدا کی بے حرمتی کرنے والا۔ (مستدرک حاکم ۲ ص۵۷۲ /۳۹۴۰ روایت عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن موہب، المعجم الکبیر ۳ ص۱۲۶ /۲۸۸۳، المعجم الاوسط ۲ ص۱۸۶ /۱۶۶۷ روایت عائشہ، شرح الاخبار ۲ ص۴۹۴ /۸۷۸ روایت سفیان ثوری، خصال صدوقؒ ۳۳۸ /۴۱ روایت عبداللہ بن میمون)

۱۱۰۹۔ رسول اکرمؐ! پانچ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے۔ کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا۔ میری سنت کا ترک کرنے والا۔ قضائے الٰہی کا انکار کرنے والا، میری عترت کی حرمت کو ضائع کرنے والا۔ مال غنیمت پر قبضہ کر کے اسے حلال کر لینے والا۔ (کافی ۲ ص۲۹۳ /۱۴ روایت میّسر)

۱۱۱۰۔ زید بن علیؑ! اپنے والد بزرگوار کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ امام حسینؑ نے مسجد میں روز جمعہ عمر بن الخطاب کو منبر پر دیکھا تو فرمایا کہ میرے باپ کے منبر پر سے اتر آ۔ تو عمر رونے لگے اور کہا فرزند سچ کہتے ہو۔ یہ تمھارے باپ کا منبر ہے۔ میرے باپ کا نہیں ہے۔

حضرت علیؑ نے واقعہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میں نے نہیں سکھایا ہے!

www.kitabmart.in

عمر نے کہا یہ سچ ہے - ابو الحسن ! میں آپ کو الزام نہیں دے رہا ہوں - یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے اور آپ کو منبر پر لے جا کر پہلو میں بٹھایا اور خطبہ شروع کیا اور کہا ! ایہا الناس ! میں نے تمہارے پیغمبرؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ مجھے میری عترت و ذریت کے ذیل میں محفوظ رکھو - جو ان کے ذیل میں مجھے محفوظ رکھے گا خدا اس کی حفاظت کرے گا اور جو ان کے بارے میں مجھے اذیت دے گا اس پر خدا کی لعنت - خدا کی لعنت - خدا کی لعنت - (امالی طوسیؒ ص۴۰۳ / ۱۵۰۴)

۱۱۱۱ - رسول اکرمؐ ! پروردگار کا غضب یہودیوں پر شدید ہوا کہ عزیر کو اس کا بیٹا بنا دیا اور نصاریٰ پہ شدید ہوا کہ مسیح کو بیٹا بنا دیا اور اس پر بھی شدید ہو گا جو میرا خون بہائے گا اور مجھے میری عترت کے بارے میں ستائے گا - (کنز العمال ۱ ص۲۶۷ / ۱۳۴۳ روایت ابو سعید خدری)

۱۱۱۲ - ابو سعید خدری ! جب جنگ احد میں رسول اکرمؐ کا چہرہ زخمی ہو گیا اور دندان مبارک ٹوٹ گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدا کا غضب یہودیوں پر شدید ہوا جب عزیر کو اس کا بیٹا بنا دیا اور عیسائیوں پر شدید ہوا جب مسیح کو اس کا بیٹا بنا دیا اور اب اس پر شدید ہو گا جس نے میرا خون بہایا اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دی - (امالی طوسیؒ ۱۴۲ / ۲۳۱ ، تفسیر عیاشی ۲ ص۸۶ / ۴۳ ، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۸۰ روایت فضل بن عمر و ، کنز العمال ۱۰ ص۴۳۵ / ۳۰۰۵۰ نقل از ابن النجار)

www.kitabmart.in

فصل دوم

اہلبیتؑ پر ظلم کرنے والوں پر جنّت حرام ہے

۱۱۱۳۔ رسول اکرمؐ! پروردگار نے جنت کو حرام قرار دیدیا ہے اس پر جو میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرے۔ ان سے جنگ کرے۔ ان پر حملہ کرے یا انھیں گالیاں دے۔
(ذخائر العقبیٰ ص۲۰، ینابیع المودۃ ۲ ص۱۱۹ / ۳۴۴)

۱۱۱۴۔ رسول اکرمؐ! میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرنے والوں اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دینے والوں پر جنت حرام ہے۔ (تفسیر قرطبی ۱۶ ص۲۲، کشاف ۳ ص۴۰۲، سعد السعود ص۱۴۱، کشف الغمہ ا ص۱۰۶، لباب الانساب ا ص۲۱۵، العمدۃ ص۵۳، فرائد السمطین ۲ ص۲۷۸ / ۵۴۲)

واضح رہے کہ کشف الغمہ نے عترتی کے بجائے عشیرتی نقل کیا ہے جو غالباً اشتباہ ہے۔

۱۱۱۵۔ رسول اکرمؐ۔ جنت حرام کردی گئی ہے اس پر جو میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرے۔ ان سے جنگ کرے۔ ان کے خلاف کسی کی مدد کرے اور انھیں برا بھلا کہے "ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے اور نہ خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رخ کرے گا اور نہ انھیں پاکیزہ قرار دے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ آل عمران آیت (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۳۴ / ۶۵، امالی طوسیؒ ۱۶۴ / ۲۷۲، تاویل الآیات الظاہرہ ص۱۲۰)

www.kitabmart.in

۱۱۱۶ - امام علیؑ! خدا کی قسم میں اپنے انھیں کوتاہ ہاتھوں سے تمام اپنے دشمنوں کو حوض کوثر سے ہنکاؤں گا اور تمام دوستوں کو سیراب کروں گا۔ (بشارۃ المصطفیٰ صہ ۹۵ روایت ابوالاسود الاسود الدئلی، کشف الغمہ ۲ / ۱۵)

۱۱۱۷ - امام علیؑ! میں رسول اکرمؐ کے ہمراہ حوض کوثر پر ہوں گا اور میری عترت میرے ہمراہ ہوگی اور ہم سب اپنے دشمنوں کو ہنکائیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے اور جو شخص ایک گھونٹ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (غرر الحکم ۳۷۶۳، تفسیر فرات کوفی ۳۶۷ / ۴۹۹)

۱۱۱۸ - انس بن مالک! میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جب سورۂ کوثر نازل ہو چکا تھا اور میں نے دریافت کیا حضور یہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے۔ کوئی اس سے پینے والا پیاسا نہ ہوگا اور کوئی اس سے منہ دھونے والا غبار آلود نہ ہوگا لیکن وہ شخص سیراب نہیں ہو سکتا جس نے میرے عہد کو توڑ دیا ہے اور میرے اہلبیتؑ کو قتل کیا ہے۔ (المعجم الکبیر ۳ صہ ۱۲۶ / ۲۸۸۲)

۱۱۱۹ - علی بن ابی طلحہ غلام بنی امیہ! معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا اور اس کے ساتھ معاویہ بن خدیج بھی تھا جو سب سے زیادہ علیؑ کو گالیاں دیا کرتا تھا مدینہ میں مسجد پیغمبرؐ کے پاس سے گذرا تو حسنؑ چند افراد کے ساتھ بیٹھے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ معاویہ بن خدیج ہے جو حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا ہے فرمایا اسے بلاؤ؟ ایک شخص نے آکر بلایا۔ اس نے کہا کس نے بلایا ہے؟ کہا حسنؑ بن علیؑ نے

وہ آیا اور آکر سلام کیا۔ حضرت حسنؑ بن علیؑ نے کہا کہ تیرا ہی نام معاویہ بن خدیج ہے؟

www.kitabmart.in

اس نے کہا بیشک ــــــ!

فرمایا تو ہی حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا ہے؟

وہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا

آپ نے فرمایا۔ آگاہ ہو جا کہ اگر تو حوض کوثر پر وارد ہوا جس کا کوئی امکان نہیں ہے تو دیکھے گا کہ حضرت علیؑ کمر کو کسے ہوئے منافقین کو یوں ہنکا رہے ہوں گے جس طرح چشمہ سے اجنبی اونٹ ہنکائے جاتے ہیں جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ "رسوائی اور ناکامی افتراپردازوں کا مقدر ہے"۔ سورہ طٰہٰ آیت ۶۱ (المعجم الکبیر ۳ ص ۹۱ / ۲۷۵۸، سیر اعلام النبلاء ۳ ص ۳۹)

www.kitabmart.in

فصل سوم

اہلبیتؑ پر ظلم کرنے والوں کا عذاب

۱۱۲۰۔ رسول اکرمؐ! ویل ہے میرے اہلبیتؑ کے ظالموں کے لئے، ان پر درک اسفل میں منافقین کے ساتھ عذاب کیا جائے گا۔ (صحیفۃ الرضاؑ ۱۲۲/۸۰، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۴۷/۱۷۷، مقتل الحسینؑ خوارزمی ۲ ص ۸۳، مناقب ابن المغازلی ۶۶/۹۴، جامع الاحادیث قمی ص ۱۲۶، ینابیع المودۃ ۲ ص ۳۲۶/۹۵۰، ربیع الابرار ۲ ص ۸۲۸، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۴۳)

۱۱۲۱۔ رسول اکرمؐ! جنت میں تین درجات ہیں اور جہنم میں تین طبقات ..... جہنم کے پست ترین طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے ہم سے نفرت کرے اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف دشمن کی مدد کرے اور دوسرے طبقہ میں وہ ہوگا جو دل سے نفرت کرے اور صرف زبان سے مخالفت کرے اور تیسرے طبقہ میں وہ ہوگا جو صرف دل نفرت کرے۔ (محاسن ا ص ۲۵۱/۲/۴۷ روایت ابوحمزہ ثمالی)

۱۱۲۲۔ امام علیؑ! جو ہم سے دل سے بغض رکھے گا اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جو بغض رکھ کر صرف زبان سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ بھی جہنم میں ہوگا اور جو صرف دل سے بغض رکھے گا اور زبان یا ہاتھ سے مخالفت نہ کرے گا وہ بھی

www.kitabmart.in

جہنم ہی میں ہوگا۔ (خصال ۶۲۹/۱۰ روایت ابو بصیر و محمد بن مسلم، تحف العقول صـ۱۱۹، شرح الاخبار اصـ۱۶۵/۱۲۰، ۳ صـ۱۲۱، جامع الاخبار ۴۹۶/۱۳۷۷، صـ۵۰۶/۱۴۰۰)

۱۱۲۳۔ امام زین العابدینؑ! کربلائے معلیٰ اور امام حسینؑ کی زیارت کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ــــــ پروردگار آسمان، زمین، پہاڑ، دریا اور تمام مخلوقات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے رسول کا خون بہانے والوں۔ اس کی توہین کرنے والوں۔ اس کی عترت کو قتل کرنے والوں۔ اس کے عہد کو توڑنے والوں اور اس کے اہلبیتؑ پر ظلم کرنے والوں پر ایسا عذاب کروں گا جو ظالمین میں کسی پر نہ کیا ہوگا۔ (کامل الزیارات صـ۲۶۴ روایت قدامہ بن زائدہ)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

اہلبیتؑ کی مظلومیت کے بارے میں اخبار پیغمبر اکرمؐ

۱۱۲۴۔ رسول اکرمؐ! افسوس آل محمدؐ کے بچوں پر کیسا ظلم ہونے والا ہے اس حاکم کی طرف سے جسے دولت کی بنیاد پر حاکم بنا دیا جائے گا۔ (الفردوس ۴ ص۳۰۷، ۴۱۷، الجامع الصغیر ۲ ص۱۸۷ / ۶۹۳۹ نقل از ابن عساکر روایت سلمہ بن الاکوع، کنز العمال ۱۴ ص۵۹۳ / ۳۹۶۷۹ روایت اصبغ بن نباتہ، بشارۃ المصطفیٰ ص۲۰۳ روایت ابوطاہر)

۱۱۲۵۔ رسول اکرمؐ! روز قیامت قرآن، مسجد اور عترت اس طرح فریاد کریں گے کہ قرآن کہے گا خدایا ان لوگوں نے پارہ پارہ کیا ہے اور جلایا ہے اور مسجد کہے گی خدایا انھوں نے مجھے خراب بنا دیا ہے اور غیر آباد چھوڑ دیا ہے اور عترت کہے گی خدایا انھوں نے مجھے نظرانداز کیا ہے۔ قتل کیا ہے اور آوارہ وطن کر دیا ہے اور میں سب کی طرف سے وکالت کے لئے گھٹنہ ٹیک دوں گا تو آواز آئے گی کہ یہ میرے ذمہ ہے اور میں اس محاسبہ کے لئے تم سے اولیٰ ہے۔ (کنز العمال ۱۱ ص۱۹۳ / ۳۱۱۹۰ نقل از طبرانی و ابن حنبل و سعید بن منصور، خصال صدوقؒ ص۱۷۵ / ۲۳۲ روایت جابر)

۱۱۲۶۔ رسول اکرمؐ! عنقریب میرے اہلبیتؑ میرے بعد میری امت کی طرف سے قتل اور آوارہ وطنی کا شکار ہوں گے اور ان کے سب سے بدتر دشمن بنوامیہ،

www.kitabmart.in

بنومغیرہ اور بنومخزوم ہوں گے۔ (مستدرک حاکم ۴ ص ۵۳۴/ ۸۵۰۰،
الملاحم والفتن ص ۲۸ روایت ابوسعید خدری، اثبات الہداۃ ۲ ص ۲۶۳
/ ۱۷۷)

۱۱۲۷۔ جابر از امام باقرؑ! جب آیت "یوم ندعو کل اناس بامامھم" نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا آپ تمام لوگوں کے امام نہیں ہیں؟ فرمایا میں تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ میں سے اللہ کی طرف سے کچھ امام ہوں گے جو لوگوں میں قیام کریں گے تو لوگ انھیں جھٹلائیں گے اور حکام کفر وضلالت اور ان کے مریدان پر ظلم کریں گے۔ اس وقت جو ان سے محبت کرے گا۔ ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔ میرے ساتھ ہوگا۔ مجھ سے ملاقات کرے گا اور جو ان پر ظلم کرے گا۔ انھیں جھٹلائے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا بلکہ میں اس سے بری اور بیزار ہوں۔ (کافی ۱ ص ۲۱۵/ ۱، محاسن ۱ ص ۲۵۴/ ۴۸۰، بصائر الدرجات ۳۳/ ۱)

۱۱۲۸۔ رسول اکرمؐ! حسنؑ وحسینؑ اپنی امت کے امام ہوں گے اپنے پدر بزرگوار کے بعد اور یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے باپ سید الوصیین ہیں اور حسینؑ کی اولاد میں نو امام ہوں گے جن میں نواں ہماری اولاد کا قائم ہوگا ان سب کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی معصیت میری معصیت ہے۔ میں ان کے فضائل کے منکر اور ان کے احترام کے ضائع کرنے والوں کے خلاف روز قیامت فریاد کروں گا اور خدا میری ولایت اور میری عترت اور ائمہ امت کی نصرت کے لئے کافی ہے اور وہی ان کے حق کے منکروں

www.kitabmart.in

سے انتقام لینے والا ہے و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔
شعرا، ص۲۲۷ (کمال الدین ص۲۶۰ / ۶، فرائد السمطین ا ص۱۵۴ / ۱۹ روایت حسین بن خالد)

۱۱۲۹ - جنادہ بن ابی امیہ! میں حضرت حسنؑ بن علیؑ کے پاس مرض الموت میں وارد ہوا جب آپ کے سامنے طشت رکھا تھا اور معاویہ کے زہر کے اثر سے مسلسل خون تھوک رہے تھے میں نے عرض کی حضور! یہ کیا صورت حال ہے۔ آپ علاج کیوں نہیں کرتے؟

فرمایا۔ عبد اللہ! موت کا کیا علاج ہے؟

میں نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ اس کے بعد آپ نے میری طرف رخ کر کے فرمایا یہ رسول اکرمؐ کا ہم سے عہد ہے کہ اس امر کے مالک علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد سے کل بارہ امام ہوں گے اور ہر ایک زہر یا تلوار سے شہید کیا جائے گا۔ اس کے بعد طشت اٹھا لیا گیا اور آپ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ (کفایۃ الاثر ص۲۲۶، الصراط المستقیم ۲ ص۱۲۸)

۱۱۳۰ - امام صادقؑ! رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھ کر گریہ فرمایا اور فرمایا کہ تم میرے بعد مستضعف ہو گے۔ (معانی الاخبار ۷۹/ ۱)

۱۱۳۱ - امام صادقؑ! رسول اکرمؐ کا آخری وقت تھا۔ آپ غش کے عالم میں تھے تو فاطمہؑ نے رونا شروع کیا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ فاطمہؑ کہہ رہی ہیں۔ آپ کے بعد میرا کیا ہوگا؟ تو فرمایا کہ تم سب میرے بعد مستضعف ہو گے۔ (دعائم الاسلام ا ص۲۲۵، ارشاد ا ص۱۸۴، امالی مفیدؒ ۲۱۲ / ۲، مسند ابن حنبل ا ص۲۵۷ / ۲۶۹۴۰، المعجم الکبیر ۲۵ ص۲۳ / ۳۲)

۱۱۳۲ - رسول اکرمؐ نے بنی ہاشم سے فرمایا کہ تم سب میرے بعد مستضعف ہو گے (عیون

www.kitabmart.in

اخبار الرضاؑ ۲ ص۶۱ / ۲۴۴ روایت حسن بن عبداللہ از امام رضاؑ، کفایۃ الاثر ص۱۱۸ روایت ابوایوب)

۱۱۳۳۔ ابن عباس! حضرت علیؑ نے رسول اکرمؐ سے عرض کی کہ کیا آپ عقیل کو دوست رکھتے ہیں؟ فرمایا دوہری محبت! اس لئے بھی کہ ابو طالب ان سے محبت کرتے تھے اور اس لئے بھی کہ ان کا فرزند تمہارے لال کی محبت میں قتل کیا جائے گا اور مومنین کی آنکھیں اس پر اشکبار ہوں گی اور ملائکہ مقربین نماز جنازہ ادا کریں گے۔ یہ کہہ کر حضرت نے رونا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آنسوؤں کی دھار سینہ تک پہنچ گئی اور فرمایا کہ میں خدا کی بارگاہ میں اپنی عترت کے مصائب کی فریاد کروں گا۔ (امالی صدوقؒ ۱۱۱/ ۳)

۱۱۳۴۔ انس بن مالک! میں رسول اکرمؐ کے ساتھ علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس عیادت کے لئے گیا تو وہاں ابوبکر و عمر بھی موجود تھے۔ دونوں ہٹ گئے اور حضور بیٹھ گئے تو ایک نے دوسرے سے کہا عنقریب یہ مرنے والے ہیں! حضرت نے فرمایا یہ شہید ہوں گے اور اس وقت تک دنیا سے نہ جائیں گے جب تک ان کا دل رنج والم سے مملو نہ ہو جائے۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۵۰ / ۴۶۷۳، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ ص۴۷ – ۱۱۱۸ – ص۲۶۷ / ۱۳۴۳)

۱۱۳۵۔ جابر! رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم کو خلیفہ بنایا جائے گا۔ پھر قتل کیا جائے گا اور تمہاری داڑھی تمہارے سر کے خون سے رنگین ہوگی۔ (المعجم الکبیر ۲ ص۲۴۷ / ۲۰۳۸، المعجم الاوسط ۷ ص۲۱۸ / ۷۳۱۸، دلائل النبوۃ ابونعیم ص۵۵۳ / ۴۹۱، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ ص۲۶۸ / ۱۳۴۵)

۱۱۳۶۔ عائشہ! میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ نے علیؑ کو گلے سے لگایا۔ بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ قربان اس یکتا شہید پر جو تنہائی میں شہید کیا

www.kitabmart.in

جائے گا۔ (مسند ابویعلیٰ ۴ ص ۳۱۸ ۴۵۵۸، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۳ ص ۲۸۵ /۱۳۷۶، مناقب خوارزمی ص ۶۵ /۳۴ ۔ مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص ۲۲۰)

۱۱۳۷ - امام علیؑ! رسول اکرمؐ میرے ہاتھ کو پکڑے ہوئے مدینہ کی گلیوں میں چل رہے تھے کہ ہمارا گذر ایک باغ کی طرف سے ہوا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کس قدر حسین یہ باغ ہے؟

فرمایا۔ تمھارے لئے جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پھر دوسرے باغ کو دیکھ کر میں نے پھر تعریف کی اور آپ نے پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ ہمارا گذر سات باغات کے پاس سے ہوا اور ہر مرتبہ میں نے بھی وہی کہا اور حضرت نے بھی وہی جواب دیا۔

یہاں تک کہ جب تنہائی کی منزل تک پہنچ گئے تو آپ نے مجھے گلے سے لگایا اور بیساختہ رونے لگے۔ میں نے عرض کی حضور! یہ رونے کا سبب کیا ہے؟

فرمایا لوگوں کے دلوں میں کینے ہیں۔ جو میرے بعد ظاہر ہوں گے؟

میں نے عرض کی حضور! میرا دین سلامت رہے گا؟

فرمایا بیشک! (سنن ابویعلیٰ ا ص ۲۸۵ /۵۶۱ ۔ تاریخ بغداد ۱۲ ص ۳۹۸، مناقب خوارزمی ص ۶۵ /۳۵، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص ۳۲۱ /۸۲۷ - ۸۳۱، ایضاح ص ۴۵۴، فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص ۶۵۲ /۱۱۰۹)

۱۱۳۸ - رسول اکرمؐ! میرا فرزند حسنؑ زہر سے شہید کیا جائے گا۔ (کتاب سلیم بن قیس ۲ ص ۸۳۸ روایت عبداللہ بن جعفر، الخرائج والجرائح ۳ ص ۱۱۴۳ /۵۵، عوالی اللئالی ا ص ۱۹۹ /۱۴)

۱۱۳۹ - ام سلمہ! رسول اکرمؐ ایک دن سونے کے لئے لیٹے اور پھر گھبرا کر اٹھ گئے۔

www.kitabmart.in

______ پھر لیٹ کر سو گئے پھر چونک کر اٹھ گئے۔ پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا اور اب جو اٹھے تو آپ کے ہاتھوں میں ایک سرخ مٹی تھی جسے بوسہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور! یہ خاک کیسی ہے؟

فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا یہ حسینؑ سرزمین عراق پر قتل کیا جائے گا۔ میں نے جبریل سے کہا کہ مجھے وہ خاک دکھلا دو تو انھوں نے یہ مٹی دی ہے۔ (مستدرک حاکم ۴ ص۴۴۰/ ۸۲۰۲، المعجم الکبیر ۳ ص۱۰۹/ ۲۸۲۱، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص۱۷۳/ ۲۲۱، اعلام الوریٰ ص۴۳)

۱۱۴۰۔ سحیم از انس بن حارث۔ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق پر قتل کیا جائے گا لہذا جو اس وقت تک رہے اس کا فرض ہے کہ اس کی نصرت کرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انس بن حارث امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہو گئے۔ (دلائل النبوۃ ابو نعیم ۴ ۵۵۴/ ۴۹۳، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۲۳۹/ ۲۸۳، اصابہ ا ص۲۷۱/ ۲۶۶، اسد الغابہ ا ص۲۸۸/ ۲۴۶، البدایۃ والنہایۃ ۸ ص۱۹۹، مقتل الحسین خوارزمی ا ص۱۵۹، ذخائر العقبیٰ ص۱۴۶)

۱۱۴۱۔ انس بن مالک! فرشتہ باراں نے مالک سے اذن طلب کیا کہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو اور جب اذن مل گیا تو آپ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ سے کوئی داخل نہ ہونے پائے۔ اتنے میں حسینؑ آگئے۔ ام سلمہ نے روکا لیکن وہ داخل ہو گئے اور کبھی حضور کی پشت پر۔ کبھی کاندھوں پر۔ کبھی گردن پر۔!

فرشتہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟

فرمایا بیشک۔ کہا لیکن اسے تو آپ کی امت قتل کر دے گی اور آپ چاہیں تو میں وہ جگہ بھی دکھلا دوں؟

www.kitabmart.in

یہ کہہ کر ہاتھ مارا اور ایک سرخ مٹی لا کر دیدی ۔ ام سلمہ نے آپ سے لے کر چادر میں رکھ لیا ۔

اس روایت کے ایک راوی ثابت کا بیان ہے کہ وہ خاک کربلا کی خاک تھی ۔ (مسند ابن حنبل ۴ صـ۴۸۲ / ۱۳۵۳۹ ، المعجم الکبیر ۳ صـ۱۰۶ / ۲۸۱۳ ، مسند ابو یعلیٰ ۳ صـ۳۷۰ / ۳۳۸۹ ، دلائل النبوۃ ابو نعیم ۳ ۵۵۳ / ۴۹۲ ، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۱۶۸ / ۲۱۷ ، مقتل الحسینؑ خوارزمی ۱ صـ۱۶۰ ، ذخائر العقبیٰ صـ۱۴۶)

۱۱۴۲ - ام سلمہ ! ایک دن پیغمبر اسلامؐ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے فرمایا ۔ خبردار کوئی گھر میں آنے نہ پائے ۔ میں دیکھتی رہی کہ اچانک حسینؑ داخل ہو گئے اور میں نے رسول اکرمؐ کی صدائے گریہ سُنی ۔ اب جو دیکھا تو حسینؑ آپ کی گود میں تھے اور پیغمبرؐ ان کی پیشانی کو پونچھ رہے تھے ۔ میں نے عرض کی کہ مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کب آ گئے ۔ آپ نے فرمایا کہ جبریل یہاں حاضر تھے ۔ انھوں نے پوچھا کیا آپ حسینؑ سے محبت کرتے ہیں ؟

میں نے کہا بیشک !

جبریل نے کہا مگر آپ کی امت اسے کربلا نامی زمین پر قتل کر دے گی اور انھوں نے یہ خاک بھی دکھلائی ہے ـــــــ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حسینؑ نرغہ میں گھر کر اس سرزمین پر پہنچے تو دریافت کیا کہ اس زمین کا نام کیا ہے ؟

اور جب لوگوں نے کربلا بتایا تو فرمایا کہ خدا اور رسول نے سچ فرمایا ہے ۔ " یہ کرب و بلا کی زمین ہے " ۔ (المعجم الکبیر ۳ صـ۱۰۸ / ۲۸۱۹)

۱۱۴۳ - عبداللہ بن نجیؓ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے ہمراہ سفر تھے اور طہارت کے منتظم تھے ۔ جب صفین جاتے ہوئے آپ نینویٰ پہنچے تو

www.kitabmart.in

آپ نے فرمایا۔ ابو عبد اللہ صبر۔ ابو عبد اللہ صبر!

میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟

فرمایا کہ میں ایک دن رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی حضور خیر تو ہے کیا کسی نے اذیت دی ہے؟

فرمایا ابھی میرے پاس سے جبریل گئے ہیں اور یہ بتا کر گئے ہیں کہ میرا حسینؑ فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا اور اگر آپ چاہیں تو میں وہ خاک دکھلا سکتا ہوں اور یہ کہہ کر ایک مٹھی خاک مجھے دی اور میں اسے دیکھ کر ضبط نہ کرسکا۔ (مسند احمد بن حنبل ۱ ص۱۸۴ / ۶۴۸، المعجم الکبیر ۳ ص۱۰۵ / ۲۸۱۱، مسند ابویعلیٰ ۱ ص۲۰۶ / ۳۵۸، ذخائر العقبیٰ ص۱۴۸، مناقب کوفی ۲ ص۲۵۳ / ۱۹، الملاحم والفتن ص۱۰۴ باب ۲۴، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ص۱۶۵ - ۱۷۱)

۱۱۴۴۔ محمد بن عمرو بن حسن! میں حسینؑ کے ساتھ نہر کربلا کے کنارہ تھا کہ آپ نے شمر کو دیکھ کر فرمایا کہ خدا و رسولؐ نے سچ فرمایا تھا جب رسول اکرمؐ نے خبر دی تھی کہ میں کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہلبیتؑ کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر مبروص تھا۔ (الخصائص الکبریٰ السیوطی ۲ ص۱۲۵)

۱۱۴۵۔ امام علیؑ! رسول اکرمؐ ہمارے گھر تشریف لے آئے تو ہم نے حلوہ تیار کیا اور ام سلمہ نے ایک کاسہ شیر، مکھن اور کھجور فراہم کیا۔ ہم سب نے مل کر کھایا۔ میں نے حضرت کا ہاتھ دھلایا۔ آپ نے رو بقبلہ ہو کر دعا فرمائی اور پھر زمین کی طرف جھک کر بے ساختہ رونے لگے۔ ہم گھبرا گئے کہ کس طرح دریافت کریں اچانک حسینؑ آگئے اور بڑھ کر کہا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

www.kitabmart.in

فرمایا آج تمہارے بارے میں وہ سنا ہے جو کبھی نہ سنایا گیا تھا۔

ابھی جبریل امین آئے تھے اور انھوں نے بتایا کہ تم سب قتل کئے جاؤ گے اور سب کے مقتل بھی الگ الگ ہوں گے۔ میں نے تمہارے حق میں دعا کی اور میں اس خبر سے محزون ہو گیا۔

حسینؑ نے عرض کی کہ جب سب الگ الگ ہوں گے تو ہماری قبر کی زیارت اور نگرانی کون کرے گا؟

فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہو گا جو میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہے گا اور جب روز قیامت ہو گا تو میں اس گروہ کو دیکھ کر اس کا بازو تھام کر اسے ہول و مصیبت محشر سے نجات دلاؤں گا۔ (مقتل الحسینؑ خوارزمی ۲ ص۱۶۶، بشارۃ المصطفٰی ص۱۹۵ روایت محمد بن الحسین از امام زین العابدینؑ، اعلام الوریٰ ص۴۴)

www.kitabmart.in

فصل پنجم

اہلبیتؑ پر وارد ہونے والے مظالم

۱۱۴۶۔ امام حسنؑ! امیر المومنینؑ کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے میرے جد رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اسرار امامت کے ذمہ دار میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ افراد ہوں گے اور سب قتل کئے جائیں گے یا انھیں زہر دیا جائیگا۔
(کفایۃ الاثر صـ۱۶۰ روایت ہشام بن محمد)

۱۱۴۷۔ امام علیؑ! ...... یہاں تک کہ جب پروردگار نے اپنے رسولؐ کو بلا لیا تو ایک قوم الٹے پاؤں پلٹ گئی اور انھیں مختلف راستوں نے ہلاک کر دیا اور انھوں نے اندرونی جذبات پر اعتماد کیا اور غیر قرابتدار کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جس سے مودت کا حکم دیا گیا تھا اسے نظر انداز کر دیا۔ عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ تعمیر کر دیا۔ یہ لوگ ہر غلط بات کا معدن تھے اور ہر ہلاکت میں پڑ جانے والے کے دروازہ تھے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمـ۱۵۰)

۱۱۴۸۔ منہال بن عمرو! معاویہ نے امام حسنؑ سے مطالبہ کیا کہ منبر پر جا کر اپنا نسب بیان کریں۔ آپ نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔
"قریش سارے عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان میں سے ہیں اور عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان میں سے ہیں اور عجم بھی عرب کا احترام کرتے ہیں کہ محمدؐ ان میں سے ہیں لیکن افسوس کہ سب دوسروں سے ہمارے حق کا مطالبہ

www.kitabmart.in

کر رہے ہیں اور خود ہمارا حق نہیں دے رہے ہیں۔

(مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۲)

۱۱۴۹۔ حبیب بن یسار! امام حسینؑ کی شہادت کے بعد زید بن ارقم دروازہ مسجد پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگوں نے یہ کام کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تم دونوں (حسنؑ و حسینؑ) اور صالح المومنین کو خدا کے حوالہ کر رہا ہوں۔

لوگوں نے ابن زیاد سے کہا کہ زید بن ارقم یہ حدیث بیان کر رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور عقل چلی گئی ہے۔ (المعجم الکبیر ۵ ص ۱۸۵/۵۰۳۷، امالی طوسیؒ ص ۲۵۲/۴۵۰، شرح الاخبار ۳ ص ۱۷۰/۱۱۱۶-۱۱۱۷)

۱۱۵۰۔ یعقوبی جناب فاطمہؑ کی وفات کے ذیل میں بیان کرتا ہے کہ زنان قریش اور ازواج پیغمبرؐ آپ کے پاس آئیں اور مزاج دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمھاری دنیا سے بیزار ہوں اور تمھارے فراق سے خوش ہوں۔ میں خدا اور رسولؐ سے ملاقات کروں گی اس حال میں کہ تمھاری طرف سے رنج و غم لے کر جا رہی ہوں میرے حق کا تحفظ نہیں کیا گیا اور میرے ذمہ کی رعایت نہیں کی گئی۔ نہ وصیت پیغمبرؐ کو قبول کیا گیا ہے اور نہ ہماری حرمت کو پہچانا گیا ہے۔ (تاریخ یعقوبی ۲ ص ۱۱۵)

۱۱۵۱۔ امام حسینؑ۔ جب جناب فاطمہؑ کا انتقال ہوا اور امیر المومنینؑ نے خاموشی سے انھیں دفن کر کے نشانِ قبر کو مٹا دیا تو مڑ کر قبر رسولؐ کو دیکھا اور آواز دی "سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول۔ میرا اور آپ کی اس دختر کا جو آپ کے پاس آرہی ہے اور آپ سے ملاقات کے لئے تہ خاک آرام کر رہی ہے پروردگار نے بہت جلد اسے آپ سے ملا دیا۔ لیکن اب میرا صبر بہت دشوار ہے اور میری قوت برداشت ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ میں صرف آپ کے فراق کو دیکھ کر دل کو

www.kitabmart.in

تسلی دے رہا ہوں کہ میں نے آپ کو بھی سپرد خاک کیا ہے اور آپ نے میرے سینہ پر سر رکھ کر دنیا کو خیرباد کہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن لیجئے آپ کی امانت واپس ہوگئی اور فاطمہؑ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ اب یہ آسمان و زمین کس قدر بڑے نظر آرہے ہیں یا رسولؐ اللہ! اب میرا حزن و ملال دائمی ہے اور میری راتیں صرف بیداری میں گذریں گی۔ یہ رنج میرے دل سے جانے والا نہیں ہے جب تک میں بھی آپ کے گھر نہ آجاؤں بڑا دردناک غم ہے اور بڑا دل دکھانے والا درد ہے۔ کتنی جلدی ہم میں جدائی ہوگئی۔ اب اللہ ہی سے اس کی فریاد ہے۔ عنقریب آپ کی بیٹی بیان کرے گی کہ آپ کی امت نے اس کا حق مارنے پر کس طرح اتفاق کرلیا تھا۔ آپ اس سے دریافت کریں اور مکمل حالات معلوم کرلیں۔ کتنے ہی ایسے رنجیدہ و ستم رسیدہ ہیں جن کے پاس عرض حال کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ عنقریب فاطمہؑ سب بیان کریں گی اور خدا فیصلہ کرے گا کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

یہ الوداع کہنے والے کا سلام ہے جو نہ رنجیدہ ہے اور نہ بیزار۔ اب اگر آپ سے رخصت ہو رہا ہے تو کسی ملال کی بنا پر نہیں ہے اور اگر یہیں رہ جاؤں تو یہ صابرین سے ہونے والے وعدہ سے بدظنی کی بنا پر نہیں ہے۔ (کافی ا ص ۴۵۹ /۳، امالی مفید ص ۲۸۱ /۷، امالی طوسی ۱۰۹ /۱۶۶، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۵۸ روایت علی بن محمد الہرمزانی، نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۲)

۱۱۵۲۔ عبدالرحمٰن بن ابی نعم! ایک مرد عراقی نے عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ اگر کپڑے میں مچھر کا خون لگ جائے تو کیا کرنا ہوگا؟ تو ابن عمر نے کہا کہ ذرا اس شخص کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے جبکہ ان عراقیوں نے فرزند رسولؐ کا خون بہا دیا ہے جس کے بارے میں میں نے خود رسول اکرمؐ سے

www.kitabmart.in

سنا ہے کہ حسنؑ و حسینؑ اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (سنن ترمذی ۵ ص ۶۵۷ / ۳۷۷۰، مسند ابن حنبل ۲ ص ۴۰۵ / ۵۶۷۹، ص ۴۵۲، ۵۹۴۷، الادب المفرد ۳۸ / ۸۵، المعجم الکبیر ۳ ص ۱۲۷ / ۲۸۸۴، ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۴، مسند ابو یعلیٰ ۵ ص ۲۸۷ / ۵۷۱۳، اسد الغابہ ص ۲ / ۲۶، امالی صدوق ۱۲۳ / ۱۲، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۷۵، صحیح بخاری ۳ ص ۱۳۷۱ / ۳۵۴۳، خصائص نسائی ص ۲۵۹ / ۱۴۴، الادب المفرد ۲۵۹ / ۱۴۴، انساب الاشراف ۳ ص ۲۲۷ / ۸۵، حلیتہ الاولیاء ۵ ص ۷۰، تاریخ دمشق حالات امام حسینؑ ۳۶ / ۵۸ - ۶۰)

۱۱۵۳ - منہال بن عمرو! میں امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کرکے مزاج دریافت کیا تو فرمایا کہ تم شیعہ ہو کہ ہمارے صبح و شام سے باخبر نہیں ہو؟ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم آل فرعون کے درمیان بنی اسرائیل کی مثال ہیں کہ ان کے بچوں کو ذبح کیا جا رہا تھا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور آج یہ عالم ہے کہ رسول اکرمؐ کے بعد بہترین خلائق کو منبروں سے گالیاں دی جا رہی ہیں اور ان کے سب و شتم پر اموال عطا کئے جا رہے ہیں۔ ہمارے چاہنے والوں کے حقوق اس محبت کے جرم میں پامال کئے جا رہے ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ سارے عرب کے درمیان قریش کا احترام ہو رہا ہے کہ پیغمبرؐ ان میں سے ہیں اور اس طرح لوگوں سے ہمارا حق لیا جا رہا ہے اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جا رہا ہے آؤ۔ آؤ دیکھو یہ ہیں ہمارے صبح و شام۔ (جامع الاخبار ۲۳۸ / ۶۰۷، تفسیر قمی ۲ ص ۱۳۴ روایت عاصم بن حمید عن الصادقؑ، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۶۹، مثیر الاحزان ص ۱۰۵)

۱۱۵۴ - امام باقرؑ! جو شخص بھی ہمارے اوپر ہونے والے ظلم، ہمارے حق کی پامالی اور ہماری پریشانیوں کو نہ پہچانے وہ بھی ان لوگوں کا شریک ہے جنھوں نے

www.kitabmart.in

ہمارے اوپر ظلم ڈھائے ہیں۔ (ثواب الاعمال ص۲۴۸/۶ روایت جابر)

۱۱۵۵۔ منہال بن عمرو! میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کر کے مزاج دریافت کیا؟ فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ تم ہمارے حالات کا اندازہ کر سکو جب کہ ہماری مثال امت میں بنی اسرائیل جیسی ہے جن کے بچے ذبح کر دیے جاتے تھے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تھا اور یہی حال اب ہمارا ہے کہ ہمارے بچوں کو ذبح کر دیا جاتا ہے اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ عرب نے عجم پر برتری کا اظہار کیا اور جب انھوں نے دلیل پوچھی تو کہا کہ محمد عرب تھے اور سب نے تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد قریش نے عرب پہ اپنی فضیلت کا اظہار کیا اور انھوں نے بھی یہی دلیل بیان کی کہ محمدؐ ہم میں سے تھے اور سب نے مان لیا۔ تو اگر بات یہی ہے تو گویا ہمارا سب پر احسان ہے کہ ہم رسول اکرمؐ کی ذرّیت اور ان کے اہلبیتؑ ہیں اور اس میں ہمارا کوئی شریک نہیں ہے۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ اہلبیتؑ سے محبت کرتا ہوں ۔ فرمایا اگر ایسا ہے تو بلا کی چادر اختیار کر لو کہ بلا کی رفتار ہماری اور ہمارے چاہنے والوں کی طرف وادی کے سیلاب سے زیادہ تیز تر ہے۔ بلائیں پہلے ہم پر نازل ہوتی ہیں اور اس کے بعد تم پر اور سکون و آرام کا آغاز بھی پہلے ہم سے ہوگا۔ اس کے بعد تم کو حاصل ہوگا۔

(امالی طوسیؒ ۱۵۴/۲۵۵، بشارۃ المصطفیٰ ص۸۹)

۱۱۵۶۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوجعفر محمد بن علیؑ نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تمھیں اندازہ ہے کہ قریش نے ہم پر کس طرح ظلم اور

www.kitabmart.in

ہجوم کیا ہے اور ہمارے شیعوں اور دوستوں نے کس قدر مظالم کا سامنا کیا ہے؟

رسول اکرمؐ یہ فرما کر دنیا سے گئے تھے کہ ہم تمام لوگوں سے اولیٰ ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قریش نے ہمارے خلاف اتفاق کرلیا اور خلافت کو اس کے مرکز سے جدا کر دیا۔ ہمارے حق اور ہماری محبت کے ذریعہ انصار کے سامنے استدلال کیا اور پھر خود ہی قبضہ کرلیا اور ایک دوسرے کے حوالہ کرتا رہا یہاں تک کہ جب خلافت پلٹ کر ہمارے گھر آئی تو قریش نے بیعت کو توڑ کر جنگ کا بازار گرم کر دیا اور صاحب امر انھیں مصائب کا سامنا کرتے کرتے شہید کر دیا گیا۔

اس کے بعد امام حسنؑ کی بیعت کی گئی اور ان سے عہد کیا گیا لیکن ان سے بھی غداری کی گئی اور انھیں بھی تنہا چھوڑ دیا گیا۔ یہاں تک کہ عراق والوں نے حملہ کر کے خنجر سے ان کے پہلو کو زخمی کر دیا اور ان کا سارا سامان لوٹ لیا اور گھر کی کنیزوں کے زیورات تک لے لئے جس کے نتیجہ میں آپ نے معاویہ سے صلح کرلی تاکہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کا تحفظ کرسکیں جو کہ تعداد میں انتہائی قلیل تھے۔

اس کے بعد ہم اہلبیتؑ کو مسلسل حقیر و ذلیل بنایا جاتا رہا ہمیں وطن سے نکالا گیا اور مبتلائے مصائب کیا گیا۔ نہ ہماری زندگی محفوظ رہی اور نہ ہمارے چاہنے والوں کی زندگی۔!

جھوٹ بولنے والے اور ہمارے حق کا انکار کرنے والے اپنے کذب و انکار کی وجہ سے بلند ترین درجات حاصل کرتے رہے اور ہر مقام پر حکام ظلم کے یہاں تقرب حاصل کرتے رہے۔ جھوٹی حدیثیں تیار کیں اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کیں جو نہ ہم نے کہی تھیں اور نہ کی تھیں تاکہ لوگوں کو ہم سے متنفر اور بیزار بنا سکیں۔

www.kitabmart.in

یہ کام زیادہ تیزی سے معاویہ کے دور حکومت میں امام حسنؑ کی شہادت کے بعد ہوا اور ہمارے شیعوں کا ہر مقام پر قتل عام ہوا۔ ان کے ہاتھ پاؤں تہمتوں کی بنا پر کاٹ دیئے گئے اور جو بھی ہماری محبت کا نام لیتا تھا اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کے اموال کو لوٹ کر گھر کو گرا دیا جاتا تھا۔

اس کے بعد بلاؤں میں اور اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کا دور آیا اور پھر حجاج کے ہاتھ میں حکومت آئی جس نے طرح طرح سے قتل کیا اور تہمتوں پر زندانوں کے حوالہ کر دیا اور حالت یہ ہو گئی کہ کسی بھی انسان کے لئے زندیق اور کافر کہا جانا شیعۂ علیؑ کہے جانے سے زیادہ بہتر اور محبوب عمل تھا۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱۱ ص ۴۳)

۱۱۵۷۔ حمزہ بن حمران! میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی کوفہ سے! آپ نے گریہ شروع کر دیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ میں نے عرض کی فرزند رسولؐ! اس قدر گریہ کا سبب کیا ہے؟

فرمایا مجھے میرے چچا زید اور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم یاد آگئے۔

میں نے عرض کی کہ وہ کیا مظالم یاد آگئے؟

فرمایا کہ ان کی شہادت کا وہ منظر یاد آگیا جب ان کی پیشانی میں تیر پیوست ہو گیا اور بیٹا آکر باپ سے لپٹ گیا کہ بابا مبارک ہو۔ آپ اس شان سے رسول اکرمؐ حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ فرمایا بیشک

اس کے بعد یحییٰ نے لوہار کو بلا کر پیشانی سے تیر نکلوایا اور جناب زید کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور یحییٰ نے لاش کو ایک نہر کے کنارہ

www.kitabmart.in

سپر دلحد کر کے اس پر نہر کا پانی جاری کر دیا تاکہ کسی کو اطلاع نہ ہونے پائے لیکن ایک سندی غلام نے یہ منظر دیکھ لیا اور یوسف بن عمر کو اطلاع کر دی اور اس نے لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر لٹکا دیا اور اس کے بعد نذر آتش کر کے خاکستر کو ہوا میں اڑا دیا۔ خدا ان کے قاتل اور انھیں تنہا چھوڑ دینے والوں پر لعنت کرے۔

ہم تو ان مصائب کی فریاد خدا کی بارگاہ میں کرتے ہیں جہاں اولاد رسولؐ کو مرنے کے بعد بھی نشانہ ستم بنایا گیا اور پھر پروردگار ہی سے دشمنوں کے مقابلہ میں طالب امداد ہیں کہ وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔ (امالی صدوقؒ ۳۲۱/۳، امالی طوسیؒ ۴۳۴/۳/۹۷۳)

۱۱۵۸۔ محمد بن الحسن۔ محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ اولاد حسنؑ میں بعض افراد کو منصور کے سامنے لایا گیا تو اس نے محمد بن ابراہیم کو دیکھ کر کہا کہ تم ہی دیباج اصغر کہے جاتے ہو؟ فرمایا بیشک

اس نے کہا کہ خدا کی قسم تمھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح ابتک کسی کو قتل نہیں کیا ہے —— اور یہ کہہ کر ایک کھوکھلے ستون کے اندر کھڑا کر کے ستون کو بند کرا دیا اور وہ زندہ دفن کر دئے گئے۔

(تاریخ طبری، ص۵۴۶، مقاتل الطالبیین ص۱۸۱)

۱۱۵۹۔ محمد بن اسماعیل! میں نے اپنے جد موسیٰ بن عبداللہ سے سنا ہے کہ ہمیں ایسے اندھیرے قید خانہ میں رکھا گیا تھا کہ اوقات نماز کا اندازہ بھی علی بن الحسن بن الحسن بن الحسنؑ کی قرآن کے پاروں کی تلاوت سے کیا جاتا تھا۔

(مقاتل الطالبیین ص۱۷۶)

۱۱۶۰۔ موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ! علی بن الحسن کا انتقال منصور کے قید خانہ میں

www.kitabmart.in

حالت سجدہ میں ہوا ہے جب عبداللہ نے کہا کہ میرے بھتیجے کو جگاؤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ میں نیند آگئی ہے اور لوگوں نے حرکت دی تو معلوم ہوا کہ روح جسم سے جدا ہو چکی ہے اور عبداللہ نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ تم سے راضی رہے ۔ میرے علم کے مطابق تمھیں اس طرح کی موت کا خوف تھا ۔

(مقاتل الطالبیین ص۱۷۶)

۱۱۶۱ ۔ محمد بن المنصور الراعی نے یحییٰ بن الحسین بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں اپنے چچا عیسیٰ بن زید کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے جیسے انسان کے لئے یہ بڑا عیب ہے کہ اپنے ایسے محترم بزرگ سے ملاقات نہ کرے تو انھوں نے ٹال دیا اور ایک مدت تک یہ کہہ کر ٹالتے رہے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ انھیں یہ ملاقات گراں گذرے اور اس کے زیر اثر وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں جہاں ان کا قیام ہے ۔

لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا اور اپنے اشتیاق کا اظہار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے اور مجھے تیار کر کے کوفہ روانہ کر دیا اور فرمایا کہ کوفہ پہنچ کر بنی حیّ کے مکانات دریافت کرنا اور وہاں فلاں کوچہ میں جا کر دیکھنا کہ درمیان کوچہ ان ان صفات کا ایک گھر نظر آئے گا مگر تم اس گھر کے پاس نہ ٹھہرنا بلکہ دور جا کر کھڑے ہو جانا عنقریب تم دیکھو گے کہ مغرب کے وقت ایک ضعیف آدمی آرہا ہے اور اس کا چہرہ چمک رہا ہے ۔ پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے اور ایک اونی کرتا پہنے ہوئے ایک اونٹ پر سقائی کا کام انجام دے رہا ہے اور جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے برابر ذکر خدا کرتا رہتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ۔ تم یہ دیکھ کر سلام کرنا اور معانقہ کرنا ۔

وہ تم سے گھبرائیں گے اور خوف زدہ ہوں گے لیکن تم فوراً اپنا شجرۂ

www.kitabmart.in

نسب بیان کر دینا۔ انھیں یہ سن کر سکون ہوگا اور تم سے تا دیر گفتگو کرتے رہیں گے اور ہم لوگوں کے بارے میں تفصیلات دریافت کریں گے اور اپنے حالات بتائیں گے لیکن تم ان کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا اور نہ لمبی گفتگو کرنا بلکہ فوراً خدا حافظ کہہ دینا کہ وہ تم سے معذرت کریں گے کہ آئندہ ملاقات کے لئے نہ آنا اور تم اس کے مطابق عمل کرنا ورنہ وہ تم سے چھپ جائیں گے اور گھبرا کر جگہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے جو ان کے لئے باعث مشقت عمل ہوگا۔

میں اپنے دل میں یہ عزم لے کر روانہ ہوا۔ کوفہ پہنچ کر عصر کے بعد بنی حی کے علاقہ میں گیا اور گلی کے کنارہ دروازہ کو پہچان کر دور بیٹھ گیا کہ غروب کے بعد ایک اونٹ ہنکانے والے کو دیکھا جس میں بابا کے بیان کردہ تمام صفات موجود تھے اور ہر قدم پر مسلسل ذکر خدا کر رہا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

میں نے اٹھ کر معانقہ کیا۔ وہ خوفزدہ ہو گئے۔ میں نے کہا کہ چچا میں یحیٰی بن الحسین بن زید ۔ آپ کا بھتیجا ہوں۔

انھوں نے کلیجہ سے لگا لیا اور رونے لگے اور اس قدر روئے جیسے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اونٹ کو بٹھا دیا اور میرے پاس بیٹھ کر ایک ایک فرد خاندان مرد، عورت، بچہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ میں نے سب کا حال بتایا تو انھوں نے فرمایا کہ فرزند! میں اسی اونٹ پر سقائی کا کام کر رہا ہوں جس قدر اجرت ملتی ہے۔ اونٹ کا کرایہ دے کر باقی سے بچوں کی پرورش کرتا ہوں اور اگر کسی دن کچھ نہیں بچتا ہے تو آبادی کے باہر جا کر جو سبزی وغیرہ لوگ پھینک دیتے ہیں۔ اس کو اٹھا کر کھا لیتا ہوں۔

میں نے یہیں ایک شخص کی لڑکی سے شادی کی ہے لیکن اسے نہیں

www.kitabmart.in

معلوم ہے کہ میں کون ہوں اور اس سے ایک بیٹی بھی پیدا ہو چکی ہے جو اب بلوغ کی منزل میں ہے لیکن اسے بھی نہیں معلوم کہ میں کون ہوں؟

ایک مرتبہ اس کی ماں نے کہا کہ محلہ کے فلاں سقاء کے بیٹے نے پیغام دیا ہے لہٰذا اس بچی کا عقد کر دیجئے۔ اس کے حالات ہم لوگوں سے بہتر ہیں اور پھر اصرار بھی کیا لیکن میں نہ بتا سکا کہ یہ بات ہمارے لئے جائز نہیں ہے اور وہ ہمارا کفو نہیں ہے۔ وہ برابر اصرار کرتی رہی اور میں خدا سے دعا کرتا رہا کہ اس مشکل سے نجات دلا دے کہ اتفاقاً اس بچی کا انتقال ہو گیا اور آج مجھے اس سے زیادہ کسی امر کا صدمہ نہیں ہے کہ اسے رسول اکرمؐ سے اپنی قرابت کا علم بھی نہ ہو سکا۔

اس کے بعد مجھے قسم دلائی کہ میں واپس چلا جاؤں اور دوبارہ پھر ان کے پاس نہ جاؤں اور یہ کہہ کر مجھے رخصت کر دیا۔ اس کے بعد جب بھی میں انھیں دیکھنے اس جگہ پر گیا وہ نظر نہیں آئے اور یہی میری آخری ملاقات تھی۔

(مقاتل الطالبین ص۳۴۵)

واضح رہے کہ اسلام میں کفو ہونے کے لئے اتحاد حیثیت و مذہب ضروری ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ بچہ سقا اہلبیتؑ کے مسلک پر نہ رہا ہو یا اس میں کوئی ایسا نقص رہا ہو جو اس بچی کے کفو بننے سے مانع رہا ہو ورنہ اس بچی کی ماں بھی خاندان اہلبیتؑ سے نہیں تھی۔!

۱۱۶۲۔ منذر بن جعفر العبدی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں صالح بن حیّ کے دونوں فرزند حسن اور علی، عبد ربہ بن علقمہ اور جناب بن نسطاس سب عیسیٰ بن زید کے ہمراہ حج کے سفر پر نکلے اور عیسیٰ جمّالوں کے لباس میں تقیہ کی زندگی گذار رہے تھے۔ ایک رات ہم لوگ مکہ میں مسجد الحرام میں جمع ہوئے

www.kitabmart.in

تو عیسیٰ بن زید اور حسن بن صالح نے سیرت کے مسائل پر گفتگو شروع کر دی اور ایک مسئلہ میں دونوں میں اختلاف ہو گیا۔ دوسرے دن عبد ربہ بن علقمہ آئے تو کہا کہ تمھارا مسئلہ حل ہو گیا ہے سفیان ثوری آ گئے ہیں ان سے دریافت کر لو۔ چنانچہ اٹھ کر مسجد میں ان کے پاس آئے اور سلام کر کے مسئلہ دریافت کیا تو سفیان نے کہا کہ اس کا جواب میرے بس سے باہر ہے کہ اس کا تعلق سلطان وقت سے ہے۔

حسن نے انھیں متوجہ کیا کہ یہ سوال کرنے والے عیسیٰ بن زید ہیں۔ انھوں نے جناب بن نسطاس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور انھوں نے بھی تصدیق کر دی کہ یہ عیسیٰ بن زید ہیں تو سفیان ثوری نے انھیں سینہ سے لگا لیا اور بے تحاشہ رونا شروع کر دیا اور آخر میں اپنے انداز جواب کی کی معذرت کی اور روتے روتے مسئلہ کا جواب دیدیا اور پھر ہم لوگوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا کہ اولاد فاطمہؑ سے محبت اور ان کے مصائب پر گریہ ہر اس انسان کیلئے لازم ہے جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان پایا جاتا ہے ــــــ اور اس کے بعد پھر عیسیٰ بن زید سے کہا کہ جاؤ اپنے کو ان ظالموں سے پوشیدہ کرو کہیں تم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو جائے۔ یہ سن کر ہم لوگ اٹھ گئے اور سب متفرق ہو گئے۔ (مقاتل الطالبیین ص ۳۵۱)

۱۱۶۳- علی بن جعفر الاحمر! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ (میں، عیسیٰ بن زید۔ حسن بن صالح، علی بن صالح بن حیؒ، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق، جناب بن نسطاس) زیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ کوفہ میں ایک گھر میں جمع ہوتے تھے کہ کسی شخص نے مہدی کے یہاں جاسوسی کر دی اور اس نے کوفہ کے عامل کو پیغام بھیج دیا کہ ہماری کڑی نگرانی کی جائے

www.kitabmart.in

اور اگر ایسے کسی اجتماع کی اطلاع ملے تو سب کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دیا جائے۔

ایک رات ہم لوگ سب جمع تھے کہ عامل کوفہ کو خبر ہو گئی اور اس نے ہمارے اوپر حملہ کر دیا اور قوم نے یہ محسوس کرتے ہی چھت سے چھلانگ لگا دی اور میرے علاوہ سب فرار کر گئے۔ ظالموں نے مجھے گرفتار کر کے مہدی کے پاس بھیجدیا۔ میں اس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی حرام زادہ کہہ کر خطاب کیا اور کہا کہ تو عیسیٰ بن زید کے ساتھ اجتماع کرتا ہے اور انھیں میرے خلاف اقدام پر آمادہ کرتا ہے۔

میں نے کہا مہدی! تجھے خدا سے شرم نہیں آتی ہے اور نہ اس کا خوف ہے۔ تو شریف زادیوں کی اولاد کو حرام زادہ کہتا ہے اور ان پر تہمت زنا لگاتا ہے جبکہ تیرا فرض تھا کہ تیرے سامنے کوئی جاہل اور احمق اس طرح کے کلمات استعمال کرے تو اسے منع کرے۔

اس نے دوبارہ وہی گالی دی اور اب اٹھ کر مجھے زمین پر پٹک دیا اور ہاتھ پاؤں سے گھونسہ لات کرنے لگا اور گالیاں دینے لگا۔ میں نے کہا کہ واقعا بہت بہادر آدمی ہے کہ مجھ جیسے بوڑھے کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرتا ہے جس میں اپنے دفاع کی بھی طاقت نہیں ہے۔

اس نے مجھے قید خانہ میں ڈال دیا اور سختی کرنے کا حکم دیدیا۔ مجھے زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیا گیا اور میں برسوں قید خانہ میں رہا۔ یہاں تک کہ جب اسے اطلاع ملی کہ عیسیٰ بن زید کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے طلب کیا اور کہنے لگا کہ تو ہے کون؟

میں نے کہا کہ مسلمان ہوں۔

www.kitabmart.in

اس نے کہا اعرابی ؟

میں نے کہا نہیں

اس نے کہا پھر کیا ہے ؟

میں نے کہا کہ میرا باپ کوفہ کے کسی شخص کا غلام تھا۔ اس نے اسے آزاد کردیا تھا۔

کہا کہ عیسیٰ بن زید مرگئے !

میں نے کہا کہ یہ عظیم ترین مصیبت ہے۔ اللہ ان پر رحمت نازل کرے۔ واقعاً بڑے عابد، زاہد، اطاعت خدا میں زحمت برداشت کرنے والے اور اس راہ میں انتہائی نڈر تھے۔

اس نے کہا کہ کیا تمھیں ان کی وفات کا علم نہیں تھا ؟

میں نے کہا کہ معلوم ہے۔

کہا کہ پھر مجھے مبارکباد کیوں نہیں دی ؟

میں نے کہا کہ میں ایسی بات کی مبارکباد کس طرح دیتا کہ اگر رسولؐ اکرمؐ زندہ ہوتے تو ہرگز اس بات کو پسند نہ کرتے۔ وہ تادیر سر جھکائے خاموش رہا اور پھر کہنے لگا کہ تمھارے جسم میں سزا کی طاقت نہیں ہے اور میں کوئی ایسی سزا دینا نہیں چاہتا جس سے تم مرجاؤ اور اللہ نے مجھے میرے دشمن عیسیٰ بن زید سے بچالیا ہے لہٰذا جاؤ یہاں سے چلے جاؤ لیکن خدا تمھارا نگہبان نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے پھر وہی کام شروع کردیا ہے تو خدا کی قسم تمھاری گردن اڑا دوں گا۔

میں یہ سن کر کوفہ چلا آیا اور مہدی نے ربیع سے کہا کہ دیکھتے ہو

www.kitabmart.in

یہ شخص کس قدر بے خوف اور باہمت ہے۔ خدا کی قسم صاحبان بصیرت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (مقاتل الطالبیین ص۳۵۲)

۱۱۶۴۔ امام کاظمؑ! دعا کرتے ہیں ——— خدایا پیغمبرؐ اسلام کے اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے امام۔ اندھیروں کے چراغ۔ مخلوقات پر تیرے امین، بندوں میں تیرے مخلص۔ زمین پر تیری حجت، شہروں میں تیرے منارۂ ہدایت۔ بلاؤں میں صبر کرنے والے۔ رضاؤں کے طلب کرنے والے، وعدہ کو وفا کرنے والے، عبادتوں میں شک یا انکار نہ کرنے والے۔ تیرے اولیاء اور تیرے اولیاء کی اولاد۔ تیرے علم کے خزانہ دار۔ جنھیں تو نے ہدایت کی کلید، اندھیروں کا چراغ قرار دیا ہے۔ تیری صلوات و رحمت و رضا انھیں کے لئے ہے۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما ——— اور اپنے بندوں میں منارۂ ہدایت۔ اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والے۔ تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے اور تیرے رسولؐ کا پیغام پہنچانے والے پر بھی ——— اور خدایا جب اسے ظاہر کرنا تو اس کے وعدہ کو پورا کر دینا اور اس کے اصحاب و انصار کو جمع کر دینا اور اس کے مددگاروں کو طاقت عطا فرمانا اور اسے آخری منزل امید تک پہنچا دینا اور اس کے سوالات کو عطا کر دینا اور اس کے ذریعہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حالات کی اصلاح کر دینا اس ذلت، توہین اور مصائب کے بعد جو رسول اکرمؐ کے بعد نازل ہوئی ہیں کہ انھیں قتل کیا گیا۔ وطن سے باہر نکالا گیا۔ خوفزدہ حالت میں منتشر کر دیا گیا۔ انھوں نے تیری رضا اور اطاعت کی خاطر اذیت اور تکذیب کا سامنا کیا اور تمام مصائب پر صبر کیا اور ہر حال میں راضی رہے اور تیری بارگاہ میں ہمیشہ سراپا تسلیم رہے۔

www.kitabmart.in

خدایا ان کے قائم کے ظہور میں تعجیل فرما - اس کی امداد فرما اور اس کے ذریعہ اس دین کی امداد فرما جس میں تغیر و تبدل پیدا کر دیا گیا ہے اور ان امور کو پھر سے زندہ کر دے جو مٹا دئے گئے ہیں اور نبی اکرم کے بعد بدل دئے گئے ہیں - (جمال الاسبوع ص۱۸۶)

۱۱۶۵ - ابو الصلت عبد السلام بن صالح الہروی - میں نے امام رضاؑ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدا کی قسم ہم میں کا ہر شخص شہید کیا جانے والا ہے —— تو کسی نے دریافت کر لیا کہ آپ کو کون قتل کرے گا؟

فرمایا کہ میرے زمانہ کا بدترین انسان - جو مجھ کو زہر دے گا اور پھر بلاد غربت میں دفن کیا جاؤں گا - (الفقیہ ۲ ص۵۸۵/۳۱۹۲، امالی صدوقؒ ۶۱/۸، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۲۵۶/۹، جامع الاخبار ۹۳/۱۵۰، روضۃ الواعظین ص۲۵۷، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۲۰۹)

۱۱۶۶ - امام رضاؑ! خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں اس کو محفوظ رکھا ہے جس کو لوگوں نے برباد کر دیا ہے اور اسے بلند رکھا ہے جسے لوگوں نے پست بنا دیا ہے - یہاں تک کہ ہمیں کفر کے منبروں پر اسی سال تک گالیاں دی گئیں - ہمارے فضائل کو چھپایا گیا - ہمارے خلاف جھوٹ بولنے کے لئے اموال خرچ کئے گئے - مگر خدا نے یہی چاہا کہ ہمارا ذکر بلند رہے اور ہمارے فضائل آشکار ہو جائیں - خدا کی قسم ایسا ہماری وجہ سے نہیں ہوا ہے - رسول اکرمؐ اور ان کی قرابت کی برکت سے ہوا ہے کہ اب ہمارا مسئلہ اور ہماری روایات ہی ہمارے بعد پیغمبرؐ کی بہترین دلیل ہوں گی - (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۱۶۴/۲۶ روایت محمد بن ابی الموج بن الحسین الرازی)

۱۱۶۷ - امام عسکریؑ! بنی امیہ نے اپنی تلواریں ہماری گردنوں پر دو وجہوں سے

www.kitabmart.in

چلائی ہیں۔

ایک یہ کہ انھیں معلوم تھا کہ خلافت میں ان کا کوئی حق نہیں ہے اور ہم نے دعویٰ کر دیا اور وہ اپنے مرکز تک پہنچ گئی تو ان کا کیا ہوگا

اور دوسرے یہ کہ انھوں نے متواتر اخبار سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہمارے قائم کے ذریعہ ظالموں اور جابروں کی حکومت کا خاتمہ ہونے والا ہے اور انھیں یقین تھا کہ وہ ظالم و جابر ہیں۔ چنانچہ انھوں نے کوشش کی کہ اہلبیتؑ رسولؐ کو قتل کر دیا جائے۔ ان کی نسلوں کو فنا کر دیا جائے تاکہ اس طرح ان کا قائم دنیا میں نہ آنے پائے مگر پروردگار نے طے کر لیا کہ بغیر کسی اظہار و انکشاف کے اپنے نور کو مکمل کر دے گا چاہے یہ بات کفار کو کسی قدر ناگوار کیوں نہ ہو۔

(اثبات الہداۃ ۳ ص ۵۷۰ / ۶۸۵ روایت عبداللہ بن الحسین بن سعید الکاتب)

۱۱۶۸۔ دعائے ندبہ۔ حضرت محمدؐ و علیؑ کے گھرانہ کے پاکیزہ کردار افراد پر گریہ اور ندبہ کرنے والوں کو ندبہ کرنا چاہیے۔ ان کے غم میں آنسوؤں کو بہنا چاہیے۔ صدائے نالہ و شیون کو بلند ہونا چاہیے۔ آواز فریاد کو سنائی دینا چاہیے۔

کہاں ہیں حسنؑ؟

کہاں ہیں حسینؑ؟

کہاں ہیں اولاد حسینؑ؟

ایک کے بعد ایک نیک کردار اور ایک کے بعد ایک صداقت شعار۔

کہاں ہیں ایک کے بعد ایک سبیل ہدایت اور ایک کے بعد ایک منتخب روزگار۔

کہاں ہیں طلوع کرنے والے سورج؟

اور کہاں ہیں چمکنے والے چاند؟

www.kitabmart.in

کہاں ہیں روشن ستارے؟

اور کہاں ہیں دین کے پرچم اور علم کے ستون؟

(بحار الانوار ۱۰۲/ ۱۰۷ نقل از مصباح الزائر (مخطوط) محمد بن علی بن ابی قرۃ از کتاب محمد بن الحسین بن سفیان البزوفری)

اس مقام پر تصریح کی گئی ہے کہ یہ دعا امام عصرؑ سے نقل کی گئی ہے اور اس کا چاروں عیدوں میں پڑھنا مستحب ہے۔

عید الفطر

عید الاضحیٰ

عید غدیر

روز جمعہ!

www.kitabmart.in

قسم دوازدہم

حکومت اہلبیتؑ

اول ۔ بشارات حکومت اہلبیتؑ

دوم ۔ تمہید حکومت اہلبیتؑ

سوم ۔ آخری حکومت

چہارم ۔ انتظار حکومت

پنجم ۔ دعاء حکومت

www.kitabmart.in

فصل اول

بشارات حکومت اہلبیتؑ

"ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان بندوں پر احسان کریں جنھیں اس زمین میں کمزور بنادیا گیا ہے اور انھیں قائد وامام بناکر زمین کا وارث بنادیں۔
(سورۂ قصص آیت ۵)

"اس پروردگار نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب بنادے چاہے یہ بات مشرکین کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو" (سورۂ صف آیت ۹)

"پروردگار نے تم میں سے ایمان وکردار والوں سے وعدہ کیا ہے کہ انھیں روئے زمین پر اسی طرح اپنا جانشین بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنادے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں تبدیل کردے گا اور یہ سب ہماری عبادت کریں گے اور کسی شے کو ہمارا شریک نہ قرار دیں گے اور اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو اس کا شمار فاسقین میں ہوگا"

(سورۂ نور ۵۵)

۱۱۶۹۔ رسول اکرمؐ! قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک میرے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص حاکم نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا۔ (مسند ابن حنبل ۲ ص ۱۰

www.kitabmart.in

۳۵۷/ از عبداللہ بن مسعود)

۱۱۷۰ - رسول اکرمؐ! یہ دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب کا حاکم میرے اہلبیتؑ میں سے وہ شخص نہ ہو جائے جس کا نام میرا نام ہوگا۔ (سنن ترمذی ۴ ص ۵۰۵/۲۲۳۰، سنن ابی داؤد ۴ ص ۱۰۷/۴۲۸۲، مسند ابن حنبل ۲ ص ۱۱/۳۵۷۳، المعجم الکبیر ۱۰ ص ۱۳۱/۱۰۲۰۸، الملاحم والفتن ص ۱۴۸، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۸۱)

۱۱۷۱ - ابویعلیٰ! رسول اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ جنّت میں ہوگے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں ——— میں - تم - حسنؑ - حسینؑ اور فاطمہؑ ہوں گے۔

یا علیؑ! ان کینوں سے ہوشیار رہنا جو لوگوں کے دلوں میں چھپے ہوئے ہیں اور ان کا اظہار میری موت کے بعد ہوگا - یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی بھی لعنت ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے گریہ فرمایا ——— اور فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ لوگ علیؑ پر ظلم کریں گے اور یہ سلسلۂ ظلم قیام قائمؑ تک جاری رہیگا اس کے بعد ان کا کلمہ بلند ہوگا اور لوگ ان کی محبت پر جمع ہو جائیں گے اور اور دشمن بہت کم رہ جائیں گے اور انھیں برا سمجھنے والے ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی مدح کرنے والوں کی کثرت ہوگی اور یہ سب اس وقت ہوگا جب زمانہ کے حالات بالکل بدل جائیں گے، بندگان خدا کمزور ہو جائیں گے، لوگ راحت و آرام سے مایوس ہو جائیں گے اور پھر ہمارا قائمؑ مہدی قیام کرے گا ایک ایسی قوم کے ساتھ جن کے ذریعہ پروردگار حق کو غالب بنا دے گا - باطل کی آگ کو ان کی تلوار کے پانی سے بجھا دے گا اور لوگ رغبت یا خوف سے پھر حال

www.kitabmart.in

ان کا اتباع کرنے لگیں گے۔

اس کے بعد فرمایا۔ ایہا الناس! کشائش حال کی خوشخبری مبارک ہو کہ اللہ کا وعدہ بہر حال سچا ہے۔ وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور اس کا فیصلہ رد نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ حکیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے اور خدا کی فتح بہت جلد آنے والی ہے۔

خدایا یہ سب میرے اہل ہیں۔ ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔ خدایا ان کی حفاظت و رعایت فرمانا اور تو ان کا ہو جانا اور ان کی مدد کرنا۔ انھیں عزت دینا اور ذلت سے دوچار نہ ہونے دینا اور مجھے انھیں کے ذریعہ باقی رکھنا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔ (ینابیع المودہ ۳ ص ۲۷۹ / ۲، مناقب خوارزمی ۶۲ / ۳۱، امالی طوسیؒ ۳۵۱ / ۲۶،۷)

۱۱۷۲۔ رسول اکرمؐ! لوگو مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ میری امت کی مثال اس بارش کے جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم ہے کہ اس کی ابتدا زیادہ بہتر ہے یا انتہا

میری امت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس سے اس سال ایک جماعت کو سیر کیا جائے اور دوسرے سال دوسری جماعت کو سیر کیا جائے اور شائد آخر میں وہ جماعت ہو جو وسعت میں سمندر، طول میں عمیق تر اور محبت میں حسین تر ہو اور بھلا وہ امت کس طرح تباہ ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور میرے بعد بارہ صاحبان بخت اور ارباب عقل ہوں اور مسیح عیسیٰ بن مریم بھی ہوں ہاں ان کے درمیان وہ افراد ہلاک ہو جائیں گے جو ہرج و مرج کی پیداوار ہوں گے کہ نہ وہ مجھ سے ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں گا۔ (عیون اخبار الرضاؑ

www.kitabmart.in

ا صـ۵۲/ ۱۸، خصال ۴۷۶ / ۳۹، کمال الدین ۲۶۹ / ۱۴ روایت حسین بن زید، کفایۃ الاثر صـ۲۳۱ روایت یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ، العمدۃ ۴۳۲ / ۹۰۶ روایت مسعدہ عن الصادقؑ)

۱۱۷۳۔ حذیفہ! میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے لئے باعث افسوس ہے کہ اس کے حکام جابر و ظالم ہوں گے اور لوگوں کو قتل کریں گے۔ اطاعت گذاروں کو خوفزدہ کریں گے علاوہ اس کے کہ کوئی انھیں کی اطاعت کا اظہار کردے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن متقی بھی زبان سے ان کا ساتھ دے گا اور آل سے دور بھاگے گا۔ اس کے بعد جب پروردگار چاہے گا کہ اسلام کو دوبارہ عزت عنایت کرے تو تمام جابروں کی کمر توڑ دے گا کہ وہ جو بھی چاہے کرسکتا ہے اور کسی بھی امت کو تباہی کے بعد اس کی اصلاح کرسکتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا۔ حذیفہ! اگر اس دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو پروردگار اس دن کو طول دے گا یہاں تک کہ میرے اہلبیتؑ میں سے وہ شخص حاکم ہو جس کے ہاتھوں میں زمام اقتدار ہو اور وہ اسلام کو غالب بنادے کہ خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ (عقد الدرر صـ۶۲، کشف الغمہ ۳ صـ۲۶۲، حلیۃ الابرار ۲ صـ۷۰۴، ینابیع المودہ ۳ صـ۲۹۸ / ۱۰)

۱۱۷۴۔ رسول اکرمؐ! قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ہمارا قائم حق کے ساتھ قیام نہ کرے اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا اسے اجازت دے دے گا اس کے بعد جو اس کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ ہوجائے گا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ بندگان خدا۔ اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی بارگاہ میں پہنچ جانا چاہے برف پر چلنا پڑے کہ وہ خدائے عزوجل کا اور میرا

www.kitabmart.in

جانشین ہوگا۔ (عیون اخبار الرضاؑ ص۵۹/۲۳۰، دلائل الامامۃ ص۴۵۲/۴۲۸ روایت حسن بن عبداللہ بن محمد الرازی، کفایۃ الاثر ص۱۰۶ روایت ابو امامہ)

۱۱۷۵۔ سلمان! جب رسول اکرمؐ پر مرض کا غلبہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ باہر جاؤ میں گھر والوں کے ساتھ تخلیہ چاہتا ہوں۔ سب لوگ باہر نکل گئے۔ میں نے بھی جانا چاہا تو فرمایا کہ تم میرے اہلبیتؑ میں ہو۔

اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ دیکھو میری عترت اور میرے اہلبیتؑ کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا کہ دنیا نہ پہلے کسی کے لئے باقی رہی ہے۔ نہ بعد میں رہے گی اور نہ ہمارے لئے رہنے والی ہے۔

اس کے بعد علیؑ سے فرمایا کہ سب سے اچھی حکومت حق کی حکومت ہے اور دیکھو تم لوگ ان لوگوں کے بعد حکومت کرو گے ایک دن کے بدلے دو دن۔ ایک مہینہ کے بدلے دو مہینے اور ایک سال کے بدلے دو سال۔ (مناقب امیر المومنینؑ کوفی ۲ ص۱۷۱/۲۵۰)

۱۱۷۶۔ امام علیؑ! آل محمدؐ ہی کے ذریعہ حق اپنے مرکز پر واپس آنے والا ہے اور باطل اپنی جگہ سے زائل ہونے والا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۹)

۱۱۷۷۔ امام علیؑ! میں بار بار حملہ کرنے والا اور صاحب حکومت حق ہوں میرے پاس عصا بھی ہے اور مہر بھی ہے۔ میں وہ زمین پر چلنے والا ہوں جو لوگوں سے روز محشر کلام کروں گا۔ (کافی ا ص۱۹۸/۳ روایت ابو الصامت الحلوانی عن الباقرؑ)

۱۱۷۸۔ امام علیؑ! نرید ان نمن علی الذین استضعفوا..... کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے

www.kitabmart.in

ہیں کہ اس سے مراد آل محمدؑ ہیں جن کے ہدی کو پروردگار سامنے لائے گا۔ اور اس کے ذریعہ انھیں عزت اور دشمنوں کو ذلت نصیب فرمائے گا۔
(الغیبۃ الطوسیؒ ص۱۸۴/۱۴۳ روایت محمد بن الحسین)

۱۱۷۹۔ امام صادقؑ! امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ یہ دنیا بیزاری کے بعد ہم پر ویسے ہی مہربان ہوگی جیسے کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے اور اس کے ذیل میں آپ نے آیت "نرید ان نمن" کی تلاوت فرمائی ہے۔ (خصائص الائمہ ص۷۰، تاویل الآیات الظاہرہ ص۴۰۷، شواہد التنزیل ا ص۵۵۶/ ۵۹۰ روایات ربیعہ بن ناجذ۔ نہج البلاغہ حکمت ۲۰۹، تفسیر فرات کوفی ۳۱۴/۴۲۰)

۱۱۸۰۔ امام علیؑ! "نرید ان نمن" کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آل محمدؑ ہیں جن کے ہدی کو پروردگار مشقتوں کے بعد اقتدار دے گا اور وہ آل محمدؑ کی عزت اور دشمنوں کی ذلت کا سامان فراہم کرے گا' (الغیبۃ الطوسیؒ ۱۸۴/۱۴۳ روایت محمد بن الحسین بن علی)

نوٹ! یہ روایت بعینہ ۱۱۷۸ میں بیان ہوچکی ہے۔ اس مقام پر مولف محترم سے اعداد و شمار میں اشتباہ ہوگیا ہے۔ جوادی

۱۱۸۱۔ محمد بن سیرین! میں نے بصرہ کے متعدد شیوخ سے یہ بات سنی ہے کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ جنگ جمل کے بعد بیمار ہوگئے اور جمعہ کا دن آگیا تو آپ نے اپنے فرزند حسنؑ سے کہا کہ تم جا کر نماز جمعہ پڑھا دو۔

وہ مسجد میں آئے اور منبر پر جا کر حمد و ثنائے پروردگار اور شہادت وصلوات کے بعد فرمایا۔

ایہا الناس! پروردگار نے ہمیں نبوت کے ساتھ منتخب کیا ہے

www.kitabmart.in

اور تمام مخلوقات میں مصطفیٰ قرار دیا ہے۔ ہمارے گھر میں کتاب اور وحی نازل کی ہے اور خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی ہمارے حق میں ذرا کمی کرے گا پروردگار اس کی دنیا و آخرت دونوں کم کردے گا اور ہمارے سر پر جو حکومت چاہے قائم ہو جائے۔ آخر کار ہماری ہی حکومت ہوگی" اور یہ بات تمہیں ایک عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی"۔ سورہ ص آیت ۸۸

اس کے بعد نماز پڑھائی اور اس واقعہ کی خبر حضرت علیؑ تک پہنچادی گئی۔ نماز کے بعد جب حضرت حسنؑ باپ کے پاس پہنچے تو حضرت دیکھ کر بیساختہ رونے لگے اور فرزند کو کلیجہ سے لگا کر پیشانی کا بوسہ دیا۔ فرمایا" یہ ایک ذریت ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ملا ہوا ہے اور پروردگار بہت سننے والا اور جاننے والا ہے"۔ آل عمران آیت ۳۴ (امالی طوسیؒ ۸۲/۱۲۱ - ۱۵۹/۱۰۴، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۶۳، مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۱۱)

۱۱۸۲ - امام حسنؑ نے سفیان ابی لیلیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا سفیان مبارک ہو۔ یہ دنیا نیک و بد سب کیلئے یونہی رہے گی یہاں تک کہ پروردگار آل محمدؐ کے امام برحق کو منظر عام پر لے آئے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی ۱۶/۴۵ روایت سفیان بن ابی لیلیٰ۔ مقاتل الطالبیین ص ۷۶، الملاحم والفتن ص ۹۹)

۱۱۸۳ - امام حسنؑ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ پروردگار نے جب بھی کسی نبی کو بھیجا ہے تو اس کے لئے نقیب، قبیلہ اور گھر کا بھی انتخاب کیا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمدؐ کو نبی برحق بنایا ہے۔ جو شخص بھی ہم اہلبیتؑ کے حق میں کمی کرے گا خدا اس کے اعمال میں کمی کردے گا اور ہم پر جو بھی حکومت گذر جائے۔ آخر کار حکومت ہماری ہی ہوگی اور یہ بات تھوڑے عرصہ کے بعد معلوم ہو جائے گی"۔ (مروج الذہب ۳ ص ۹، نثر الدر ۱ ص ۳۲۸

www.kitabmart.in

۱۱۸۴۔ امام باقرؑ! میں نے کتاب علیؑ میں دیکھا ہے کہ " ان الارض للہ ... (سورۂ اعراف آیت ۱۲۸) سے مراد میں اور میرے اہلبیتؑ ہیں کہ پروردگار نے ہمیں اس زمین کا وارث بنایا ہے اور ہمیں وہ متقی ہیں جن کے لئے انجام کار ہے ۔ یہ ساری زمین ہمارے لئے ہے لہذا جو بھی کسی زمین کو زندہ کرے گا اس کا فرض ہے کہ اسے آباد رکھے اور اس کا خراج امام اہلبیتؑ کو ادا کرتا رہے اور باقی خود استعمال کرے لیکن اگر زمین کو بیکار چھوڑ دیا یا اسے خراب کر دیا اور دوسرے مسلمان نے لے کر آباد کر لیا اور زندہ کر لیا تو وہ چھوڑ دینے والے سے زیادہ صاحبِ اختیار ہے اور اسے امام اہلبیتؑ کو اس کا خراج ادا کرنا پڑے گا اور باقی اس کے لئے حلال رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو جائے اور وہ تلوار اٹھا کر ساری زمینوں پر قبضہ کر لے اور انھیں اغیار کے قبضہ سے نکال لے تو صرف جس قدر زمین ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گی اسے انھیں دیدیا جائے گا اور باقی امام کے قبضہ میں ہو گی ۔ (کافی ا ص ۴۰۷ / ۱ روایت ابو خالد کابلی)

۱۱۸۵۔ ابو بکر الحضرمی! جب حضرت ابو جعفر باقرؑ کو شام سے عبد الملک بن ہشام کے پاس لایا گیا اور دروازہ پر لا کر روک دیا گیا تو ہشام نے درباریوں سے کہا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ میں محمد بن علیؑ کو برا بھلا کہہ رہا ہوں تو سب کے سب انھیں برا بھلا کہنا اور اس کے بعد آپ کو دربار میں طلب کیا گیا ۔ آپ نے داخل ہو کر تمام لوگوں کو سلام کیا اور بیٹھ گئے ۔ ہشام کو یہ بات سخت ناگوار گذری کہ نہ حاکم کو خصوصی سلام کیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اس نے سرزنش شروع کر دی اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرتے ہو اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے کر جہالت اور نادانی کی بنا پر امام بننا چاہتے ہو؟ یہ کہہ کر وہ خاموش ہوا تو درباریوں نے وہی کام شروع کر دیا ۔ جب

www.kitabmart.in

سب خاموش ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ لوگو! تم کدھر جا رہے ہو اور تمھیں کہاں گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ہی اول کے ذریعہ تمھیں ہدایت دی گئی ہے اور ہمارے ہی آخر پر تمھارا خاتمہ ہونے والا ہے۔ اگر تمھارے پاس دنیا کی حکومت ہے تو آخری اقتدار ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے جس کے بعد کوئی ملک نہیں ہے کہ عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (کافی ا ص ۴۷۱/ ۵)

۱۱۸۶- امام باقرؑ! یاد رکھو کہ بنی امیہ کے واسطے بھی ایک ملک ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا ہے اور اہل حق کی بھی ایک دولت ہے جسے پروردگار ہم اہلبیتؑ میں سے جسے چاہے گا عطا کر دے گا لہذا جو اس وقت تک باقی رہ گیا وہ بلند ترین منزل پر ہوگا اور اگر اس سے پہلے مر گیا تو خدا اسی میں خیر قرار دے گا۔

(الغیبۃ النعمانی ص ۱۹۵/ ۲ روایت ابو الجارود)

۱۱۸۷- امام باقرؑ! " قل جاء الحق وزہق الباطل کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمدؐ قیام کریں گے تو باطل کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔

(کافی ۸ ص ۲۸۷/ ۴۳۲ روایت ابوحمزہ)

۱۱۸۸- امام صادقؑ! ہمارے بھی دن ہیں اور ہماری بھی حکومت ہے خدا جب چاہے گا اسے بھی لے آئے گا۔ (امالی مفید ۲۸/ ۹ روایت حبیب بن نزار بن حیان)

۱۱۸۹- امام صادقؑ! بلاؤں کا آغاز ہم سے ہوگا پھر تمھاری نوبت آئے گی اور اسی طرح سہولتوں کی ابتدا ہم سے ہوگی پھر تمھیں وسیلہ بنایا جائے گا اور قسم ہے ذات پروردگار کی کہ پروردگار تمھارے ذریعہ ویسے ہی انتقام لے گا جیسے پتھر کے ذریعہ سزا دی ہے۔ (امالی مفید ۳۰۱/ ۲، امالی طوسیؒ ۴، ۷/ ۱۰۹ روایت سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی)

۱۱۹۰- امام صادقؑ! میرے والد بزرگوار سے دریافت کیا گیا کہ قاتلوا المشرکین کافۃ۔

www.kitabmart.in

توبہ ۳۶ اور "حتیٰ لاتکون فتنۃ"۔ سورہ انفال ۳۹ کا مفہوم کیا ہے؟

تو فرمایا کہ اس کی ایک تاویل ہے جس کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اور جب ہمارے قائمؑ کا قیام ہوگا تو جو زندہ رہے گا وہ اس تاویل کو دیکھ لے گا جب دین پیغمبرؐ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک رات کی رسائی ہوگی اور اس کے بعد روئے زمین پر کوئی مشرک نہ رہ جائے گا۔ (تفسیر عیاشی ۲ ص ۵۶ / ۴۸ روایت زرارہ، مجمع البیان روایت زرارہ ۴ ص ۸۳، ینابیع المودۃ ۳ ص ۲۳۹ / ۱۳)

۱۱۹۱۔ امام صادقؑ نے " وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات... سورۂ نور آیت ۵۵ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے۔ (الغیبۃ للنعمانی ۲۴۰ / ۳۵ از ابوبصیر۔ تاویل الآیات الظاہرہ ص ۳۶۵، ینابیع المودۃ ۳ ص ۳۴۵ / ۳۲ از امام باقرؑ

۱۱۹۲۔ دعائے ندبہ آل محمدؐ کے بارے میں پروردگار کا فیصلہ اسی طرح جاری ہوا ہے جس میں بہترین ثواب کی امیدیں ہیں اور زمین اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام کار بہرحال متقین کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ سچا اور برحق ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کر سکتا ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ (بحار الانوار ۱۰۲ / ۱۰۶ از مصباح الزائر از محمد بن علی بن ابی قرہ از کتاب محمد بن الحسین بن سفیان البزوفری)

www.kitabmart.in

فصل دوم

تمہید حکومت اہلبیتؑ

۱۱۹۳۔ رسول اکرمؐ! کچھ لوگ مشرق سے برآمد ہوں گے جو مہدی کے لئے زمین ہموار کریں گے۔ (سنن ابن ماجہ ۲ ص ۱۳۶۸ / ۴۰۸۸، المعجم الاوسط ۱ ص ۹۴ / ۲۸۵، مجمع الزوائد ۷ ص ۶۱۷ / ۱۲۴۱۴، عقد الدرر ص ۱۲۵، کشف الغمہ ۳ / ۲۶۷ روایت عبداللہ بن الحارث بن جزو الزبیدی)

۱۱۹۴۔ عبداللہ! ہم لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آگئے۔ آپ نے انھیں دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے چہرہ پر افسردگی کے آثار دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جن کے لئے پروردگار نے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا ہے اور میرے اہلبیتؑ عنقریب میرے بعد بلاء، آوارہ وطنی اور دربدری کی مصیبت میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ ایک قوم سیاہ پرچم لئے مشرق سے قیام کرے گی اور وہ لوگ خیر کا مطالبہ کریں گے لیکن انھیں نہ دیا جائے گا تو قتال کریں گے اور کامیاب ہوں گے اور مطلوبہ اشیاء مل جائیں گی مگر خود قبول نہ کریں گے بلکہ میرے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کے حوالہ کردیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے ویسے ہی بھر دے گا جیسے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ دیکھو تم سے جو بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اس کا فرض ہے

www.kitabmart.in

کہ ان تک پہنچ جائے چاہے برف پر چل کر جانا پڑے ۔ (سنن ابن ماجہ ۲ ص۱۳۶۶
/۴۰۸۲، الملاحم والفتن ص۴۷، المصنف ابن ابی شیبہ ۸ ص۶۹۷ /۴، ۷۴،
دلائل الامامہ ص۲۴۲ /۱۴۴، مناقب کوفی ۲ ص۱۱۰ /۵۹۹ روایت
عبداللہ بن مسعود، کشف الغمہ ۳ ص۲۶۲ روایت عبداللہ بن عمر، مستدرک
حاکم ۱ ص۵۱۱ /۸۴۳۴، العدد القویہ ۹۱ /۱۵۷، ذخائر العقبیٰ ص۱۷)

۱۱۹۵ - رسول اکرمؐ! مشرق کی طرف سے سیاہ پرچم والے آئیں گے جن میں دل لوہے کی چٹانوں جیسے مضبوط ہوں گے لہذا جو ان کے بارے میں سن لے اس کا فرض ہے کہ ان سے ملحق ہو جائے چاہے برف کے اوپر چل کر جائے ۔

(عقد الدرر ص۱۲۹ روایت ثوبان)

۱۱۹۶ - امام باقر! میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے برآمد ہوئی ہے اور حق طلب کر رہی ہے لیکن اسے نہیں دیا جا رہا ہے اور پھر بار بار ایسا ہی ہو رہا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کاندھے پر تلوار اٹھالیں گے اور پھر جو چاہیں گے سب مل جائے گا لیکن اسے قبول نہ کریں گے بلکہ تمھارے صاحب کے حوالہ کر دیں گے اور ان کے مقتولین شہداء کے درجہ میں ہوں گے ۔ اگر میں اس وقت تک باقی رہتا تو اپنی جان کو بھی صاحب الامر کے لئے باقی رکھتا ۔ (الغیبۃ النعمانی ص۲۷۳ /۵۰ روایت ابو خالد)

۱۱۹۷ - امام علیؑ! اے طالقان! اللہ کے لئے تیرے یہاں خزانہ ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ان صاحبان ایمان کے ہیں جو مکمل معرفت رکھنے والے ہوں گے اور آخر زمانہ میں مہدی کے انصار میں ہوں گے ۔

(الفتوح ۲ ص۳۲۰، کفایۃ الطالب ص۴۹۱ روایت اعثم کوفی ۔
ینابیع المودہ ۳ ص۲۹۸ /۱۲)

www.kitabmart.in

۱۱۹۸ - امام حسنؑ! رسول اکرمؐ نے اہلبیتؑ پر وارد ہونے والی بلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد خدا مشرق سے ایک پرچم بھیجے گا اور جو اس کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا خدا اسے چھوڑ دے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس شخص تک پہنچ جائیں جس کا نام میرا نام ہوگا اور سارے امور حکومت اس کے حوالہ کردیں اور اللہ اس کی تائید اور نصرت کردے۔ (عقد الدرر ا ص۱۳۰ الملاحم والفتن ص۴۹ روایت علا ربن عتبہ)

۱۱۹۹ - محمد بن الحنفیہ! ہم حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک شخص نے مہدیؑ کے بارے میں سوال کرلیا تو آپ نے فرمایا افسوس..... اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات گرہیں باندھیں اور پھر فرمایا کہ وہ آخر زمانے میں خروج کرے گا جب حال یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص خدا کا نام لے گا تو قتل کردیا جائے گا۔ پھر خدا اس کے پاس ایک قوم کو جمع کردے گا جو ابر کے ٹکڑوں کی طرح جمع ہو جائیں گے اور ان کے دلوں میں محبت ہوگی کوئی دوسرے سے گھبرائے گا نہیں اور وہ کسی کے آنے سے خوش بھی نہیں ہوں گے۔ ان کی تعداد اصحاب بدر جیسی ہوگی۔ نہ اولین ان سے آگے جا سکتے ہیں اور نہ بعد والے انھیں پا سکتے ہیں۔ اصحاب طالوت کے عدد کے برابر جنھوں نے نہر کو پار کرلیا تھا۔ (مستدرک حاکم ۴ ص۵۹۷/ ۸۶۵۹، عقد الدرر ا ص۱۳۱)

۱۲۰۰ - عفان البصری راوی ہیں کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تمھیں معلوم ہے کہ قم کا نام قم کیوں ہے؟ میں نے عرض کی خدا، رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں! فرمایا اس کا نام قم اس لئے ہے کہ یہاں والے قائم آل محمدؐ کے ساتھ قیام کریں گے اور اس پر استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قائم کی مدد کریں گے (بحار الانوار ۶۰ ص۲۱۸ / ۳۸ نقل از کتاب تاریخ قم)

www.kitabmart.in

١٢٠١ - امام صادقؑ - قم کی خاک مقدس ہے اور اس کے باشندے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں - کوئی ظالم اس سرزمین کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ خدا فوراً اسے سزا دے گا جب تک کہ خود وہاں والے خیانت نہ کریں گے ورنہ اگر ایسا کریں گے تو خدا ان پر ظالم حکام کو مسلط کر دے گا -

اہل قم ہمارے قائم کے انصار ہیں اور ہمارے حق کے طلبگار، یہ کہہ کر آپ نے آسمان کی طرف رخ کیا اور دعا کی خدایا - انھیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھنا اور ہر ہلاکت سے نجات دینا - (بحار الانوار ٦٠ ص ٢١٨ / ٤٩)

١٢٠٢ - امام صادقؑ - عنقریب کوفہ اہل ایمان سے خالی ہو جائے گا اور علم اس میں مخفی ہو جائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ میں چھپ جاتا ہے اور پھر علم ایک قم نامی شہر میں ظاہر ہوگا جو علم و فضل کا معدن ہوگا اور پھر زمین پر کوئی دینی اعتبار سے مستضعف اور کمزور نہ رہ جائے گا - یہاں تک کہ پردہ دار خواتین بھی صاحب علم و فضل ہو جائیں گی اور یہ سب ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا جب خدا قم اور اہل قم کو حجت کا قائم مقام قرار دیدے گا کہ ایسا نہ ہوتا تو زمین اہل زمین کو لے کر دھنس جاتی اور زمین میں کوئی حجت خدا نہ رہ جاتی - پھر قم سے تمام مشرق و مغرب تک علم کا سلسلہ پہنچے گا اور اللہ کی حجت مخلوقات پر تمام ہو جائے گی اور کوئی شخص ایسا باقی نہ رہ جائیگا جس تک علم اور دین نہ پہنچ جائے اور اس کے بعد قائم کا قیام ہوگا -

(بحار الانوار ٦٠ ص ٢١٣ / ٢٣ نقل از تاریخ قم)

١٢٠٣ - امام صادقؑ! پروردگار نے کوفہ کے ذریعہ تمام شہروں پر حجت تمام کی اور مومنین کے ذریعہ تمام غیر مومنین پر اور پھر قم کے ذریعہ تمام شہروں پر اور اہل قم کے ذریعہ تمام اہل مشرق و مغرب کے جن وانس پر - خدا قم اور اہل قم کو کمزور نہ

www.kitabmart.in

رہنے دے گا بلکہ انھیں توفیق دے گا اور ایک زمانہ آئے گا جب قم اور اہل قم تمام مخلوقات کے لئے حجت بن جائیں گے اور یہ سلسلہ ہمارے قائمؑ کی غیبت کے زمانہ میں ظہور تک رہے گا کہ اگر ایسا نہ ہوگا تو زمین اہل زمین سمیت دھنس جاتی۔ ملائکہ قم اور اہل قم سے بلاؤں کو دفع کرتے ہیں اور کوئی ظالم اسکی برائی کا ارادہ نہیں کرتا ہے کہ پروردگار اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔

(بحار الانوار ۶۰ ص۲۱۲/ ۲۲)

۱۲۰۴۔ امام صادقؑ "آیت شریفہ "بعثنا علیکم عباد النا"... سورہ اسرا آیتؐ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہے جسے پروردگار خروج قائمؑ سے پہلے پیدا کرے گا اور یہ آل محمدؐ کے ہر خون کا بدلہ لے لیں گے۔ (کافی ۸ ص۲۰۶/ ۲۵۰، تاویل الآیات الظاہرہ ص۲۷۲ روایت عبداللہ بن القاسم البطل، تفسیر عیاشی ۲ ص۲۸۱/ ۲۰ روایت صالح بن سہل)

۱۲۰۵۔ امام کاظمؑ! اہل قم میں سے ایک شخص لوگوں کو حق کی دعوت دے گا اور اس کے ساتھ ایک قوم لوہے کی چٹانوں کی طرح جمع ہو جائے گی جسے تیز و تند آندھیاں بھی نہ ہلا سکیں گی۔ یہ لوگ جنگ سے خستہ حال نہ ہوں گے اور بزدلی کا بھی اظہار نہ کریں گے بلکہ خدا پر بھروسہ کریں گے اور انجام کار بہرحال صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (بحار الانوار ۶۰ ص۲۱۶/ ۳۷ نقل از تاریخ قم روایت ایوب بن یحییٰ الجندل)

www.kitabmart.in

فصل سوم

حکومت اہلبیتؑ آخری حکومت ہے!

۱۲۰۶۔ امام باقرؑ! ہماری حکومت آخری حکومت ہوگی اور دنیا کا کوئی خاندان نہ ہوگا جو ہم سے پہلے حکومت نہ کر چکا ہو اور ہماری حکومت اس لئے آخری ہوگی کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں موقع ملتا تو ہم بھی یہی طریقہ اختیار کرتے اور اس نکتہ کی طرف پروردگار نے اشارہ کیا ہے کہ عاقبت صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔ (الغیبۃ الطوسیؒ ۴۷۲/ ۴۹۳ روایت کیسان بن کلیب، روضۃ الواعظین ص۲۹۱)

۱۲۰۷۔ امام صادقؑ! ہر قوم کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کر رہی ہے لیکن ہماری حکومت بالکل آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی۔ (امالی صدوقؒ ص۳۹۶/ ۳، روضۃ الواعظین ص۲۳۴)

۱۲۰۸۔ امام صادقؑ! یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ کوئی صنف باقی نہ رہ جائے جس نے حکومت نہ کر لی ہو اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہ جائے کہ اگر ہمیں حکومت مل جاتی تو ہم انصاف سے کام لیتے۔ اس کے بعد ہمارا قائمؑ حق و عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔ (الغیبۃ النعمانی ص۲۷۴/ ۵۳ روایت ہشام بن سالم)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

انتظار حکومت اہلبیتؑ

۱۲۰۹۔ اسماعیل الجعفی! ایک شخص امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے پاس ایک صحیفہ تھا جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ مخاصم کا صحیفہ ہے جس میں اس دین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے جس میں عمل قبول ہو جاتا ہے اس نے کہا خدا آپ پر رحمت نازل کرے میں بھی یہی چاہتا تھا؟ فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ و رسولہ کی شہادت اور تمام احکام الٰہیہ اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے برائت اور ہمارے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اور احتیاط و تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار یہی وہ دین ہے جس کے ذریعہ سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور یہ انتظار اس لئے ضروری ہے کہ ہماری بھی ایک حکومت ہے اور پروردگار جب چاہے گا اسے منظر عام پر لے آئے گا۔

(کافی ۲ ص ۲۲ / ۱۳، امالی طوسیؒ ۱۷۹ / ۲۹۹)

۱۲۱۰۔ امام علیؑ! ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔ (خصال ۶۲۵ / ۱۰، کمال الدین ۶۴۵ / ۶ روایت محمد بن مسلم عن الصادقؑ، تحف العقول ص ۱۱۵)

۱۲۱۱ - زید بن صوحان نے امیر المومنینؑ سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ محبوب

www.kitabmart.in

پروردگار کونسا عمل ہے؟ فرمایا انتظار کشائش حال ۔ (الفقیہ ۴/ ۳۸۳ /۵۸۳۳ روایت عبداللہ بن بکر المرادی)

۱۲۱۲ - امام باقرؑ! تم میں جو شخص اس امر کی معرفت رکھتا ہے اور اس کا انتظار کر رہا ہے اور اس میں خیر سمجھتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے راہ خدا میں قائم آل محمدؐ کے ساتھ تلوار لے کر جہاد کر رہا ہو ۔ (مجمع البیان ۹ ص ۳۵۹ روایت حارث بن المغیرہ، تاویل الآیات الظاہرہ ص ۶۴۰)

۱۲۱۳ - امام باقرؑ! تمھارے مضبوط کو چاہئے کہ کمزور کو طاقتور بنائے اور تمھارے غنی کا فرض ہے کہ فقیر پر توجہ دے اور خبردار ہمارے راز کو فاش نہ کرنا اور ہمارے امر کا اظہار نہ کرنا اور جب ہماری طرف سے کوئی حدیث آئے تو اگر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو اسے قبول کر لینا ورنہ توقف کرنا اور اسے ہماری طرف پلٹا دینا تاکہ ہم اس کی وضاحت کر سکیں اور یاد رکھو کہ اس امر کا انتظار کرنے والا نماز گذار اور روزہ دار کا ثواب رکھتا ہے اور جو ہمارے قائم کا ادراک کر لے اور ان کے ساتھ خروج کر کے ہمارے دشمن کو قتل کر دے اسے بیس شہیدوں کا اجر ملے گا اور جو ہمارے قائم کے ساتھ قتل ہو جائے گا اسے ۲۵ شہیدوں کے اجر سے نوازا جائے گا ۔ (کافی ۲ ص ۲۲۲ /۴ روایت عبداللہ بن بکیر، امالی طوسیؒ ۲۳۲/ ۴۱۰، بشارۃ المصطفیٰ ص ۱۱۳ روایت جابر)

۱۲۱۴ - امام باقرؑ! اگر کوئی شخص ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے جبکہ اس نے امام مہدیؑ کے خیمہ اور آپ کے لشکر کے ساتھ موت نہیں پائی ہے ۔ (کافی ۱ ص ۳۷۲ /۶ روایت ہاشم)

۱۲۱۵ - امام صادقؑ! جو ہمارے امر کا منتظر ہے اور اس راہ میں اذیت وخوف کو

www.kitabmart.in

برداشت کر رہا ہے وہ کل ہمارے زمرہ میں ہوگا۔ (کافی ۸ ص۳۷/۷، روایت حمران)

۱۲۱۶۔ امام صادقؑ! ہمارے بارھویں کا انتظار کرنے والا رسول اکرمؐ کے سامنے تلوار لے کر جہاد کرنے والے کے جیسا ہے جبکہ وہ رسول اکرمؐ سے دفاع بھی کر رہا ہو۔ (کمال الدین ۳۳۵/۵، الغیبۃ النعمانی ۹۱/۲۱، اعلام الوریٰ ص۴۰۴ روایت ابراہیم کرفی)

۱۲۱۷۔ امام صادقؑ! جو اس امر کے انتظار میں مر جائے وہ ویسا ہی ہے جیسے قائمؑ کے ساتھ ان کے خیمہ میں رہا ہو بلکہ ایسا ہے جیسے رسول اکرمؐ کے سامنے تلوار لے کر جہاد کیا ہو۔ (کمال الدین ۳۳۸/۱۱ روایت مفضل بن عمر)

۱۲۱۸۔ امام صادقؑ! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا شمار حضرت قائمؑ کے اصحاب میں ہو اس کا فرض ہے کہ انتظار کرے اور تقویٰ اور حسن اخلاق کے ساتھ عمل کرے کہ اس حالت میں اگر مر بھی جائے اور قائم کا قیام اس کے بعد ہو تو اس کو وہی اجر ملے گا جو حضرت کے ساتھ رہنے والوں کا ہوگا لہٰذا تیاری کرو اور انتظار کرو تمھیں مبارک ہو اے وہ گروہ جس پر خدا نے رحم کیا ہے۔

(الغیبۃ للنعمانی ۲۰۰/۱۶ روایت ابوبصیر)

۱۲۱۹۔ امام جوادؑ! خدایا اپنے اولیاء کو اقتدار دلوا دے ان ظالموں کے ہاتھ سے جنھوں نے تیرے مال کو اپنا مال بنا لیا ہے اور تیرے بندوں کو اپنا غلام بنا لیا ہے تیری زمین کے عالم کو گونگے، اندھے، تاریک، اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے جہاں آنکھ کھلی ہوئی ہے لیکن دل اندھے ہو گئے ہیں اور ان کے لئے تیرے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ خدایا تو نے انھیں اپنے عذاب سے ڈرایا، اپنی سزا سے آگاہ کیا۔ اطاعت گذاروں سے

www.kitabmart.in

نیکی کا وعدہ کیا۔ برائیوں پر ڈرایا دھمکایا تو ایک گروہ ایمان لے آیا۔ خدایا اب اپنے صاحبان ایمان کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما کہ وہ سب ظاہر ہو گئے ہیں اور حق کی دعوت دے رہے ہیں اور امام منتظر قائم بالقسط کا اتباع کر رہے ہیں۔ (نہج البلاغہ)

۱۲۲۰۔ امام ہادیؑ! زیارت جامعہ ــ میں خدا کو اور آپ حضرات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں آپ کی واپسی کا ایمان رکھتا ہوں۔ آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں اور آپ کے امر کا انتظار کر رہا ہوں اور آپ کے حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ (تہذیب ۶ ص۹۸/۱۷۷)

www.kitabmart.in

فصل پنجم

دعائے حکومت اہلبیتؑ

۱۲۲۱۔ امام زین العابدینؑ! پروردگارا اہلبیتؑ پیغمبر کے پاکیزہ کردار افراد پر رحمت نازل فرما جنھیں تونے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور اپنے علم کا مخزن، اپنے دین کا محافظ، اپنی زمین میں اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔ انھیں اپنے ارادہ سے ہر رجس سے پاکیزہ بنایا ہے اور اپنی ہستی کا وسیلہ اور اپنی جنت کا راستہ قرار دیا ہے۔

خدایا اپنے ولی کو اپنی نعمتوں کے شکریہ کی توفیق کرامت فرما اور ہمیں بھی ایسی ہی توفیق دے۔ انھیں اپنی طرف سے سلطنت و نصرت عطا فرما اور بآسانی فتح مبین عطا فرما۔ اپنے محکم رکن کے ذریعہ ان کی امداد فرما۔ ان کی کمر کو مضبوط اور ان کے بازو کو قوی بنا۔ اپنی نگاہوں سے ان کی نگرانی اور اپنی حفاظت سے ان کی حمایت فرما۔ اپنے ملائکہ سے ان کی نصرت اور اپنے غالب لشکر سے امداد فرما۔ ان کے ذریعہ کتاب و حدود و شریعت و سنن رسولؐ کو قائم فرما اور جن آثار دین کو ظالمین نے مردہ بنا دیا ہے انھیں زندہ بنا دے۔ اپنے راستہ سے ظلم کی کثافت کو دور کر دے اور اپنے طریق سے نقصانات کو جدا کر دے راہ حق سے منحرف لوگوں کو زائل کر دے اور کجی کے طلبگاروں کو محو کر دے۔ ان کے مزاج کو چاہنے والوں کے لئے

www.kitabmart.in

نرم کردے اور ہاتھوں کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما ہمیں ان کی رافت، رحمت، مہربانی اور محبت عطا فرما اور ان کا اطاعت گذار اور خدمت شعار بنا دے کہ ہم ان کی رضا کی سعی کریں۔ ان کی امداد اور ان سے دفاع کے لئے ان کے گرد رہیں اور اس عمل کے ذریعہ تیرا اور تیرے رسول کا قرب حاصل کر سکیں۔

(صحیفہ سجادیہ دعا ۴۷ ص ۱۹۰-۱۹۱، اقبال الاعمال ۲ ص ۹۱)

۱۲۲۲۔ امام باقرؑ! نماز جمعہ کے دوسرے خطبہ کی تعلیم دیتے ہوئے۔ پروردگارا ہم تجھ سے باعزت حکومت کے طلبگار ہیں جس کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت نصیب ہو اور نفاق و اہل نفاق ذلیل ہوں۔ ہمیں اپنی اطاعت کا داعی اور اور اپنے راستہ کے قائدین میں قرار دیدے اور اسی حکومت کے ذریعہ دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔ (کافی ۳ ص ۴۲۴/ ۶ روایت محمد بن مسلم)

۱۲۲۳۔ امام صادقؑ! خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور امام مسلمین پر رحمت نازل فرما اور انھیں سامنے، پیچھے، داہنے۔ بائیں۔ اوپر۔ نیچے ہر طرف سے محفوظ رکھ انھیں آسان فتح عنایت فرما اور باعزت نصرت عطا فرما۔ ان کے لئے سلطنت و نصرت قرار دیدے۔ خدایا آل محمدؐ کے سکون و آرام میں عجلت فرما اور جن وانس میں ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔

(مصباح التہجد ص ۳۹۲، جمال الاسبوع ص ۲۹۳)

۱۲۲۴۔ امام کاظمؑ! سجدہ شکر کا ذکر کرتے ہوئے۔

خدایا میں واسطہ دیتا ہوں اس وعدہ کا جو تو نے اپنے اولیاء سے کیا ہے کہ انھیں اپنے اور ان کے دشمنوں پر فتح عنایت فرمائے گا کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور آل محمدؐ کے محافظین دین پر رحمت نازل فرما۔ خدایا میں ہر تنگی کے بعد سہولت کا طلب گار ہوں۔ (کافی ۲ ص ۲۲۵ / ۱۷

www.kitabmart.in

روایت عبداللہ بن جندب)

۱۲۳۵ - امام رضاؑ ! امام زمانہؑ کے حق میں دعا کی تعلیم دیتے ہوئے ۔

خدایا اپنے ولی ۔ خلیفہ ، مخلوقات پر اپنی حجت ، اپنے حکم کے ساتھ بولنے والے اور اپنے مقاصد کی تعبیر کرنے والی زبان ۔ اپنے اذن سے دیکھنے والی آنکھ ، اپنے بندوں پر اپنے شاہد ، سردار مجاہد ، اپنی پناہ میں رہنے والے اور اپنی عبادت کرنے والے سے دفاع فرما ــــــ اسے تمام مخلوقات کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے ، پیچھے ۔ داہنے ۔ بائیں ۔ اوپر نیچے سے اس کی ایسی حفاظت فرما جس کے بعد بربادی کا اندیشہ نہ رہے اور اس کے ذریعہ اپنے رسول اور اس کے آباء واجداد کا تحفظ فرما جو سب تیرے امام اور تیرے دین کے ستون تھے ۔ اسے اپنی امانت میں قرار دیدے جہاں بربادی نہیں اور اپنے ہمسایہ میں قرار دیدے جہاں تباہی نہیں اور اپنی پناہ میں قرار دیدے جہاں ذلت نہیں اور اپنی امان میں لے لے جہاں رسوائی کا خطرہ نہیں ، اپنے زیر سایہ قرار دیدے جہاں کسی اذیت کا امکان نہیں ۔ اپنی غالب نصرت کے ذریعہ اس کی امداد فرما اور اپنے قوی لشکر کے ذریعہ اس کی تائید فرما ۔ اپنی قوت سے اسے قوی بنا دے اور اپنے ملائکہ کو اس کے ساتھ کر دے ۔ اس کے دوستوں سے محبت فرما اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کر ۔ اسے اپنی محفوظ زرہ پہنا دے اور ملائکہ کے حلقہ میں رکھ دے ۔

اس کے ذریعہ انتشار کو دور کر دے ۔ شگاف کو پر کر دے ، ظلم کو موت دیدے ، عدل کو غالب بنا دے ۔ اس کے طول بقاء سے زمین کو زینت دیدے اور اپنی نصرت سے اس کی تائید فرما ، اپنے رعب سے

www.kitabmart.in

رہنے والوں کو رسوا کردے۔ جو دشمنی کرے اسے تباہ کردے اور جو خیانت کرے اسے برباد کردے۔ اس کے ذریعہ کافر و جابر حکام۔ ان کے ستون و ارکان سب کو قتل کردے اور گمراہوں کی کمر توڑ دے جو بدعت ایجاد کرنے والے، سنت کو مردہ بنا دینے والے اور باطل کو تقویت دینے والے ہیں۔ اس کے ہاتھوں جابروں کو ذلیل۔ کافروں اور ملحدوں کو تباہ و برباد کردے وہ شرق و غرب میں ہوں یا بر و بحر میں یا صحرا و بیابان میں۔ یہاں تک کہ نہ ان کا کوئی باشندہ رہ جائے اور نہ ان کے کہیں آثار باقی رہ جائیں۔

خدایا ان ظالموں سے اپنے شہروں کو پاک کردے اور اپنے نیک بندوں کو انتقام عطا فرما۔ مومنین کو عزت دے اور مرسلین کی سنت کو زندہ بنا دے انبیاء کے بوسیدہ ہو جانے والے احکام کی تجدید فرما اور دین کے جو احکام محو ہو گئے ہیں یا بدل دیئے گئے ہیں انھیں تازہ بنا دے تاکہ اس کے ہاتھوں دین تازہ و زندہ خالص اور صریح ہو کر سامنے آئے نہ کسی طرح کی کجی ہو اور نہ بدعت اور اس کے عدل سے ظلم کی تاریکیوں میں روشنی پیدا ہو جائے اور کفر کی آگ بجھ جائے اور حق و عدل کے عقدے کھل جائیں کہ وہ تیرا ایسا بندہ ہے جسے تو نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اپنے بندوں میں مصطفیٰ قرار دیا ہے۔ گناہوں سے محفوظ اور عیب سے بری رکھا ہے اور ہر رجس اور گندگی سے پاک و سالم قرار دیا ہے۔

خدایا ہم اس کے لئے روز قیامت گواہی دیں گے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے اور کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔ کسی اطاعت کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور کسی حرمت کو برباد نہیں کیا ہے۔ کسی فریضہ کو بدلا نہیں ہے اور کسی شریعت میں تغیر نہیں پیدا کیا ہے۔ وہ ہدایت یافتہ

www.kitabmart.in

ہادی، طاہر، متقی، پاکیزہ، پسندیدہ اور طیب وطاہر انسان ہے۔

خدایا اسے اس کی ذات، اس کے اہل و اولاد، ذریت و امت اور تمام رعایا میں خنکی چشم، سرورِ نفس عنایت فرما۔ تمام مملکتوں کو جمع کردے قریب ہوں یا دور، عزیز ہوں یا ذلیل۔ تاکہ اس کا حکم ہر حکم پر جاری ہوجائے اور اس کا حق ہر باطل پر غالب آجائے۔

خدایا ہمیں اس کے ہاتھوں ہدایت کے راستہ اور دین کی شاہراہ اعظم اور اس کی معتدل راہوں پر چلا دے جہاں ہر غالی پلٹ کر آتا ہے اور ہر پیچھے رہ جانے والا اس سے ملحق ہوجاتا ہے۔ ہمیں اس کی اطاعت کی قوت اور اس کی پیروی کا ثبات عطا فرما۔ اس کی متابعت کا کرم فرما اور اس کے گروہ میں شامل کردے جو اس کے امر سے قیام کرنے والے۔ اس کے ساتھ صبر کرنے والے اور اس کی رضا کے مخلص طلب گار ہیں تاکہ ہمیں روز قیامت اس کے انصار و اعوان اور اس کی حکومت کے ارکان میں محشور کرے۔

خدایا ہمارے لئے اس مرتبہ کو ہر شک وشبہ سے خالص اور ہر ریاء وسمعہ سے پاکیزہ قرار دیدے تاکہ ہم تیرے غیر پر اعتماد نہ کریں اور تیری رضا کے علاوہ کسی شے کے طلبگار نہ ہوں۔ ان کی منزل میں ساکن ہوں اور ان کے ساتھ جنت میں داخل ہوں۔

ہمیں ہر طرح کی کسلمندی۔ کاہلی۔ سُستی سے پناہ دے۔ اور ان لوگوں میں قرار دیدے جن سے دین کا کام لیا جاتا ہے اور اپنے ولی کی نصرت کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہماری جگہ پر ہمارے غیر کو نہ رکھ دینا کہ یہ کام تیرے لئے آسان ہے اور ہمارے لئے بہت سخت ہے۔

www.kitabmart.in

خدایا اپنے اولیا، عہد اور اس کے بعد کے پیشواؤں پر بھی رحمت نازل فرما اور انھیں ان کی امیدوں تک پہنچا دینا۔ انھیں طول عمر عطا فرما اور ان کی امداد فرما۔ جو امر اُن کے حوالہ کیا ہے اسے مکمل کر دے اور ان کے ستونوں کو ثابت بنا دے۔ ہمیں ان کے اعوان اور ان کے دین کے انصار میں قرار دے دے کہ وہ سب تیرے کلمات کے معدن۔ تیرے علم کے مخزن تیری توحید کے ارکان اور تیرے دین کے ستون اور تیرے اولیا، امر ہیں۔ بندوں میں تیرے خالص بندے اور مخلوقات میں تیرے منتخب اولیا، اور تیرے اولیا، کی اولاد اور اولاد پیغمبرؐ کے منتخب افراد ہیں۔ میرا اسلام پیغمبرؐ پر اور ان کی تمام اولاد پر اور صلوات و برکات و رحمت۔

(مصباح المتہجد ص۴۰۹، مصباح کفعمی ص۵۴۸، جمائل الاسبوع ص۳۰۷ روایات یونس بن عبدالرحمٰن)

۱۲۲۶- امام ہادیؑ زیارت امام مہدیؑ میں فرماتے ہیں۔ پروردگار جس طرح تو نے اپنے پیغمبرؐ پر ایمان لانے اور ان کی دعوت کی تصدیق کرنے کی توفیق دی اور یہ احسان کیا کہ میں ان کی اطاعت کروں اور ان کی ملت کا اتباع کروں اور پھر ان کی معرفت اور ان کی ذریت کے ائمہ کی معرفت کی ہدایت دی اور ان کی معرفت سے ایمان کو کامل بنایا اور ان کی ولایت کے طفیل اعمال کو قبول کیا اور ان پر صلوات کو وسیلہ عبادت قرار دیدیا اور دعا کی کلید اور قبولیت کا سبب بنا دیا۔ اب ان سب پر رحمت نازل فرما اور ان کے طفیل مجھے اپنی بارگاہ میں دنیا و آخرت میں سرخرو فرما اور بندۂ مقرب بنا دے...

خدایا ان کے وعدہ کو پورا فرما۔ ان کے قائمؑ کی تلوار سے زمین کی تطہیر فرما۔ اس کے ذریعہ اپنے معطل حدود اور تبدیل شدہ احکام کے

www.kitabmart.in

قیام کا انتظام فرما۔ مردہ دلوں کو زندہ کردے اور متفرق خواہشات کو یکجا بنادے راہ حق سے ظلم کی کثافت کو دور کردے تاکہ اس کے ہاتھوں پر حق بہترین صورت میں جلوہ نما ہو اور باطل و اہل باطل ہلاک ہوجائیں اور حق کی کوئی بات باطل کے خوف سے پوشیدہ نہ رہ جائے۔

(بحار ۱۰۲ ص ۱۸۲ از مصباح الزائر)

۱۲۲۷۔ امام عسکریؑ۔ ولی امر امام منتظر پر صلوات کی تعلیم دیتے ہوئے۔

خدایا اپنے ولی۔ فرزند اولیاء پر رحمت نازل فرما جن کی اطاعت تو نے فرض کی ہے اور ان کا حق لازم قرار دیا ہے اور ان سے رجس کو دور کرکے انھیں طیب و طاہر قرار دیا ہے۔

خدایا اس کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا فرما۔ اپنے اور اس کے دوستوں، شیعوں اور مددگاروں کی امداد فرما اور ہمیں انھیں میں سے قرار دیدے۔ خدایا اسے ہر باغی۔ طاغی اور شریر کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا اور سامنے، پیچھے، داہنے بائیں ہر طرف سے محفوظ رکھنا۔ اسے ہر برائی کی پہنچ سے دور رکھنا اور اس کے ذریعہ رسولؐ اور آل رسولؐ کی حفاظت فرمانا۔ اس کے وسیلہ سے عدل کو ظاہر فرما۔ اپنی مدد سے اس کی تائید فرما۔ اس کے ناصروں کی امداد فرما۔ اس سے الگ ہوجانے والوں کو بے سہارا بنادے اس کے ذریعہ کافر جابروں کی کمر توڑ دے اور کفار و منافقین و ملحدوں کو فنا کردے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں۔ بر میں ہوں یا بحر میں۔ زمین کو عدل سے معمور کردے اور اپنے دین کو غلبہ عنایت فرما۔ ہمیں ان کے انصار و اعوان، اتباع و شیعیان میں سے قرار دیدے اور آل محمدؐ کے سلسلہ میں وہ سب دکھلادے جس کی انھیں خواہش ہے اور دشمنوں کے

www.kitabmart.in

بارے میں وہ سب دکھلا دے جس سے وہ لوگ ڈر رہے ہیں۔ خدایا آمین۔

(مصباح المتہجد ص۴۰۵، جمال الاسبوع ص۳۰۰ روایت ابو محمد عبداللہ بن محمد العابد)

۱۲۲۸۔ ابو علی ابن ہمّام۔ کا بیان ہے کہ حضرت کے نائب خاص شیخ عمری نے اس دعا کو املاء کرایا ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ جو دور غیبت امام قائم کی بہترین دعا ہے۔

خدایا مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کہ اپنی معرفت نہ دے گا تو میں رسول کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کہ اگر ان کی معرفت نہ دے گا تو میں تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت بھی عطا فرما کہ اگر اسے نہ پہچان سکا تو دین سے بہک جاؤں گا۔

خدایا مجھے جاہلیت کی موت نہ دینا اور نہ ہدایت کے بعد میرے دل کو منحرف ہونے دینا۔

خدایا جس طرح تو نے ان لوگوں کی ہدایت دی جن کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور جو تیرے رسولؐ کے بعد تیرے اولیاء امر ہیں اور میں نے تیرے تمام اولیاء امیر المومنینؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ علیؑ۔ محمدؑ۔ جعفرؑ۔ موسیٰؑ۔ علیؑ۔ محمدؑ۔ علیؑ۔ حسنؑ۔ حجت قائم مہدیؑ سے محبت اختیار کی ہے۔

خدایا اب حضرت قائمؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ اپنی مدد سے ان کی تائید فرما۔ ان کے مددگاروں کی امداد فرما۔ ان سے الگ رہنے والوں کو ذلیل فرما۔ ان سے عداوت کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دے۔ حق کا اظہار فرما۔ باطل کو مردہ بنا دے۔ بندگان مومنین کو ذلت سے نجات دیدے

www.kitabmart.in

شہروں کو زندگی عطا فرمادے۔ کفر کے جباروں کو تہ تیغ کردے۔ ضلالت کے سربراہوں کی کمر توڑ دے۔ جابروں اور کافروں کو ذلیل کردے، منافقوں عہدشکنوں اور شرق و غرب کے ملحدوں۔ مخالفوں کو ہلاک و برباد کردے چاہے وہ خشکی میں ہوں یا دریاؤں میں۔ بیابانوں میں ہوں یا پہاڑوں پر۔ تاکہ ان کی کوئی آبادی نہ رہ جائے اور ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔ زمین کو ان کے وجود سے پاک کردے اور اپنے بندوں کے دلوں کو سکون عطا فرما جو دین مٹ گیا ہے اس کی تجدید فرما اور جو احکام بدل دیئے گئے ہیں ان کی اصلاح فرما۔ جو سنت بدل گئی ہے اسے ٹھیک کردے تاکہ دین دوبارہ اس کے ہاتھوں تروتازہ ہو کر سامنے آئے نہ کوئی کجی ہو نہ بدعت نہ انحراف کفر کی آگ بجھ جائے اور ضلالت کا شعلہ خاموش ہو جائے کہ وہ تیرا وہ بندہ ہے کہ جسے تونے اپنا بنایا ہے اور اسے دین کی نصرت کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم سے چُنا ہے اور گناہوں سے محفوظ رکھا ہے اور عیوب سے پاک رکھا ہے۔ غیب کا علم دیا ہے اور نعمتوں سے نوازا ہے۔ رجس سے دور رکھا ہے اور پاک و پاکیزہ بنایا ہے۔

خدایا ہم اس بات کے فریادی ہیں کہ تیرے نبی جاچکے ہیں۔ تیرا ولی بھی پردۂ غیب میں ہے۔ زمانہ مخالف ہو گیا ہے۔ فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ دشمنوں نے ہجوم کر رکھا ہے اور ان کی کثرت ہے اور اپنی قلت ہے۔

خدایا ان حالات کی اصلاح فرما فوری فتح کے ذریعہ، اور اپنی نصرت کے ذریعہ، اور امام عادل کے ظہور کے ذریعہ۔ خدائے برحق۔ اس دعا کو قبول کرلے۔

خدایا اپنے ولی کے ذریعہ قرآن کو زندہ کردے اور اس کے نور

www.kitabmart.in

سرمدی کی زیارت کرادے جس میں کوئی ظلمت نہیں ہے۔ مردہ دلوں کو زندہ بنادے اور سینوں کی اصلاح کردے۔ خواہشات کو ایک نقطہ پر جمع کردے معطل حدود اور متروک احکام کو قائم کرادے تاکہ ہر حق منظر پر آجائے اور ہر عدل چمک اٹھے۔ خدایا ہمیں ان کے مددگاروں اور حکومت کو تقویت دینے والوں میں قرار دیدے کہ ہم ان کے احکام پر عمل کریں اور ان کے عمل سے راضی رہیں۔ ان کے احکام کے لئے سراپا تسلیم رہیں اور پھر تقیہ کی کوئی ضرورت نہ رہ جائے۔

خدایا تو ہی برائیوں کو دور کرنے والا۔ مضطر افراد کی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور کرب و رنج سے نجات دینے والا ہے لہذا اپنے ولی کے ہر رنج وغم کو دور کردے اور اسے حسب وعدہ زمین میں اپنا جانشین بنادے۔

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھے ان کے طفیل دنیا و آخرت میں کامیابی اور تقرب عنایت فرما۔ (کمال الدین ۲۳/۵۱۲ ۴۳ ، مصباح المتہجد ص۴۱۱، جمال الاسبوع ص۳۱۵)

۱۲۲۹۔ دعائے افتتاح ــــ ... خدایا ہم ایسی باعزت حکومت کے خواہشمند ہیں جس سے اسلام واہل اسلام کو عزت اور نفاق واہل نفاق کو ذلت نصیب ہو، ہمیں اپنی اطاعت کے داعیوں اور اپنے راستہ کے قائدوں میں قرار دیدے اور پھر دنیا وآخرت کی کرامت عطا فرما۔

خدایا جو حق ہم نے پہچان لیا ہے اسے اٹھانے کی طاقت دے اور جسے نہیں پہچان سکے ہیں اس تک پہنچادے۔

خدایا اس کے ذریعہ ہماری پراگندگی کو جمع کردے۔ ہمارے درمیان شگاف کو پُر کردے۔ ہمارے انتشار کو جمع کردے۔ ہماری قلت کو کثرت

www.kitabmart.in

اور ہماری ذلت کو عزت میں تبدیل کردے ۔ ہماری غربت کو دولت میں بدل دے اور ہمارے قرض کو ادا کردے ۔ ہمارے فقر کا علاج فرما اور ہماری حاجتوں کو پورا فرما۔

ہماری زحمت کو آسان کردے اور ہمارے چہروں کو نورانی بنادے۔ ہمیں قید سے رہائی عطا فرما اور ہمارے مطالب کو پورا فرما۔ ہمارے وعدوں کو تکمل فرما اور ہماری دعاؤں کو قبول کرلے ۔ ہمیں تمام امیدیں عطا فرما اور ہماری خواہش سے زیادہ عطا فرما۔

اے بہترین مسئول اور وسیع ترین عطا کرنے والے ۔ ہمارے دلوں کو سکون عطا فرما اور ہمارے رنج وغم کا علاج فرما۔ جہاں جہاں حق کے بارے میں اختلاف ہے ہمیں ہدایت فرما کہ تو جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت دے سکتا ہے ، اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اے خدائے برحق! ہماری اس دعا کو قبول کرلے ۔

خدایا ہماری فریاد یہ ہے کہ تیرے نبی جا چکے ۔ تیرا ولی غیب میں ہے۔ دشمنوں کی کثرت ہے ۔ فتنوں کی شدت ہے ۔ زمانہ کا ہجوم ہے ۔ اب تو محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان حالات میں ہماری فوری فتح کے ذریعہ امداد فرما تاکہ رنج وغم دور ہوجائیں ۔ باعزت امداد دے اور حکومت حق کو ظاہر فرما۔ رحمت کی کرامت عطا فرما اور عافیت کا لباس عنایت فرمادے اپنی رحمت کے سہارے اے بہترین رحمت دینے والے ۔ (اقبال الاعمال ا ص ۱۴۲ ا روایت محمد بن ابی قرہؒ)

واضح رہے کہ یہ دعا امام زمانہ عجؑ کی طرف سے ہے جسے نائب دوم محمد بن عثمان بن سعید العمری کے بھتیجہ نے ان کی کتاب سے نقل کیا ہے اور یہ ماہ رمضان کی شبوں میں پڑھی جاتی ہے ۔!

www.kitabmart.in

قسم سیزدہم

اہلبیتؑ کے بارے میں غلو

اول ۔ غلو پر تنبیہ

دوم ۔ غالیوں سے برأت

سوم ۔ غالیوں کا کفر

چہارم ۔ غالیوں کی ہلاکت

پنجم ۔ غلو کی جعلی روایات

www.kitabmart.in

فصل اول

غلو پر تنبیہ

۱۲۳۰۔ امام علیؑ! خبردار ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا۔ یہ کہو کہ ہم بندہ ہیں اور خدا ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو۔
(خصال ۶۱۴/۱۰، روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادقؑ، غرر الحکم ۲۷۴۰، تحف العقول ص۱۰۴، نوادر الاخبار ص۱۳۷)

۱۲۳۱۔ امام حسینؑ! ہم سے اسلام کی محبت میں محبت رکھو کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ خبردار میرے حق سے زیادہ میری تعریف نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے رسول بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔ (المعجم الکبیر ۳ ص۱۲۸/۲۸۸۹ روایت یحیٰی بن سعید)

۱۲۳۲۔ امام صادقؑ! جس نے ہمیں نبی قرار دیا اس پر خدا کی لعنت ہے اور جس نے اس مسئلہ میں شک کیا اس پر بھی خدا کی لعنت ہے۔
(رجال کشیؒ ۲ ص۵۹۰/۵۴۰ روایت حسن وشاء)

۱۲۳۳۔ امام صادقؑ! ان غالیوں میں بعض ایسے جھوٹے ہیں کہ شیطان کو بھی ان کے جھوٹ کی ضرورت ہے۔ (رجال کشیؒ ۲ ص۵۸۷/۵۳۶ روایت ہشام بن سالم)

۱۲۳۴۔ مفضل بن عمر! میں اور قاسم شریکی اور نجم بن حطیم اور صالح بن سہل مدینہ

www.kitabmart.in

میں تھے اور ہم نے ربوبیت کے مسئلہ میں بحث کی تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس بحث کا فائدہ کیا ہے - ہم سب امام سے قریب ہیں اور زمانہ بھی تقیہ کا نہیں ہے چلو - چل کر انھیں سے فیصلہ کرالیں -

چنانچہ جیسے ہی وہاں پہنچے حضرت بغیر ردا اور نعلین کے باہر نکل آئے اور عالم یہ تھا کہ غصہ سے سر کے سارے بال کھڑے تھے -

فرمایا - ہرگز نہیں -

ہرگز نہیں - اے مفضل - اے قاسم اے نجم - ہم خدا کے محترم بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں - (کافی ۸ صـ ۲۳۱/۳۰۳)

۱۲۳۵ - امام صادقؑ! غالیوں کی مذمت کرتے ہوئے -

خدا کی قسم - ہم صرف اس کے بندہ ہیں جس نے ہمیں خلق کیا ہے اور منتخب کیا ہے - ہمارے اختیار میں نہ کوئی نفع ہے اور نہ نقصان - مالک اگر رحمت کرے تو یہ اس کی رحمت ہے اور اگر عذاب کرے تو یہ بندوں کا عمل ہے - خدا کی قسم ہماری خدا پر کوئی حجت نہیں ہے اور نہ ہمارے پاس کوئی پروانہ برائت ہے - ہمیں موت بھی آتی ہے - ہم دفن بھی ہوتے ہیں ہم قبر سے دوبارہ نکالے بھی جائیں گے - ہمیں عرصہ محشر میں کھڑا کر کے ہم سے حساب بھی لیا جائے گا - (رجال کشی ۲ نمـ ۴۹ / ۴۰۳ روایت عبدالرحمٰن بن کثیر)

۱۲۳۶ - صالح بن سہل - میں امام صادقؑ کے بارے میں ان کے رب ہونے کا قائل تھا تو ایک دن حضرت کے پاس حاضر ہوا تو دیکھتے ہی فرمایا صالح! خدا کی قسم ہم بندۂ مخلوق ہیں اور ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور نہ کریں تو وہ ہم پر عذاب بھی کر سکتا ہے - (رجال کشی ۲ صـ ۶۳۲ / ۶۳۲ ،

www.kitabmart.in

مناقب ابن شہر آشوب ۴ ص ۲۱۹)

۱۲۳۷۔ اسماعیل بن عبد العزیز! امام صادقؑ نے فرمایا کہ اسماعیل وضو کیلئے پانی رکھو میں نے رکھدیا تو حضرت وضو کے لئے داخل ہوئے۔ میں سوچنے لگا کہ میں تو ان کے بارے میں یہ خیالات رکھتا ہوں اور یہ وضو کر رہے ہیں۔

اتنے میں حضرت نکل آئے اور فرمایا اسماعیل! طاقت سے اونچی عمارت نہ بناؤ کہ گر پڑے۔ ہمیں مخلوق قرار دو۔ اس کے بعد جو چاہو کہو۔ (بصائر الدرجات ۲۳۶/۵، الخرائج والجرائح ۲ ص ۷۳۵/۴۵، الثاقب فی المناقب ۴۵۲/۳۳۰، کشف الغمہ ۲ ص ۴۰۳)

۱۲۳۸۔ کامل التمار! میں ایک دن امام صادقؑ کی خدمت میں تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کامل! ہمارا ایک رب قرار دو جس کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ اس کے بعد جو چاہو بیان کرو۔

میں نے کہا کہ آپ کا بھی رب قرار دیں جو آپ کا مرجع ہو اور اس کے بعد جو چاہیں کہیں تو بچا کیا؟

یہ سن کر آپ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آخر کیا کہنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم ہمارے علم میں سے ایک الف سے زیادہ تم تک نہیں پہنچا ہے۔

(مختصر بصائر الدرجات ص ۵۹، بصائر الدرجات ۶/۵۰۷)

۱۲۳۹۔ امام صادقؑ! خبردار غالی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہے وہ تمہاری جیسی بات کرتا ہو اور مجہول الحال کے پیچھے اور کھلم کھلا فاسق کے پیچھے چاہے میانہ روہی کیوں نہ ہو۔ (تہذیب ۳ ص ۱۰۹/۳۱ روایت خلف بن حماد۔ الفقیہ ۱ ص ۳۷۹/۱۱۱۰)

۱۲۴۰۔ امام صادقؑ! اپنے نوجوانوں کے بارے میں غالیوں سے ہوشیار رہنا یہ انھیں

www.kitabmart.in

برباد نہ کرنے پائیں کہ غالی بدترین خلق خدا ہیں۔ جو خدا کی عظمت کو گھٹاتے ہیں اور بندوں کو خدا بناتے ہیں۔ خدا کی قسم۔ غالی یہود و نصاریٰ اور مجوس و مشرکین سے بھی بدتر ہیں۔ (امالی طوسیؒ ۶۵۰/ ۴۹/ ۱۳ روایت فضل بن یسار)

۱۲۴۱۔ امام رضاؑ! ہم آل محمدؐ وہ نقطۂ اعتدال ہیں جسے غالی پا نہیں سکتا ہے اور پیچھے رہنے والا اس سے آگے جا نہیں سکتا ہے۔ (کافی ا ص ۱۰۱/ ۳ روایت ابراہیم بن محمد الخزار و محمد بن الحسین)

www.kitabmart.in
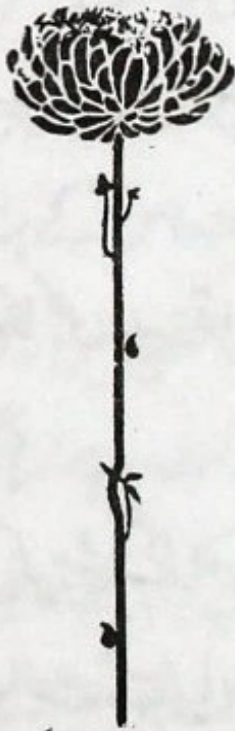
فصل دوم

غالیوں سے اہلبیتؑ کی برائت

۱۲۴۲ - امام علیؑ! خدایا میں غالیوں سے بری اور بیزار ہوں جس طرح کہ عیسیٰؑ بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے۔

خدایا انھیں بے سہارا کردے اور ان میں سے کسی ایک کی بھی مدد نہ کرنا (امالی طوسیؒ ۶۵۰ / ۱۳۵۰ روایت اصبغ بن نباتہ، مناقب ابن شہر آشوب ۱ صـ۲۶۳)

۱۲۴۳ - امام علیؑ - خبردار ہمارے بارے میں بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرنا - اس کے بعد ہمارے بارے میں جو چاہو کہہ سکتے ہو کہ تم ہماری حد تک نہیں پہنچ سکتے ہو اور ہوشیار رہو کہ ہمارے بارے میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے غلو کیا کہ میں غلو کرنے والوں سے بری اور بیزار ہوں - (احتجاج ۲ صـ۴۵۳ / ۳۱۴، تفسیر عسکری ۵۰ / ۲۴)

۱۲۴۴ - زین العابدینؑ! یہودیوں نے عزیر سے محبت کی اور جو چاہا کہہ دیا تو نہ ان کا عزیر سے کوئی تعلق رہا اور نہ عزیر کا ان سے کوئی تعلق رہا - یہی حال محبت عیسیٰ میں نصاریٰ کا ہوا - ہم بھی اسی راستہ پر چل رہے ہیں - ہمارے چاہنے والوں میں بھی ایک قوم پیدا ہوگی جو ہمارے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بات کہے گی تو نہ ان کا ہم سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہوگا۔ (رجال کشیؒ

www.kitabmart.in

ا ص ۳۳۶/ ۱۹۱ روایت ابو خالد کابلی)

۱۲۴۵ - الہروی! میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ! یہ آخر لوگ آپ کی طرف سے کیا نقل کر رہے ہیں؟

فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟

عرض کی کہ لوگ کہہ رہے ہیں، آپ حضرات لوگوں کو اپنا بندہ تصور کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا کہ خدایا۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے! تو گواہ ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے اور نہ میرے آبا، و اجداد نے کہی ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ اس امت کے مظالم ہم پر کس قدر زیادہ ہیں یہ ظلم بھی انھیں میں سے ایک ہے۔

اس کے بعد میری طرف رخ کر کے فرمایا۔ عبدالسلام! اگر سارے بندے ہمارے ہی بندے اور غلام ہیں تو ہم انھیں کس کے ہاتھ فروخت کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدا نے جو ہمیں حق ولایت دیا ہے کیا تم اس کے منکر ہو؟

میں نے عرض کیا کہ معاذ اللہ۔ میں یقیناً آپ کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہوں۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۱۸۴/ ۶)

گویا ظالموں نے اس حق ولایت الٰہیہ کی غلط توجیہ کر کے اس کا مطلب یہ نکال لیا اور اسے اہلبیتؑ کو بدنام کرنے کا ذریعہ قرار دیدیا۔ جوادی

۱۲۴۶ - الحسن بن الجہم! میں ایک دن مامون کے دربار میں حاضر ہوا تو حضرت علی بن موسی الرضاؑ بھی موجود تھے اور بہت سے فقہا، اور علما، علم کلام بھی موجود تھے۔ ان میں سے بعض افراد نے مختلف سوالات کئے اور مامون نے

کہا کہ یا اباالحسن! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک قوم آپ کے بارے میں غلو کرتی ہے اور حد سے آگے نکل جاتی ہے۔

www.kitabmart.in

آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد جعفرؑ بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن الحسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن ابی طالبؑ سے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خبردار مجھے میرے حق سے اونچا نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے اور اس کا ارشاد ہے "کسی بشر کی یہ مجال نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب وحکمت ونبوت عطا کرے اور وہ بندوں سے یہ کہہ دے کہ خدا کو چھوڑ کر میری بندگی کرو۔ ان سب کا پیغام یہ ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے پڑھتے ہو اور وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا ہے کہ ملائکہ یا انبیاء کو ارباب قرار دیدو۔ کیا وہ مسلمانوں کو کفر کا حکم دے سکتا ہے۔ آل عمران آیت ۷۹، ۸۰

اور حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔ حد سے آگے نکل جانے والا دوست اور حد سے گرا دینے والا دشمن اور میں خدا کی بارگاہ میں غلو کرنے والوں سے ویسے ہی برأت کرتا ہوں جس طرح عیسیٰ نے نصاریٰ سے برأت کی تھی۔

جب پروردگار نے فرمایا کہ "عیسیٰؑ! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو اور انھوں نے عرض کی کہ خدایا تو خدائے بے نیاز ہے اور میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں

www.kitabmart.in

کہ تو میرے دل کے راز بھی جانتا ہے اور میں تیرے علم کو نہیں جانتا ہوں ۔ تو تمام غیب کا جاننے والا ہے ۔ میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے اور میں ان کا نگراں تھا جب تک ان کے درمیان رہا ۔ اس کے بعد جب تو نے میری مدت عمل پوری کر دی تو اب تو ان کا نگراں ہے اور ہر شے کا شاہد اور نگراں ہے"۔
(مائدہ ۱۱۶، ۱۱۷)

اور پھر مالک نے خود اعلان کیا ہے کہ مسیح بن مریم صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں صدیقہ ہیں اور یہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے ۔ (مائدہ ۷۵)

"مسیح بندہ خدا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ملائکہ مقربین اس بات کا انکار کر سکتے ہیں ۔ (نساء ۱۷۲)

لہٰذا جو بھی انبیاء کے بارے میں ربوبیت کا ادعا کرے گا یا ائمہ کو رب یا نبی قرار دے گا یا غیر امام کو امام قرار دے گا ہم اس سے بری اور بیزار رہیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۰۰ / ۱)

۱۲۴۷ ۔ امام رضاؑ ۔ مقام دعا میں ! خدایا میں ہر طاقت و قوت کے ادعاء سے بری ہوں اور طاقت و قوت تیرے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے میں ان تمام لوگوں سے بھی بری ہوں جو ہمارے حق سے زیادہ دعویٰ کرتے ہیں اور ان سے بھی بری ہوں جو وہ کہتے ہیں جو ہم نے اپنے بارے میں نہیں کہا ہے ۔

خدایا خلق و امر تیرے لئے ہے ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔

خدایا ! تو ہمارا بھی خالق ہے اور ہمارے آباء و اجداد کا بھی خالق ہے ۔

www.kitabmart.in

خدایا ربوبیت کے لئے تیرے علاوہ کوئی سزاوار نہیں ہے اور الوہیت تیرے علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہیں ہے۔

خدایا ان نصاریٰ پر لعنت فرما جنھوں نے تیری عظمت کو گھٹا دیا اور ایسے ہی تمام عقیدہ والوں پر لعنت فرما۔

خدایا ہم تیرے بندے اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں تیرے بغیر اپنے واسطے نفع، نقصان، موت وحیات اور حشر ونشر کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے ہیں۔

خدایا! جس نے یہ خیال کیا کہ ہم ارباب ہیں ہم ان سے بیزار ہیں اور جس نے یہ کہا کہ تخلیق ہمارے ہاتھ میں ہے یا رزق کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے ہم اس سے بھی بیزار ہیں جس طرح عیسیٰؑ نصاریٰ سے بیزار تھے۔

خدایا ہم نے انھیں ان خیالات کی دعوت نہیں دی ہے لہٰذا ان کے جہلات کا ہم سے مواخذہ نہ کرنا اور ہمیں معاف کر دینا۔

خدایا زمین پر ان کافروں کی آبادیوں کو باقی نہ رکھنا کہ اگر یہ رہ گئے تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی فاجر اور کافر ہوگی۔

(الاعتقادات، صدوقؒ ص ۹۹)

www.kitabmart.in

فصل سوم

غالیوں کا کفر

۱۲۴۸۔ رسول اکرمؐ! میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے اہلبیتؑ سے جنگ کرنے والے اور دین میں غلو کرکے حد سے باہر نکل جانے والے۔ (الفقیہ ۳ ص۴۰۸ /۴۴۲۵)

۱۲۴۹۔ امام صادقؑ! کم سے کم وہ بات جو انسان کو ایمان سے باہر نکال دیتی ہے یہ ہے کہ کسی غالی کے پاس بیٹھ کر اس کی بات سنے اور پھر تصدیق کردے۔

میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد ماجد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے غالی اور قدریہ۔ (خصال ۲/۷۲/۱۰۹ روایت سالم)

غالی۔ وہ لوگ جو کسی بھی ہستی کو اس کی حد سے آگے بڑھا دیتے ہیں اور بندہ کے بارے میں خالق و رازق ہونے کا عقیدہ پیدا کر لیتے ہیں

قدریہ۔ جو لوگ کہ خیر و شر سب کا ذمہ دار خدا کو قرار دیتے ہیں یا بقولے تقدیر الٰہی کے سرے سے منکر ہیں۔

تشبیہ۔ جو لوگ خالق کو مخلوق کی شبیہ اور اس کے صفات کو مخلوقات کے صفات جیسا قرار دیتے ہیں انھیں مشبہ کہا جاتا ہے

تفویض۔ کائنات کے تمام اختیارات کو بندہ کے حوالہ کرکے خدا کو معطل کردینا۔

www.kitabmart.in

۱۲۵۰۔ امامؑ صادق نے مفضل سے ابوالخطاب کے اصحاب اور دیگر غالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مفضل! خبردار ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا اور مصافحہ و تعلقات نہ رکھنا۔ (رجال کشیؒ ۲ ص۵۸۶ / ۵۲۵)

۱۲۵۱۔ امام صادقؑ! خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے کہ وہ میرے والد پر بہتان باندھتا تھا۔ خدا نے اسے لوہے کا مزہ چکھا دیا۔ خدا ان تمام افراد پر لعنت کرے جو ہمارے بارے میں وہ کہیں جو ہم خود نہیں کہتے ہیں اور خدا ان افراد پر لعنت کرے جو ہمیں اس اللہ کی بندگی سے الگ کر دیں جس نے ہماری تخلیق کی ہے اور جس کی بارگاہ میں ہم کو واپس جانا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہماری پیشانیاں ہیں۔

(رجال کشیؒ ۲ ص۵۹۰ / ۵۴۲ روایت ابن مسکان)

۱۲۵۲۔ ہاشم جعفری! میں نے امام رضاؑ سے غالیوں اور تفویض والوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ غالی کافر ہیں اور تفویض کرنے والے مشرک ہیں جو ان کے ساتھ بیٹھتا ہے یا کھاتا پیتا ہے یا تعلقات رکھتا ہے یا شادی بیاہ کا رشتہ کرتا ہے یا انھیں پناہ دیتا ہے یا ان کے پاس امانت رکھتا ہے یا ان کی بات کی تصدیق کرتا ہے یا ایک لفظ سے ان کی مدد کرتا ہے وہ ولایت خدا، ولایت رسولؐ اور ولایت اہلبیتؑ سے خارج ہے۔

(عیون اخبار الرضا ۲ ص۲۰۳ / ۴)

۱۲۵۳۔ حسین بن خالد امام رضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص تشبیہ اور جبر کا عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر و مشرک ہے اور ہم دنیا و آخرت میں اس سے بیزار ہیں! ابن خالد! ہماری طرف سے تشبیہ اور جبر کے بارے میں غالیوں

www.kitabmart.in

نے بہت سی روایتیں تیار کی ہیں اور ان کے ذریعہ عظمت پروردگار کو گھٹایا ہے لہٰذا جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے وہی ہمارا دوست ہے ۔ جو ان کا موالی ہے وہ ہمارا عدو ہے اور جو ان کا عدو ہے وہی ہمارا موالی ہے جس نے ان سے تعلق رکھا اس نے ہم سے قطع تعلق کیا اور جس نے ان سے قطع تعلق کیا اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا ۔ جس نے ان سے بدسلوکی کی اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور جس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا ۔ جس نے ان کا احترام کیا اس نے ہماری توہین کی اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہمارا احترام کیا ۔ جس نے انھیں قبول کر لیا اس نے ہمیں رد کر دیا اور جس نے انھیں رد کر دیا اس نے ہمیں قبول کر لیا ۔ جس نے ان کے ساتھ احسان کیا اس نے ہمارے ساتھ برائی کی اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے ہمارے ساتھ احسان کیا ۔ جس نے ان کی تصدیق کی اس نے ہماری تکذیب کی اور جس نے ان کی تکذیب کی اس نے ہماری تصدیق کی ۔ جس نے انھیں عطا کیا اس نے ہمیں محروم کیا اور جس نے انھیں محروم کیا اس نے ہمیں عطا کیا ۔

فرزند خالد! جو ہمارا شیعہ ہوگا وہ ہرگز انھیں اپنا دوست اور مددگار نہ بنائے گا ۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۱ ص ۱۴۳/۴۵ ، التوحید ص ۳۶۴ ، الاحتجاج ۲ ص ۴۰۰)

www.kitabmart.in

فصل چہارم

ہلاکت غالی

۱۲۵۴۔ امام علیؑ! ہم اہلبیتؑ کے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ حد سے زیادہ تعریف کرنے والا اور بیہودہ افترا پردازی کرنے والا۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ۴۷۵/۱۰۰۵)

۱۲۵۵۔ امام علیؑ! میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ افراط کرنے والا غالی اور دشمنی رکھنے والا کینہ پرور۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل ۲ ص۵۷۱/۹۶۴ روایت ابن مریم۔ نہج البلاغہ حکمت نمبر۱۱۷، خصائص الائمہ ص۱۲۴، شرح نہج البلاغہ معتزلی ۲۰ ص۲۲)

۱۲۵۶۔ امام علیؑ۔ عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے۔ افراط کرنے والا دوست جسے محبت غیر حق تک کھینچ لے جائے گی اور گھٹانے والا دشمن جسے بغض ناحق خیالات تک لے جائے گا۔ میرے بارے میں بہترین افراد اعتدال والے ہیں لہٰذا تم سب اسی راستہ کو اختیار کرو۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر۱۲۷)

۱۲۵۷۔ رسول اکرمؐ! یا علیؑ! تمھارے اندر ایک عیسیٰؑ بن مریم کی شباہت بھی ہے کہ انھیں قوم نے دوست رکھا تو دوستی میں اس قدر افراط سے کام لیا کہ بالآخر ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے دشمنی میں اس قدر زیادتی کی کہ وہ بھی ہلاک

www.kitabmart.in

ہو گئے۔ ایک قوم حد اعتدال میں رہی اور اس نے نجات حاصل کر لی۔
(امالی طوسیؒ ص۳۴۵ روایت عبید اللہ بن علی، تفسیر فرات ص۴۰۴ کشف الغمہ ا ص۳۲۱)

۱۲۵۸۔ امام علیؑ! مجھ سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک عیسیٰؑ کی مثال بھی پائی جاتی ہے کہ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی تو ان کی ماں کے بارے میں بکواس شروع کر دی اور نصاریٰ نے محبت کی تو انھیں وہاں پہنچا دیا جو ان کی جگہ نہیں تھی۔

دیکھو میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری وہ تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے اور مجھ سے دشمنی کرنے والا جسے عداوت الزام تراشی پر آمادہ کر دے گی۔ (مسند ابن حنبل ا ص۳۳۶ / ۱۳۷۶، صواعق محرقہ ص۱۲۳، مسند ابویعلیٰ ا ص۲۷۴ / ۵۳۰، تاریخ دمشق حالات امام علیؑ ۲ ص۲۳۷ / ۷۴۲، امالی طوسیؒ ۲۵۶ / ۴۶۲، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص۶۳ / ۲۶۳، مناقب ابن شہر آشوب ۲ ص۶۱)

www.kitabmart.in

فصل پنجم

غلو کی روایات سب جعلی ہیں

۱۲۵۹۔ ابراہیم بن ابی محمود! میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ! ہمارے پاس امیر المومنینؑ کے فضائل اور آپ کے فضائل میں بہت سے روایات ہیں جنھیں مخالفین نے بیان کیا ہے اور آپ حضرات نے نہیں بیان کیا ہے کیا ہم ان پر اعتماد کر لیں؟

فرمایا ابن ابی محمود۔ مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد اور اپنے جد کے حوالہ سے بتایا ہے کہ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی کی بات پر اعتماد کیا گویا اس کا بندہ ہو گیا۔ اب اگر متکلم اللہ کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ اللہ کا بندہ ہو گا اور اگر ابلیس کی بات کہہ رہا ہے تو یہ ابلیس کا بندہ ہو گا۔

اس کے بعد فرمایا۔ ابن ابی محمود! ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل میں بہت روایات وضع کی ہیں اور انھیں تین قسموں پر تقسیم کیا ہے ایک حصہ غلو کا ہے۔ دوسرے میں ہمارے امر کی توہین ہے اور تیسرے میں ہمارے دشمنوں کی برائیوں کی صراحت ہے۔

لوگ جب غلو کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں اور جب تقصیر کی

www.kitabmart.in

روایات سنتے ہیں تو ہمارے بارے میں یہی عقیدہ قائم کر لیتے ہیں اور جب ہمارے دشمنوں کی نام بنام برائی سنتے ہیں تو ہمیں نام بنام گالیاں دیتے ہیں جبکہ پروردگار نے خود فرمایا ہے کہ غیر خدا کی عبادت کرنے والوں کے معبودوں کو برا نہ کہو ورنہ وہ عداوت میں بلا کسی علم کے خدا کو بھی برا کہیں گے۔

ابن ابی محمود! جب لوگ داہنے بائیں جا رہے ہوں تو جو ہمارے راستہ پر رہے گا ہم اس کے ساتھ رہیں گے اور جو ہم سے الگ ہو جائیگا ہم اس سے الگ ہو جائیں گے۔ کم سے کم وہ بات جس سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یہ ہے کہ ذرہ کو گٹھلی کہہ دے اور اسی کو دین بنا لے اور اس کے مخالف سے برأت کا اعلان کر دے۔

ابن ابی محمود! جو کچھ میں نے کہا ہے اسے یاد رکھنا کہ اسی میں میں نے دنیا و آخرت کا سارا خیر جمع کر دیا ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ا ص ۳۰۴ /۶۳، بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۲۱)

www.kitabmart.in

قسم چہار دہم[۱۴]

کون اہلبیتؑ سے ہے اور کون نہیں ہے؟

اوّل ۔ اہلبیتؑ والوں کے صفات

دوم ۔ بیگانوں کے اوصاف

سوم ۔ اہلبیتؑ والوں کی ایک جماعت

www.kitabmart.in

فصل اول

اہلبیتؑ والوں کے صفات

"جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا"۔ (سورۂ ابراہیم آیت ۳۶)

۱۲۶۰۔ رسول اکرمؐ۔ ہر متقی انسان میرے وابستگان میں شمار ہوتا ہے۔

(الفردوس ۱ ص۴۱۸ / ۱۶۹۱ روایت انس بن مالک)

۱۲۶۱۔ انس! رسول اکرمؐ سے دریافت کیا گیا کہ آل محمدؐ سے کون افراد مراد ہیں؟

فرمایا ہر متقی اور پرہیزگار۔

پروردگار نے فرمایا ہے کہ اُس کے اولیاء صرف متقین ہیں۔

(المعجم الاوسط ۳ ص۳۳۸ / ۳۳۳۲)

۱۲۶۲۔ ابوعبیدہ امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرے وہ ہم اہلبیتؑ سے ہے تو میں نے عرض کی میں آپ پر قربان میں بھی آپ سے ہوں؟

فرمایا بیشک کیا تم نے حضرت ابراہیمؑ کا قول نہیں سنا ہے کہ جو میرا اتباع کرے وہ مجھ سے ہے۔ (تفسیر عیاشی ۲ ص۲۳۱ / ۳۲)

۱۲۶۳۔ امام صادقؑ! جو تم میں سے تقویٰ اختیار کرے اور نیک کردار ہو جائے وہ ہم اہلبیت سے ہے۔ راوی نے عرض کی کہ آپ سے فرزند رسولؐ؟

فرمایا بیشک ہم سے۔ کیا تم نے پروردگار کا ارشاد نہیں سنا ہے کہ "جو

www.kitabmart.in

ان سے محبت کرے گا وہ ان سے ہوگا۔" (مائدہ ۵۱)

اور حضرت ابراہیمؑ نے کہا ہے کہ جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔

(دعائم الاسلام ۱ ص ۶۲، تفسیر عیاشی ۲ ص ۲۳۱ / ۳۳ روایت محمد الحلبی)

۱۲۶۴۔ حسن بن موسیٰ الوشاء البغدادی۔ میں خراسان میں امام رضاؑ کی مجلس میں حاضر تھا اور زید بن موسیٰ بھی موجود تھے جو مجلس میں موجود ایک جماعت پر فخر کر رہے تھے کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں اور حضرت دوسری قوم سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے زید کی بات سنی تو فوراً متوجہ ہو گئے۔

فرمایا۔ زید! تمھیں کوفہ کے بقالوں کی تعریف نے مغرور بنا دیا ہے۔ دیکھو حضرت فاطمہؑ نے اپنی عصمت کا تحفظ کیا تو خدا نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا لیکن یہ شرف صرف حسنؑ و حسینؑ اور بطن فاطمہؑ سے پیدا ہونے والوں کے لئے ہے۔

ورنہ اگر موسیٰ بن جعفرؑ خدا کی اطاعت میں دن میں روزہ رکھیں رات میں نمازیں پڑھیں اور تم اس کی معصیت کرو اور اس کے بعد دونوں روز قیامت حاضر ہوں اور تم ان سے زیادہ نگاہ پروردگار میں عزیز ہو جاؤ۔ یہ ناممکن ہے۔

کیا تمھیں نہیں معلوم کہ امام زین العابدینؑ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے نیک کردار کے لئے دہرا اجر ہے اور بدکردار کے لئے دہرا عذاب ہے۔

حسن وشاء کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا۔

حسن! تم اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو؟

"پروردگار نے کہا کہ اے نوحؑ یہ تمھارے اہل سے نہیں ہے۔ یہ عمل غیر صالح ہے۔ (ہود ۴۶)

www.kitabmart.in

تو میں نے عرض کی کہ بعض لوگ پڑھتے ہیں "عملٌ غیر صالح" اور بعض لوگ پڑھتے ہیں "عملَ غیرِ صالح" اور اس طرح فرزند نوح ماننے انکار کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہر گز نہیں۔

وہ نوحؑ کا بیٹا تھا لیکن جب خدا کی معصیت کی تو خدا نے فرزندی سے خارج کر دیا۔

یہی حال ہمارے چاہنے والوں کا ہے کہ جو خدا کی اطاعت نہ کرے گا وہ ہم سے نہ ہوگا اور تم اگر ہماری اطاعت کروگے تو ہم اہلبیتؑ میں شمار ہو جاؤ گے۔ (معانی الاخبار ۱۰۶/۱، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۳۲/۱)

www.kitabmart.in

فصل دوم

اہلبیتؑ سے بیگانہ افراد کے صفات

۱۲۶۵ - رسول اکرمؐ ! جو شخص ہنسی خوشی ذلت کا اقرار کرلے وہ ہم اہلبیتؑ سے نہیں ہے - (تحف العقول ص۵۸)

۱۲۶۶ - رسول اکرمؐ ! جو ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے فضل کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ ہم اہلبیتؑ سے نہیں ہے (جامع الاحادیث قمی ص۱۱۲ روایت طلحہ بن زید، الجعفریات ص۱۸۳، امالی مفید ۱۸/ ۶ روایت ابوالقاسم محمد بن علی ابن الحنفیہ، کافی ۲ ص۱۶۵/ ۲ روایت احمد بن محمد)

۱۲۶۷ - رسول اکرمؐ ! جو بزرگ کا احترام نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے - (مسند ابن حنبل ا ص۵۵۴ /۲۳۲۹ روایت ابن عباس)

۱۲۶۸ - رسول اکرمؐ ! ایہا الناس - ہم اہلبیتؑ وہ ہیں جنھیں پروردگار نے ان امور سے محفوظ رکھا ہے کہ ہم نہ فتنہ کرتے ہیں اور نہ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں - نہ جھوٹ بولتے ہیں - نہ کہانت کرتے ہیں - نہ جادو کرتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں نہ بدعت کرتے ہیں نہ شک و ریب میں مبتلا ہوتے ہیں - نہ حق سے روکتے ہیں نہ نفاق کرتے ہیں لہٰذا اگر کسی میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور خدا بھی اس سے بیزار ہے اور ہم بھی بیزار ہیں اور

www.kitabmart.in

جس سے خدا بیزار ہو جائے اسے جہنم میں داخل کر دے گا جو بدترین منزل ہے۔ (تفسیر فرات کوفی ۳۰۷/۴۱۲ روایت عبداللہ بن عباس)

۱۲۶۹۔ رسول اکرمؐ! جس کی اذیت سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ رہے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۴/۲ روایت ابراہیم بن ابی محمود عن الرضاؑ عوالی اللئالی ۱ ص ۲۵۹/۳۳)

۱۲۷۰۔ رسول اکرمؐ! جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مسند ابن حنبل ۵ ص ۵۴۴/۱۶۴۸۹ روایت ابی بردہ بن بنار۔ سنن ابن ماجہ ۲ ص ۴۹/۲۲۲۴، مستدرک حاکم ۱۱ ص ۲۱۵۳، کافی ۵ ص ۱۶۰/۱، تہذیب ۷ ص ۱۲/۴۸ روایت ہشام بن سالم عن الصادقؑ)

۱۲۷۱۔ رسول اکرمؐ! جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (الفقیہ ۳ ص ۲۷۳/۳۹۸۶، عیون اخبار الرضاؑ ۲ ص ۲۹/۲۶، مسند زید ص ۴۸۹، فقہ الرضاؑ ص ۳۶۹)

۱۲۷۲۔ رسول اکرمؐ! جو امانت میں خیانت کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی ۵ ص ۱۳۳/۷ روایت سکونی عن الصادقؑ)

۱۲۷۳۔ امام صادقؑ! یاد رکھو کہ جو ہمسایہ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی ۲ ص ۶۶۸/۱۱ روایت ابی الربیع الشامی)

۱۲۷۴۔ امام صادقؑ! جو نماز شب نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (المقنع ص ۱۳۱، المقنعہ ص ۱۱۹، روضۃ الواعظین ص ۳۲۱)

۱۲۷۵۔ امام صادقؑ! اگر شہر میں ایک لاکھ آدمی ہیں اور کوئی ایک بھی اس سے زیادہ متقی ہے تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (کافی ۲ ص ۷۸/۱۰ روایت علی بن ابی زید)

www.kitabmart.in

۱۲۷۶ - امام صادقؑ! وہ ہم سے نہیں ہے جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑ دے یا آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑ دے ۔ (الفقیہ ۳ ص ۱۵۶ / ۳۵۶۸، فقہ الرضاؑ ص ۳۳۷)

۱۲۷۷ - امام صادقؑ! جو زبان سے ہمارے موافق ہو اور اعمال و آثار میں ہمارے خلاف ہو وہ ہم سے نہیں ہے ۔ (مشکوۃ الانوار ص ۷۰، مستطرفات السرائر ۱۴۷ / ۲۱ روایت محمد بن عمر بن حنظلہ)

۱۲۷۸ - ابوالربیع شامی! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر اصحاب سے چھلک رہا تھا جہاں شام ۔ خراسان اور دیگر علاقوں کے افراد موجود تھے کہ مجھے بیٹھنے کی جگہ بھی نہیں ملی ۔ ایک مرتبہ حضرت ٹیک لگا کر بیٹھے اور فرمایا کہ اے شیعہ آل محمدؐ! یاد رکھو کہ وہ ہم سے نہیں ہے جو غصہ میں نفس پر قابو نہ پا سکے اور ساتھی کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرے ۔ حسن اخلاق اور حسن رفاقت اور حسن مزاج کا مظاہرہ نہ کرے ۔

اے شیعہ آل محمدؐ! جہاں تک ممکن ہو خدا سے ڈرو ۔ اس کے بعد ہر قوت و طاقت اللہ ہی کے سہارے ہے ۔ (کافی ۲ ص ۶۳۷ / ۲، الفقیہ ۲ ص ۲۷۴ / ۲۴۲۳، المحاسن ۲ ص ۱۰۲ / ۲۷۰، تحف العقول ص ۳۸۰، مستطرفات السرائر ۶۱ / ۳۳)

۱۲۷۹ - امام صادقؑ! پروردگار عالم نے تم پر ہماری محبت اور موالات واجب قرار دی ہے اور ہماری اطاعت کو فرض قرار دیا ہے لہٰذا جو ہم سے ہے اسے ہماری اقتدا کرنی چاہیئے اور ہماری شان ورع و تقویٰ ۔ سعی عمل ۔ ہر شخص کی امانت کی واپسی ۔ صلۂ رحم ۔ مہمان نوازی، درگذر ہے اور جو ہماری اقتدا نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے ۔ اختصاص ص ۲۴۱)

www.kitabmart.in

۱۲۸۰- امام کاظمؑ! وہ ہم سے نہیں ہے جو روزانہ اپنے نفس کا حساب نہ کرے کہ اگر عمل اچھا کیا ہے تو خدا سے اضافہ کی دعا کرے اور اگر برا کیا ہے تو استغفار اور توبہ کرے۔ (کافی ۲ ص ۴۵۳/ ۲ روایت ابراہیم بن عمر یمانی۔ تحف العقول ص ۳۹۶، اختصاص ص ۲۶، ۲۴۳، مشکوٰۃ الانوار ۷۰۔ ۲۴۷، الزہد للحسین بن سعید ص ۷۶/ ۲۰۳)

۱۲۸۱- امام رضاؑ! جو ہم سے قطع تعلق رکھے یا تعلقات رکھنے والے سے قطع تعلق کرلے یا ہماری مذمت کرنے والے کی تعریف کرے یا مخالف کا احترام کرے وہ ہم سے نہیں ہے اور ہم بھی اس سے نہیں ہیں۔ (صفات الشیعہ ۸۵/ ۱۰ روایت ابن فضال)

۱۲۸۲- الہروی! میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ فرزند رسولؐ! ذرا جنت وجہنم کے بارے میں فرمائیے کہ کیا ان کی تخلیق ہوچکی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بیشک! رسول اکرمؐ شب معراج جنت میں جاچکے ہیں اور جہنم کو دیکھ چکے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں علم خدا میں ہیں لیکن ان کی تخلیق نہیں ہوئی ہے۔ فرمایا یہ لوگ ہم سے نہیں ہیں اور نہ ہم ان سے ہیں جس نے جنت وجہنم کی خلقت کا انکار کیا اس نے رسول اکرمؐ کو جھٹلایا اور ہماری تکذیب کی اور اس کا ہماری ولایت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے جس کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ "یہ وہ جہنم ہے جس کو مجرمین جھٹلا رہے تھے اب اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان چکر لگا رہے ہیں۔ رحمان ۴۳- ۴۴۔ (توحید ۱۱۸/ ۲۱، عیون اخبار الرضاؑ ص ۱۱۶/ ۳، احتجاج ۲ ص ۳۸۱/ ۲۸۶)

www.kitabmart.in

فصل سوم

جن افراد کو اہلبیتؑ میں شامل کیا گیا ہے

۱- ابوذر

۱۲۸۳- رسول اکرمؐ! ابوذر- تم ہم اہلبیتؑ سے ہو- (امالی طوسیؒ ۵۲۵/۱۱۶۲، مکارم الاخلاق ۲ ص۳۶۳/۲۶۶۱، تنبیہ الخواطر ۲ ص۵۱ روایت ابوذر)

۲- ابوعبیدہ

۱۲۸۴- ابوالحسن! ابوعبیدہ کی زوجہ ان کے انتقال کے بعد امام صادقؑ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ میں اس لئے رو رہی ہوں کہ انھوں نے غربت میں انتقال کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ غریب نہیں تھے- وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں-
(مستطرفات السرائر ۴۰/۴)

۳- راہب بلیخ

۱۲۸۵- حبہ عرنی! جب حضرت علیؑ بلیخ نامی جگہ پر فرات کے کنارہ اترے تو ایک راہب صومعہ سے نکل کر آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو آبا و اجداد سے وراثت میں ملی ہے اور اسے اصحاب عیسیٰ بن مریم نے

www.kitabmart.in

لکھا ہے۔ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا وہ کہاں ہے لاؤ۔ اس نے کہا اس کا مفہوم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس خدا کا فیصلہ ہے جو اس نے کتاب میں لکھ دیا ہے کہ وہ مکہ والوں میں ایک رسول بھیجنے والا ہے جو انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔ اللہ کا راستہ دکھائے گا اور نہ بداخلاق ہوگا اور نہ تندمزاج اور نہ بازاروں میں چکر لگانے والا ہوگا۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا بلکہ عفو و درگذر سے کام لے گا۔ اس کی امت میں وہ حمد کرنے والے ہوں گے جو ہر بلندی پر شکر پروردگار کریں گے اور ہر صعود و نزول پر حمد خدا کریں گے۔ ان کی زبانیں تہلیل و تکبیر کے لئے ہموار ہوں گی۔ خدا اسے تمام دشمنوں کے مقابلہ میں امداد دے گا اور جب اس کا انتقال ہوگا تو امت میں اختلاف پیدا ہوگا۔ اس کے بعد پھر اجتماع ہوگا اور ایک مدت تک باقی رہے گا۔ اس کے بعد ایک شخص کنارۂ فرات سے گذرے گا جو نیکیوں کا حکم دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا ہوگا۔ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرے گا۔ دنیا اس کی نظر میں تیز و تند ہواؤں میں راکھ سے زیادہ بے قیمت ہوگی اور موت اس کے لئے پیاس میں پانی پینے سے بھی زیادہ آسان ہوگی۔ اندر خوف خدا رکھتا ہوگا اور باہر پروردگار کا مخلص بندہ ہوگا خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوگا۔

اس شہر کے لوگوں میں سے جو اس نبی کے دور تک باقی رہے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا اس کے لئے جنت اور رضائے خدا ہوگی اور جو اس بندہ نیک کو پالے اس کا فرض ہے کہ اس کی امداد کرے کہ اس کے ساتھ قتل

www.kitabmart.in

شہادت ہے اور اب میں آپ کے ساتھ رہوں گا اور ہرگز جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ آپ کے ہر غم میں شرکت کروں۔

یہ سن کر حضرت علیؑ رو دیے اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نظر انداز نہیں کیا ہے اور تمام نیک بندوں کی کتابوں میں میرا ذکر کیا ہے۔

راہب یہ سن کر بے حد متاثر ہوا اور مستقل امیر المومنینؑ کے ساتھ رہنے لگا یہاں تک کہ صفین میں شہید ہو گیا تو جب لوگوں نے مقتولین کو دفن کرنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کہ راہب کو تلاش کرو۔

اور جب مل گیا تو آپ نے نماز جنازہ ادا کر کے دفن کر دیا اور فرمایا کہ یہ ہم اہلبیتؑ سے ہے اور اس کے بعد بار بار اس کے لئے استغفار فرمایا۔

(مناقب خوارزمی ص ۲۴۲، وقعۃ صفین ص ۱۴۷)

۴۔ سعد الخیرؒ

۱۲۸۶۔ ابو حمزہ! سعد بن عبد الملک جو عبد العزیز بن مروان کی اولاد میں تھے اور امام باقرؑ انھیں سعد الخیر کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ایک دن امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عورتوں کی طرح گریہ کرنا شروع کر دیا۔

حضرت نے فرمایا کہ سعد! اس رونے کا سبب کیا ہے؟

عرض کی۔ کس طرح نہ روؤں جبکہ میرا شمار قرآن مجید میں شجرۂ ملعونہ میں کیا گیا ہے۔

فرمایا کہ تم اس میں سے نہیں ہو۔ تم اموی ہو لیکن ہم اہلبیتؑ میں ہو۔ کیا تم نے قرآن مجید میں جناب ابراہیمؑ کا یہ قول نہیں سنا ہے۔

www.kitabmart.in

"جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا"۔ (اختصاص ص۸۵)

۵۔ سلمانؓ

۱۲۸۷۔ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ سلمانؓ ہم اہلبیتؑ سے ہیں اور مخلص ہیں لہٰذا انھیں اپنے لئے اختیار کر لو۔ (مسند ابو یعلیٰ ۶ ص۱۷۷/۶۷۳۹ روایت سعد الاسکاف عن الباقرؑ۔ الفردوس ۲ ص۳۳۷/ ۳۵۳۲)

۱۲۸۸۔ ابن شہر آشوب! لوگ خندق کھود رہے تھے اور گنگنا رہے تھے۔ صرف سلمانؓ اپنی دھن میں لگے ہوئے تھے اور زبان سے معذور تھے کہ رسول اکرمؐ نے دعا فرمائی۔

خدایا سلمانؓ کی زبان کی گرہ کھول دے چاہے دو شعر ہی کیوں نہ ہوں
چنانچہ سلمانؓ نے یہ اشعار شروع کر دیے

میرے پاس زبان عربی نہیں ہے کہ میں شعر کہوں۔ میں تو پروردگار سے قوت اور نصرت کا طلب گار ہوں۔

اپنے دشمن کے مقابلہ میں اور نبی طاہر کے دشمن کے مقابلہ میں۔ وہ پیغمبر جو پسندیدہ اور تمام فخر کا حامل ہے۔

تاکہ جنت میں قصر حاصل کر سکوں اور ان حوروں کے ساتھ رہوں جو چاند کی طرح روشن چہرہ ہوں۔

مسلمانوں میں یہ سن کر شور مچ گیا اور سب نے سلمان کو اپنے قبیلہ میں شامل کرنا چاہا تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ سلمانؓ ہم اہلبیتؑ سے ہیں۔
(مناقب ۱ ص۸۵)

۱۲۸۹۔ رسول اکرمؐ۔ سلمانؓ! تم ہم اہلبیتؑ سے ہو اور اللہ نے تمھیں اوّل و آخر کا

www.kitabmart.in

علم عنایت فرمایا ہے اور کتاب اول و آخر کو بھی عطا فرمایا ہے ۔ (تہذیب تاریخ دمشق ۶ ص۲۰۳ روایت زید بن ابی اوفیٰ)

۱۲۹۰ - امام علیؑ! سلمانؓ نے اوّل و آخر کا سارا علم حاصل کرلیا ہے اور وہ سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ہم اہلبیتؑ سے ہیں ۔

(تہذیب تاریخ دمشق ۶ ص۲۰۱ روایت ابوالنجتری ۔ امالی صدوقؒ ص۲۰۹ / ۸ روایت مسیب بن نجیہ ۔ اختصاص ص۱۱، رجال کشیؒ ا ص۵۲ / ۲۵ روایت زرار ، الطرائف ۱۱۹ / ۱۸۳ روایت ربیعہ السعدی ، الدرجات الرفیعہ ص۲۰۹ روایت ابوالنجتری)

۱۲۹۱ - ابن الکوار! یا امیر المومنینؑ! ذرا سلمانؓ فارسی کے بارے میں فرمائیے؟

فرمایا کیا کہنا ۔ مبارک ہو ۔ سلمانؓ ہم اہلبیتؑ سے ہیں ۔ اور تم میں لقمان حکیم جیسا اور کون ہے ۔ سلمانؓ کو اول و آخر سب کا علم ہے ۔ (احتجاج ا ص۶۱۶ / ۱۳۹ روایت اصبغ بن نباتہ ، الغارات ا ص۱۷۷ روایت ابوعمرو الکندی ۔ تہذیب تاریخ دمشق ۶ ص۲۰۴)

۱۲۹۲ - امام باقرؑ! ابوذرؓ سلمانؓ کے پاس آئے اور وہ پتیلی میں کچھ پکا رہے تھے ۔ دونوں محوِ گفتگو تھے کہ اچانک پتیلی الٹ گئی اور ایک قطرہ سالن نہیں گرا ۔ سلمانؓ نے اسے سیدھا کر دیا ۔ ابوذرؓ کو بے حد تعجب ہوا ۔ دوبارہ پھر ایسا ہی ہوا تو ابوذر دہشت زدہ ہو کر سلمانؓ کے پاس سے نکلے اور اسی سوچ میں تھے کہ اچانک امیر المومنینؑ سے ملاقات ہوگئی ۔

فرمایا ابوذرؓ! سلمانؓ کے پاس سے کیوں چلے آئے اور یہ چہرہ پر دہشت کیسی ہے!

ابوذرؓ نے سارا واقعہ بیان کیا ۔

www.kitabmart.in

فرمایا ابوذر! اگر سلمانؓ اپنے تمام علم کا اظہار کر دیں تو تم ان کے قاتل کے لئے دعائے رحمت کروگے اور ان کی کرامت کو برداشت نہ کر سکوگے۔

دیکھو! سلمانؓ اس زمین پر خدا کا دروازہ ہیں۔ جو انھیں پہچان لے وہ مومن ہے اور جو انکار کردے وہ کافر ہے۔ سلمانؓ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔

(رجال کشی ۱ ص۵۹ / ۳۳ روایت جابر)

۱۲۹۳۔ حسن بن صہیب امام باقرؑ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے سامنے سلمانؓ فارسی کا ذکر آیا تو فرمایا خبردار انھیں سلمانؓ فارسی مت کہو۔ سلمانؓ محمدی کہو کہ وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ (رجال کشی ۱ ص۵۴/۲۶ ، ۷/۴۲ روایت محمد بن حکیم، روضۃ الواعظین ص۳۱۱)

۶۔ عمر بن یزید

۱۲۹۴۔ عمر بن یزید! امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن یزید! خدا کی قسم تم ہم اہلبیتؑ سے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ پر قربان۔ آل محمدؐ سے؟

فرمایا بیشک انھیں کے نفس سے!

عرض کیا انھیں کے نفس سے؟ فرمایا بیشک انھیں کے نفس سے! کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی ہے "یقیناً ابراہیم سے قریب تر ان کے پیرو تھے اور پھر یہ پیغمبر اور صاحبان ایمان ہیں اور اللہ صاحبان ایمان کا سرپرست ہے"۔ آل عمران ۶۸

اور پھر یہ ارشاد الٰہی "جس نے میرا اتباع کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی تو بیشک خدا غفور رحیم ہے۔ ابراہیم آیت ۳۶

(امالی طوسیؒ ۴۵/۵۳، بشارۃ المصطفیٰ ص۶۸)

www.kitabmart.in

۷- عیسیٰ بن عبداللہ قمی

۱۳۹۵- یونس! میں مدینہ میں تھا تو ایک کوچہ میں امام صادقؑ کا سامنا ہو گیا۔

فرمایا یونس! جاؤ دیکھو دروازہ پر ہم اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کھڑا ہے میں دروازہ پر آیا تو دیکھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ بیٹھے ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔

فرمایا میں قم کا ایک مسافر ہوں

ابھی چند لمحہ گذرے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے اور گھر میں مع سواری کے داخل ہو گئے۔

پھر مجھے دیکھ کر فرمایا کہ دونوں آدمی اندر آؤ اور پھر فرمایا یونس! شائد تمھیں میری بات عجیب دکھائی دی ہے۔

دیکھو عیسیٰ بن عبداللہ ہم اہلبیتؑ سے ہیں۔

میں نے عرض کی میری جان قربان یقیناً مجھے تعجب ہوا ہے کہ عیسیٰ بن عبداللہ تو قم کے رہنے والے ہیں۔ یہ آپ کے اہلبیتؑ میں کس طرح ہو گئے۔

فرمایا یونس! عیسیٰ بن عبداللہ ہم میں سے ہیں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (امالی مفید ۱۴۰/۶، اختصاص ص۶۸، رجال کشی ۲ ص۶۲۴/۶۰۷)

۱۲۹۶- یونس بن یعقوب! عیسیٰ بن عبداللہ امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر جب چلے گئے تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ انھیں دوبارہ بلاؤ۔

اس نے بلایا اور جب آ گئے تو آپ نے انھیں کچھ وصیتیں فرمائیں

www.kitabmart.in

اور پھر فرمایا۔ عیسیٰ بن عبداللہ! میں نے اس لئے نصیحت کی ہے کہ قرآن مجید نے اہل کو نماز کا حکم دینے کا حکم دیا ہے اور تم ہمارے اہلبیتؑ میں ہو۔

دیکھو جب آفتاب یہاں سے یہاں تک عصر کے ہنگام پہنچ جائے۔

تو چھ رکعت نماز ادا کرنا اور یہ کہہ کر رخصت کر دیا اور پیشانی کا بوسہ بھی دیا۔

(اختصاص ص ۱۹۵، رجال کشی ۲ ص ۶۲۵ / ۶۱۰)

۸۔ فضیل بن یسار

۱۲۹۷۔ امام صادقؑ! خدا فضیل بن یسار پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہم اہلبیتؑ سے تھے۔ (الفقیہ ۴ ص ۴۴۱، رجال کشی ۲ ص ۴۷۳ / ۳۸۱ روایت ربعی بن عبداللہ فضیل بن یسار کے غسل دینے والے کے حوالہ سے!

۹۔ یونس بن یعقوب

۱۲۹۸۔ یونس بن یعقوب! مجھ سے امام صادقؑ یا امام رضاؑ نے کوئی مخفی بات بیان کی اور پھر فرمایا کہ تم ہمارے نزدیک متہم نہیں ہو۔ تم ایک شخص ہو جو ہم اہلبیتؑ سے ہو۔ خدا تمھیں رسول اکرمؐ اور اہلبیتؑ کے ساتھ محشور کرے اور خدا انشاء اللہ ایسا کرنے والا ہے۔ (رجال کشی ۲ ص ۶۸۵ / ۷۲۴)

والحمد للہ رب العالمین

۲۸۔ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

صبح ۵ بجے گلف ایر واپسی از لندن

www.kitabmart.in

فہرست مآخذ و مدارک

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
ابوالفیض محمد بن محمد الحسینی الزبیدی (متوفی ۱۲۰۵ھ)

۲۔ اثبات الوصیۃ للامام علی بن ابی طالبؑ
ابوالحسن علی بن الحسین المسعودی (متوفی ۳۴۶ھ)

۳۔ اثبات الہداۃ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی (متوفی ۱۱۰۴ھ)

۴۔ الاحتجاج علی اہل اللجاج
ابومنصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (متوفی ۶۲۰ھ)

۵۔ احقاق الحق و ازہاق الباطل
قاضی نوراللہ بن السید الشریف اللہ (متوفی ۱۰۱۹ھ)

۶۔ احیاء علوم الدین ابوحامد محمد بن الغزالی (متوفی ۵۰۵ھ)

۷۔ الاخبار الطوال ابوحنیفہ احمد بن داؤد الدینوری (متوفی ۲۸۲ھ)

۸۔ الاختصاص ابوعبداللہ محمد بن النعمان العکبری المفید
(متوفی ۴۱۳ھ)

۹۔ اختیار معرفۃ الرجال (رجال کشی) ابوجعفر محمد بن الحسن (شیخ طوسیؒ)
(متوفی ۴۶۰ھ)

۱۰۔ الادب المفرد ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری (متوفی ۲۵۶ھ)

www.kitabmart.in

۱۱ - ارشاد القلوب ابو محمد الحسن بن ابی الحسن الدیلمی (متوفی ۷۱۱ھ)

۱۲ - الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد

ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان الشیخ المفید (متوفی ۴۱۳ھ)

۱۳ - اسباب نزول القرآن

ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیشا پوری (متوفی ۴۶۸ھ)

۱۴ - الاستبصار فیما اختلف من الاخبار ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی

(متوفی ۴۶۰ھ)

۱۵ - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر القرطبی (متوفی ۳۶۳ھ)

۱۶ - اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

فخر الدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم الشیبانی (متوفی ۶۳۰ھ)

۱۷ - الاصابۃ فی تمییز الصحابہ ابو الفضل احمد بن علی بن الحجر العسقلانی

متوفی ۸۵۲ھ

۱۸ - الاصول الستۃ عشر دار الشبستری

۱۹ - الاعتقادات و تصحیح الاعتقادات

محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی الصدوقؒ (متوفی ۳۸۱ھ)

۲۰ - اعلام الدین فی صفات المومنین الحسن بن ابی الحسن الدیلمی

(متوفی ۷۱۱ھ)

۲۱ - اِعلام الوریٰ باَعلام الھدیٰ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی

(متوفی ۵۴۸ھ)

۲۲ - اعیان الشیعہ السید محسن بن عبد الکریم الامین الحسینی العاملی (متوفی ۱۳۷۱ھ)

www.kitabmart.in

۲۳ - اقبال الاعمال الحسنہ فیما یعمل مرۃ فی السنہ
علی بن موسیٰ الحلی (ابن طاؤس) (متوفی ۶۶۴ھ)

۲۴ - امالی الشجری یحییٰ بن الحسین الشجری (متوفی ۴۹۹ھ)

۲۵ - امالی صدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۲۶ - امالی الطوسی محمد بن الحسن الشیخ الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۲۷ - امالی المفید محمد بن النعمان العکبری شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)

۲۸ - الامامۃ والتبصرہ من الحیرۃ علی بن الحسین بن بابویہ القمی
(متوفی ۳۲۹ھ)

۲۹ - الامامۃ واہل البیت محمد تیجوی دہران

۳۰ - انساب الاشراف احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری (متوفی ۲۷۹ھ)

۳۱ - بحار الانوار الجامعۃ الدرر اخبار الائمۃ الاطہار محمد باقر بن محمد تقی المجلسی
(متوفی ۱۱۱۰ھ)

۳۲ - البدایۃ والنہایۃ ابو الفداء اسماعیل بن کثیر الدمشقی (متوفی ۷۷۴ھ)

۳۳ - بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ ابو جعفر محمد بن محمد بن علی الطبری
(متوفی ۵۲۵ھ)

۳۴ - بصائر الدرجات ابو جعفر محمد بن الحسن الصفار القمی (متوفی ۲۹۰ھ)

۳۵ - بلاغات النساء ابو الفضل احمد بن ابی طاہر "ابن طیفور"
(متوفی ۲۸۰ھ)

۳۶ - البلد الامین تقی الدین ابراہیم بن زین الدین الحارثی الکفعمی
(متوفی ۹۰۵ھ)

۳۷ - التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسولؐ منصور بن علی ناصیف معاصر

www.kitabmart.in

۳۸ - تاج العروس من جواہر القاموس السید محمد بن محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی (متوفی سنہ ۱۲۰۵ھ)

۳۹ - تاریخ اصفہان ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی (متوفی سنہ ۴۳۰ھ)

۴۰ - تاریخ الاسلام وفیات المشاہیر والاعلام محمد بن احمد الذہبی (متوفی سنہ ۷۴۸ھ)

۴۱ - تاریخ الخلفاء جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی سنہ ۹۱۱ھ)

۴۲ - تاریخ الطبری العلم والملوک ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی سنہ ۳۱۰ھ)

۴۳ - التاریخ الکبیر ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری (متوفی سنہ ۲۵۶ھ)

۴۴ - تاریخ الیعقوبی احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح (متوفی سنہ ۲۸۴ھ)

۴۵ - تاریخ بغداد او مدینۃ السلام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (متوفی سنہ ۴۶۳ھ)

۴۶ - تاریخ جرجان ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی (متوفی سنہ ۴۲۸ھ)

۴۷ - تاریخ دمشق ترجمۃ الامام الحسینؑ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ "ابن عساکر" (متوفی سنہ ۵۷۱ھ)

۴۸ - تاریخ دمشق ترجمۃ الامام علیؑ ابوالقاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ (متوفی سنہ ۵۷۱ھ)

۴۹ - تاریخ دمشق ابوالقاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ (متوفی سنہ ۵۷۱ھ)

۵۰ - تاریخ دمشق ترجمۃ الامام الحسنؑ ابوالقاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ (متوفی سنہ ۵۷۱ھ)

۵۱ - تاریخ واسط

www.kitabmart.in

۵۲ - تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرہ
علی الغروی الاسترآبادی معاصر

۵۳ - "تفسیر" ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۵۴ - التحصین فی صفات العارفین من العزلۃ والخمول
ابوالعباس احمد بن محمد بن فہد الحلی الاسدی (متوفی ۸۴۱ھ)

۵۵ - تحف العقول عن آل الرسولؐ ابومحمد الحسن بن علی الحرانی "ابن شعبہ"
(متوفی ۳۸۱ھ)

۵۶ - تدوین السنۃ الشریفہ محمد رضا الحسینی الجلالی (متوفی ۱۳۲۵ھ)

۵۷ - تذکرۃ الخواص یوسف بن قزغلی بن عبداللہ "سبط ابن الجوزی"
(متوفی ۶۵۴ھ)

۵۸ - الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف
عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الشامی (متوفی ۶۵۶ھ)

۵۹ - تفسیر ابن کثیر ابوالفدا اسماعیل بن کثیر البصروی الدمشقی (متوفی ۷۷۴ھ)

۶۰ - تفسیر البرہان ہاشم بن سلیمان البحرانی (متوفی ۱۱۰۷ھ)

۶۱ - تفسیر طبری (جامع البیان فی تفسیر القرآن) محمد بن جریر الطبری
(متوفی ۳۱۰ھ)

۶۲ - تفسیر العیاشی ابوالنضر محمد بن مسعود السلمی السمرقندی (متوفی ۳۲۰ھ)

۶۳ - تفسیر القمی ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم (متوفی ۳۰۷ھ)

۶۴ - تفسیر الکشاف ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری (متوفی ۵۳۸ھ)

۶۵ - تفسیر امام عسکریؑ

۶۶ - تفسیر الفخر الرازی مفاتیح الغیب ابوعبداللہ محمد بن عمر (متوفی ۶۰۴ھ)

www.kitabmart.in

۶۷ - تفسیر فرات الکوفی — ابو القاسم فرات بن ابراہیم بن فرات (متوفی قرن چہارم)

۶۸ - تفسیر مجمع البیان — ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۴۸ھ)

۶۹ - تفسیر المیزان — علامہ محمد حسین طباطبائی (متوفی ۱۴۰۲ھ)

۷۰ - تفسیر نور الثقلین — شیخ عبد علی بن جمعہ الحویزی (متوفی ۱۱۱۲ھ)

۷۱ - تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر — ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

۷۲ - التمحیص — ابو علی محمد بن ہمام اسکافی (متوفی ۳۳۶ھ)

۷۳ - تنبیہ الخواطر و نزہتہ النواظر — ابو الحسین ورام بن ابی فراس (متوفی ۶۰۵ھ)

۷۴ - تنقیح المقال فی علم الرجال — شیخ عبد اللہ بن محمد بن حسن المامقانی (متوفی ۱۳۵۱ھ)

۷۵ - التوحید — ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۷۶ - تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ — ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۷۷ - تہذیب التہذیب — ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

۷۸ - تہذیب الکمال فی اسماء الرجال — یونس بن عبد الرحمٰن المزی (متوفی ۷۴۲ھ)

۷۹ - تہذیب تاریخ دمشق الکبیر — ابو القاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ "ابن عساکر" (متوفی ۵۷۱ھ)

www.kitabmart.in

٨٠ - الثاقب فی المناقب ابو جعفر محمد بن علی بن حمزہ الطوسی (متوفی ۵۶۰ھ)

٨١ - الثقات ابو حاتم محمد بن جان البستی التمیمی (متوفی ۳۵۴ھ)

٨٢ - ثواب الاعمال و عقاب الاعمال ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ (متوفی ۳۸۱ھ)

٨٣ - جامع الاحادیث ابو محمد جعفر بن احمد بن علی القمی "ابن الرازی" (متوفی قرن چہارم)

٨٤ - جامع الاخبار (معارج الیقین فی اصول الدین)
محمد بن محمد الشعیری السبزواری (متوفی قرن ہفتم)

٨٥ - جامع الاصول فی احادیث الرسولؐ
ابو السعادات مجد الدین المبارک بن محمد بن محمد الجزری (متوفی ۶۰۶ھ)

٨٦ - الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر
جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)

٨٧ - الجرح و التعدیل محمد بن ادریس بن منذر الرازی (متوفی ۳۲۷ھ)

٨٨ - الجعفریات (الاشعثیات) ابو الحسن محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی (متوفی قرن چہارم)

٨٩ - جمال الاسبوع بکمال العمل المشروع
ابو القاسم علی بن موسیٰ الحلّی "ابن طاؤس" (متوفی ۶۶۴ھ)

٩٠ - الجمل و النصرة لسید العترة فی حرب البصرة
ابو عبد اللہ محمد بن نعمان العکبری "مفید" (متوفی ۴۱۳ھ)

٩١ - جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام شیخ محمد حسن النجفی (متوفی ۱۲۶۶ھ)

www.kitabmart.in

۹۲ - الحاوی للفتاویٰ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی

(متوفی ۹۱۱ھ)

۹۳ - حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء

ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی (متوفی ۴۳۰ھ)

۹۴ - الخرائج والجرائح ابوالحسین سعید بن عبداللہ الراوندی "قطب الدین"

(متوفی ۵۷۳ھ)

۹۵ - خصائص الائمہ الشریف الرضی محمد بن الحسین بن موسیٰ

(متوفی ۴۰۶ھ)

۹۶ - خصائص الامام امیرالمومنینؑ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

(متوفی ۳۰۳ھ)

۹۷ - الخصال ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

(متوفی ۳۸۱ھ)

۹۸ - الدرالمنثور فی التفسیر الماثور جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی

(متوفی ۹۱۱ھ)

۹۹ - دررالاحادیث النبویہ یحییٰ بن الحسین (متوفی ۲۹۸ھ)

۱۰۰ - الدروع الواقیہ ابوالقاسم علی بن موسیٰ الحلّی (ابن طاؤس)

(متوفی ۶۶۴ھ)

۱۰۱ - الدرۃ الباہرۃ من الاصداف الطاہرۃ ابوعبداللہ محمد بن المکی العاملی

(متوفی ۷۸۶ھ)

۱۰۲ - دعائم الاسلام وذکرالحلال والحرام

ابوحنیفہ النعمان بن محمد بن منصور بن احمد المغربی (متوفی ۳۶۲ھ)

www.kitabmart.in

۱۰۳- الدعوات ابوالحسین سعید بن عبداللہ الراوندی (متوفی ۵۷۳ھ)

۱۰۴- دلائل الامامہ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ)

۱۰۵- الدمعۃ الساکبہ فی احوال النبی والعترۃ الطاہرۃ

محمد باقر بن عبدالکریم بہبہانی (متوفی ۱۲۸۵ھ)

۱۰۶- ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ابوالعباس احمد بن عبداللہ الطبری

(متوفی ۶۹۳ھ)

۱۰۷- ربیع الابرار و فصول الاخبار ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری

(متوفی ۵۳۸ھ)

۱۰۸- رجال طوسی ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۰۹- رجال العلامۃ الحلّی (خلاصۃ الاقوال)

جمال الدین الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی (متوفی ۷۲۶ھ)

۱۱۰- رجال نجاشی (فہرس اسماء مصنفی الشیعہ)

ابوالعباس احمد بن علی النجاشی (متوفی ۴۵۰ھ)

۱۱۱- رجال البرقی ابوجعفر احمد بن محمد البرقی الکوفی (متوفی ۲۷۴ھ)

۱۱۲- روح المعانی ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی

(متوفی ۱۲۷۰ھ)

۱۱۳- روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات

سید محمد باقر الخوانساری الاصفہانی (متوفی ۱۳۱۳ھ)

۱۱۴- روضۃ الواعظین محمد بن الحسن بن علی الفتال النیشاپوری

(متوفی ۵۰۸ھ)

www.kitabmart.in

۱۱۵- الزہد ابوعبدالرحمٰن بن عبداللہ بن المبارک المروزی

(متوفی ۱۸۱ھ)

۱۱۶- الزہد ابومحمد الحسین بن سعید الکوفی (متوفی ۲۵۰ھ)

۱۱۷- السرائر الحاوی لتحریر الفتاویٰ

ابوجعفر محمد بن منصور بن احمد بن ادریس الحلی (متوفی ۵۹۸ھ)

۱۱۸- سعد السعود ابوالقاسم علی بن موسیٰ الحلی (ابن طاؤس)

(متوفی ۶۶۴ھ)

۱۱۹- سفینۃ البحار شیخ عباس قمی (متوفی ۱۳۵۹ھ)

۱۲۰- سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ محمد ناصر الدین الالبانی (معاصر)

۱۲۱- سنن ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی

(متوفی ۲۷۵ھ)

۱۲۲- سنن ترمذی ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سودہ ترمذی (متوفی ۲۹۷ھ)

۱۲۳- سنن الدارقطنی ابوالحسن علی بن عمر البغدادی "دارقطنی"

(متوفی ۳۸۵ھ)

۱۲۴- سنن الدارمی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (متوفی ۲۵۵ھ)

۱۲۵- السنن الکبریٰ ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)

۱۲۶- سنن النسائی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

(متوفی ۳۰۳ھ)

۱۲۷- سنن ابی داؤد ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی

(متوفی ۲۷۵ھ)

۱۲۸- السنۃ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الشیبانی (متوفی ۲۷۸ھ)

www.kitabmart.in

۱۲۹ - سیر اعلام النبلاء ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی (متوفی ۷۴۸ھ)

۱۳۰ - سیرۃ ابن ہشام ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری (متوفی ۲۱۸ھ)

۱۳۱ - شذرات الذہب فی اخبار من ذہب

ابو الفلاح عبدالحی بن احمد العکری "ابن العماد"

(متوفی ۱۰۸۹ھ)

۱۳۲ - شرح اصول کافی صدر الدین محمد بن ابراہیم الشیرازی "ملا صدرا"

(متوفی ۱۰۵۰ھ)

۱۳۳ - شرح الاخبار فی فضائل الائمۃ الاطہار

ابو حنیفہ قاضی نعمان بن محمد المصری (متوفی ۳۰۳ھ)

۱۳۴ - شرح نہج البلاغہ عزالدین عبدالحمید بن محمد بن ابی الحدید المعتزلی

(متوفی ۶۵۶ھ)

۱۳۵ - شعب الایمان ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)

۱۳۶ - شواہد التنزیل لقواعد التفضیل

ابو القاسم عبیداللہ بن عبداللہ نیشاپوری "حاکم حسکانی"

(متوفی قرن پنجم)

۱۳۷ - صحیح البخاری ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ)

۱۳۸ - صحیح مسلم ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (متوفی ۲۶۱ھ)

۱۳۹ - صحیفۃ الامام الرضاؑ منسوب بامام رضاؑ

۱۴۰ - الصحیفۃ السجادیہ امام زین العابدینؑ

www.kitabmart.in

۱۴۱- الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم
زین الدین ابو محمد علی بن یونس النباطی البیاضی (متوفی ۸۷۷ھ)

۱۴۲- صفات الشیعہ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ (متوفی ۳۸۱ھ)

۱۴۳- صفۃ الصفوۃ ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد "ابن الجوزی" (متوفی ۵۹۷ھ)

۱۴۴- الصواعق المحرقہ فی الرد علی اہل البدع والزندقہ
احمد بن حجر الہیثمی المکی (متوفی ۹۷۴ھ)

۱۴۵- ضیافۃ الاخوان وہدیۃ الخلان رضی الدین محمد بن الحسن القزوینی (متوفی ۱۰۹۶ھ)

۱۴۶- الطبقات الکبریٰ محمد بن سعد الکاتب الواقدی (متوفی ۲۳۰ھ)

۱۴۷ الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف
ابو القاسم رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاؤس الحسنی (متوفی ۶۶۴ھ)

۱۴۸- عدۃ الداعی ونجاۃ الساعی ابو العباس احمد بن محمد بن فہد الحلی (متوفی ۸۴۱ھ)

۱۴۹- العقد الفرید ابو عمر احمد بن محمد بن عبدربہ الاندلسی (متوفی ۳۲۸ھ)

۱۵۰- علل الشرائع ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۱۵۱- العلل ومعرفۃ الرجال ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (متوفی ۲۴۱ھ)

۱۵۲- عمدۃ عیون صحاح الاخبار فی مناقب امام الابرار
یحییٰ بن الحسن الاسدی الحلی "ابن بطریق" (متوفی ۶۰۰ھ)

www.kitabmart.in

۱۵۳- عوالی اللئالی العزیزیہ فی الاحادیث الدینیۃ
محمد بن علی بن ابراہیم الاحسائی "ابن ابی جمہور" (متوفی ۹۴۰ھ)

۱۵۴- عیون الاخبار　ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۷۶ھ)

۱۵۵- عیون اخبار الرضاؑ　ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (متوفی ۳۸۱ھ)

۱۵۶- الغارات　ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سعید "ابن ہلال الثقفی" (متوفی ۲۸۳ھ)

۱۵۷- الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب　علامہ شیخ عبد الحسین احمد امینی (متوفی ۱۳۹۰ھ)

۱۵۸- غرر الحکم و درر الکلم　عبد الواحد الآمدی التمیمی (متوفی ۵۵۰ھ)

۱۵۹- الغیبۃ　ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۶۰- الغیبۃ　ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر الکاتب النعمانی (متوفی ۳۵۰ھ)

۱۶۱- فتح الابواب　ابو القاسم علی بن موسیٰ بن طاؤس الحلی (متوفی ۶۶۴ھ)

۱۶۲- الفتوح　ابو محمد احمد بن اعثم کوفی (متوفی ۳۱۴ھ)

۱۶۳- الفخری فی انساب الطالبین　اسماعیل بن الحسین الروزی (متوفی ۵۱۴ھ)

۱۶۴- فرائد السمطین　ابراہیم بن محمد بن المؤید بن عبد اللہ الجوینی (متوفی ۷۳۰ھ)

۱۶۵- الفرج بعد الشدّۃ　ابو القاسم علی بن محمد التنوخی (متوفی ۳۸۴ھ)

www.kitabmart.in

۱۶۶- الفردوس بماثور الخطاب ابوشجاع شیرویہ بن شہردار الدیلمی
(متوفی ۵۰۹ھ)

۱۶۷- الفصول المختارہ من العیون والمحاسن
ابوالقاسم علی بن الحسین الموسوی "شریف مرتضیٰ"
(متوفی ۴۳۶ھ)

۱۶۸- الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ
علی بن محمد بن احمد المالکی "ابن الصباغ" (متوفی ۸۵۵ھ)

۱۶۹- فضائل الشیعہ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی
(متوفی ۳۸۱ھ)

۱۷۰- فضائل الصحابہ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)

۱۷۱- الفضائل ابوالفضل سدید الدین شاذان بن جبرئیل القمی
(متوفی ۶۶۰ھ)

۱۷۲- فقہ الرضاؑ منسوب الی الامام الرضاؑ

۱۷۳- الفقیہ (من لایحضرہ الفقیہ) ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ
(متوفی ۳۸۱ھ)

۱۷۴- فلاح السائل ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن طاؤس الحلی (متوفی ۶۶۴ھ)

۱۷۵- الفہرست ابوجعفر محمد بن الحسن "الشیخ الطوسی" (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۷۶- فوات الوفیات محمد بن شاکر الکتبی (متوفی ۷۶۴ھ)

۱۷۷- قاموس الرجال فی تحقیق رواۃ الشیعہ ومحدثیہم
شیخ محمد تقی بن کاظم التستری (متوفی ۱۳۲۰ھ)

۱۷۸- قرب الاسناد ابوالعباس عبداللہ بن جعفر الحمیری (متوفی بعد ۳۰۴ھ)

www.kitabmart.in

۱۷۹ - کافی ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی (متوفی ۳۲۹ھ)

۱۸۰ - کامل الزیارات ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ (متوفی ۳۶۷ھ)

۱۸۱ - الکامل فی التاریخ ابوالحسن علی بن محمد الشیبانی الموصلی "ابن اثیر"
(متوفی ۶۳۰ھ)

۱۸۲ - الکامل فی ضعفاء الرجال ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی "ابن عدی"
(متوفی ۳۶۵ھ)

۱۸۳ - کتاب سلیم بن قیس سلیم بن قیس الہلالی العامری (متوفی ۹۰ھ)

۱۸۴ - کشف الخفاء ومزیل الالباس ابوالفداء اسماعیل بن محمد العجلونی
(متوفی ۱۱۶۲ھ)

۱۸۵ - کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ علی بن عیسیٰ الاربلی (متوفی ۶۸۷ھ)

۱۸۶ - کفایۃ الاثر فی النص علی الائمۃ الاثنا عشر
ابوالقاسم علی بن محمد بن علی الخزاز القمی (متوفی قرن چہارم)

۱۸۷ - کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الگنجی الشافعی (متوفی ۶۵۸ھ)

۱۸۸ - کمال الدین وتمام النعمۃ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ
(متوفی ۳۸۱ھ)

۱۸۹ - کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال
علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی (متوفی ۹۷۵ھ)

۱۹۰ - کنز الفوائد ابوالفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی (متوفی ۴۴۹ھ)

۱۹۱ - لسان العرب ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور المصری
(متوفی ۷۱۱ھ)

www.kitabmart.in

۱۹۲- لسان المیزان ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

۱۹۳- مائتہ من مناقب امیر المومنینؑ والائمۃ من ولدہ

ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان القمی (متوفی قرن پنجم)

۱۹۴- المبسوط فی فقہ الامامیہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

۱۹۵- مثیر الاحزان ومنیر سبل الاشجان ابوابراہیم محمد بن جعفر الحلی "ابن نما"

(متوفی ۶۴۵ھ)

۱۹۶- مجمع البحرین فخرالدین الطریحی (متوفی ۱۰۸۵ھ)

۱۹۷- مجمع البیان فی تفسیر القرآن ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی

(متوفی ۵۴۸ھ)

۱۹۸- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی

(متوفی ۸۰۷ھ)

۱۹۹- المحاسن ابوجعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی (متوفی ۲۸۰ھ)

۲۰۰- مختصر بصائر الدرجات حسن بن سلیمان الحسنی (قرن نہم)

۲۰۱- مدینۃ المعاجز شیخ ہاشم بن سلیمان البحرانی (متوفی ۱۱۰۷ھ)

۲۰۲- مروج الذہب ومعادن الجوہر ابوالحسن علی بن الحسین المسعودی

(متوفی ۳۴۶ھ)

۲۰۳- مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل الحاج میرزا حسین النوری

(متوفی ۱۳۲۰ھ)

۲۰۴- المستدرک علی الصحیحین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری

(متوفی ۴۰۵ھ)

www.kitabmart.in

۲۰۵- مسند اسحاق بن راہویہ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المروزی (متوفی سنہ ۲۳۸ھ)

۲۰۶- مسند الامام زید منسوب بہ زید بن علی بن الحسینؑ (متوفی سنہ ۱۲۲ھ)

۲۰۷- مسند الشہاب ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاعی (متوفی سنہ ۴۵۴ھ)

۲۰۸- مسند ابو داؤد الطیالسی سلیمان بن داؤد ابی رود البصری (متوفی سنہ ۲۰۴ھ)

۲۰۹- مسند ابو یعلی الموصلی احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی (متوفی سنہ ۳۰۷ھ)

۲۱۰- مسند احمد احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (متوفی سنہ ۲۴۱ھ)

۲۱۱- مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنینؑ رجب البرسی

۲۱۲- مشکوٰۃ الانوار فی غرر الاخبار ابو الفضل علی الطبرسی (قرن ہفتم)

۲۱۳- مشکل الآثار ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الطحاوی (متوفی سنہ ۳۲۱ھ)

۲۱۴- مصادقۃ الاخوان ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ

۲۱۵- مصباح الشریعۃ و مفتاح الحقیقۃ منسوب بہ امام جعفر صادقؑ

۲۱۶- مصباح المتہجد ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (متوفی سنہ ۴۶۰ھ)

۲۱۷- المصنف فی الاحادیث والآثار

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی (متوفی سنہ ۲۳۵ھ)

۲۱۸- المصنف ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی (متوفی سنہ ۲۱۱ھ)

۲۱۹- مطالب السؤل فی مناقب آل الرسولؐ

کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی (متوفی سنہ ۶۵۴ھ)

۲۲۰- معانی الاخبار ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (متوفی سنہ ۳۸۱ھ)

www.kitabmart.in

۲۲۱ - المعجم الاوسط ابوالقاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)

۲۲۲ - معجم البلدان ابو عبداللہ شہاب الدین یاقوت بن عبداللہ الحموی (متوفی ۶۲۶ھ)

۲۲۳ - معجم الثقات و ترتیب الطبقات ابوطالب التجلیل التبریزی (معاصر)

۲۲۴ - المعجم الصغیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد اللخمی (متوفی ۳۶۰ھ)

۲۲۵ - المعجم الکبیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد اللخمی (متوفی ۳۶۰ھ)

۲۲۶ - معجم احادیث الامام المہدیؑ الہیئۃ العلمیۃ فی موسستۃ المعارف الاسلامیہ

۲۲۷ - معجم رجال الحدیث السید ابوالقاسم بن علی اکبر الخوئیؒ (معاصر)

۲۲۸ - مقاتل الطالبین علی بن الحسین بن محمد الاصفہانی (متوفی ۳۵۶ھ)

۲۲۹ - مقتل الحسینؑ ابو مخنف لوط بن یحییٰ الازدی الکوفی (متوفی ۱۵۷ھ)

۲۳۰ - مقتل الحسین موفق بن احمد المکی الخوارزمی (متوفی ۵۶۸ھ)

۲۳۱ - المقنع فی الامامۃ عبیداللہ بن عبداللہ الاسد آبادی (قرن پنجم)

۲۳۲ - المقنعہ ابو عبداللہ محمد بن محمد النعمان العکبری شیخ مفیدؒ (متوفی ۴۱۳ھ)

۲۳۳ - مکاتیب رسولؐ علی بن حسین علی الاحمدی المیانجی (معاصر)

۲۳۴ - مکارم الاخلاق ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی (متوفی ۵۴۸ھ)

۲۳۵ - الملاحم والفتن ابوالقاسم علی بن موسیٰ الحلی "ابن طاؤس" (متوفی ۶۶۴ھ)

۲۳۶ - الملہوف علی قتلی الطفوف ابوالقاسم علی بن موسیٰ الحلی (متوفی ۶۶۴ھ)

۲۳۷ - مناقب آل ابی طالبؑ (ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی (متوفی ۵۸۸ھ)

۲۳۸ - مناقب الامام امیر المومنینؑ محمد بن سلیمان الکوفی (متوفی ۳۰۰ھ)

www.kitabmart.in

۲۳۹- المناقب ابوالحسین علی بن محمد بن محمد الواسطی "ابن المغازلی"
(متوفی ۴۸۳ھ)

۲۴۰- منتخب الاثر الشیخ لطف اللہ الصافی الگلپائگانی (معاصر)

۲۴۱- موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی
(متوفی ۸۰۷ھ)

۲۴۲- میزان الاعتدال فی نقد الرجال ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی
(متوفی ۷۴۸ھ)

۲۴۳- نثر الدر ابو سعید منصور بن الحسین الآبی (متوفی ۴۲۱ھ)

۲۴۴- نفحات الازہار علی بن الحسین المیلانی (معاصر)

۲۴۵- النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر
ابو السعادات مبارک بن مبارک الجزری "ابن الاثیر" (متوفی ۶۰۶ھ)

۲۴۶- نہج البلاغہ تالیف سید شریف رضی محمد بن الحسین بن موسیٰ الموسوی
(متوفی ۴۰۶ھ)

۲۴۷- نہج الحق وکشف الصدق جمال الدین الحسن بن یوسف بن مطہر الحلی
(متوفی ۷۲۶ھ)

۲۴۸- نہج السعادۃ فی مستدرک نہج البلاغہ الشیخ محمد باقر المحمودی (معاصر)

۲۴۹- نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول
ابو عبداللہ محمد بن علی بن سورہ الترمذی (متوفی ۳۲۰ھ)

۲۵۰- نوادر الراوندی فضل اللہ بن علی الحسینی الراوندی (متوفی ۵۷۳ھ)

۲۵۱- النوادر (مستطرفات السرائر)
ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ادریس الحلی (متوفی ۵۹۸ھ)

www.kitabmart.in

۲۵۲۔ نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار
الشیخ مومن بن حسن مومن الشبلنجی (متوفی ۱۲۹۸ھ)

۲۵۳۔ ہدایۃ المحدثین الی طریقۃ المحمدین محمد امین بن محمد علی الکاظمی (معاصر)

۲۵۴۔ الوافی بالوفیات صفی الدین خلیل بن ایبک الصفدی
(متوفی ۷۴۹ھ)

۲۵۵۔ الوافی محمد محسن بن مرتضی الفیض الکاشانی (متوفی ۱۰۹۱ھ)

۲۵۶۔ وفیات الاعیان شمس الدین ابوالعباس احمد بن محمد البرکی (ابن خلکان)
(متوفی ۶۸۱ھ)

۲۵۷۔ وقعۃ الطف ابومخنف لوط بن یحییٰ الازدی الکوفی (متوفی ۱۵۸ھ)

۲۵۸۔ وقعۃ صفین نصر بن مزاحم المنقری (متوفی ۲۱۲ھ)

۲۵۹۔ الیقین باختصاص مولانا علی بامرۃ المسلمین
ابوالقاسم علی بن موسیٰ الحلی "ابن طاؤس" (متوفی ۶۶۴ھ)

۲۶۰۔ ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ سلیمان بن ابراہیم القندوزی الحنفی
(متوفی ۱۲۹۴ھ)

والحمدللہ رب العالمین

۷۔ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ ابوظبی

www.kitabmart.in

- میزان الحکمۃ جیسی حدیث کی بلند پایہ لازوال پیش کش کی شہرت والے حجۃ الاسلام محمد محمدی ری شہری کی یادگار تالیف ہے۔ جسے ادیب آگہی علامہ جوادی طاب ثراہ نے اردو کا دیدہ زیب لباس عطا کیا۔ اس انتہائی قابل قدر بنیادی نگارش میں اہلبیتؑ کی تعریف و معرفت میں وارد ہونے والی معتبر و مستند احادیث مبارکہ کو بڑی فاضلانہ بصیرت اور تدوینی مہارت سے جمع کیا گیا ہے۔ حوالوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ جا بجا تحقیقی، تبصراتی نوٹ بھی زیب قرطاس ہیں۔
- یہ نہ صرف ایک قابل فخر تالیفی کارنامہ ہے بلکہ یہ اہل ایمان، ارباب علم و عقل، فقہاء، خطباء، محققین و محدثین اور طلباء کے لئے نہایت مفید اور کارآمد تحفہ اور ان کی فکروں کو سمت و جہت دینے والی حوالا جاتی کاوش (Reference Work) ہے۔
- اس کی قابل رشک پذیرائی اور مقبولیت جذب مودت اور ذوق آگہی کی دلیل ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB
Golaganj, Lucknow-18 India
Ph.:2615115 Fax: 2628923
Email: makatib@makatib.net